وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

جلد اول

الحمد للہ کہ ترجمۂ ملفوظات فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب

مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ المسمے بہ

الدرّ المنظوم

فی ترجمۂ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمایش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید ابوالحسن

خانصاحب مجددی آفاقی سلمہ اللہ تعالیٰ

در مطبع انصاری واقع [illegible]

باہتمام مولوی [illegible]

حلیۂ ط[illegible]

سنہ ۱۳۰۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علی افضالہ ثم الصلوٰۃ علی النبی وآلہ
وصحبہ الذین صاروا خلفا من بعدہ لدونالوا شرف

حمد وثنا کے لائق وہی ارحم الراحمین ہے جسنے بمقتضاے رحمت عامہ ورافت خاصہ
آدم ابو البشر کو اپنے اسماے حسنے وصفات علیا کا مظہر بنایا لم یکن شیئا مذکورا
کی حضیض سے اٹہا کر فجعلناہ سمیعا بصیرا کے اوج پر پہونچایا نفخت فیہ من
روحی کا عز امتیاز بخشا وعلم آدم الاسماء کلھا کا تاج سر پر رکہا ثم عرضھم
علی الملائکۃ کی مجلس میں فضیلت علم کا اظہار فرمایا انی اعلم مالا تعلمون کے
اجمال کا فی الجملہ پتا دیا انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے مسند پر
انت وزوجک الجنۃ کا محل رہنے بسنے کو دیا فکلا منھا رغدا حیث شئتما
کا اذن عام عطا فرمایا اس امر عام کو ولا تقربا ھذہ الشجرۃ کے نہی خاص
سے مقید کیا پہر بمقتضاے حکمتہاے گوناگون وشیونات بوقلمون فازلھما
ظہور ہوا پہر اھبطا منھا کے خطار ... ف فرما کے سرزمین

اُنکے قدوم میمنت لزوم سے شرف بخشا خلافت و نبوت کا منصب عطا فرمایا اور
حسب ضرورت وحکمت وقتاً فوقتاً اُنکے اولاد امجاد سے انبیاء و رسل کو پیدا کیا
اور سلسلۂ ارسال رسل کو جاری ساری رکھا تاکہ بمدد سے پستی جہل ونادانی
حیوانی سے نکلکر بلندی علم ودانائی وکمال انسانی پر پہونچیں تحصیل معاش و
معاد کے اسباب کا ملکہ باحسن اسلوب وطرز مرغوب حاصل کریں پھر اس سلسلہ کو
سید الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین حضور پر نور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ پر ختم فرمایا سارے کمالات انبیائے سابقین کے آپ کی
ذات مقدس آیات میں رکھی اور اُنکے سوا اور بہت کمال آپ کو عطا کئے ؎
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭
شریعت سمحہ سہلہ بیضا آپکو عطا کی اگلی امتوں پر جو سختیاں تہیں اُنکو آپکی امت
مرحومہ سے دور کر دیا اسلئے آپکو ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کا خطاب
عنایت فرمایا آپ کے دین قویم سے سارے ملل ونحل کو منسوخ ٹہیرایا اب قیامت
تک نہ آپکے سوا کوئی نبی ہے نہ اسلام کے سوا کوئی دین ہے ما کان محمد ابا احد
من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور کریمہ ومن یبتغ غیر الاسلام
دینا فلن یقبل منہ اسکی دلیل ہے پھر آپکے بعد خلفاء راشدین و ائمہ مہدیین
رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے شجر اسلام کو اطراف واکناف عالم میں رگ
وبار بخشا آفتاب توحید وماہتاب سنت کو چمکایا شرک وبدعت کے ظلمت کو صفحۂ عالم

سے مٹا باآنہین مساعی جمیلہ اور صحبت نبوی کی برکت سے قرن صحابۂ کرام نے خیر القرون
ہی کا لقب پایا پہر جن لوگوں نے اُنکی پیروی اختیار کی اُنکی چال پر چلے اونکو
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم کا تمغا ملا تابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین کے عہد سعادت مہد
مین احادیث شریفہ و آثار منیفہ کی تدوین شروع ہوئی عقائد حقہ عقائد باطلہ سے
جدا کیئے گئے ضعف و قوت احادیث پر بحث وقوع مین آئی قواعد ونصوص شریعت
غرّا محکم کیئے گئے اخلاص و احسان کے طریقے منضبط ہوئے ریاضت و ادب
نفس کی راہین ٹہیرائی گئین تاکہ بندگان خدا ظاہر و باطن شریعت سے بہرہ یاب
ہوکر رب الارباب کا قرب حاصل کرین اور مکائد نفس و شیطان سے رہائی
پائین پس جن حضرات نے اس قسم کی سعی و کوشش کی وہ علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل کے پورے پورے مصداق ٹہرے اور جن لوگون نے
اللہ پاک کے واسطے گفتار و کردار و رفتار مین حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی پیروی ظاہراً و باطناً اختیار کی تو اُنکو لنہدینہم سبلنا کا وعدہ حتمی ملا ایسے
حضرات بابرکات ہر قرن مین اُمت مرحومہ سے عموماً اور اہلبیت رسالت سے
خصوصاً ہوتے چلے آئے کوئی مومن صالح ہوا کوئی ولی اللہ کوئی بدل کوئی قطب کوئی
کوئی غوث کوئی قطب اقطاب قطب عالم غرضکہ زمین ایسے لوگونکے وجود باجود سے کبہی
خالی نہین رہتی ہے یہ خاص رحمۃ للعالمین کا فیضان رحمت ہے کہ رب العالمین
ارحم الراحمین بسبب برکت بندگان اُمت مرحومہ کے زمین والونپر رحم فرماتا ہے

بلا کو ٹالتا ہے پانی برساتا ہے چنانچہ اثنائے سنہ ہجری بن اللہ پاک نے سید
السادات منبع البرکات حضرت سید جلال الدین حسین مخدوم جہانیان جہاں گشت
کو قطب العالمی کا منصب عطا فرمایا تہا آپ کی ولادت باسعادت شب برات
سنہ ہجری مین ہوئی شیخ احمد بن محمود اکبر آبادی رحمہ اللہ تعالی نے
کتاب تذکرۃ السادات مین لکہا ہے کہ سلسلۂ انساب پدری سید عالی جناب
مخدوم جہانیاں جہاں گشت کا امام ہمام زکی حضرت علی نقی علیہ السلام تک
اس طور پر پہونچتا ہے کہ مخدوم سید جہانیان جلال الحق والدین ابوعبداللہ الحسین
بن کبیر الدین احمد بن سید جلال الملۃ والدین سرخ بخاری بن ابی المؤید علی
بن جعفر بن محمد بن محمود بن احمد بن عبداللہ بن علی الاشعر بن ابوعبداللہ
جعفر الکذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کما فی خزانۃ الجلالی اکثر ملفوظات
مین ایسا ذکر کیا ہے کہ حضرت مخدوم جہانیان سید جلال بخاری چہاردہ
خانوادون کے پیرون کے خلیفہ ہین آپ کے دادا سید جلال الدین سرخ بخاری
ہین انکا سلسلۂ نسب جعفر کذاب بن امام علی نقی علیہ السلام کی طرف پہونچتا ہے
سید جلال سرخ خلیفہ تہے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہ
کے انہون نے خطۂ اوچہ مین سکونت اختیار کی اور متاہل ہوئے
انکے تین لڑکے پیدا ہوئے ایک تو سید احمد کبیر دوسرے سید بہاء الدین
تیسرے سید محمد ان سب مین سے سید احمد کبیر کے دو فرزند بے نظیر پیدا ہوئے

ایک تو سید جلال الدین معروف بمخدوم جہانیان جہان گشت دوسرے سید
صدر الدین مشہور بشیخ راجو قتال جو کہ اپنے بڑے بھائی مخدوم مرقوم کے خلیفہ
ہوئے حضرت مخدوم جہانیان نے اول خدمت مین شیخ رکن الدین نبیرہ
شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی قدس سرہما کی تربیت پائی پیران سہروردیہ کا
خرقہ پہنا بعد اُسکے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہوئے وہان اکثر مشائخ کی صحبت
پائی جب مدینہ منورہ مین گئے تو واسطے زیارت کے روبروے روضہ نبویہ
کے حاضر ہوئے وہان کے لوگون نے منع کیا کہ بیوقت ہے تم لوٹ جاؤ سید
جلال مین آکر کھڑے رہے اور کہا السلام علیک یا جدی لوگ مجھے آنے
نہین دیتے ہین روضہ مبارک سے جواب آیا کہ علیک السلام یا ولدی
چھوڑ دو اور اُسکو آنے دو اور مانع مت ہو کیونکہ میرا فرزند ہے مجاور لوگ اس
بات کے سننے سے بتعظیم پیش آئے مدینہ منورہ کے بعض بزرگون سے حضرت مخدوم
کے صحبت مین تربیت پائی بعد معاودت کے مدینہ مقدسہ سے حضرت علاء الحق
کے خدمت شریف مین بنگالہ کو تشریف لے گئے واسطے خاطرداری شیخ قطب عالم
کے چند روز وہان توقف فرمایا اُنسے نعمتین حاصل کین حضرت مخدوم کو ماحی
باقوم کا عمل یاد تھا آپکا مقبرہ منور اُچہ شریف مین ہے اولاد آپکی بہت ہوئی
سید شمس سید شاہ سید صدر الدین سید بدر الدین اُنکی قبرین سکر بھکر ملک سندہ
ہین سادات بخاری غزنہ و غور و کابل و لاہور و بنگالہ و دکن و قنوج و اوچہ

مراد یہ
نیز حضرت
امام یافعی
رضی اللہ عنہ
شیخ نظام الدین و شیخ
عبداللہ مطری
شیخ مدینہ قدس سرہم
۱۲

درمیان دوآب و پنجاب و دہلی و آگرہ مین آباد ہین لعل محمد قطبی نے ملفوظ قطبیہ مین
ذکر کیا ہے کہ اقلیم ہندوستان کی سرکار و صوبجات سے کوئی سرکار و صوبہ سادات
بخاری سے خالی نہین ہے یہ لوگ مثل آفتاب کے ہین انتہی حضرت مخدوم قدس
سرہ کے فضائل و مناقب بیحد و بشمار ہین علماء نے آپکے حالات واوصاف مین
کتب مستقل تالیف کیے ہین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے
اخبارالاخیار مین آپکا ترجمہ خوب تحریر فرمایا ہے چونکہ جامع العلوم جسکا یہ ترجمہ
ہے خود آپ کے کمالات و علوم کا بیان و شرح ہے اسلئے یہان صرف بیان
نسب شریف پر انحصار کیا گیا **امابعد** خاکسار **ذوالفقار احمد** نقوی
عفا عنہ اللہ القوی عرض پرداز ہے کہ **سید علاءالدین** علی بن سعد
حسینی رحمۃ اللہ علیہ مؤلف جامع العلوم ۷۸۰ھ ہجری مین حضرت مخدوم قدس
سرہ کے مرید ہوئے جسوقت کہ دہلی شریف مین تشریف لائے پھر اوچہ شریف کو
واپس گئے سید موصوف کو خیال ہوا کہ مرید جب تک پیر کی صحبت مین ایک مدت
نہ رہے تب تک اُسکی ارادت کامل نہین ہوتی ہے اسلئے قصد کیا کہ اوچہ شریف
کو جائین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت مین رہین فیض صحبت حاصل کرین اس قصد
مین تھے کہ حضرت مخدوم قدس سرہ ۷۸۱ھ ہجری مین رونق بخش دہلی شریف
ہوئے قریب دس مہینے کے اقامت کا اتفاق ہوا سید موصوف نے اس مدت
کو غنیمت بارور سمجھا شب و روز اپنے پیر و مرشد کی خدمت مین رہے اچھی طرح

فیض صحبت حاصل کیا اور ملفوظات پیر کو لکھا چنانچہ اسکی تفصیل خود اُنہون نے
دیباچہ کتاب میں کی ہے اب میں اُنکی حسب وصیت دیباچے کو بلفظہ نقل کرتا ہون
تاکہ تحریر ملفوظ کی کیفیت پوری پوری معلوم ہوجاے اور حق اداے وصیت سے
بھی عہدہ برائی ہو بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی سلکنی بسلک
ارادۃ المخدوم ومرادہ ونوصائد ورزقنی صحبۃ المخدوم وجعلنی من اصحابہ
ورفقائہ وشرفنی لتشریف جائزۃ بکمال لطافۃ واحسانہ والائہ ووفقنی بالیف
الفاظہ علی من لطی اقوالہ واحوالہ والصلوۃ والسلام علی رسولہ سید الثقلین
والہ اما بعد فیقول العبد الفقیر المؤلف الراجی الی رحمۃ اللہ الغنی ابو عبد اللہ
علاء الدین علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی من کلام شیخہ و
استادہ قطب العالم والعالمین واسوۃ السالکین والعارفین الا وھو السید
الجلیل الکامل المکمل الواصل الموصل الی المعنی ابو عبد اللہ جلال الدین
حسین بن احمد الحسینی البخاری ادام اللہ بقاءہ وزاد عمرہ وافاض علینا و
علی العالمین فیضہ وجودہ ہر چہ باشد بعد حمد خدا وند وصلوۃ مصطفےٰ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ میگوید بندۂ ضعیف فقیر مؤلف مذکور از کلام شیخ خود مذکور بملازمۃ صحبتہ
وفقہ اللہ تعالیٰ ازان افتادہ این فقیر دیدہ بود در بعض رسالہ کہ من وصل الی شیخ
واقام عندہ اسبوعا او عشرۃ ایام متواترا یکون زائرا ولا یکون مریدا یعنی
ہر کہ بپیوندد بشیخے و باشد او یک ہفتہ و یا دہ روز متواتر یعنی پیاپی زائر باشد مرید نباشد

بیچارہ کسی کہ این ہم حاصل نکرد و ادعوی دیگر حرام باشد بنابرین خواستم دراچہ مبارک روم وصحبت پیر بزرگوار خود حاصل کنم و در زمرۂ مریدان درآیم بکرم حق تعالی ہم درین عزم بودم کہ قدم مبارک شان شہر دہلی را مشرف گردانید صد ہزار شکر مر حضرت حق را و بادشاہ مطلق را بجا آوردم و شرف ملازمت صحبت بمراد حاصل کردم قولہ علیہ السلام ان للہ تعالی ملکا سوق الاھل الی الاھل اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا سوق اھل الخیر الیہ او یسوقہ الی اھل الخیر فیرشدہ و بارہا از زبان گہر افشان سماع دارم لا اعتبار لاخذ الخرقۃ وانما الاعتبار لاخذ الصحبۃ یعنی اعتبار نیست مر گرفتن خرقہ را بلکہ اعتبار مر گرفتن صحبت پیر ست **ایضا** میفرمودند امام حسن نوری نور اللہ مرقدہ میگوید ایاکم والعزلۃ فان العزلۃ مقارنۃ الشیطان وعلیکم بالصحبۃ فان الصحبۃ رضاء الرحمن قولہ تعالی یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ و کونوا مع الصادقین ای صحبۃ الصالحین ھم قوم لا یشقی جلیسھم من اھتدی بھم اھتدی و من انکرھم ضل واعتدی و قولہ ایاکم ای احذروا یعنی حذر کنید از گوشہ نشستن کہ گوشہ نشستن پیوستن بشیطان ست و قولہ وعلیکم بالصحبۃ ای الزموھا یعنی لازم گیرید صحبت پیر را کہ صحبت خوشنودی رحمن ست زیرا کہ خدای تعالی در قرآن امر کرد کہ اے مومنان بترسید از خدا و باشید با صادقان آیشان گروہے اند کہ بدبخت نشود ہمنشین ایشان قولہ فان الصحبۃ خیر من العزلۃ زیرا کہ رسول علیہ السلام فرمود المومن الذی یخالط الناس و یحمل اذاھم خیر من الذی لا

بخالطہ یعنی مومن کہ بیامیزد بامردمان وتحمل کند بر رنجانیدن ایشان بہترست از
مومنی کہ نیامیزد زیرانچہ ہر کہ بامردمان بیامیزد وامر بمعروف کند ونہی منکر کند بعضی
قبول کنند وبعضی ابا آرند پس اورا رنجی حاصل شود وتحمل کند اورا دو ثواب باشد
یکی از امر معروف ونہی منکر دوم از تحمل وعزلت ذکر را از یاد رہاند وصحبت ذکر را
یاد دہاند وعزلت پندار آرد وصحبت انکسار قولہ علیہ السلام الصحبۃ مؤثرۃ یعنی صحبت
مؤثرست ہرچہ باشد نیک ویا بد لاسیما صحبۃ الشیخ خاصہ صحبت پیر خود کہ ہیچ صحبت
بدان نرسد واز ین صحبت نہ ہر صحبت مرادست بلکہ جلوس جلیس صالح مرادست
چنانکہ شیخ در عوارف گفتہ است وحدۃ المرء خیر من جلیس السوء عندہ
وجلوس الخیر خیر من قعودہ وحدہ یعنی تنہائی مردم را بہترست از نشستن
نزدیک یار بد ونشستن نزدیک یار نیک بہترست از نشستن جای نیک بہ تنہائی
ولہذا الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین صحبوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم واخذوا فوائدہ ورووا وراوہ وسموا صحابۃ چون التزام صحبت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کردند وفوائد گرفتند وراوی روایت شدند بدین خطاب مشرف
گشتند قولہ علیہ السلام اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم باو الہم
واعوانہم قولہ تعالی وبالنجم ہم یہتدون یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرمود یاران من بمانند ستارگان اند ہر کدام از ین صحابہ اقتدا کنید راہ
بیابید وبالنجم الف ولام جنس ست یعنی بستارگان روندگان قافلۂ شب راہ

بیایند و گم نکنند از شهر این بمدت ده ماه از استقبال بست و هشتم ربیع الآخر روز یکشنبه
تا غایت هفدهم محرم روز سه شنبه سنه اثنین و ثمانین و سبعمائة بشرف ملازمت
صحبت مخدوم جهانیان حاصل شد الحمد لله علی ذالک و دو اعتکاف اربعین بجد بست
کرده آمد یکے اربعین ماه رمضان و دوم اربعین موسی علیه السلام چنانکه فوائد
آن در محل آن گفته آید ان شاء الله تعالی و جمع کردن ملفوظ مبارک بعد عنایت
حق جل و علا از ان افتاد که این فقیر دیده بود که بعضے مریدان ملفوظ پیران
خود جمع کرده و دیگر آنکه هر کسے از علما و فقها تصنیفے و تالیفی دارند پس خواستم
تصنیفے و تالیفے جمع کنم هیچ تالیفے بهتر از ملفوظ ندیدم و در جمع کردن آن جد و اجتهاد
سخت کردم چنانکه یاران نزدیک میدانند منتظر مے بودم تا از زبان مبارک
چه بیرون آید آنرا در قلم آرم چنانکه مرغ گرسنه منتظر طعمه مے باشد چونکه خدمت
قطب عالم در هر علم متبحر و متکلم بودند از هر علم جمع کردم بر این فهرست علوم۔

علم قراءت	علم تفسیر	علم احادیث	علم فقه	علم اصول فقه	علم فتاوی
علم احکام	علم کلام	علم معانی	علم خلافای عقائد	علم منطق	علم نحو
علم صرف	علم لغت	علم عروض	علم فضل	علم فرائض	علم حکمت
علم طب	علم نجوم مقدار یکه فریضه است برای شناختن اوقات نماز				علم مناظره
علم دراست	علم معیشت	علم سلوک	علم توحید	علم معرفت	علم استدلال
علم مشاهده	علم اصول	علم اخلاق	علم احسان	علم تحمل	علم صفت سالک

علم لباس	علم تعویذ	علم دعوات ادعیہ	علم اسمای اعظم و شرح آن		علم تربیت
علم ارشاد	علم تزکیہ	علم تصفیہ	علم مقامات	علم ترغیب	علم تحریض
علم اجتہاد	علم مذاہب	علم تخصیص	علم روایت	علم املاء	علم مناولہ
علم اجازت	علم کفایت	علم تعلم	علم طالب اجازہ بیعت بر شیخ		علم قطع علائق
علم علوم	علم ماہیت علوم	علم تصنیفات	علم تالیفات	علم نفسانی	علم روحانی
علم ماہیت بشر	علم ماہیت جن	علم ماہیت حیوانات	علم وصال	علم فراق	علم موہبت
علم خاصیت	علم تاثیرات	علم اخبار	علم آثار	علم تاثیر صحبت	علم خلوت
علم اعتکاف	علم مجاہدہ	علم مکاشفہ	علم سر مکاشفہ	علم اشتغال	علم ضیافت
علم وعظ	علم نصیحت	علم وصیت	علم اوصاف	علم حقوق	علم استحقاق
علم قصص	علم حکایات مناسب	علم واقعات	علم معجزات	علم متابعت	علم سنت
علم نداء من ابد	علم تحصیل	علم صحو	علم محو	علم ارادہ	علم حل مشکلات
علم دیانت	علم افادہ	علم ادراک	علم الہام	علم ساعات مستجاب	علم مصادر
علم اسرار	علم استار	علم اظہار	علم فکر	علم ملکوت	علم جبروت
علم لاہوت	علم تواضع	علم تکبر	علم افتقار	علم اختیار	علم اضطرار
علم حالات	علم وجد	علم فکرت	علم تجربہ	علم مقصود	علم جزئیات
علم عشق	علم محبت	علم شوق	علم ذوق	علم ترقی	علم اعمال قبول
علم اعمال جوارح	علم ایمان و اسلام	علم ماہیت ایمان و اسلام		علم ماہیت فرائض و نوافل	

علم ماهیت صوم	علم ماهیت تلاوت	علم ماهیت امرونهی	علم ماهیت صلوات	علم ماهیت زکوات	علم ماهیت حج
علم تسبیحات	علم خوف	علم رجا	علم سفر	علم حضر	علم اراده
علم بیعت	علم ولایت	علم تصرف	علم قطبیت	علم محبوبیت	علم توکل
علم تاکل	علم تشرب	علم صبر	علم شکر	علم نورانی	علم ظلمانی
علم احیاء	علم امانت	علم رؤیت	علم من لدنی	علم سر قدر	علم قربت
علم بعدیت	علم تربیت	علم اربعینات	علم امانت	علم خلاف	علم اجماع
علم اتفاق	علم مانع وصول	علم شریعت	علم طریقت	علم حقیقت	علم مجاز
علم اوراد	علم اذکار	علم مجالست	علم ادب	علم محاسبه	علم کرامت
علم استقامت	علم مکاسب	علم مواهب	علم علوی	علم سفلی	علم معرفت
علم ابتداء	علم انتهاء	علم انابت	جمله علوم ۱۸۱ علم		

حاصل این چند علم داخل ست در علم سلوک و سبب اظهار این ست که این علم
همه درین ملفوظ ظاهر ند ازین علوم چون در ذات آن صاحب علوم بود آن همه
جمع آوردم چنانکه در محل تاریخ هر یکے ازین گفته آید هر کرا ازین علوم مذکوره بهره
خواهد بود هم فهم خواهد کرد حق تعالی همه را فهم و ادراک بخشد آمین رب العالمین و لفظ
ایضاً افرق نهادم بین الکلامین و تواریخ و اوقات بنا نهادم و ماه و هفته و
روز نیز چون تهجد و بعد اشراق و بعد چاشت و بعد ظهر و بعد عشا مشقت کلی کردم
و حلاوت طعام و خواب از خود برگرفتم رحمت بسیار دیدم اکنون امیدوار رحمت

پروردگار ہستم کہ برحمت بدل گرداند کہ نقش رحمت و رحمت یکے ست سبحان اللہ
بعد عسر یسرا بلفظ سین برائے تاکید ست سرانجام بگرداند خدا تعالی بعد دشواری
آسانی را چنانکہ صاحب جامع صغیر گوید ؎ و روح و مالی قد نعب سطمہ
و بہ کماما ب السلم مسہلا ؎ نا بردہ رنج گنج میسر نمیشود ؛ مزد او برد
جان برادر کہ کار کرد ؛ قولہ تعالی وما اسالکم من اجر ان اجری الا علی
رب العالمین قولہ تعالی ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین و قولہ تعالی ان اللہ
لا یضیع اجر من احسن عملا و قولہ تعالی و ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
و قولہ تعالی و من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا قولہ علیہ السلام من سن
سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا و اجر من عمل بہا الی یوم القیامۃ قولہ علیہ السلام
اجرک علی قدر تعبک و چہار کتب قرات کردم یکے در علم فقہ شریعت
و یکے در علم احادیث نبوی و دو در علم سلوک و طریقت حقوق پیرے بود و حقوق
استاذی نیز واجب شد حقین واجبین و چند کتب سماع کردم اول کلام اللہ تعالی
کتاب باری تعالی کہ نبیرۂ مخدوم اسمہ حامد میگزشت در علم احادیث مشارق
و مصابیح و اوراد و اربعین صوفیہ کہ مخدوم در مکۂ مبارک جمع کردہ بودند و در علم
فقہ منتفق و مجمع البحرین و چیزے قدوری و چیزے
ہدایہ و در علم اصول فقہ چیزے حسامی و چیزے بزدوی
و در علم کلام چون عقیدۂ نسفی و قصیدۂ لامیہ با شرح و در علم تفسیر چون

اصل میں
ای طرح ہے
مگر معلوم
ہوتا ہے کہ
لفظ منتقم ہے
فرید کے حجاب
یقینا
دوسرا لی کرے
ہیں و السلام
۱۱-۱۲-۱۲

مدارک و در علم سلوک چون عوارف و تعرف و رساله مکیه
و رسائل دیگر و شرح چهل و یک اسمای اعظم و شرح
نود و نه نام هر دو شرح هم شرح کبیر و هم شرح صغیر و در علم اورادیه
اوراد شیخ الشیوخ و اوراد شیخ کبیر و اوراد خواجگان
چشت و اوراد مخدوم فوائد کتب همه جمع آوردم مجمل تواریخ گفته
آید و این ملفوظ مبارک را بخلاصة الالفاظ جامع العلوم نام کردم و
بالله التوفیق و چیزیکه این فقیر بملازمت صحبت آن پیر برگزیده برگرفت هرگز در
هزار سفر حاصل نشود اگرچه سالها رود و آنچه یافتم هم در ملفوظ جمع آوردم پیش خود
نداشتم و تقصیر نکردم که احد الحدر الحار المعدای یعنی بهترین خیر آنست که بدیگرے
رسانند و چون مخدوم عالمیان را معلوم گشت و بضمیر منیر خویش دانستند که این فقیر
ملفوظ جمع می آرد چون فوائد و احادیث صحاح و مسائل غریبه یا اشعار عربی
و یا فارسی و آنچه بدین مانند بودے روے مبارک بفقیر مے آوردندے و می فرمودند
که فرزند من بنویس بارها در مجلس مے نبشتم و یا آنکه چون در حجره می آمدم می نبشتم و چند
وصایا نبشتم که آنرا رعایت کنند **وصیت اول** آنکه هر که را ازین ملفوظ چیزے
مشکل افتد و حل آن نماند باید که بر کلبهٔ این فقیر جوار مسجد جامع دهلی قدیم ست از
فراشان مسجد مذکور بپرسد ایشان در حال خواهند نمود تا آن مشکل ازین فقیر حل شود
اگر حیات باقی باشد و الا حد ایعالی آن مشکل را حل کند بفضله و کماله کرمه **وصیت دوم** آنکه

ہر کہ این ملفوظ را مطالعہ کند باید کہ با طہارت باشد و تدبر و تفکر و حضوری دل لازم شمرد تا از کلمہ ازین کلمات ینابیع و فوائد کثیرہ پدید آید و ذوق آن معانی دریابد پس چنان باشد کہ صحبت صاحب ملفوظ مخدوم دامت برکاتہ بودہ باشد **وصیت سوم** آنکہ در شب و روز مطالعہ کند و خاندان خود را و آیندگان را ازین نصیحت بکند و بیاگاہاند و اگر سالک نباشد باید کہ پیش سالک بخواند و ہر عابد و مستعبد را سالک نشمرد کہ مرتبہ اول سالک قطع علائق ست ہر تعلقے کہ باشد چون ختم مقابر و درس مدارس و امامت مسجد و کتابت مکاتب و کسب مکاسب و تعلیم صبیان و عہدہ دیوان چون قضا و احتساب و حجابت یعنی دربانی و تجارت و اجارہ و انچہ بدین ماند کہ ہمہ را تعلق گویند موانع سلوک اند چنانکہ بعضے مشائخ گفتہ اند کہ السالک ہو المتوکل علی اللہ والمستغرق بہ بصفۃ اصحاب الصفہ قولہ تعالی واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی یریدون وجہہ ای دانند زہے عالی ہمت کہ او را برائے ذات او طاعت کنند نہ طمع بہشت و نہ خوف دوزخ قولہ تعالی ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللہ ہ چون گلشن بہشت نیاید بچشم شان ہ کے سر درون گلخن دنیا در آورند ہ قولہ علیہ السلام فی صفۃ اصحاب الصفہ لا الی ضرع ولا الی زرع یعنے این اصحاب صفہ شیر دار نبودندے یعنے گاؤ و گوسفند و نہ کشت و زراعت کردندے ہمہ وقت مستغرق بودندے **وصیت چہارم** آنکہ در شبا روزے مطالعہ کند و با خود دارد و یا یک وقت کند در شبا روزی کہ دران

وقت این را مطالعه کند خاصه مر کسے را کہ فرزند مخدوم باشد و باید کہ خانہ بخانہ و محلت بمحلت و ہر کہ بطلبد برائے نسخ یعنے نوشتن بدہد و تقصیر نکند کہ غرائب و عجائب بسیار ست تا ایشانرا نیز فوائد حاصل آید کہ اخیر الخیر الخیر المتعدی کہ بہترین خیر متعدی ست کہ بدیگرے برساند و اگر کسے برین فقیر بگزراند خوب باشد زیرا نچہ این فقیر نیکو میداند کہ جمع آوردہ ست فوائد آن مناسب تقریر کردہ شود **وصیت پنجم** آنکہ ازین دیباچہ کم و بیش نکند تا بر صواب افتد و این فقیر را بدعائے ثبات ایمان و عاقبت خیر کرم کند خدا تعالے ختم کار این فقیر با جمیع مسلمانان بر مسلمانی گرداند بمنہ و کمال کرمہ آمین رب العالمین

ع بماند سالہا این نظم و ترتیب ٭ زما ہر ذرہ خاک افتد بجائے ٭ غرض نقشے ست کز ما یاد ماند ٭ کہ ہستی را نمی بینم بقائے ٭ مگر صاحبدلے روزے برحمت ٭ کند در حق این مسکین دعائے ٭ و ما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و علیہ فلیتوکل المتوکلون تمام ہوا دیباچہ اصل کتاب کا۔

سبب تحریر ترجمہ جامع العلوم

بعض بزرگان دین نے ایک قلمی نسخہ جامع العلوم کا مہر ور کرم گستر جان علم کان فضل امیر کبیر حضرت سیدنا **نواب سید محمد صدیق حسن خان صاحب** مرحوم و مغفور کی خدمت شریف مین ہدیۃً بھیجا خاکسار نے جسوقت اُسکو دیکھا تو بغایت پسند آیا ہر علم و فن

کی تحقیقات سے اُسکو مملو پایا خصوصاً علم سلوک کے عجائب و غرائب
امور اسمین ایسے دیکھے کہ دوسرے کتب مین نہین دیکھے خاکسار
نے جناب نوابصاحب مرحوم سے عرض کیا کہ یہ کتاب مستطاب آپکے
جدامجد حضرت مخدوم قدس سرہ کی ملفوظات کی ہے اور ابھی تک
چھپی نہین ہے آپ پر حق ہے کہ چھپوا دی جائے تاکہ خاص و عام اسکے
فیض سے مستفیض ہون اور مین جو عرض کرتا ہون سو مجھپر بھی ایک نوع
کا حق ہے کیونکہ آپکا سلسلۂ پدری حضرت مخدوم تک پہونچتا ہے اور میرے
دادا کی والدہ بھی اسی خاندان عالی کی ہین آپ اگر اصل ہین تو مین
فرع ہون آپ گل ہین تو مین خار ہون ؎ جس گلستان
کے ہو تم گل تر ٭ خار اُس بوستان کے ہم بھی ہین ٭ وجہ
بیگانگی نہین معلوم ٭ جہان کے تم ہو وہان کے ہم بھی ہین ٭ آپنے
فرمایا کہ اسکی تلخیص کیجائے اُسکو ہم طبع کرا دینگے مین نے عرض کیا
کہ یہ کتاب قابل تلخیص کے نہین ہے یہ تو دس مہینے کے شب و روز
کا روزنامچہ ہے ہر وقت جو امر پیش آیا وہی قلم بند کیا گیا ہے اسمین سے
جسقدر کم ہوگا اسی قدر اصل مطلب جاتا رہیگا خوبی اسکی یہی ہے

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۱۹)

که پوری کتاب طبع ہو جاے عرضکه اتنی بات ہو کر رہگئی پہر اُنکی وفات کا حادثۂ
جانگزا پیش آیا غفر الله له مغفرةً ظاهرةً و باطنةً لاتغادر ذنبا بعد چند ماه کے
ایک دن حضرت نوابصاحب مرحوم کے فرزند اکبر اخی مکرمی سیّد
نور الحسن خانصاحب طال عمره وزاد قدره سے ملاقات ہوئی
باتون باتون مین ملفوظ کا ذکر نکلا تو اُنہون نے فرمایا که ہمنے مطبع انصاری مین ملفوظ
کا چہپوانا شروع کرایا تہا دو تین جزو اُسکے چہپے مگر ہمکو پسند نه آئے اسلئے
اُسکا چہپوانا موقوف کر دیا مین نے کہا میان آپنے مجہسے فرمایا ہوتا تو مین اپنے
ہاتہہ سے ایک نسخه اُسکا لکہتا اور مہا امکن تصحیح و درستی کرتا پہر آپ اُسکو چہپواتے
تو بہتر ہوتا اسپر میان صاحب موصوف نے فرمایا که اسکی فارسی بطرز قدیم ہے
اگر اردو زبان مین اسکا ترجمه ہو جاے تو ہم اُسکو چہپوائین چنانچه یه کام خاکسار
کے حوالے ہوا ہر چند اس کتاب کے اور نسخے تلاش کئے مگر میسر نه آئے ناچار
نسخهٔ موجوده پر قناعت کی گئی اگرچه عدم تیسر نسخ دیگر اور قلت بضاعت و عدم لیاقت
اس کام سے روکتی تہی مگر اس کتاب نایاب کے اشاعت کا شوق و ذوق اُبہارتا تہا
پس بلحاظ الامر فوق الادب اور بحکم ما لا یدرک کله لا یترک کله اوائل ماه شوال سنه ۱۳۰۱ ہجری
سے ترجمه کرنا شروع کیا حسبِ امکان تصحیح و تہذیب کی ہر بات کا عنوان بخط جلی لکہا
تاکه وه بات جلد ملجاے دیکہنے مین خوشنما معلوم ہو جسجگہه سمجہه مین نه آیا وہان بعینه عبارت
فارسی رہنے دی یا اصل کتاب کے موافق ترجمه کر دیا تاکه سمجہنے والا سمجہه لے یا کوئی اور نسخه

ملجاے تو اسکو درست کرلے کیونکہ فہم و ادراک کا تفاوت ضرور رہی ہوتا ہے اور استیلاء النقص علی الکمال کا مشاہدہ ہر دم رہتا ہے غرضکہ اواخر ماہ صفر ۱۳۰۸ ہجری تک تحریر جاری رہی پھر بسبب بعض امراض و نیز امور دیگر لکھنا ملتوی رہا بدر الشریعہ شمس الطریقہ برہان الحقیقہ مصدر کرامات مظہر کشفیات مرجع خلائق ہادی طرائق کامل و مکمل واصل و موصل حجۃ الدنیا والدین متبع سنن سید المرسلین عالم ربانی عارف صمدانی سیدنا و شیخنا حضرت **پیر و مرشد مولانا فضل رحمن صاحب** متع اللہ المسلمین بطول بقائہ و افاض علینا سحائب فضلہ و عطائہ کی خدمت شریف مین اس کتاب کی اتمام و قبول کے دعا کے واسطے عرض کیا گیا تو آپنے دونون باتون کی دعا فرمائی چنانچہ حضرت صاحب قبلہ کی دعاے برکت اثر سے یہ ترجمہ بستم ماہ صفر ۱۳۰۹ ہجری کو تمام ہوا اور اسکا نام **الدر المنظوم فی ترجمۃ ملفوظ المخدوم** رکھا گیا اللہ سبحانہ اسکو قبول فرمائے اور مؤمنین و مؤمنات کو اس سے نفع دے اور جو سہو و خطا مجھسے اسمین ہوا ہو اُس سے درگزر فرماے اور عاقبت دارین و حسن خاتمہ روزی کرے ختم اللہ لنا بالحسنے و اذاقنا حلاوۃ رضوانہ لا سیے امین یا رب العالمین ۵

یارب ز گناہ زشت خود منفعلم	وز فعل بد و خوی بد خود خجلم	فیضے بدلم ز عالم قدس رسان
تا محو شود خیال باطل ز دلم	۵ اللہ بفریاد من بیکس رس	لطف و کرمت یار من بیکس بس
ہر کس بکسی و حضرتے می نازد	جز حضرت تو ندارد این بیکس کس	۵ افعال بدم ز خلق پنہان میکن
دشوار جہان بر دلم آسان میکن	امروز خوشم بدار و فردا با من	انچہ از کرم تو می سزد آن میکن

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا

الحمد للہ کہ ترجمۂ ملفوظاتِ فیض آیات حضرت سید جلال الدین صاحب مخدوم جہانیان

رضی اللہ عنہ المسمّٰی بہ

الدُّرُّ المنظوم

فی ترجمۃ

ملفوظ المخدوم

حسب فرمائش زبدۃ السالکین خلاصۃ المخلصین جناب سید نور الحسن خانصاحب مجددی آفاقی

سلمہ اللہ الباقی

در مطبع انصاری واقع دہلی

باہتمام مولوی محمد عبد المجید صاحب

حلیۂ طبع پوشید

سنہ ہجریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ ... و صل علی سیدنا و مولانا محمد و اٰلہ و صحبہ وسلم

سید ابو عبد اللہ علاء الدین علی حسینی رحمہ اللہ تعالیٰ مؤلف جامع العلوم ملفوظ حضرت مخدوم رضی اللہ

عنہ فرماتے ہین کہ سید السادات مخدوم جہانیان سلمہ اللہ تعالیٰ بکرم جل و علا شہر معظم دہلی ہین

اُچہ مبارک سے اول بار ۷۸۳ ہجری مین تشریف لائے حق تعالیٰ کی باعثۂ ازلی سے اس

فقیر کے دل مین واقع ہوا اور سلسلہ واسطہ کا جنبش مین آیا سال مذکور مین بروز عاشورا بعد ادائے

نماز ظہر یہ فقیر اور مولانا بدر الدین سلک بندگان مخدوم مین منسلک ہوئے اُس وقت

ایک عزیز خدمت مخدوم مین مشارق کا سبق پڑہتا تہا حدیث شریف

یہہ تہی قال علیہ السلام مَنْ قال لا الٰہ الا اللہ ومدّھا ھدمت

لہ اربعۃ آلاف ذنب من الکبائر یعنے جو شخص کلمہ طیب کہے اور لائے

نفی مین مد کرے تو چار ہزار گناہ کبیرہ اُسکے دفتر سے دور کرین اور یہ تو ایک بار کہنا ہے باقی کا

اسی پر قیاس ہے بعد اسکے فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ اگر کسیکے اُسقدر گناہ نہون فلاھل

بیتہ وان لم یکن فلا قرابتہ وان لم یکن فلا جارہ وان لم یکن فلجیرانہ وان لم یکن فلاھل

محلہ وان لم یکن فلاھل بلدہ وان لم یکن فلاھل دینہ وان لم یکن رفع لہ درجۃ بمقدارھا یعنے جس کیکے چار ہزار گناہ کبیرہ نہون تو اُسکے گہر والون سے دور کرین اور اگر گہر والون کی بہی نہون تو اُسکے اقربا سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے دوستون یارون سے دور کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے پڑوسیونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے محلے والونسے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے شہر والونسے دور کرین اور جو اُنکی بہی نہون تو اُسکے اہل دین سے دور کرین اور اگر اُنکی بہی نہون تو اُسکے واسطے ایک درجہ بلند کرین بمقدار اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مخلوق دیکہتا ہو تو تو اُسکی شرم سے ہرگز گناہ نکرے اور خدا یتعالی کہ خالق ہے اور ناظر ہے کیونکر گناہ یاد آئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے ایک دیوانے سے یہ دو بیتین سُنی ہین

شرم نداری کہ گنہ میکنی ٭ نامۂ خود را چہ سیہ میکنی ٭ سگ نکند باسگ بیگانگان ٭ انچہ تو با حضرت حق میکنی ٭

ذات اللہ

اور حاضرین سے فرمایا کہ لکہو اور یاد کرو اس بات کی چند بار تکرار کی شاہزادہ ظفر خان خدمت مین حاضر تہا اُسنے بہی لکہا اور اس فقیر نے دل مین لکہا بعد اسکے بندے کی طرف متوجہ ہوئے پوچہا کہ میرے فرزند تو کچہہ پڑہتا ہے اور کون علم پڑہتا ہے مین نے عرض کیا اُن دنون یہ فقیر علم صرف و نحو کا شغل رکہتا تہا وہی عرض کیا خوش ہوئے اور فرمایا فقہ بہی پڑہتا ہے مین پڑہتا تہا اور ترتیب یہ تہی کہ سونے کے وقت دو آیتین آخر سورہ بقر کی یعنی اٰمن الرسول بعد اُسکے تین بار استغفار اسطرح پڑہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ کہ حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام من قرأ قبل ان ینام اٰیتین من اٰخر سورۃ البقرۃ وثلث مرات استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم

وانوب لہ حفظ من الآفات والبلیات یعنے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص پڑہے
پہلے اس سے کہ سوئے دو آیتین آخر سورۂ بقرہ کے اور تین بار استغفر اللہ الخ تو وہ آفتون بلاؤن سے محفوظ
رہیگا اور پچہلی رات کو زندہ رکہو اور تہجد ادا کرو اسلئے کہ بارہ رکعتین سنت ہین اور رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم پر فرض تہین قولہ تعالی فتہجد بہ نافلۃ لک ای زائدۃ لک علی خمس صلوات یعنی اللہ سبحانہ
نے آپکو خطاب فرمایا کہ اے محمد تو تہجد ادا کر اور معنی تہجد کے قیام بعد المنام ہین یعنے بعد سونے کے
اٹہنا اسلئے کہ اللہ پاک نے تہجد گزارون کے وصف مین یون فرمایا ہے تتجافی جنوبہم
عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا ای یتہجدون معنی تہجد کے یہ ہین کہ اٹہنا بعد سونے
کے کہ یہ زیادہ ہے پانچ نمازون پر بعد اسکے اس فقیر نے قدمبوسی کی اور میرے برادر مولانا بدر الدین نے
بہی قدمبوسی کی اسدن پانی بہت برساتہا اور ہمارے پاس کچہہ وجہ نتہی ہم گہر کی طرف روانہ ہوئے
اور نوبت نماز دیگر کی بجا رہی تہی ہمنے نماز دیگر بند چندن دریا مین ادا کی وہانسے روانہ ہوئے
بے وقت ہوگیا تہا ہم ڈرتے تہے کہ مبادا شہر کا دروازہ بند کر دین دل مین اس فقیر کے ایک باعث
ہوا کہ مین کہتا تہا کہ ولایت مخدوم دامت برکاتہ سے زمین ہمپر کوتاہ ہو جاوے تاکہ ہم جلد تر دروازے پر
پہونچ جائین الغرض واقعہ حال یہی تہا کہ حق جل وعلا کے فضل اور مخدوم کی برکت سے مغرب کے وقت دروازے
پر پہونچ گئے بیوقت ہوگیا تہا آخر وقت مین مغرب کی نماز ہمنے ادا کی برادرم مولانا بدر الدین نے کہا کہ آہستہ
چلین اب تو ہم شہر مین پہونچ گئے ہین چنانچہ وقت بجنے نوبت سونے کے ہم گہر کو پہونچ گئے اور جو کچہہ
کہ مخدوم نے فرمایا تہا ہم اسکے ملازمت کرتے تہے یعنے وصیت مذکور کی اور اس فقیر نے علم مین
شروع کیا مخدوم کے نفس مبارک کی برکت سے یہ فقیر عالم ہوگیا الحمد للہ علی ذلک بعد ارادت

ذکر شیخ خضر علیہ الرحمۃ

بندگی مخدوم دامت برکاتہ کے بماہ صفر سال مذکور خدمت مین شیخ بزرگوار شیخ خضر کے شب جمعہ کو
گیا نماز تسبیح بجماعت ادا کی اور حلقے مین ہمراہ یارون کے ذکر بلند کہا بحکم اس آیت شریفہ کے
قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین دوسرے یہ بات ہے کہ مین نے
سنا کہ مخدوم جسجگہہ سنتے کہ فقیر مین کوئی درویش ہے تو اُسکا قصد کرتے اور اُس سے ملتے بلکہ خرقہ پہنانے
اور بوکالت خرقہ پہنانے کے اجازت دیتے تہے بعد اسکے شیخ خضر نے اس فقیر سے پوچھا کہ مخدوم زادے
تمنے پیوند ارادت کا کہان کیا ہے یعنی تم کسکے مرید ہوئے ہو مین نے کہا کہ خدمت مین مخدوم جہانیان
شیخ قطب العالم سید السادات جلال الحق والشرع والدین کے فرمایا کہ وہ اور ہم ایک ہین تمکو چاہیئے
کہ شب جمعہ وغیرہ مین ملازمت کرو تمہارے پیرون کا طریقہ ہے اُس سبب سے پہر مین جمعے کی
راتونمین اور پیر کی - اور اَور دنونمین پیرونکے جیسے دوشنبہ و چہارشنبہ اخراب مدت پانچ برس
تک جاتا تہا چنانچہ اُنکے ساتہہ محبت زیادہ ہوگئی چنانکہ ہر بار تا غایت در خانہ این فقیر می آیند
و در حق من لبس انفاس بسیار و بزرگ گفتند یہ فقیر ماہ رمضان کے عشرۂ آخر مین مسجد مین
معتکف تہا ایک رات جمعے کی فوت ہوگئی جانا نہوا خادم سے فقیر کا حال پوچھا کہ وہ تو کوئی وقت
فوت نہین کرتا تہا خادم نے کہا کہ وہ معتکف ہے بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ وہ شیخ کا چراغ روشن
کریگا خادم آیا اور میرا ہاتہہ چوما اور کہا کہ تجہکو آج شیخ نے نفس کہا یعنے وہ بات مذکور مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین کس لائق ہون اور ایک دن شیخ نے یہ بہی کہا کا تنے آدمی نزدیک اُنکے
واسطے نماز تسبیح و ذکر کے آئینگے چنانچہ وہ ہمیشہ آتے ہین نزدیک میرے بے ناغہ انشاء اللہ تعالے
اسیطرح ہووے اور ایک جمعے کے دن شیخ نے اس فقیر کو پوچہا کہ مین تمکو نمکدان دیتا ہون انشاء اللہ

تعالی مائدہ یعنی خوان بہی ہو گا و نیز شیخ خضر کے مریدونسے ایک مرید تہا اُسنے کچہہ خطا
کی تہی اس فقیر کو شفیع لایا مین نے شفاعت کی فرمایا مین نے قبول کی تم کل قیامت کو اتنے آدمیونکی
شفاعت کروگے اور یہ بیت قصیدہ لامیہ کی پڑہی ۵ وَمَرْجُوٌّ شَفَاعَةُ اَهْلِ خَيْرٍ
لِاَصْحَابِ الْكَبَائِرِ كَالْجِبَالِ ؎ یعنے نیک لوگونکی شفاعت امید رکہی گئی ہے واسطے کبیرہ گناہ والو
جنکے گناہ مثل پہاڑونکے ہونگے ایک دن شیخ نے اس فقیر سے یہ بہی کہا کہ اللہ تعالی تمکو سید السادات
سید جلال الدین کا خلیفہ کریگا واقعہ مذکور سیطرح تہا الحمد للہ علی ذلک بعد اسکے ایک سات جمعے کی
راتونسے بندہ برسم قدیم گیا تہا حضرت شیخ جیسا کہ ذکر کرتے اور مشغول ہوتے تہے بندے کو اُسوقت
مین دخل تہا کسی اور کو کمتر اُسی جگہہ حضرت شیخ نے پوچہا کہ تمہارا خاندان بہی صحت و سلامت سے
ہے عادت تہی کہہر بار پوچہتے تہے بعد اسکے فرمایا مخدوم زادے مین نے سنا ہے کہ سید السادات شیخ
جلال الدین آتے ہین مین نے پوچہا کہ آپنے کس سے سنا فرمایا میرے فرزند محمد نے کہا کہ وہ تو نزدیک
پہونچے ہین مین نے اللہ تعالی کا شکر کیا بعد اسکے اتوار کے دن بعد اشراق کے اٹہائیسوین ماہ ربیع الاخر
۱۸۰ کو مین نے استقبال کیا اس فقیر نے اور اس فقیر کے بہائیون نے مولانا کبیر الدین و مولانا
شمس الدین و برادرم اسمعیل و سید تہوا و بشیر غرضکہ ہم سات یار بہ ارادہ استقبال روانہ ہوئے اثنائے
راہ مین ہمنے سنا کہ حضرت مخدوم دامت برکاتہ گانون مین پہونچ گئے اور چند آدمی آتے اور کہتے تہے
کہ ہم ایک جگہہ لیگئے ہین ہم پیشتر روانہ ہوئے اور اُنہون نے گانون مذکور مین منزل کی شہر سے سولہہ
کوس ہے ہم خوش خوش روانہ ہوئے دشواری راہ کی آسان ہوگئی ہمنے غایت خوشی سے بعد ادائے نماز
پیشین کے اُسی دن شرف پابوسی کا حاصل کیا اور اس فقیر کا بہائی بسلک بندگان منسلک

ہو گیا خاندان شیخ کبیر رحمۃ اللہ تعالی مین خرقہ پایا اور وصیت مذکور کی بعد اسکے فرمایا مین نے
سُنا ہے کہ خلق بارش مانگتی ہے اور ڈیڑہ مہینا برسات کا گزر چکا ہے اسطرح پر دعا فرمائی اللھم
انزل علی اھل ھذہ البلدۃ وبلاد المسلمین غیثا نافعا اور اول و آخر مین درود شریف پڑہا
یعنے اے اللہ تو اُتار اس شہر والونپر اور مسلمانون کے شہرونپر ایسا پانی کہ سود مند ہے اور فرمایا کہ کتاب
مین لکھا ہوا ہے شرط استجابۃ الدعاء ان یرفع الداعی یدیہ حتے یبدی ضبعیہ یعنے
قبولیت دعا کی یہ شرط ہے کہ دعا کرنیوالا اپنے دونو ہاتہ اٹھائے یہانتک کہ کشادہ کرے اپنے دونو
بغلونکو بعض لوگون نے کہا کہ اگر مخدوم دامت برکاتہ کے قدم مبارک آنے سے بارش برسی تو ہم کرامت
جانین اُنکی برکت ولایت سے اُسی دن پانی برسا حوض اور بند آب یعنے تالاب پُر ہوگئے اور خلق خوش
ہوئی اور غلے کی گرانی اُتری بعد اسکے دیہہ مذکور سے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے گانون
مین ایک دوست تہا وہین منزل کی پہر کی رات کو بہت سے یار دوست وہان پہونچ گئے تہے اور اور
خلائق مسلمان اور مرید ہوتے تہے بعد تہجد کے وہانسے کوچ کیا اور ہم رکاب سعادت مین تہے حظیرۂ فیروزخان
مین نزول فرمایا اور اقامت کی نیت کی پیر کے دن چاشت کے وقت دسوین تاریخ ماہ مذکور کو مقیم ہوگئے
جمعے کے دن نماز ظہر جامع مسجد کو شکرانہ مین ادا کی پہر لوٹ آئے فرمایا جو شخص کہ جمعے کے دن
بعد ادائے نماز عصر کے کسی سے بات نکرے اور جو ورد کہ آیا ہے اُسکو تمام پڑہے اور بعد فارغ
ہونے کے ورد سے یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم سورج ڈوبنے تک کہے جسوقت ڈوبجاے سجدہ مین
چلا جائے تو اُسکی حاجت پوری ہو جائے گی کتاب مین اسیطرح روایت ہے ایک آدمی نے جیسا
فرمایا تہا ویسا ہی کیا اور اس فقیر نے بھی کیا آنسے پہلے مین نے سنا تہا کہ مخدوم اسیطرح کرتے ایام

تو یہہ فقیر بہی بلاناغہ کیا کرتا تہا الحمد للہ کہ زبان مبارک سے بہی سُن لیا سنیچر کی رات چودہوین
تاریخ ماہ ربیع الآخر کو یہ فقیر خدمت میں اُس پیر کے حاضر تہا بعد ادائے نماز عشا کے فرمایا کہ مین نے
چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے بعضے دس بارہ کم و بیش واسطون سے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تک
پہونچتے ہین و لیکن مین نے ایک ایسا خرقہ پہنا ہے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کے ایک واسطہ ہے وہ خرقہ مہتر خضر علیہ السلام کا ہے اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
سے پہنا ہے انشاء اللہ تعالے مین بعض یارون کو پہناونگا آپنے اُسدن ایام بیض کا روزہ رکہا تہا
بعد ادائے نماز خفتن طعام سے افطار کیا اور بعد فراغ کے فرمایا کہ اس بار بسبب سید شمس الدین
مسعود کے شہر مین آنا ہوا اور اُنکے طرف اشارہ کیا کہ مزاحم ہو کے لائے اور جو فتوح کہ پہونچتی ہے اُنکا
حصہ بہی کرتا ہون اور باقی واسطے وظیفے قرابت والون اور دوستون کے پہونچتی ہے بعض یارون
نے کہا سعادت یہ تہی کہ قدم مبارک اس شہر مین پہونچا کیونکہ اطراف کی خلق اور اس شہر کے
ہزار ہا گناہگار شرف بیعت سے مشرف ہوتے ہین اور واسطے ملاقات کے اوچہ مبارک کا ارادہ
رکہتے تہے سید نے کہا سچ ہے اسیطرح ہے بعد اسکے چاشت کے وقت فرمایا کہ دعا گو کی بہتر مین
کہنا ہے کہ یہان تیرا آنا زیارت کعبہ سے بہتر ہے کیونکہ اتنے درماندون کی دینی دنیاوی حاجت
بر آئیگی اور اتنے گناہگار توبہ کرینگے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک کے بعد ہند کی زمین عظمت والی
ہے جیسا کہ کتاب مین ہے اول ارض مسہا قدم النبی آدم ھی الھند و ادراک الخضر
علیہ السلام فی الھند کثیر و کثیر الابدال فی الھند و الحجر الاسود محاذی الھند و ھو
افضل ارکان الکعبۃ یعنے جبکہ آدم علیہ السلام بہشت سے اُترے تو اول قدم اُنکا ہند مین

فضیلت زمین ہند

کوہ سراندیب پر پہونچا دوسرے حضرت علیہ السلام کو ہند میں بہت باتے ہیں تیسرے ابدال ہند بن منیر آئے ہیں

اور ان بتخانوں میں مشغول ہوتے ہیں ہند بن باہین سے کوئی انکے وقت کا مزاحم نہیں ہوتا ہے چوتھے

حجر اسود مقابل ہند کے ہے دریہ کعبے کے رکنوں میں بہتر ہے کسی سے یعنے مینوں کے کنوں سے کسی ہند ایک

معظم جگہہ ہے **بیسوین تاریخ** ماہ مذکور کو جمعے کے دن نماز جمعہ برابر رکاب سعادت کے کونسل کار

میں ادا کی گئی بعد ادا ے نماز خطیب و واعظ نے پابوسی کی۔

ذکر اُن باتوں کا جنسے تقرب حاصل ہوتا ہے

آخر شب جمعہ میں فرمایا کہ ان چند چیزوں کے چھوڑنے سے مقرب ہوتے ہیں مدارک الماکولات والمشروبات

والملبوسات والمنکوحات والمطوراب والمباحات التی لیس فیہا حاجۃ یعنے چھوڑنا بہت کھانے کا

اور بہت پینے کا اور اچھے پہنے کا اور چھوڑنا عورتوں کی محبت کا اور ترک کرنا ان چیزوں کا جنکے طرف کوئی حاجت

نہیں ہے کتاب سلوک میں ذکر کیا ہے ترک الحرام فریضہ وترک المباح فضیلۃ وترک الحلال قربۃ

یعنے حرام کا چھوڑنا فرض ہے۔

بیان جماعت نماز

اور مباح کا چھوڑنا فضیلت ہے اور حلال کا چھوڑنا قربت ہے اکیسویں ماہ مذکور سنیچر کے دن چاشت کے وقت حدمت

میں حاضر تہا فرمایا کہ میں سفر میں کبھی مصاحب ہوتا اور کبھی ساتھ جاتا تہا جب وقت نماز کا آتا تو سعی جماعت کے

حیران ہو جاتا تہا کیونکہ جماعت میں چار روایتیں ہیں اور یہ علم متفق ہے **ف** والجماعۃ الصلوۃ

حیلۃ واجبۃ اوسنۃ مؤکدۃ وفرض عین اوکفایۃ علی احسن حلال فاورد وعاعقلا

والاصح انہ سنۃ یعنے کہتے ہیں کہ جماعت فرض ہے حاضرین مجلس سے ایک شخص دانشمند تہا اسنے کہا کہ نزدیک

امام داؤد طائی رحمہ اللہ کے فرض عین ہے فرمایا ہاں اور بعض کہتے ہیں کہ جماعت واجب ہے اور بعض نے کہا کہ جماعت سنت مؤکدہ ہے اور یہی قول صحیح تر ہے جبکہ واقع اسطرح پر ہے تو بہ نیت بر عمل کرنا تہا کہ ثواب جماعت کا حاصل ہو جائے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الاثنان فما فوقہما جماعۃ قال ابوحنیفہ رحمہ اللہ اثنان سوی الامام وقال الآخرون اثنان مع الامام یعنے دو نفر اور جو اُنسے زیادہ ہے جماعت ہے امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ دو نفر سوا امام کے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ دو نفر مع امام کے اور اسلئے کہتے ہیں کہ دو نفر جمع ہو گئے جماعت ہو گئی قال رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم من صلے باذان واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص کہ اذان و اقامت سے نماز پڑہے تو اُسکے ساتھ فرشتے نماز پڑہتے ہیں پس میں نماز کی اذان کہتا اور اقامت کرتا تہا میں تکبیر کہتا دیکہتا تہا کہ ایک جماعت ابدال کی میرے ساتھ اقتدا کرتی ہے جسوقت میں نماز سے فارغ ہوتا تو وہ سب ابدال مجہسے مصافحہ کرتے تہے اس فقیر نے اپنے جی سے دلیل کی کہ حضرت مخدوم قطب عالم ہیں اس دلیل سے کہ ابدال قطب کا اقتدا کرتے ہیں ۵ شرف ذات او ہمین بس ست او کو رسول خدا را نسبت آمد

ذکر ختم

اور یہ بہی فرمایا کہ ختم کو لازم کر دسورۂ لم یکن سے آخر تک اور ہر سورت کے تمام پر اللہ اکبر کہنا چاہیے جیسے ابتدا بسم اللہ سے ہونی چاہئے اور یا ابن کثیر کے قول پر سورۂ والضحے سے ہے آخر تک تا کہ قراءت باتفاق ہو جائے اور درمیان عشائین یعنے مغرب و عشا کے تین نفر سورۂ یٰس پڑہیں اور اسطرف ایک جماعت پڑہتی ہے تین نفر بہی جماعت ہے قول صحیح یہی ہے قال رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم الاثنان فما فوقہما جماعۃ یعنے دو اور جو اس سے زیادہ ہے جماعت ہے جسوقت تمام کریں تو سو بار یا وکیل کہیں اُس شہر کے ساری آفتوں بلاؤں سے محفوظ رہیں اور یہ حضرت مخدوم کا معمول ہے۔

۶ سو بار یا وکیل

بدرقۂ ایمان

یہ بہی فرمایا کہ بدرقۂ ایمان کا ہر پانچ نمازین اور ۳۳ آیتین ہین ہر صبح و شام انکی ملازمت کرے کیونکہ اداء مین انکے یہ معمول ہے

صلوۃ التوبہ

یہ بہی فرمایا کہ ہر رات بعد عشا کے دو رکعت صلوۃ التوبہ کی ادا کرے اور واسطے ثبوت توبہ کے ہر رکعت مین پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہے بعد اسکے فرمایا کہ ہر نماز حاجت کے کہ جسکی قرأت معین نہو اگر رات ہے تو پانچ بار سورۂ اخلاص پڑہی اور جو دن ہو تو سورۂ اخلاص دس بار پڑہے اور بعد فارغ ہونے کے دو رکعتون سے یہ دعا پڑہی جو کہ حدیث مین مروی ہے فضیلت اس نماز و دعا کی بہی حدیث شریف مین ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لما اراد اللہ تعالی ان یتوب علی آدم طاف بالبیت سبعا والبیت یومئذ ربوۃ حمراء فلما صلی رکعتین قام و استقبل البیت و قال اللھم انک تعلم سری و علانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسالک ایمانا دائما یباشر قلبی و یقینا صادقا حتی اعلم انہ لن یصیبنی الا ما کتبت لی و رضاء بما قسمت لی فاوحی اللہ تعالی الی آدم انی قد غفرت ذنبک و لم یاتی احد من ذریتک یدعونی بمثل ما دعوتنی الا کشفت ھمومہ و غمومہ و نزعت الفقر من بین عینیہ و انجرت لہ وراء کل تاجر و جاءتہ الدنیا و ھی راغمۃ و ان کان لا یریدھا یعنے اللہ تعالی نے جسوقت چاہا کہ آدم صفی علیہ السلام کی توبہ قبول کرے تو انہون نے سات بار کعبۂ شریفہ کا طواف کیا اور کعبہ اسوقت ایک سرخ ٹیلہ تہا پس جب انہون نے دو رکعت نماز پڑہی تو کہڑے ہوئے اور بیت اللہ کی طرف مونہ کیا اور کہا الٰہی بیشک تو جانتا ہے میرے چہپے اور کہلے کو سو تو میرا عذر قبول کر اور تو جانتا ہے میری حاجت کو

سو تو مجھے میرا سوال دے اور تو جانتا ہے جو میرے جی مین ہے سو تو بخشدے میرے لئے میرے گناہ

الٰہی مین تجھسے مانگتا ہون ایمان ہمیشہ رہنے والا کہ میرے دل میں رلا ملا رہے اور یقین سچا یہانتک کہ مین

جان لیجون اس بات کو کہ ہرگز نہ پہونچیگی مجھے مگر وہی چیز جو تو نے لکھہ رکھی ہے اور مانگتا ہون مین تجھسے رضا

ساتھ اُس چیز کے جسکو تو میرے واسطے بانٹ چکا ہے پس وحی کی اللہ تعالیٰ نے طرف آدم علیہ السلام کے بیشک

بخشدیا مین نے تیرے گناہ کو اور نہ آئیگا میرے پاس تیری اولاد سے کوئی ایک کہ پکاریگا مجھکو جیسا کہ

تو نے مجھے پکارا یعنے یہ نماز و دعا مگر دور کرونگا مین اُسکے ہموم و غموم کو اور کھینچ ڈالونگا محتاجگی کو درمیان سے اُسکی دونو

آنکھون کے اور تجارت کرونگا مین واسطے اُسکے ورادہر تاجر کے اور آئیگی اُسکے پاس دنیا اس حال مین کہ وہ رغبت

کرنیوالی ہوگی اگرچہ وہ اُسکو نہ چاہیگا یعنے یہ چار چیزین اُسکو عنایت ہونگی یہ بھی حضرت مخدوم کا معمول ہے

ہر رات سو بار یا باقی کہے

یہ بھی فرمایا کہ ہر رات سو بار یا باقی کہے اور اسطرح توسل کرے اللّٰھما توسلنا بھذا الاسم الاعظم

ان تجعل اعمالنا مقبولۃ یعنے اے ہمارے معبود ہمنے توسل کیا ہے ساتھہ اس نام بڑے عظمت والے کے

تو ہمارے عملونکو مقبول کر اور اول آخر مین درود شریف پڑہے اُسکے سارے اعمال اُن

دن کے قبول ہونگے یہ بھی حضرت مخدوم کا معمول ہے اور اکثر وقت بعد عشا کے کہا کرتے تہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

آپ ٹوپی سے نماز پڑہتے تہے ایک عزیز نے حاضرین مین سے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ

یعنے ٹوپی پگڑی نہین ہے فرمایا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی قدس اللہ روحہ سب وقت ٹوپی پہنتے تہے

اور نماز ٹوپی سے پڑہتے اُنسے پوچہا کہ القلنسوۃ لیست بعمامۃ فال العمامۃ للرجال و لست برجل

یعنے انہون نے فرمایا کہ پگڑی خاصہ مردونکا ہے اور مین مرد نہین ہون ایک شخص نے حاضرین
مین سے پوچھا کہ وہ تو واصلین مین سے تھے یہ کیا بات ہے فرمایا وہ تواضع وانکسار کرتے تھے یعنے
مین کون ہون کہ مردون سے ہؤن دوسری یہ بات ہے کہ وصال کی کوئی حد ونہایت نہین
ہے ہرچند کہ جاتا ہے وہ آگے ہے پس بضرورت ایسا کہا یہ شعر عربی فرمائی ع لاشیئ
عندی کل من طلب الدنیا ٭ والقاھرون نفوسھم ابطال ٭ للطالبین تشابہ برجالھم
والواصلون الی الحبیب رجال ٭ یعنے قائل کہتا ہے کہ جس نے دنیا طلب کی وہ میرے نزدیک
کچھ چیز نہین ہے تیس مرد وہی ہین جنہون نے اپنے نفوس کو توڑا ابطال جمع ہے بطل کی یعنی شجاع
اور طالبین حضرت تعالیٰ کو ایک مشابہہ ہے ساتھ مردون کے اور جو لوگ طرف دوست کے
پہونچے ہوئے ہین مرد وہی ہین ع طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست کہ
اندیشہ کند پایان را ٭ ستائیسوین ماہ مذکور روز جمعہ کو خان جہان نے قدمبوسی کی اُس سے فرمایا
کہ کامون کو موافق شریعت کے عدل و احسان پر کرے نہ برعکس اسکے کیونکہ یہ وبال ہے وہ جاتا رہا
بات مشغولی کے بیان مین بہی فرمایا کہ سالک کو چاہیئے ایسا مشغول ہو کہ وظیفہ اُسکا کسی طرح
ترک نہوئے خلا و ملا و جمع و تنہائی بین یعنے صحبت و خلوت دونو مین اپنے وظیفے کو ترک نکرے
خلق کو مثل جماد کے جانے جیسا کہ جماد کو کوئی ارادہ نہین ہے انکو بہی نہین ہے وہ نفع وضر نہین پہنچا سکتے
مگر حقتعالیٰ کے ارادے سے بعد اسکے فرمایا کہ خلق کی جہت سے عمل و وظیفے کو ترک کرنا نہ چاہیئے قال
بعض المشائخ الصوفیۃ رحمہم اللہ تعالیٰ ترک العمل لاجل الناس ریاء یعنے لوگونکے واسطے عمل کا
چہوڑنا ریا ہے اسلیئے کہ وہ انکو درمیان مین دیکہتے ہین اور یہ شرک خفی ہے بعض چلنے والے راہ

ہہین جانتے ہین غلط کرتے ہین اور خلق کی جہت سے عمل چھوڑ دیتے ہین سالک کو تو چاہئے کہ ایسا مشغول ہوئے کہ غیر حق دل مین نگزرے اور یہ منتہیونکا مجاہدہ ہے اسلئے کہ قلب المومن حرم اللہ تعالی فحرام علی حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ تعالی یعنے مومن کا دل محرم ہے اسرار آلہی کا سوا اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اس حرم مین غیر خدا ئے عزوجل گھسے ع یا خانہ جاے رخت بود یا خیال دوست یعنے یا تو گھر سامان و اسباب کی جگہہ ہو یا دوست کی خیال کی بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ کب حاصل ہوئے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے کہا ہے الطہارۃ فصل و الصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین یعنے وضو کرنا جدا ہونا حدث و نجاست سے اور نماز ملنا ہے حضرت صمدیت سے پس جو کوئی وضو کر نہین دنیا و آخرت سے جدا ہوا یعنے اسکی خاطر مین گزر گیا تو وہ نماز کے وقت مین صاحب دنیا و آخرت کے طرف نہ پہونچیگا یعنے اسکو اللہ عزوجل کے ساتھ کچھ حضور نہوگا اس باب مین ایک حدیث شریف ہے قال علیہ السلام لا صلوۃ الا بحضور القلب یعنے آپنے فرمایا کہ نماز نہین ہے مگر ساتھ حضور دل کے اور جو کوئی چاہے کہ واصلین سے ہو جائے تو وہ اس وصیت کو نگاہ رکھے اور ہمیشہ اللہ تعالے کو خود پر مطلع جانے اور یہ مجاہدہ منتہیونکا ہے بعد اسکے فرمایا کل عمل لا ثمرۃ لہ فی الدنیا فلا حظ لہ فی الآخرۃ یعنے کوئی عمل ہو جبکہ دنیا مین پہل ندے تو عقبے مین کچھہ حصہ یعنے ثواب اسکا نہوگا اور پہل یہ ہے کہ اسکا حظ ہو اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالے ان الصلوۃ تنھے عن الفحشاء والمنکر والبغی یعنے بیشک نماز باز رکھتی ہے حرام و مکروہ و نافرمانی سے۔

واسطے قبولیت عمل کے تقوی شرط ہے

بعد اسکے فرمایا کہ مین نے فتاوی مین اس عبارت سے دیکہا ہے مین کہتا ہوں ہر عمل کہ ہے ساقط

ہے کرنے سے یہ نہین کہتا ہون کہ قبول ہوگا کیونکہ واسطے قبولیت کے تقوی شرط ہے وشرائط
التقوی عظیمۃ یعنے تقوی کی شرطین سخت ہین اور یہ آیت شریفہ پڑہی قولہ تعالے انما یتقبل اللہ
من المتقین بہ حصر ہے ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقی
لوگوں سے ؎ تن درون نماز و دل بیرون ؛ کشتہا میزند بہانی ؛ اینچنین حالت پریشان را ؛
شرم بادت نماز میخوانی ؛ بعد اسکے بندے نے التماس کیا کہ یہ چار عورتین حضرت مخدوم سے خاندان
شیخ کبیر مین تعلق کرتے ہین یعنے مرید ہوا چاہتے ہین فرمایا کون کون ہین بندے نے کہا والدہ اور دو بہنین
اور بہابی فرمایا کہ تمہاری والدہ کو مین نے ساتہہ بہائی کے قبول کیا اور یہ تینون کہ چہوٹی ہین
انکو ساتہہ دختری کے قبول کیا یعنے تمہارے مان بمنزلہ بہن کے اور یہ تینون بمنزلہ بیٹیون کے ہوئین حسن
خادم سے فرمایا کہ چار دامنی چار گز کی لا خادم لایا آپنے مونڈہے مبارک پر انکو ڈالا استعمال کیا
تہوڑی دیر کے بعد بندے کو دیدین اور فرمایا کہ مینے اپنی طرف سے تجہکو وکیل کیا تین بار استغفار
تلقین کر اور دامنیون کو پہنادے مین نے قبول کیا۔

چوتہی تاریخ ماہ جمادی الاولے

کو جمعے کے دن ہمراہ رکاب سعادت کے جمعے کی نماز کوشک شکار مین ادا کی گئی اور یہ فقیر حضرت
مخدوم کے عقب مین تہا بعد فراغ کے واعظ منبر پر چڑہا اور وعظ کہنے لگا مقری نے یہ آیت شریف
پڑہی وانزلنا من السماء ماء واعظ نے کہا کہ پانی تو ابر سے ہے آسمان کے ساتہہ مقید کرنا کیون ہے
کہا کہ عرب مین جو چیز بلند ہوتی ہے اسکو سماء کہتے ہین آپنے فرمایا اور اپنا مبارک چہرہ اس فقیر کی
طرف کیا کہ یہ لغت مستخلص مین ہے السماء آسمان یہ واعظ منبر سے اوترآیا اور قدمبوسی کی آپ ہان سے

لوٹے اور بندہ بہی ہمراہ رکاب کے لوٹا آخر شب جمعہ مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز مولانا ضیاء الدین صُنّامی رحمہ اللہ کی رشتہ دارون مین سے التماس تعلق کا خاندان مین شیخ نجم الدین صنعانی کے کرتا تہا اس فقیر نے تعریف کی کہ مولانا ضیاء الدین کی قرابت والون مین سے ہے فرمایا کہ مین نے اُنسے بہی خرقہ پہنا ہے اور اجازت پہنانے کی رکہتا ہون یعنی شیخ نجم الدین سے اُسکو خرقہ دیا بعد اسکے اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ شمار کرو مین نے چند مشائخ سے خرقہ پہنا ہے ہم شمار کرتے وہ فرماتے تہے اول خرقہ سیادت پناہی کا مخدوم والد سید کبیر رضی اللہ عنہ سے ساتہہ جملہ آباء و اجداد کے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تک اور اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہنا دوسرا خرقہ شیخ بہاء الدین کا والد سے پہنا تیسرا خرقہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے خواب مین پہنایا اور مین نے بعینہ وہی ٹوپی بیداری مین اپنے سر پر پائی مین نے اُسکو بحفاظت رکہا لڑکون کی مان کے پاس ہے چوتہا خرقہ شیخ نظام الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے بہی خواب مین پہنایا لیکن بیداری مین سر پر نہ پایا پانچوان خرقہ شیخ قوام الدین خلیفہ شیخ رکن الدین رحمہ اللہ سے اُنہون نے اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا چہٹا خرقہ شیخ قطب الدین منور رحمہ اللہ کا اور اجازت نامہ اپنے خط سے لکہکر دیا۔ ساتوان خرقہ شیخ نصیر الدین رحمہ اللہ سے آٹہوان شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ سے نوان خرقہ شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ سے دسوان خرقہ شیخ قطب عدن فقیہ بصّال رحمہ اللہ تعالے سے گیارہوان خرقہ شیخ مرشد ابو اسحق گازرونی رحمہ اللہ تعالے سے بارہوان خرقہ شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین علیہما الرحمۃ سے کہ اُنہون نے واسطے دعاگو کے خرقہ و عصا و مقراض و سجادہ رکہا تہا تیرہوان خرقہ سید جہد حمید حسنی رحمہ اللہ سے چودہوان خرقہ شیخ معمر شرف الدین محمود شاہ تستری

رحمہ اللہ تعالی سے یہ خلیفہ تھے شیخ شیوخ کی بہی ایک واسطہ ہین درمیان میرے اور شیخ شیوخ کے یہ شیخ یار تھے شیخ کبیر کے حسد مین مینے اُنکو پایا تو وہ ایک سو تیس برس کی عمر کی تہی **پندرہوان** خرقہ سیدی احمد کبیر رفاعی رحمہ اللہ تعالی سے بعد اسکے فرمایا کہ وہ صوفی تھے مُوَلّہ نہ تہی لیکن ایک پوتا اُنکے پوتوں سے مجذوب ہو گیا تہا مُوَلّہ وہ تہا دیوانہ وہ لوگ اتباع اُسکا کرتے ہین اُسکا نام بہی دادا کا نام سید احمد تہا بعد اسکے فرمایا کہ مولہ بکسر لام خطائی محض ہے نہ کہنا چاہیئے کیونکہ یہ صفت ہے حق کی اسم فاعل ہے معنی اسکے والہ کرنیوالا ہین اور مولہ بفتح لام اسم مفعول بمعنی والہ کردہ شدہ کے ہے اور یہ صفت ہے مخلوق کی یہ کہنا چاہیئے **سولہوان** خرقہ شیخ نجم الدین صنعانی رحمہ اللہ تعالے سے **سترہوان** خرقہ شیخ نجم الدین کبری رحمہ اللہ تعالی سے **اٹھارہوان** خرقہ مہتر خضر علیہ السلام سے کہ درمیان میرے اور درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی واسطہ ہین **انیسوان** خرقہ عم اوحد الدین حسینی رحمہ اللہ تعالی سے **بیسوان** خرقہ شیخ نور الدین رحمہ اللہ تعالی سے یہ جزیرہ دریا مین تہے یہ سب بیس شیخ ہین قدس اللہ روحہم کہ مینے سب سے خرقہ پہنا ہے اور بجہت وکالت اجازت پہنانے کی کہتا ہون

اصفہانی

پانچوین تاریخ ماہ مذکور

کو سنیچر کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا عقیدہ نسفی کا سبق فرماتے تہے اسکو صاحب منظومہ نے علم کلام مین تصنیف کیا ہے بات کرامت مین تہی الکرامۃ حق فتظہر الکرامۃ علے نقض خارق العادات فصاحب الکرامۃ یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویطوی الارض والسماء وینظر الی العرش والکرسی واللوح والقلم وغیر ذلک من الاشیاء وینطق لہ الجمادات ویجیٔ لہ طعام الجنان والاثواب فی زمان قلیل یطوف بالمشرق والمغرب ویرجع ویزور الکعبۃ فی مدۃ یسیرۃ

مالابدمنہ

وبرد البلاء بدعائه فهذا كله كرامات لواحد من امة النبی علیه الصلوٰة والسلام ولا یكون ولیا
عالما یكن متبعا للسنة قولا وفعلا وحالا یعنے كرامت حق ہے سو كرامت ظاہر ہوتی ہے بنقض عادتون
کے پس صاحب کرامت کا ہوا مین اوڑتا ہے پانی پر چلتا ہے جیسے صحرا اور زمین و آسمان کی رگین واسطے اُسکے
کہینچ دیتے ہین اور ذراسی مسافت کر دیتے ہین یہانتک کہ زمین کعبی کی اُسکے نظر مین مثل مسجد محلے کے
نزدیک ہوجاتی ہے چند قدم رکہتا ہے چلا جاتا ہے اور عرش و کرسی لوح و قلم وغیرہ اشیا کو دیکہتا ہے
آسمان کے طبقے مثل نردبان کے کر دیتے ہین پانون رکہتا ہے اوپر چلا جاتا ہے اور بہشت مین پہنچتا ہے
کہانا کہاتا ہے پہر لوٹ آتا ہے اور جمادات یعنی غیر حیوانات جیسے پہاڑ پتہر ڈہیلے درخت دیوار اور مانند
اسکے اُس سے باتین کرتے ہین اُسکے واسطے جنتون کا کہانا آتا ہے اور کپڑے آتے ہین اور زمانہ قلیل مین
مشرق و مغرب کا گشت کر لیتا ہے اور لوٹ آتا ہے اور ذراسی مدت مین کعبے کی زیارت کر آتا ہے
اور اُسکے دعا سے بلا ٹل جاتی ہے پس یہ ساری کرامتیں واسطے ایک کے ہین امت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے اور ولی نہین ہوتا ہے جب تک کہ اپنے نبی کا پیرو نہو قول و فعل و حال مین بعد اسکے فرمایا **حکایت**
کہ ایک مرد عزیز ہمارا یار تہا جب اُسکو بہوک لگتی تو لکڑی کا پیالہ دیوار مین باتا اُسیوقت کہانے سے بہر جاتا
اُسکو تناول کرتا تہا اور جسوقت کرامت والے کو حاجت ہوتی ہے تو بہشت کا کہانا پانی کپڑا اُسکو پہونچتا
ہے تاکہ وہ فارغ دل ہووے اسی ضمن مین **حکایت** بیان فرمائی کہ بعض یار دعاگو کے بہشت مین
پہونچتے ہین اور بہشت کی نعمتین تناول کرتے ہین ایک دن میرے واسطے لائے مینے اُسکو کہایا اور
آچہ مین بہی لایا تہا خرمہ و نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک
دادا دعاگو کے یعنی مخدوم سید جلال رحمۃ اللہ کے ایک پیالہ لکڑی کا تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین

مشغول ہوتے تو وہ پیالہ بہی ذکر مین مشغول ہوتا تہا شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ تعالی سے پوچہا کہ اندر حجرے کے دوسرا سید کون ہے کیونکہ مین دوسرا یکاد کر بہی سنتا ہون شیخ نے کہا کہ اُنکے پاس ایک پیالہ ہے لکڑی کا وہ ذکر کرتا ہے یہ ہے جماد کا بولنا اور زمانہ قلیل ہین مشرق و مغرب کا گشت کرتا ہے اور لوٹ آتا ہے بعد ازان مناسب اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان فرمائی کہ ایکدن علی کہدکہری درویش مرید شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے کا نزدیک اُنکے آیا اُسسے خانقاہ مین کچہہ بے ادبی کی وہ بے ادبی یہ تہی کہ اُسنے کرامت کا اظہار کیا ایک روز شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ تعالے سورہے تہے اور وہ پنکہے سے شیخ پر ہوا کرتا تہا اُسکے جی مین آیا کہ نماز نفل مین مشغول ہوں اور اُسنے پنکہے کی طرف اشارہ کیا وہ پہرنے لگا جسوقت شیخ بیدار ہوے تو دیکہا کہ پنکہا پہر رہا ہے اور علی درویش نماز مین مشغول ہے شیخ نے کہا ما عفو دما عفو ریا عفو دانبیاء کو کرامت کا اظہار وجب ہے اور اولیاء کو چہپانا واجب ہے اُسنے واجب کا ترک کیا شیخ اُس سے ناخوش ہو گئے اُسکو اُسیوقت بہوک نے آلیا جو کچہہ کہاتا سیر نہوتا تہا بہوک زیادہ ہوتی تہی اُسکے دل مین یہ بات پڑی کہ نزدیک شیخ جلال الدین کے جاؤن اور اپنا احوال کہون جسوقت گیا تو اپنا احوال بیان کیا شیخ جلال الدین نے فرمایا ذرا بیٹہہ جا وہ بیٹہہ گیا اور خود غائب ہو گئے پہر سر اُٹہایا اُسیوقت ہاتہہ کہینچا اور کہانے پس خوردہ شیخ بہاء الدین کا کہالے اُسنے کہا لیا اُسیوقت اچہا خاصا ہو گیا بہوک اُس سے جاتی رہی یہ ہے قطع مسافت کا زمانہ قلیل مین کہ زمین کوتاہ ہو جاتی ہے جیسے کہ یہ دونو یکجا ہو گئے یعنے شیخ جلال الدین اور شیخ بہاء الدین رحمہما اللہ تعالے اور ہاتہہ ڈالا اور طعام پس خوردہ لے آئے اُسوقت شیخ جلال الدین سنار کام مین تہے اور شیخ بہاء الدین ملتان مین بعد اسکے **حکایت** شیخ جلال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ

ایک دن سبق دے رہے تہے اور ہمیشہ سبق دیتے تہے اور دعا گو حاضر تہا اثنائے سبق مین مراقب ہوئے سر نیچا کر لیا ذرا دیر پہر سر اٹہایا جو شاگرد کہ سبق پڑہتا تہا اُسنے کہا کہ مین اُسوقت بڑہونگا کہ آپ مراقبے کا سبب بیان فرمائین شیخ نے فرمایا تو تو پڑہ تو کہان درویشون کے کامون مین پڑا ہے وہ نہین پڑہتا تہا بعد اسکے شیخ نے فرمایا کہ یہ متعلم لوگ عجب گروہ ہین شیخ نے فرمایا کہ اس درویش کے بعض معتقدون کا جہاز دریا مین غرق ہوتا تہا وہ لوگ اس درویش کو مدد لائے تو مین نے ہاتہہ ڈالا جہاز کو کہینچ لیا اور آستین بتائی وہ تر تہی یہ بہی قطع مسافت ہے کہ اپنی جگہہ مین بیٹھے رہے اور ہاتہ دریا مین لے گئے اور جہاز کو کہینچا بعض یارون نے تاریخ لکہہ لی بعد چند دنون کے اُس جہاز والے شیخ کی زیارت کو آئے اور قصہ بیان کیا تاریخ پوچہی تو واقعہ ویسا ہی تہا دوسری بات یہہ ہے کہ عرش و کرسی و لوح و قلم وغیرہ کی طرف اپنی جگہہ بیٹھے ہوئے نظر کرتے ہین بعد اسکے **حکایت** شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے بیان فرمائی کہ مین ایک دن اُنکی خدمت مین حاضر تہا ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور التماس بیعت کا کیا شیخ قبول نہین کرتے تہے اور فرماتے تہے کہ توبہ اور اپنا تزکیہ کر بعد اُسکے بیعت کرنا اور وہ بہت الحاح کرتا تہا برادر شیخ صدر شیخ اسلام مولانا عماد الدین اسمعیل نے کہا کہ مخدوم وہ الحاح وزاری کرتا ہے آپ قبول کرین شیخ نے فرمایا کہ مین کیونکر قبول کرون مین تو دیکہتا ہون عرش و لوح محفوظ مین لکہا ہے کہ وہ چند وقت اور گناہ کریگا اور یہ بات ایسی بلند فرمائی کہ سب مجلس والون نے سن لی بعد اسکے مخدوم دامت برکاتہ روئے اور انکے رونے سے بعض یار بہی روئے کہ کیا بندے ہین ایسی چیزون پر اطلاع پاتے ہین عرش و کرسی و لوح و قلم اُنکے سر پر بمقدار ایک بالشت کے ہوجاتا ہے ۔

بیان معنی کرامت

بعد اسکے فرمایا کرامت وہ ہے کہ عقل کو اُسمین مدخل نہو اور یہی جو ہین نے کہا اگر پیغمبر ہے تو معجزہ
کہتے ہین اور اگر درویش ہے تو کرامت کہتے ہین لیکن بشرط پیروی قول و فعل و حال
اپنے پیغمبر کے کہ یہ اُسکی امت کا ولی ہوتا ہے اور اگر اُسکے مخالف ہے تو ولی نہوگا اول اتباع
و پیروی ظاہر کی چاہیے تا کہ اتباع ظاہر کی برکت سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے
حاصل ہو جائے اگر اس مخالف مین کوئی چیز ظاہر ہووے تو دو حال سے خالی نہین ہے
اگر وہ فاسق ہے تو اُسکو معونت کہتے ہین اور اگر وہ کافر ہے تو اُسکو استدراج کہتے ہین
اور ایسا عالم مین بہت ہے۔

پندرہوین تاریخ ماہ جمادی الاولے

منگل کے دن بعد نماز پیشین کے بندہ خدمت مین حاضر تہا ذکر صبر کا نکلا فرمایا الصبر علی ثلثۃ
انواع صبر العام و صبر الخاص و صبر اخص الخاص فاما صبر العام فحبس النفس
علی ما تکرہ و صبر الخاص تجرع المرارۃ من غیر تعبس و صبر اخص الخاص
التلذذ بالبلاء یعنے صبر تین طرح پر ہے ایک تو صبر عام کا دوسرا صبر خاص کا
تیسرا صبر اخص الخاص کا سو صبر عام کا بند کرنا روکنا نفس کا ہے اُس چیز پر جسکو وہ
ناخوش رکہے اُسکو دشوار معلوم ہو اور صبر خاص کا پینا ہے کڑوی چیزون کا بغیر
ترش روئی کے اور صبر اخص الخواص کا لذت لینا مزہ اُٹہانا ہے بلا سے جیسا کہ حقتعالے
صبر سے حضرت ایوب علیہ السلام کی خبر دیتا ہے واذکر عبدنا ایوب انا وجدناہ

صابرا نعم العبد انه اواب یعنے ہمنے ایوب کو بلا پر صابر پایا وہ یہ تہا کہ ایک دن کیڑا
اُنکے بدن مبارک سے گر پڑا اُسکو پہر اپنے بدن مین رکہہ لیا قولہ علیہ السلام ان اشد البلاء
علی الانبیاء ثم علے الاولیاء ثم علی الامثل فالامثل یعنے سخت تر بلا نبیون پر
ہوتی ہے پہر ولیون پر پہر امثل فامثل پر یعنے بعد ولیون کے پہر جو فضل و بہتر ہوتا ہے
اُسپر بلا کی سختی ہوتی ہے ؎ داری سر یاد گر نہ دور از بر یار ما ۔ دست کشیم تو نداری
سر یار ما ۔ پہر آپ اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا یہ تین وجہ صبر کی جو مین نے بیان کئے انکو
لکہہ لے یہہ غریب و نادر ہین۔

فائدہ اسم شریف الملکُ

ایک عزیز شرح نودونہ نام کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا بات اسکی یہی الملک فرمایا
کہ جو کوئی ایک مجلس مین تین دن متواتر اس نام کو ہزار بار پڑہے وہ بادشاہ ہو جائے
مین نے عرب مین شرح عربی کا سماع کیا ہے بعد اسکے فرمایا اگر درویش صوفی ہو تو بادشاہی
دنیا کی اُسکو مطلوب نہوگی تو وہ اولیاء کا بادشاہ ہو جائیگا اور قطب ہو جائے گا بعد اسکے
فرمایا کہ اس شرح کے مؤلف نے یہ معنی کیون بیان نہ کئے اسلئے کہ ہر آدمی بادشاہی
کی طمع رکہتا ہے اسواسطے یہ معنی نہ کہے۔

فائدہ آب زمزم

ایک عزیز آب زمزم کا قمقمہ خدمت مین لایا فرمایا کہ آب زمزم جس حاجت کے واسطے پئین
وہ حاجت بر آئے قولہ علیہ السلام ماء زمزم لما شرب لہ بعد اسکے فرمایا کہ اگر بہو کا پئے

توسیر ہو جائے دعاگو مکۂ مبارک میں جسوقت بھوکا ہوتا تو آب زمزم پی لیتا سیر ہو جاتا تھا
لیکن شرط یہ ہے کہ کھڑے ہو کر پئیں پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا میرے فرزند یہ فائدہ
الملک اور فائدہ آب زمزم کا مع حدیث صحاح کے جو میں نے بیان کیا لکھ لے غریب ہے۔

ذکر تولد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ

فرمایا کہ پیدائش دعاگو کی شب برات میں ہے ۸۰۰ھ ہجری اور وہ دن ۸۱ھ کا تھا
کہ اس فقیر نے تمام کیا اور اسوقت کہ آپنے یہ فرمایا آپ کی عمر ۸۷ برس کی تھی۔

ذکر اذان کے وقت بات کرنے کا

بعد تہجد کے بدھ کی رات سولہویں ماہ جمادی الاولی کو بندہ خدمت میں حاضر تھا اور مؤذن
نے اذان کہی فرمایا کہ اگر ایک شخص حاضر ہے تو اسپر انصات یعنے خاموشی واجب نہیں ہے اگر بات کرے
تو روا ہے کیونکہ اُسنے فعل سے اجابت کی ہے کتاب میں مسئلہ ہے کہ اجابۃ الفعل اولی من القول
یعنے اجابت فعل کی اولی ہے اجابت قول سے **معنی مراقبہ** گفتگو مراقبے میں ہو رہی تھی
فرمایا کہ اصطلاح مشائخ کی ہے معنی مراقبے کے یہ ہیں کہ المراقبۃ ملازمۃ العلم بان اللہ مطلع علیہ
یعنے مراقبہ یہ ہے کہ ہمیشہ اس بات کا جاننا کہ بیشک اللہ تعالی اُسپر مطلع ہے اسکو دیکھتا ہے اور معنی
مراقبے کے لغۃ بایکدیگر چشم داشتن ہیں مفاعلہ کا وزن ہے واسطے مشارکت کے بعد اسکے فرمایا
مراقبہ یہ نہیں ہے کہ سر کو زانو پر رکھیں اور بیٹھ جائیں بعض گمان کرتے ہیں اور نہیں جانتے
ہیں چاہیئے کہ کسی حال پر ہو اللہ تعالی کو خود پر ناظر جانے بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند میں اس مسئلہ اجابت فعل اور فائدہ مراقبہ کو جو کہ میں نے بیان کیا ہے لکھ لے۔

بیان نفس اَمّارہ و لوّامہ

فرمایا کہ جو کچھ نفس حکم کرے اُسپر راضی نہوئے وہ تو خود اَمّارہ بالسوٗ ہے اور فتنہ وہی ہے امارہ فعّالہ ہے
امر سے واسطے مبالغہ کے یعنے بہت حکم کرنیوالا جیسے کہ لوّامہ لوم سے ہے یعنے بہت ملامت
کرنیوالا اور امارہ بالخیر بھی ہے بعد تزکیہ کے بلکہ مین نے سُنا ہے کہ واسطہ روح سے بہتر ہو جاتا ہے
فرمانبردار ہو جاتا ہے بلکہ حق کا اسیر یعنے قیدی ہو جاتا ہے ؎ اسیر العدا یفدی ھلّٰہم
وما لاسیر الغانیات فداء؛ یعنی دشمنونکے قیدی کا تو فداء ہے اور مرغوب عورتونکے قیدی کا فدا نہین ہے
عدا جمع ہی عدو کی جیسے رجال جمع ہے رجل کی اور غانیات مرغوب عورتونکو کہتے ہین۔

تکبیر و تسمیع مین جزم چاہیئے

فرمایا کہ اللہ اکبر مین حرف را کو جزم کرین اور سمع اللہ لمن حمدہ کا مین حرف ہا پر جزم کرین
اسلئے کہ حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام التکبیر جزم والتسمیع جزم خواجگان چشت رحمہم اللہ تعالےٰ
کا مختار یہی ہے لیکن شیخ کبیر قدس اللہ روحہ نے بضم حرف ہا اختیار کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین دو
طریقے سماع رکھتا ہون ایک یہ ہے کہ جزم حاصل ہو جاتا ہی اسلئے کہ آخر واو ہے اور وہ مجزوم ہے دوسرا یہ
ہے کہ بعد ہر حرف کے ثواب ہے مکہ مبارک مین ایک لاکھ مدینہ منورہ مین ایک ہزار جامع مسجد مین پانسو محلے کے مسجد مین
پچیس اور انکے سوا بعد ہر حرف کے دس کا ثواب ہے بعد اسکے فرمایا کہ جزم بھی حاصل ہو جاتا ہی کیونکہ آخر حرف ہا کا
واو ہے اور مجزوم ہے اور حدیث پر بھی عمل ہو جاتا ہے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مین
مکہ مبارک مین تھا ایک عزیز نے امامت کی اُسنے سورۂ فاتحہ مین مَلِکِ یَوْمِ الدِّیْن بغیر الف کے پڑھا قرارت ابو عمرو
پر جسوقت نماز سے فارغ ہوا تو شیخ مکہ حضرت عبد اللہ یافعی رضی اللہ عنہ حاضر تھے اُس امام سے فرمایا او قصدت

قراءۃ مالک یوم الدین یعنے تو نے الف کو کیون حذف کر دیا کہ ثواب ایک حرف کا ایک لاکہہ ہوتا ہے اگر امام مالک یوم الدین الف کے ساتہہ پڑہتا تو مین ایک لاکہہ کا ثواب ایک حرف سے پاتا بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مس لکہہ لے مین نے لکہہ لیا

سولہوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

بُدہ کے دن چاشت کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا میری طرف مونہہ کیا فرمایا میری فرزند کچہہ سبق پڑہ مین نے عرض کیا کہ فقہ اکبر خدمت مین پیش کرون فرمایا مبارک بعد اسکے فرمایا وہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے تصنیف کی ہے مین نے عرض کیا جی ہان پس مین نے شروع کیا ترتیب کلام کی اسمین تہی کہ هذا الکتاب فقه الاکبر مما صنفه سراج الامة وامام الملة ابو حنیفة نعمان بن ثابت الکوفی رضی الله عنه قال لا نکفر احدًا بذنب ولا نخرج احدًا من الایمان وهذه مسئلة مختلف فیها قالت الخوارج اذا ارتکب المؤمن کبیرة من الکبائر فانه یکفر بزول عنه الایمان والخوارج قوم یقرون بابی بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم ولا یقرون بعلی رضی الله عنه بل ینکرونه وخلافته وقالت القدریة والمعتزلة یخرج بالذنب الکبیرة من الایمان ولا یدخل فی الکفر ویکون بین الکفر والایمان فاذا تاب تاب الله علیه ای قبل توبته واذا رجع عنها فانه یدخل فی حیز الایمان واذا مات قبل ان یتوب دخل فی حیز الکفر ویخلد فی النار

والقدریة قوم یقولون الخیر من الله والشر من الشیطان وھؤلاء سکروا
القدر وزعموا بوجود الھین و یقولون احدھما یزدان والاخر اھرمن وھو
باطل واحتجت الخوارج والقدریة والمعتزلة ان الایمان یزول بالکبیرة
بقوله تعالی ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اخبر الله تعالی
انه یخلد فی النار والخلود المطلق انما ھو للکافر بعد اسکے فرمایا میرے فرزند تو
ترجمہ جانتا ہے مین نے عرض کیا کہ مخدوم سے جواہر معانی کا التماس کرتا ہون فرمایا
کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ہم کافر نہ کہین کسیکو گناہ کرنے سے اور نہ باہر نکالین
کسیکو ایمان سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے خارجی کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کا مرتکب
ہوتا ہے تو وہ کافر ہوجاتا ہے اور زائل ہوجاتا ہے اُس سے ایمان خوارج جمع ہے
خارج کی جیسے کہ موانع جمع ہے مانع کی یعنے وہ سنت وجماعت سے باہر نکل گئے ہین
اور قول اُس گروہ کا باطل ہے اور وہ ایک گروہ ہے کہ اُنہون نے حضرت ابوبکر وعمر وعثمان
رضی اللہ عنہم کا اقرار کیا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اقرار نہین کرتے ہین بلکہ منکر ہین اُنکے
اور اُنکی خلافت کے اور قدریہ ومعتزلہ کہتے ہین کہ جسوقت کوئی گناہ کبیرہ کرے تو وہ ایمان سے
باہر آجاتا ہے اور کفر مین داخل نہین ہوتا ہے اور ایسا ہی درمیان کفر وایمان کے رہتا ہے
اگر اُسنے توبہ کی تو اللہ تعالی اُسکی توبہ قبول کرتا ہے اور مکان ایمان مین آجاتا ہے اور اگر
بے توبہ مرجائے تو کفر مین داخل ہوتا ہے اور ہمیشہ آتش دوزخ کے عذاب مین رہتا ہے
قول اس گروہ کا بھی باطل ہے اور یہ قدریہ ایک گروہ ہے عرب مین یہ کہتے ہین کہ خیر خدا

سے ہے اور شر شیطان سے اور تقدیرات کے منکر ہین اور یہ گروہ گمان کرتی ہین کہ خدا
دو ہین ایک تو یزدان نام دوسرا اہرمن نام اور یہ زعم اس گروہ کا باطل ہے اس قول
سے اللہ پاک کے انما اللہ الٰہ واحد اور اس قول سے انما الٰھکم اللہ واحد یہ حصر ہے
ای لیس الٰھکم الا اللہ واحد یعنے نہین ہے معبود تمہارا مگر ایک معبود اور اس قول سے
اللہ تعالی کے لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا ای غیر اللہ یعنی اگر ہوتی زمین
و آسمان مین اور معبود سوائے اللہ کے تو وہ دونو بگڑ جاتے اور یہ تینون گروہ یعنی خوارج و قدریہ
و معتزلہ کہتے ہین کہ گناہ سے ایمان اٹھالیا جاتا ہے اور اس آیت کریمہ سے حجت پکڑتے ہین
ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اللہ تعالی نے خبر دی کہ وہ
ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور ہمیشہ دوزخ مین رہنا کافر ہی کے واسطے ہوتا ہے یہ گروہ اور
انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے اسی درمیان مین سید ابوبکر بدولی نے کہانے کا خوان لڑکون
کے ہاتھہ بھیجا خدمت مین حضرت مخدوم کے لائے فرمایا اذا جاء الطبق دفع السبق
یعنے جسوقت کہانا آجائے تو سبق اٹھالین اور فرمایا کہ السبق بفتح الباء کما ان الطبق
بفتح الباء یعنی لفظ سبق بفتح بائے موحدہ ہے جیسے کہ طبق بفتح با ہے اور بجزم با خطا
ہے پس بندیکو اور یارانِ دیگر کو کہانی مین اصرار فرماتے تھے جب فارغ ہوئے تو شیخ
جمال الدین اجہوی رحمہ اللہ تعالے کی **حکایت** کا ذکر نکلا کہ وہ عام سبق پڑہاتے
تھے اور اگر کوئی جگہہ مشکل ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اور مشکل کو حل کر دیتے تھے انسے
پوچھتے کہ آپ نقل کہین تو فرماتے لکھہ نقل من اللہ تعالی اور کسی کتاب مین نہ ہوتی عجب

ذکر سبق وطبق

ذکر شیخ جمال الدین اجہوی

علم تہا جو وہ رکہتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ صدر الدین رحمۃ اللہ علیہ عام سبق پڑہاتے تہے یہانتک کہ اگر کوئی نحو یا صرف پڑہتا تو پڑہاتے تصریف جدولی اُنکی تصنیف ہے اور شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ سبق عوارف کا پڑہاتے اور شیخ بہاء الدین رضی اللہ عنہ اپنے خاندان کو سبق پڑہاتے اور دادا دعاگو کی سید جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ دامت برکاتہ خلیفہ تہے شیخ کبیر کے اور شیخ جمال الدین خلیفہ تہے شیخ عارف صدر الحق والدین کے قدس اللہ ارواحہم

ذکر حضرت سلطان الاولیاء [illegible]

اسی درمیان مین حکایت بیان فرمائی کہ شیخ نظام الدین رضی اللہ عنہ کے پاس جو کوئی جاتا اُسکو کچہہ کہلاتے ایک شخص خراسانی دانشمند تہا شیخ کے پاس بار ہا جاتا تہا ایکدن اُسنے کہا کہ مین ہر بار کہ تمہارے پاس آتا ہون تم کچہہ کہلاتے ہو اور مین چند بار نزدیک شیخ رکن الدین رضی اللہ عنہ کے گیا ہون اُنہون نے مجہے کوئی چیز نہین کہلائی شیخ نے فرمایا کہ مین اس حدیث پر عمل کرتا ہون من زار حیا ولم یذق منہ شیئاً فکانما زار میتا یعنے جو شخص کہ زیارت کرے کسی زندے کی اور نہ چکہے اُس سے کوئی چیز تو گویا اُسنے زیارت کی کسی مردے کی بعد اسکے خراسانی دانشمند نے کہا کہ یہ حدیث شیخ رکن الدین کو نہین پہونچی ہے کہ وہ عمل کرین شیخ نظام الدین نے اُس سے کہا کہ شیخ رکن الدین عمل معنوی کرتے ہین ذوق روحانی چکہاتے ہین اور ذوق دو طرح پر ہے ایک تو روحانی اور دوسرا ذوق جسمانی ذوق روحانی وعظ و نصیحت ہے اور ذوق جسمانی اکل یعنے کہانا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مکۂ مبارک مین اس حدیث کا بیان مشائخ سے سُنا ہے کہ ذوق کہا اکل نہ فرمایا اسلئے کہ ذوق عبارت ہے چکہنے سے خواہ ذوق معنوی یعنی

ذکر ذوق

روحانی ہو خواہ ذوق نفسانی یعنے جسمانی رہا انکل سو اُس سے فی الجملہ کہا نامرادے ہے جنس
ایک دن خراسانی دانشمند نے شیخ رکن الدین سے کہا کہ مین نزدیک شیخ نظام الدین کے
تہا اُنہون نے کہا شیخ رکن الدین ذوق روحانی دیتے ہین اور مین ذوق جسمانی دیتا ہون
تو شیخ رکن الدین نے فرمایا کہ برادرم نظام نے تواضع کی ہے کیونکہ اُنمین یہ دونو معنی ہین
وہ ذوق روحانی بہی دیتے ہین اور ذوق جسمانی بہی پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزند من یہ دونون وجہین ذوق کی جو مین نے بیان کین لکہہ لے۔

جو شخص ظہر ہمیشہ پڑہے وہ خضر علیہ السلام سے ملے

روز مذکور مین بعد اداے نماز ظہر بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ ظہر یہ دس
رکعتین ہین تین سلام سے کیونکہ دن مین اولے یہ ہے کہ نفلی نماز چار رکعت پڑہین
جو کوئی ہمیشہ بے ناغہ ادا کرے وہ مہتر خضر علیہ السلام کو پائے وہ مکہ مبارک مین ہر روز
صبح کی نماز میزاب کعبے نیچے ادا کرتے ہین اُسقدر مصلی اُنکا نامزد ہوا ہے اس نماز کے
پڑہنے والے کو خدا اُسی جگہہ لیجائے تا کہ اُنکو پائے یا یہ ہے کہ وہ ہندوستان مین جسوقت کہ
اولیاء کی زیارت کو آتے ہین تو اُنکو پائے اور چاہیئے کہ بیٹہکر نہ پڑہے کہڑے ہو کر پڑہے
تا کہ دس رکعتین ہون ورنہ پانچ ہونگی اور اُسکے نامۂ اعمال مین اُسکا آدہا ثواب لکہینگے
قولہ علیہ السلام صلوٰۃ القاعد نصف صلوٰۃ القائم یعنے بیٹہے ہوے کی نماز آدہی
ہے نماز کہڑے کی ایک عزیز نے پوچہا حدیث صحیح مین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میری ملاقات کرتا جواب فرمایا کہ اس حدیث مین مین نے
دو طریق سُنے ہین ایک وجہ تو یہ ہے کہ آپ نے یہ حدیث ملاقات سے پہلے فرمائی ہے
دوسری وجہ یہ ہے کہ خضر نام ایک صحابی تھے اُنکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ولایت اقطاع مین بہیجا تہا کچہہ زمانہ گزرا کہ وہ نہ آئے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اُنکی شان مین فرمایا کہ اگر خضر زندہ ہوتا تو میرے پاس آتا یہ دونو وجہ مین نے مکہ و مدینہ
مبارک کے طرف سے سنی ہین ہرگز ہندوستان مین نہ سُنی تہین پہر اس فقیر کی طرف متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا **دعائے فراخی رزق**
یہ بہی فرمایا کہ جو کوئی بعد پانچون نمازون کے ان تین کلمونکو کہے روزی اُسکی فراخ
ہوجائے حدیث شریف مین آیا ہے من قال دُبُرَ کل صلوۃ حسبی اللّٰہ
من المرہوبین حسبی الخالق من المخلوقین حسبی الرازق من المرزوقین
حسبی اللّٰہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم وسع رزقہ
بعد اسکے فرمایا کہ یہ کلمہ عیالداروں کو کہنا چاہئے مین بہی کہتا ہون اور میرا معمول ہے
پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند لکہہ لے کام آئیگا مین نے لکہہ لیا **ذکر دستار**
دستار لائے فرمایا کتنے گز ہے حسن خادم نے عرض کیا کہ چہہ گز ہے فرمایا کہ دستار
طاق مسنون ہے **ذکر نام رکہنے کا** ایک عزیز آیا التماس کیا کہ بندے کے
گہر مین لڑکا پیدا ہوا ہے اُسکا نام رکہہ دیجئے فرمایا کہ حدیث مین ہے خیر الاسماء
ما حُمِّد و عُبِّد یعنے بہتر نام وہ ہین جنمین حمد و عبد کا ذکر ہو محمد یا محمود یا عبد یا حامد

یا احمد یا حمّاد ان نامون مین سے رکہین یا عبد اللہ یا عبد الرحمن اور مثل اسکے نام رکہین کہ بہترین نام یہ ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین نے جو کہا لکہہ لے میں نے لکہہ لیا۔

فقرا اغنیا سے پہلے جنت میں جائینگے

ذکر فقر و غنا کا نکلا فرمایا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام دفقراء کم قبل اغنیائکم بنصف یوم یدخلون الجنۃ یعنے آپنے فرمایا کہ تمہارے درویش تمہارے توانگرون سے آدہی دن پہلے جنت مین داخل ہونگے و ذلک الیوم خمسین الف سنۃ وکل یوم عند ربک کالف سنۃ مما تعدون اور وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اور ہر دن اُسکا ہزار برس کا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹ پر سوار راہ مین جاتے اگر کوئی فقیر ہوتا تو اُسکے واسطے اُتر پڑتے اور اُسکو سلام کرتے عجب خلق ہے اگر سالک کسی راہ یا بازار مین گزر کرے تو جو فقیر گوشہ نشین ہو اُسکے پاس اُترے اُسکی زیارت کرے تاکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہو جاے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے مین نے لکہہ لیا **ایضا** عبد السلام گجراتی مولی الاسلام یاد کرتا تہا حق مین اُسکی دعا کی کہ تو مثل عبد اللہ کے ہو جائے انشاء اللہ تعالی تم جانتے ہو کہ عبد اللہ کون تہا مین نے کہا آپ فرمائین فرمایا کہ یہ عبد اللہ گجراتی زنّار دار تہا وہ نزدیک دعا گو کے

اسلام لایا تھا تعلق بھی کیا تھا یعنے مرید بھی ہوا تھا دعاگو کی جماعت خانی مین پڑہتا تھا
کلام اللہ کا حافظ ہو گیا اور احکام شریعت کے سیکھے بعد چندی دعاگو سے کہا کہ آپ مجھکو
احکام حج کے سکھاؤ مین حج کو جاؤنگا مین نے سکھا دیئے حج کو گیا حج کرکے پھر لوٹا نزدیک
دعاگو کے آیا بعد چند دن کے دعاگو سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دین تاکہ مین گجرات
کو جاؤن اپنے گھر والون اور قوم کو مسلمان کرون مین نے اجازت دیدی **ایضا**
ایک عزیز نے پوچھا کہ جس جگہہ تسبیح کے دعاؤن مین ذکر کثیر ہو تو کتنے بار پڑہے جواب
فرمایا کہ مین نے اسکو تین طرح سنا ہے کمتر تو ستر بار کہے اور اوسط بمقدار اعضا کے رگونکے
کہے یعنے تین سو ساٹھہ بار کیونکہ آدمی کے بدن مین تین سو ساٹھہ رگین ہین اور اسکے اکثر
کی کوئی حد نہین ہے مگر معمول دعاگو کا یہی ستر ہے پس اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
لکھہ لے مین نے لکھہ لیا بعد اسکے فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا میرے فرزند سبق پڑہ
مین نے شروع کیا بات اسمین تھی کہ قالت الخوارج والقدرية والمعتزلة اذا
ارتكب المؤمن كبيرةً فانه يخرج من الايمان واحتجت بقوله تعالى ومن
يقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها اجابه الله تعالى انه يخلد في
جهنم والخلود المطلق للكافر الا انا نقول لهم انما احتججتم بهذه الاية
لمعاداتكم ومخالفتكم فلو ساعدتكم سعادةٌ لما ابتدعتم وخالفتم الصحابة
رضي الله تعالى عنهم اجمعين لان الصحابة ومن بعدهم من اهل التفسير اجمعوا
على ان المراد من هذه الاية الاستحلال بالقتل فهكذا اقول وثابت بين المفسرين عبدالله

ابن عباس رضی اللہ عنہما وھو ترجمان القرآن علی ان اہل الاسلام ان الخلود یعبر بہ
عن الامد و انما یعبر بہ عن طول الزمان یقال خلد اللہ الامیر فلانا فی السجن ای
اطال الحبس لہ و قال اللہ تعالی حکایۃ عن بلعم ولکنہ اخلد الی الارض ای
اطال فیہا و مال الیہا و اطمأن بہا یعنے خوارج و قدریہ و معتزلہ گروہ ہیں عرب مین وہ
کہتے ہین کہ جب مومن گناہ کبیرہ کرتا ہے تو بیشک ایمان اُس سے نکلجاتا ہے اور اس
آیت شریف سے حجت پکڑتے ہین یعنے جو شخص مار ڈالے کسی مومن کو عمداً یعنے قصداً نہ سہو
سے کیونکہ سہو مین دیت ہے عمدا کی قید لگائی تاکہ سہو نکلجائے پس جزا اُس مار ڈالنے
والے مومن کی عمداً دوزخ ہے ہمیشہ رہے دوزخ مین اللہ تعالی نے اُسکی خلود کی خبر
دی اسلیئے کہ اطلاق خلود کا خاص کافرون کے واسطے ہے اور مار ڈالنا مومن کا
گناہ کبیرہ ہے قول اس گروہ کا عقلا و نقلا باطل ہے ہم یعنے اہل سنت وجماعت
اُنکو جواب دیتے ہین کہ تمنے جو اس آیت شریف سے حجت پکڑی ہے سو صرف واسطے
عداوت سنت وجماعت کے اور واسطے مخالفت اصحاب کرام کے کیونکہ صحابہ و تابعین
اہل تفسیر نے اسپر اجماع کیا ہے کہ مراد اس آیت کریمہ سے حلال جاننا قتل مومن کا ہے
اور ایسا ہی ہے قول سردار مفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اور وہ قرآن شریف
کے ترجمان ہین ترجمان بروزن فعلان بمعنی فاعل مشتق ہے ترجمہ سے اور ترجمہ بیان
کرنا ہے ایک زبان کا دوسری زبان سے یہ جواب تو نقلی تھا ہم عقلی جواب بھی دیتے
ہین وہ یہ ہے کہ ہم اس بات کو نہین مانتے ہین کہ خلود کی تعبیر ابد سے کیجاتی ہے اُسکی

تعبیر بطول مدت سے کیجاتی ہے محاورہ ہین کہتے بولتے ہین کہ قید کیا امیر نے فلان کو قیدخانے مین یعنے قید کو اُسمین طول دیا اور اللہ تعالی نے بلعم سے یون خبر دی کہ وہ دیر تک رہا دنیا مین یعنی چارسو برس اور دنیا کی طرف میل کیا اور اُس سے قرار وسکون وچین پکڑا تو وہ ہمکو بیہودہ لوگونسے ہوگیا جیساکہ کسی قائل نے کہا ہے ؎

گہ صوف شوق از بر بلعم برون کشد ؛ گہ جامۂ صفا بسگ پاسبان دہد ؛ یعنے کُتّا اصحاب کہف کا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فارغ ہونے تک حق مین اس فقیر کے تہی

شب پنجشنبہ سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

کو تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا حسن خادم سے واسطے کہانے کے کوئی چیز مانگی غرضکہ قرص لائے اور ہمارے ساتہہ کہائے ایک عزیز نے اذان کہدی ہمارے طرف متوجہ ہوئے پوچہا صبح ہوگئی اذان کا وقت ہوگیا ہمنے جواب دیا کہ صبح نہین ہوئی ہے فرمایا کہ بے وقت نماز کے اذان کہنا درست نہین ہے اور اگر کہدین تو اعادہ کرین اور قاضی امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالی کہتے ہین کہ وقت تہجد کے نماز کی اذان کہنا درست ہے تاکہ تہجد پڑہنے والے اُٹہین اور تہجد ادا کرین اسواسطے کہ خبر مین آیا ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ تہجد کے وقت نماز کی اذان کہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جہت سے اسلئے کہ آپ پر تہجد فرض تہا لقولہ تعالی فتہجد بہ نافلۃ لک الاذان للفرائض لا للنوافل یعنے اذان واسطے نماز فرض کے ہے نہ واسطے نفل کے اور مجتہدین عام کہتے ہین کہ اذان نماز کی کہنا وقت تہجد کے روا نہین ہے مگر واسطے

ذکر اذان بے وقت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ تہجد آپ پر فرض تہا اور امت پر سنت ہے اور اگر اذان
کہدی گئی تو پہر کہین کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ واسطے نماز صبح کے اور اذان کہتے تہے اسلئے
کہ ولا یجوز الاذان للصلوۃ قبل دخولہا ای قبل دخول وقتہا یعنے قبل دخول وقت کے
اذان درست نہین ہے کتاب تمیمی ہے الاذان فی الوقت لا فی غیرہ لان الاذان فی
الاوقات الخمس سنۃ وقیل واجبۃ والصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے اذان وقت مین
ہے نہ غیر وقت مین اور پانچ وقتون مین سنت ہے بعض علماء کہتے ہین کہ واجب ہے
صحیح قول یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے اور بعض علماء نے کہا ہے الصلوۃ بغیر الاذان
لا یجوز لمخالفۃ الفریضۃ والصحیح انہ یجوز ویکرہ لمخالفۃ السنۃ یعنے بعض کہتے
ہین کہ نماز بغیر اذان کے روا نہین ہے واسطے مخالفت فریضہ کے یہ قول صحیح نہین ہے
صحیح قول وہی ہے کہ نماز بے اذان کے مکروہ ہے قبول نہین ہوتی رد ہوتی ہے بسبب
مخالفت سنت کے مناسب اسکے ایک **حکایت** بیان فرمائی کہ مکہ مبارک و مدینہ شریف
مین صبح سے پہلے نماز کی اذان کہتے ہین جسوقت صبح نکل آتی ہے تو اعادہ کرتے ہین تاکہ
اس ثواب سے محروم نہین حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی باذان
واقامۃ صلت معہ الملائکۃ یعنے جو شخص اذان و اقامت سے نماز پڑہتا ہے تو اسکے ساتھ
فرشتے نماز پڑہتے ہین اور یہ وقت مین شرط ہے واسطے فریضہ کے نہ غیر وقت مین اسی
محل مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مؤذن عالم چاہیئے تاکہ وقت و غیر وقت کو پہچانے اور
اسکی حدون کو نگاہ رکہے جواب فرمایا کہ کتب فتاوی مین ہے ینبغی ان یکون المؤذن متقیا

یعنے لایق یہ ہے کہ موذن مفتی ہووے ایک عزیز نے پوچھا کہ مراد مفتی سے کیا ہے جواب
فرمایا کہ موذن اَعلَم ہو یعنے خوب جانتا بوجھتا ہو یہ مراد ہے بعد اسکے اس فقیر پہ متوجہ ہوئے
فرمایا فرزند من یہ فائدہ لکھ لے جو مین نے کہا غریب ہے مین نے لکھ لیا بعد اسکے فرمایا کہ
اُسطرف یعنے مکہ و مدینے مین سارے مُوذن اہل علم و محدث و مشائخ ہین موذن مدینہ مبارک
کے شیخ عبد اللہ سطری رحمہ اللہ تعالی تھے بعد اسکے اُنکے اوصاف بیان فرمائے کہ کسقدر
بزرگوار اور میرے اُستاذ تھے دعاگو نے عوارف تمام ایک سال نزدیک اُنکے پڑھی ہے
جبکہ مین مسجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک چلّہ معتکف تہا تو وہ واسطے دعاگو
کے سحر کے وقت ایک ہاتہ مین کہانا اور دوسرے ہاتہ مین چراغ لاتے اور حجرے ہی مین
سبق پڑہاتے اسی محل مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ مدینہ کوئی لڑکا نہین رکھتے تھے کہ
خود طعام وچراغ لاتے تھے فرمایا واسطے تعظیم دعاگو کے اور بسبب شفقت کے کہ جو وہ کہتے
تھے گہر سے نزدیک میرے آتے تھے اُنہون نے روضۂ مقدسۂ نبوی مین آواز سنا تہا کہ مین
سید ہون تو کہتے کہ تو تو سید ہے جسوقت اُنہون نے سنا کہ میرے حق مین رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا ولدی لا تقوم بین یدی زواری یعنے اے میرے
لڑکے تو مت کھڑا ہوا آگے میرے زیارت کرنیوالونکے تو اُس سے بہی زیادہ اعتقاد کیا اور
وہ اُسدن تہا کہ دعاگو نے نزدیک دیوار روضۂ مقدسۂ نبوی صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کے
سلام کیا اور اُسی جگہہ مشغول ہوگیا زیارت کرنیوالے میرے عقب مین بتکلف گذر کرتے تھے
مین نے آواز جواب کا سنا کہ یا ولدی لا تقوم بین یدی زواری مین نے تحقیق کرلیا کہ آداب

موذن مدینہ منورہ شیخ عبد اللہ سطری علیہ الرحمۃ استاد

آواز از روضۂ منورہ برائے حضرت مخدوم قدس سرہ

حضرت رسالت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یعنے تو کہڑا مت ہو آگے میرے زیارت
کرنیوالونکے مین اُس جگہہ سے پیچھے ہو گیا ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ نے جسوقت یہ آواز
سُنا تو وہ حاضر تہے جواب فرمایا کہ وہ حاضر نہ تہے یہ بات اُنہون نے مکاشفہ سے دریافت
کی تو وہ آئے اور میرا ہاتہہ پکڑا اور ایک جگہہ لے گئے کہ تو یہان مشغول ہو اور سلام کرو
شیخ قطب عالم رکن الحق والدین اس جگہہ سلام کرتے اور مشغول ہوتے اور ہر شب جمعہ مین
حاضر ہونے اور شب و شنبہ مین بہی آتے اور مقام شیخ نصیر الدین رضی اللہ عنہ کا تا بائین جانب شیخ
رکن الدین کے رحمہ اللہ تعالی دعا گو دونو شیخو نکے مقام کے عقب مین مشغول ہوتا اور سلام کرتا تہا

جس شخص کی ولایت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ و شب عیدین کو مکہ مبارکہ و مدینہ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے

ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ نصیر الدین بہی حاضر ہوتے تہے جواب فرمایا
کہ ہان ان راتون مین جاتے ہین کتاب قوت القلوب مین ہے کل من
صحت لہ الولایہ یحضر فی لیلۃ الجمعہ والعیدین بمکہ المبارکۃ و مدینۃ
المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ مکہ مبارکہ و مدینہ مشرفہ مین حاضر
ہوتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اُوچہ مین ہے ہر شب جمعہ کو
خانہ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ عورت زندہ ہے جواب فرمایا کہ
ہان بار ہا واسطے دعا گو کے ٹکے کے قرص اور نبات مصری لاتی ہین یارون کا حصہ
کرتا اور کہاتا تہا اور اُس عورت نے نزدیک والدہ لڑکون کے عوارف پڑہی ہے اور وہ

عاملہ ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُوچہ مین ایسا مرد بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر ہے پہر پوچھا
کہ دہلی مین بہی ہے جواب فرمایا کہ نادر و کم ہووے اور یہ شعر فرمایا ؎ آن زن
کہ بہ از ہزار مرد ست توئی ٭ وان مرد کہ از زنے خجل ماندہ منم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ شیخ رکن الدین قطب سند ہین اور
شیخ نصیر الدین قطب ہند جسوقت اُن دونون نے وفات پائی تو شیخ نے کہا ما بقی
الشیخ فی السند والہند یعنے سند و ہند مین شیخ نہین رہا اُسی درمیان مین ایک
عزیز نے پوچھا کہ شیخ نصیر الدین کی وفات مین مخدوم حاضر تہے جواب فرمایا کہ مین
چاہتا تہا کہ حاضر ہوؤن لیکن مین معتکف تہا بسبب اعتکاف ماہ رمضان کے حاضر
نہ ہو سکا و لیکن شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمہ اللہ حاضر تہے اول دعاگو کو خبر دی کہ ما بقے
الشیخ فی السند والہند وأغلق الباب وصل من ہنا صلوۃ جنازۃ انت
معتکف یفسد الاعتکاف بالخروج فلا تخرج ولا اذہب بک دعاگو نے وقت
اشراق کے اٹہارہوین ماہ رمضان کو مسجد مین ہمراہ یارون کے نماز جنازہ ادا کی
ایک عزیز نے پوچھا کہ نماز میت غائب کی درست ہے جواب فرمایا کہ امام شافعی رحمہ اللہ
تعالی کے قول پر درست ہے حجت یہ ہے کہ جسوقت نجاشی بادشاہ حبش نے وفات
پائی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یارون سے فرمایا ان اخاکم قد مات فقوموا
وصلوا علیہ حدیث صحاح ہے یعنے بہائیو تمہارے بہائی نجاشی نے وفات پائی ہے
سو تم اُٹہو اور اُسکے جنازے پر نماز پڑہو لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

نماز بر میت غائب

پردہ اُٹھا دیا تھا اور غائب مثل حاضر کے ہوگیا تھا اور امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہین کہ فی الجملہ
غائب تہا پس مین نے تاریخ وفات شیخ نصیر الدین کی لکھہ لی واقعہ ویسا ہی تہا **ایضا** فرمایا
کہ محمد تقی بیابانی شیخ امین الدین گازرونی کا پوتا نہایت دانشمند مرد اور بحث فاضلتر
ہے اور اُوچہ مین وعظ بہی کہا ہے اور مقام ولایت مین پہونچا ہے سعادت اس شہر
کی ہے کہ وہ یہان پہونچا ہے ولیکن خلق سے بہاگتا ہے کوہ یا بیابان یا ویرانے مین
رہتا ہے اور عالم طیر بہی رکہتا ہے یہان میری زیارت کو آیا ہے اُوچہ گیا دعاگو کو
نہ پایا یہان آکر سنا کہ دعاگو اسجگہہ ہے ایک عزیز مجلس مین حاضر تہا عرض کیا کہ برکت
مخدوم کی ہے کہ وہ یہان آپ کے پاے بوسی کو آیا ہے **ایضا** فرمایا من اقال نادما
اقال اللہ عثراتہ یوم القیامہ یعنے جو شخص اقالہ کرے درگزر فرماے کسی نادم سے
تو اللہ تعالی درگزر فرمائیگا اُسکی لغزشونسے دن قیامت کو **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا
یا صریخ المستصرخین کے کیا معنی ہین جواب فرمایا کہ معنے اُسکے یا غیاث المستغیثین
ہین یعنے اے فریاد کے پہونچنے والے فریاد چاہنے والونکے الصریخ فعیل بمعنے مصرخ
یعنے صریخ بروزن فعیل بمعنی فاعل ہے یعنے فریادرس

سترہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

جمعرات کے دن شیخ نظام الدین قدس سرہ کی زیارت کو تشریف لیگئے تھے جب بعد
ظہر کے کوٹے تو ہمپر متوجہ ہوئے فرمایا یارو مین آج شیخ نظام الدین کی زیارت کو گیا تہا
بعد زیارت کے ایک عزیز سے وعدہ تہا وہ آکر اپنے گھر لیگیا وہ ایک مہمان رکہتا تہا الغرض

وہاں ایک جمعیت تہی قوال گا رہے تہے بعض حاضرین شعر مجازی کی حقیقت سے تاویل
کرتے تہے جو کہ ممنوع ہے دعاگو نے قوالونکو بلایا اور کہا یہ چار بیتین کہو کہ بے تاویل
ہین مین نے تلقین کی وہ یہ ہین بیت ہمای لقای خود مہجور ۞ مشتاق تو ام نہ
طالب حور ۞ من عاشق دوستم نہ فردوس ۞ من تشنۂ ساقیم نہ کافور ۞ شیدائے تو
ہر کجا کہ عاقل ۞ رسوای تو ہر کجا کہ مستور ۞ گرمی کُشتی بکش بیکبار ۞ تا چند ز خویش دایم
دور ۞ اس فقیر نے آخر مصرع کو پوچہا اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالی ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف بندے کے جان کی رگ جان سے جواب فرمایا کہ
اقرب علما و قدرۃً یعنے بعلم و قدرت نزدیک تر ہے اور اسجگہہ مراد طلب وصال ہے
جو کہ نہایت دور و دراز ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسکے یہ بیت عربی ہے بیت
وکلت الی المحبوب امری کلہ ۞ ان شاء احیانی وان شاء اتلفا ۞ یعنے مین نے اپنا
سارا کام دوست کو سونپ دیا ہے وہ چاہے جلائے چاہے مارے **ایضاً** فرمایا عن
علی کرم اللہ وجہہ انہ قال لا اعبد ربی ما لم اراہ اعمی بالقلب یعنے حضرت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا کہ مین نہیں پوجتا ہون اپنے رب کو جبتک
کہ مین اُسکو نہ دیکہون یعنے دل سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزندان چار بیتونکو
جو مین نے کہین مع بیت عربی اور اس مقولہ امیر المومنین کے سبکو لکہلے واسطے حجت کے
اسلئے کہ غریب ہے **ایضاً** فرمایا فرزند من سبق پڑہو پس مین نے شروع کیا کلام سمین
نہا فان قیل روی عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال من ترک الصلوۃ متعمداً

ذکر سماع

معنی اقرب الیہ

رویت الہی بالقلب

ترک نماز قصداً

فقد کفر وقال فی حدیث آخر الفرق بین الکفر والایمان ترک الصلوٰۃ قلنا تاویل الحدیث
کما ویل الایۃ علی ما یشاء ای من الاستحلال علی ان الایمان لا یرتفع بالکبیرۃ بدلیل
قولہ تعالی ان جاءکم فاسق بنبأ ای بخبر فتبینوا امر من المبین فی نبأ الفاسق
وعلی قراءۃ فتثبتوا امر بالتثبت فلو صار کافرا او مرتدا لخطے عن قبول شہادتہ
وجادتہ ما عز ابضا مدل علیہ لما اقر بالزنا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم فلو صار مرتدا لامر بقتلہ ولا یسترجعہ الی حال الاسلام والمعنے فیہ
وھو ان الایمان محلہ القلب والمعاصی محلہا الاعضاء وھما فی محلین مختلفین فلا
تنافیان یعنی اگر کوئی سائل کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے
فرمایا کہ جو شخص متعمدا نماز کو ترک کرے وہ منفرد کافر ہو گیا اور دوسری حدیث مین
یون فرمایا ہے کہ فرق درمیان کفر و ایمان کے ترک نماز ہے تو ہم اُس سائل کو جواب
دینگے کہ اگر وہ ترک نماز کو حلال جانے یا فرض نہ جانے یا ساقط و غیر ساقط نہ پہچانے
تو کافر ہو جائیگا ورنہ فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر ترجمہ
رہے ہے امام شافعی رحمہ اللہ سوائے کے قول پر تارک نماز کافر ہے بسبب انہین حدیثون کے
تم جان رکھو کہ اہل سنت وجماعت کہتے ہین کہ ایمان مومن سے مرفوع نہین ہوتا ہے
بسبب گناہ کبیرہ کے اور اسپر آیت مذکورہ دلیل و تمسک کرتی ہین کہ اللہ تعالی نے
فرمایا ہے کہ اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تبین کر دیا تثبت
کرو بنا بر دوسری قرارت کے اور اگر فاسق مرتد یا کافر ہو جاتا تو آپ ضرور اُسکے

قبول خبر سے نہی فرماتے اور حادثہ ماعز کا بہی اس عدم کفر پر دلالت کرتا ہے ماعز
ایک شخص کا نام تہا جبکہ اُسنے روبرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زنا کا اقرار کیا
سو اگر وہ کافر یا مرتد ہوجاتا تو ہر آئینہ آپ اُسکے قتل کا حکم دیتے لیکن آپ نے زنا کی
حد کا حکم دیا جب وہ مر گیا تو آپ نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور اگر وہ مرتد یا
کافر ہوجاتا تو آپ ہرگز انا للہ وانا الیہ راجعون نہ فرماتے اور فی النار والسقر کہتے
معنی اسمین یہ ہین کہ ایمان کا محل دل ہے اللہ تعالے نے فرمایا ہے اولئک کتب
فی قلوبهم الایمان اور محل معاصی کا جوارح واعضا ہین پس یہ دونو باہم متنافی
نہونگے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

اٹہارہوین تاریخ ماہ جمادی الاولی شب جمعہ

کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا **حکایت** بیان فرماتے تہے کہ حضر
نام میرا ایک دوست ہے سیوستان مین رہتا ہے اور دعاگو سے کچہہ قرابت بہی ہے
مجہسے تعلق پیوند رکہتا ہے گروہ لانکاہ چاہتے تہے کہ عالم اباد مین بغاوت کرین اُس
ولایت کے لوگ دعاگو کے پاس آئے اور کہا کہ اگر تو آئے اور عالم اباد کے باہر بیٹہے
تو وہ جسوقت تجہے دیکہینگے تو بہاگ جائین گے اور خوف کرینگے ورنہ سب خون مارینگے
مین نے قبول کیا عرض کہ مین رات کو ہمراہ یارون کے باہر آیا حصار کے باہر اُترا دوسرا آئے
دعاگو واسطے تہجد کے اُٹہا تہجد پڑہ رہا تہا کہ اس اثنا مین ایک عزیز پیالہ شربت بہرا ہاتہ
مین لایا اور میرے ہاتہ مین دیا اُس سے خوشبو آتی تہی اور کہا کہ مین فرشتہ ہون اللہ تعالی کے

حکم سے آیا ہون اور نہ بہشتی شربت ہے خضر نام تیرا دوست بیہوش پڑا ہے اُسکو دے
تاکہ وہ ہوشیار ہو جائے اور مجہے اس حال سے خبر نہ ہی مین نے جی مین کہا اور تحقیق کر لیا
کہ یہ آدمی نہین ہے رات کو دروازے بند کر دیئے ہیں مین نے یقین کر لیا کہ یہ آنیوالا فرشتہ
ہے اور یہ بہشتی شربت ہے اللہ تعالی نے واسطے معونت و مدد خضر کے بہیجا ہے ابن نزدیک
خضر کے گیا تو دیکہا کہ وہ بیہوش پڑا ہوا ہے ابن لے اُسکو اُٹہایا اور اُس شربت کی پیالے
سے اُسے ہاتہ سے پلایا وہ ہوشیار ہو گیا پہر مین پیالہ ہاتہ مین لیکر لایا مین نے دیکہا کہ وہ
آنیوالا ہنوز کہڑا ہے مین نے کہا اے عزیز خدا تو یہ پیالہ پہر لیجائیگا اُسنے کہا کچہ حکم
نہین ہے لیجاؤن یا چہوڑ جاؤن مین جاتا ہون مین نے کہا تو ابہی ایک چیز کر حضرت صمدیت
مین التماس کر کہ یہ حق ابن خضر کے استدراج نہو وہ آگے سے غائب ہو گیا پہر اُسی وقت
آگیا ابن نے پوچہا کیا جواب لایا کہا حکم ہوا ہے کہ ہنوز باقی رکہتا ہے یعنے ہنوز تہجد باقی
ہے استدراج نہین ہے بعد اسکے ابن خضر کے پاس گیا تو دیکہا کہ اُسنی نیا وضو کیا ہے
اور جو تہجد کہ باقی رہا تہا وہ ادا کرتا ہے اتنا ہے تہجد مین اُسکو کسی چیز کا مکاشفہ ہوا وہ
بیہوش ہو گیا وہ عالم تہا جانتا تہا کہ اغما یعنی بیہوشی وضو کی توڑنیوالی ہے بعد اسکے
مین نے اُس سے کہا تو جانتا ہے کہ تو بیہوش ہو گیا تہا یہ شربت جو تو نے میرے ہاتہ سے
پیا تو جانتا ہے کیا تہا اُسنے کہا مین نہین جانتا ہون مین نے کہا کہ یہ شربت بہشت کا
تہا کہ تو نے پیا اور ہشیار ہو گیا اور خود مجہکو اس حال سے خبر نہ تہی فرشتہ بصورت
آدمی شربت لایا تہا اور کہا کہ خضر کو پلا جب یہ مین نے اُس سے کہا تو اُسپر گریہ و لرزہ ہو گیا

یعنے وہ رونے اور کانپنے لگا کہ مبادا استدراج ہو مین نے اُس سے یہ کہا کہ ہنوز باقی ہے

تا کہ ڈرتا رہے اور بیخوف نہو جائے مین بے نہ کہا کہ یہ ہو گا ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ زندہ

ہے جواب فرمایا کہ زندہ ہے ابتک ویساہی استقامت پر ہے اُسکا باپ کچھہ روٹی

رکھتا تہا جب اُسکے باپ نے انتقال کیا تو اُنسے وہ روٹی ترک کردی اور کبھی مجھسے نکہا

کہ میرے واسطے کچھہ کرا بتک ویساہی متوکل ہے اللہ تعالی فرماتا ہے ومن یتوکل

علی اللہ فھو حسبہ **ایضا** ایک عزیز پیوند کرتا تہا یعنے مرید ہوتا تہا اُسکو طاقیہ

یعنے ٹوپی پہناتے تہے اُسنے ہاتہ مارا فرمایا مت لے اس لیئے کہ اول پہنانا طاقیہ کا ہاتہ

سے پیر کے ہے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ اول اپنے ہاتہ سے پہناتے تہے

ایضا آخر شب جمعۂ مذکور کو تہجد کے وقت بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مانگنے

کے بات اُس طرف کی ضیافت مین نکلی جو کہ ہوتی ہے فرمایا کہ ضیافت اس بلاد کی کچھہ

نہین ہے ضیافت اُس طرف کی جو ہوتی ہے تو کیا کیا الوان و اقسام کے کہانے اور اچار

آگے لاتے ہین کہ یہان ہرگز نہین ہوتے جس وقت کہ دعاگو کو واسطے ضیافت کے بلاتے تو

میرے سارے دوستون کو صوف دیتے اور تکریم بہت کرتے تہے اُس طرف ایک دن

بیس دسترخوان کہانے کے واسطے دعاگو کے آتے برابر یار تہے کہاتے تہے اور کہانا فاضل

باقی رہتا تہا مین خلق خدا کو بلا تا دیتا اور مسکینونکو کہلاتا تہا

ط یعنی بہ صرف دعا و طعام خان ۱۲

اونیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی

سنیچر کے دن بعد ادائے اشراق ایک عزیز آیا اور رقعہ واسطے خواست یعنے سوال کے طلب کیا

حسن خادم نے کہا کہ مین سوال کے واسطے نہین دیتا ہون فرمایا کاتبون یعنی منشیون سے کہدو
وہ رقعہ لکھدین اور یہ حدیث فرمائی جوکہ صحاح سے ہے قال علیہ السلام من فتح
بابَ مسئلۃٍ فتح اللہ لہ سبعین بابًا من الفقر یعنے جو شخص کہولے ایک دروازہ واسطے
سوال اپنے کے یعنے واسطے تکدی گداگری کے تو کہولتا ہے اللہ واسطے اُسکے ستر دروازے
محتاجی کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزندمن اس حدیث کو لکھہ صحاح سے ہے
مینے لکھہ لی بعد اسکے فرمایا فرزندمن سبق پڑہو سنیچر کا دن ہے پس مینے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبٌ لقولہ تعالی یامرون بالمعروف
وینھون عن المنکر والخطاب بمعنی الامر وھذہ مسئلۃ مختلف فیھا بیننا و
بین الجبریۃ الاتری ان الامر بالمعروف والنھی عن المنکر واجبٌ واحتجت
بقولہ تعالی لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم قلنا الایۃ فی نفس المضرۃ وبہ
نقول فان مضرۃ المعصیۃ لا تعدو غیر العاصی فقولہ تعالی ولا تزر وازرۃ
وزر اخری فاما وجوب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر فالایۃ الثانیۃ وھی
قولہ تعالی تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر الخطاب بمعنی الامر فالامر اللہ
تعالی یعنے امر بمعروف ونہی منکر یعنے نیکی کا حکم کرنا اور بدی سے باز رکہنا واجب ہے
اسلیئے کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین امر فرمایا ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور بدی سے
باز رکہو اور اس مسئلے مین اختلاف ہے درمیان اہل سنت وجماعت کے اور درمیان
جبریہ گروہ کے کہ وہ امر بمعروف ونہی منکر کو واجب نہین جانتے ہین اور اس آیت شریفہ سے

ف مذمت سوال

تکدی: گداگری

ف ذکر امر معروف ونہی از منکر واختلاف اہل سنت وجبریہ

حجت کرتے ہین کہ لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم یعنے نقصان نہ پہونچاوے گا تمکو وہ
شخص کہ گمراہ ہوا ہے جس وقت کہ تم راہ پاے ہو ہم اُنکو یون جواب دیتے ہین کہ یہہ آیت
شریفہ نفی مین نفس مضرت کے ہے کہ مضرت معصیت کی غیر عاصی سے تجاوز نہین
کرتی ہے یعنے اُسکا ضرر عاصی ہی کو پہونچتا ہے غیر کو نہین پہونچتا اس لیئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے اور نہین اُٹھاتا ہے نفس گنہگار بوجھہ دوسرے کا یعنے ایک کا گناہ دوسرے کو
نہین پہونچتا ہے رہا وجوب امر بالمعروف ونہی منکر کا سو وہ دوسری آیت سے ہے
وہ آیت یہ ہے یامرون بالمعروف وینہون عن المنکر یعنے تم نیکی کا حکم کرو اور بدی
سے باز رکھو یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی **الضیا**
اسی درمیان مین سید رفیع الدین ومعین الدین سید ابوبکر بدولی کے بیٹے اور امام مخدوم (داماد)
زادہ محمود نے التماس کیا کہ قدم مبارک ہمارے گھر مین لائین قبول کیا فرمایا کہ سلام کہین
اور چلین یا تمہارے گھر مین کہین اُنہون نے کہا کہ مخدوم کو اختیار ہے جیسا کہ ہم ہر
روز بعد چاشت کے کہتے ہین اور ہمکو فرمایا کہ تم اس طرح کہو السلام علیک یا رسول اللہ
السلام علیک یا صفوۃ اللہ السلام علیک یا خیر خلق اللہ
السلام علیک یا حبیب اللہ السلام علیک یا سید المرسلین
السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک یا خاتم النبیین السلام علیک
یا شفیع المذنبین صلی اللہ علیک وعلی جمیع اخوانک من النبیین والصدیقین
والشہداء والصالحین وعلی جمیع اصحابک الطاہرین واہل بیتک الطیبین المطہرین

ف ذکر سلام بر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وار واح امهات المؤمنين واولياء امتك المقربين واشهد انك قد بلغت الرسالة

وادیت الامانة ونصحت لامتك وجاهدت عدوك وعبدت ربك حتى

اتاك اليقين جزاك الله عنا خيراً ما جزى نبیاً عن امته بعد اسکے صحابہ رضوان

الله عليهم اجمعين پر اس طرح سلام کہے السلام عليك يا امير المؤمنين ابا بكر الصديق

رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا ما جزى صاحب النبي عن امته السلام

عليك يا امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله عنك جزاك الله خيرا

ما جزى صاحب النبي عن امته السلام عليك يا امير المؤمنين عثمان بن عفان

رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا ما جزى صاحب النبي عن امته السلام

عليك يا امير المؤمنين علی بن ابی طالب رضی الله عنك جزاك الله عنا خيرا

ما جزى صاحب النبي و ان عن النبی صلی الله علیه وعلی آله واصحابه الذين

رضيت عنهم ان تغفر لی وتقضی حاجتی بعد اسکے اس طریق سے توسل کرے

الہٰنا توسلنا بنبيك وحبيبك محمد صلی الله عليه وعلى جميع اخوانه من النبيين

والصديقين والشهداء والصالحين واصحابه وخلفائه واهل بيته وازواجه

واولياء امته الذين رضيت عنهم ان تجعلنا من المقربين لديك والواصلين

اليك وصلت بكرمك يا مولانا وسيدنا اور کبھی کبھی اسپر زیادہ کرنے اور کہے ہے ان

تختم امورنا بالايمان وان تجعل عاقبتنا الخير وان تقضی حوائجنا وحوائج

المسلمين المشروعة وان تعافينا وتعافي مرضانا ومرضى المسلمين بفضلك

وکرامات با مولانا و سیدنا بعد اسکے اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند
من لکھو اور یاد کرو اور ہر روز بعد اشراق یا چاشت کے قیلولی سے پہلے کہو بلا ناغہ
کیونکہ مین بہی بے ناغہ کہتا ہون مین نے قدمبوسی کی اور لکھا **ایضا** روز شنبہ مذکور
اُنیسوین ماہ جمادی الاولے کو بعد ادای ظہر یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا
فرمایا کہ اُسطرف گازرون ومکہ ومدینۂ مبارکہ مین اور دوسری جگہون مین بہی چار
مدرسے چار مذہب کے بنا کرتے ہین کسی کو اَوراد نہین دیتے ہین اور نہ بتاتے ہین جبتک
کہ اُسکو علم نہین ہوتا ہے اور اگر جاہل ہے تو آنے والے سے پوچہتے ہین کہ تو کون مذہب
رکہتا ہے وہ ان چار مذہبون سے جس مذہب کا کہتا ہو اُسکو اُسی مذہب کے مدرسے مین بہیجدیتے
ہین اور کہتے ہین کہ علم پڑہ جسوقت وہ فقیہ ہوگیا تو اُسکو اَوراد یاد کرنے کا حکم دیتے ہین
اسلئے کہ اَوراد بمنزلۂ عمل کے ہے جبتک کہ علم نہو عمل کو کیا جانے اختلاف واجماع
واتفاق کو کیونکر پہچانیگا بعد اسکے فرمایا کتاب مین ہے کہ لا تکن من جھال الصوفیة
فانھم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان گلیم پوشون سے
مت ہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ قال
سید الطائفة جنید البغدادی قدس اللہ روحہ لبس العبرة للخرقة وانما
العبرة للحرفة یعنے خرقہ پہننے کا اعتبار نہین ہے بلکہ اعتبار حرفہ وپیشہ کا مراد ہے پہر
یہ بیت فرمائی بیت از دستِ دوست بیادگار دردے دارم وکان درد بصد
ہزار درمان ندہم ع در مان طلبان زدرد محروم اند ع درد ابایش امی

ذکر مدارس مذاہب اربعہ

قول حضرت جنید رضی اللہ عنہ

برادر در درا * اسی اثنا مین ایک دانشمند واسطے زیارت کے آیا بات بار قت کہی السلام علیک
یا سید السادات و یا اسناد الثقلین جواب سلام کا دیا اور تعظیم و تکریم بہت کی وہ بیٹھہ گیا
اور شروع کیا کہ مین بیچارہ ضائع رہا ہوا ہون آپ میری دستگیری کرو مین نے سارا علم
پڑہا ہے کچھہ نفع اُس سے نہین پایا ع علمی کہ رہ بحق ننماید جہالت ست * جواب فرمایا
کہ سالکان طریقت نے مقامات رکہے ہین اُسپر رہنا چاہئے تا کہ دل روشن ہو جائے
اُس آدمی کو کہ یہ طلب درکار ہوئی البتہ وہ پہونچیگا مناسب اسکے یہ بیت عربی فرمائی
بیت لولو نزد نیل ما ارجو ما طلبہ * من جھد کیف ما علیہ الطلبا *
یعنی اگر تو نہ چاہتا پانا اُسچیز کا جسکو مین طلب کرتا ہون تو تو ہرگز اُسکی طلب دل مین نہ ڈالتا

ذکر سلوک و سیر

بعد اسکے فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے سلوک جانا ہے اجساد یعنے جسم سے اور سیر جانا ہے
دل سے ان دو نو مرتبو نمین اور مرتبے بہی ہین ہر چند کہ بیشتر جاتا ہے مقصود کو پہونچتا ہے اور
اُسکو وصال کہتے ہین پس اتہہ دل غائب کے خلق حاضر سے بات سنتے ہین بیت غائب
ز خود بدوست باقی * این طرفہ کہ نیستند و ہستند * بعد اسکے فرمایا کہ جب ایسے ہوتے ہین
تو صاحب ولایت ہو جاتے ہین اُنکے واسطے سے خلق کی حاجت بر آتی ہے جیسے کہ شیخ کبیر
سند کی ولایت رکہتے تہے اور شیخ قطب الدین بختیار رضی اللہ عنہما ولایت ہند کی
جسوقت کہ شیخ قطب عالم رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما نے وفات پائی تو
شیخ مدینہ عبد اللہ مطری دامت برکاتہ نے دعا گو کو لکہا کہ ما بقی الشیخ فی السند والہند

لیسے سندھ و ہند مین شیخ سندہ ہا پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے مع نظم عربی کے سبکو لکہہ مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا فرزند من سبق پڑہہ مین نے
شروع کیا بات آمین تہی کہ قوله علیه السلام واعلموا ان ما اصابك لم یکن لیخطئك
وما اخطأك لم یکن لیصیبك وهذه مسئلة مختلف فیها بیننا وبین المعتزله
والقدریة فانهما ینفیان ارادة الله ومشیئته عن فعل العبد اذا کان معصیة فی
یقولون معصیة العاصی وکفر الکافر لیس بمشیئة الله تعالى وارادته لانه اذا
اراد معصیة العاصی وکفر الکافر ثم عذبه علیهما کان ذلك جورا منه وحاشا
ان یوصف الله تعالى بالجور والظلم عن هذا اسمونا اهل الجور وسموا انفسهم
اهل العدل قلنا لهم هذا من غفلکم وجرأتکم على الله تعالى حیث غلبتم
ارادة المخلوق على ارادة الخالق بل ارادته غالبة ومشیئته نافذة ای جاریة
ولا یجوز ان لا تکون معصیة العاصی وکفر الکافر بارادته لانه بان لهم طریق
الهدی والضلالة ویحدث الاستطاعة ثم المذهب الصحیح هو مذهب اهل
السنة والجماعة قلنا افعال العباد على وجهین منها ما هو طاعة ومنها ما هو معصیة
فالطاعة بمشیئة الله تعالى وارادته وقضائه وحکمه ورضائه وامره
والمعصیة بهذا کله دون رضاه وامره فان قیل قوله تعالى ما اصابك من
حسنة فمن الله وما اصابك من سیئة فمن نفسك قلنا انا لا نضیف الشر
الى الله تعالى مراعاة للادب عند الانفراد ولکنا نضیف عند الجملة قوله تعالى

افعال اور اہل سنت و معتزلہ کے نزدیک ارادہ و مشیت الٰہی

قل کل من عند اللہ وان کان حصول ذلک من العبد بتخلیق اللہ ایاہ جب سبق اس فقیر کا یہان پہونچا تو یہ بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی ۵ مرید الخیر و الشر القبیح ، ولکن لیس یرضی بالمحال ، قبیح صفت شر کی ہے ای شرعا وسمی الشر المحال شرعا لاطبعا اے بالشر اے بالکفر والقبائح والمعاصی وہو مرید لہا مانہ غیر مصطر فی ایجادہا بل اوجدہا اختیارا الحکمۃ بلیغۃ تحتہا ترجمہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جان اور آگاہ ہو کہ جو کچہہ تیرے نام پر لکہہ لیا ہے وہ تجہسے نہ چوکے گا تجہے پہونچیگا اور جو تیرے نام پر نہین لکہا ہے وہ تجہسے چوکے گا تجہے نہ پہونچیگا جیسے رزق وفراخی وتنگی وصحت ومرض اور جو اسکے مانند ہے بہلائی برائی سے یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان ہمارے اور معتزلہ وقدریہ کے وہ کہتے ہین کہ ارادہ حقتعالے کا خیر مین ہے شر مین نہین ہے اور کہتے ہین کہ اگر معصیت عاصی کی اور کفر کافر کا بارادۂ حق تعالی ہو پہر وہ عاصی وکافر کو اوپر عذاب کرے تو یہ اُس سے جور وستم ہو گا حالانکہ خدا تعالی جور وظلم سے منزہ وپاک ہے اسی جہت سے وہ اہل سنت وجماعت کا نام اہل جور رکہتے ہین اور خود کو اہل عدل کہتے ہین قول اس گروہ کا عقلا ونقلا باطل ہے ہم اس گروہ کو یون جواب دیتے ہین کہ یہ جو تم کہتے ہو تمہاری کم عقلی وبے ادبی ودلیری سے ہے حق تعالی پر اسلئے کہ تمنے غالب کر دیا ارادۂ مخلوق کو خالق کے ارادے پر حالانکہ حق تعالی اس سے منزہ وپاک ہے کہ خالق کے ارادے پر مخلوق کا ارادہ غالب کیا جائے بلکہ اُسی کا ارادہ غالب ہے اور اُسی کی خواست وچاہ نافذ وجاری وروان ہے اور یہ بات روا نہین ہے کہ معصیت عاصی کی

اور کفر کافر کا اُسکے ارادے سے نہو کیونکہ اُسنے تو رستہ ہدایت و راستی و گمراہی و بے راہی
کا واسطے لوگونکے بیان کر دیا ہے اور استطاعت کو پیدا کر دیتا ہے پہر صحیح مذہب سنت و
جماعت کا ہی مذہب ہے اور دوسرا مذہب باطل سنت و جماعت مذہب والے کہتے ہین کہ
افعال بندون کے دو طرح پر ہین یا تو طاعت معبود کی ہے یا معصیت ہے سو طاعت تو
اللہ تعالی کی چاہ و ارادہ و قضاء و حکم و رضاء و خوشنودی و امر و فرمان سے ہے اور معصیت
اُسکے چاہ و ارادہ و قضاء و حکم سے ہے مگر خوشنودی و امر و فرمان اُسکا نہین ہے پہر اگر
کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس آیت کے ما اصابك من حسنة الخ کے کیا ہین تو ہم
جواب دینگے کہ نسبت شر کی طرف بارگاہ پاک اللہ تعالے کے نکرنی چاہیئے واسطے رعایت
ادب کی نزدیک انفراد کے یعنے جبکہ شر تنہا ہو لیکن ہم نسبت کرتے ہین شر کی وقت جملے کے
قول ہے اللہ تعالی کا قل کل من عند اللہ یعنے ہر چیز اللہ کے نزدیک سے ہے گو حصول شر کا
بندے سے بتخلیق الہی ہے بعد اسکے بیت مذکور قصیدۂ لامیہ کی پڑہی یعنی کفر و معاصی و
بُرائیان حق تعالی کی خوشنودی سے نہین ہین لیکن ارادہ اُسکا ہے باین معنی کہ وہ کفر و
معاصی کے پیدا کرنے مین مضطر نہین ہے بلکہ اُسنے باختیار اُنکو موجود کیا ہے واسطے حکمت بلیغہ
کے جو کہ اُنکے نیچے ہے بعد اسکے فرمایا ایک حکمت یہ ہے کہ اُسنے دوزخ پیدا کیا ہے اُسکو بہرنا
چاہیئے واسطے اُسکے دوزخی پیدا فرمائے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من ان
فائدون کو جو مین نے کہے لکہہ لے مین نے لکھہ لئے یہہ ساری ترتیب آغاز سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

فائدہ صلوۃ حرز

فرمایا من صلی صلوۃ الحرز بعد الاوابین و بعد الاشراق وقرأ فی الرکعۃ الاولی
آیۃ الکرسی مرۃ وقل یا ایھا الکافرون مرۃ وفی الرکعۃ الثانیۃ لوانزلنا الی آخر
سورۃ الحشر مرۃ وقل ھو اللہ احد ایضا مرۃ فاذا فرغ یقرأ ھذا الدعاء ویصلی
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولا واخرا اَللّٰھُمَّ اکْسِرْ شَھْوَتِیْ عَنْ کُلِّ مُحَرَّمٍ
وَازْوِ حِرْصِیْ عَنْ کُلِّ مَآثَمٍ وَامْنَعْنِیْ عَنْ اَذٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حدیث مین اسی قدر ہے
وَمُسْلِمَۃٍ دعا گو نے زیادہ کیا ہے حفظہ اللہ من الذنوب اللازمۃ والمتعدیۃ
یعنے جو شخص صلوۃ حرز پڑہے بعد فراغ اوابین کے او بعد فراغ اشراق کے اور پڑہے پہلی
رکعت مین آیۃ الکرسی اور قل یا ایہا الکافرون ایک ایک بار اور دوسری رکعت مین
لوانزلنا آخر سورہ حشر تک اور سورہ اخلاص ایک ایک بار جب نماز سے فارغ ہو تو یہ
دعائے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بہیجے اللہ تعالی اُسکو
لازم و متعدی گناہون سے محفوظ رکہیگا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ لازمہ متعدیہ
کیا ہے فرمایا ذنوب لازمہ وہ ہین جو کہ درمیان اُسکے اور درمیان اللہ تعالی کے ہین یعنی
وہ معصیت جو کہ درمیان بندے اور خدا کے ہے اور متعدیہ وہ گناہ ہین کہ اُنسے لوگون
کی معصیت ہو یعنے کسیکو رنجیدہ کیجائے غیبت سے یا فساد سے اور مانند اسکے اللہ تعالی
اُنسے اُسکو محفوظ رکہیگا بعد اسکے فرمایا وازو امر کا صیغہ ہے زاویہ سے یعنے گوشہ و کونا
بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نماز حرز کا لکہہ لے غریب ہے

تجھکو اور تیرے یارون کو کام آئیگا مین نے لکھہ لیا بعد اسکے دعاؤن کا ذکر چلا۔

دعای علم

فرمایا کہ امام اعظم ابوحنیفہ قدس سرہ نے روایت کیا ہے کہ جو کوئی اس دعا کو بعد ہر فرض کے پڑہے
تین بار وہ عالم و مجتہد ہو جائے مین جو عالم و مجتہد ہوا اسی دعا کے برکت ملازمت سے اور
دعا کو بعد ہر فریضہ کے متصل پڑہتا ہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْتَعِیْنُ بِكَ عَلٰی طَاعَتِكَ بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے تقویت دین کے مروی ہے

دعاے تقویتِ دین

بعد ہر فریضہ کے تین بار پڑہے اور دعا کو بعد ہر فریضہ کے پڑہتا ہے اول و آخر مین درود
پڑہے دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ قَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ یعنے اے اللہ تو مجھے قوی کر دے اپنی راہ مین

دعاے اداے قرض وغیرہ

بعد اسکے فرمایا کہ یہ دعا بہی واسطے اداے قرض وغیرہ کے مروی ہے تین بار صبح و شام پڑہے
اور بعد تہجد کے بہی اول و آخر مین درود پڑہے دعا گو نے اسپر مواظبت و ہمیشگی کی ہے
دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے
اللہ تو میری کفایت کر ساتھہ تیرے حلال کی تیرے حرام سے اور غنی و بے پروا کر دے مجکو اپنی ماسوا سے

دعاے غنا

بعد اسکے فرمایا کہ دوسری دعا بہی واسطے غنا کے مروی ہے بعد تہجد کے تین بار پڑہے
اول و آخر درود شریف پڑہے اور دعا گو بہی پڑہتا ہے اَللّٰھُمَّ یَا فَارِجَ الْھَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ

وَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَهُمَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ عَنْ رَّحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ یعنے اے اللہ اے کہولنے والے ہم کے اور اے کہولنے والے غم کے اور اے قبول کرنیوالے بیقرارون کے دعا کی اے بڑے مہربان دنیا و آخرت کے اور بڑے رحم کرنیوالے اُن دونو کے توہی مجہپر رحم کریگا سو تو مجہپر رحم کر ایسا رحم کہ وہ مجہے بے پروا کردے تیرے ماسوا کی رحمت سے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من تم بہی لکہہ لو اور یاد کر لو مین نے لکہہ لیا۔

صلوۃ الحاجۃ بیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

شب یکشنبہ مین سونے کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا کہ بعد ہر فریضہ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت اور بہی سنت ہین ولیکن اوراد شیخ کبیر مین دوسرا طریق ہے لیکن دعا گو نے صحاح کی حدیث پائی ہے طریق یہ ہے من صلی اربعا بعد فریضۃ العشاء و رکعتین ینوی السنۃ متابعا لرسول اللہ یقرأ فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات و فی الثانیۃ الاخلاص ثلاث مرات و فی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات و فی الرابعۃ الناس ثلاث مرات و اذا فرغ یسجد و یقول فی سجدتہ سُبْحَانَ الْقَدِیْمِ الَّذِیْ لَمْ یَزَلْ سُبْحَانَ الْعَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَجْهَلُ سُبْحَانَ الْجَوَادِ الَّذِیْ لَا یَبْخَلُ سُبْحَانَ الْحَلِیْمِ الَّذِیْ لَا یَعْجَلُ سُبْحَانَ الْغَنِیِّ الَّذِیْ لَا یَفْتَقِرُ ثم یقول فی سجدتہ یَا اَرْحَمَ عشرین مرۃ فصیب حوائجہ فقالت الصحابۃ رضوان اللہ علیہم واظننا ہذہ الصلوۃ فضیبت حوائجنا وسمی ذالک صلوۃ الحاجۃ یعنے جو شخص کہ

بعد فریضۂ عشا اور دو رکعت سنت کے چار رکعت سنت پڑہے پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی
تین بار دوسری مین سورۂ اخلاص تین بار تیسری مین سورۂ فلق تین بار چوتہی مین سورۂ
ناس تین بار اور جسوقت نماز سے فارغ ہو تو سجدہ کرے اور اپنے سجدے مین کہے یعنی دعاے
مذکور پڑہے اور بیس بار یا رحیم سجدے ہی مین کہے تو اسکی حاجتین پوری ہون پس صحابہ
نے کہا کہ ہمنے اس نماز پر مداومت کی ہماری حاجتین پوری ہوگئین اور اس نماز کو صلوٰۃ الحاجت
بہی کہتے ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من تم اس نماز سنت حاجت کو ہمیشہ
پڑہو اور لکہو تا کہ تمہارے یارون کو بہی فائدہ ہوئے خاصکر اُس شخص کو جو کہ شیخ کبیر
قدس سرہ سے تعلق رکہتا ہے۔

ذکر اول و آخر ہاتہہ دہولنے کا کہانے سے

اُسی رات داماد و بہانجا و خلیفہ شیخ سعد حمید موسیٰ کا اور مولانا خضر مع فرزندان واسطے
زیارت کے آئے اس فقیر نے گزارش و تعریف کی فرمایا فرزند من لاؤ کہان ہین مین لایا
اُنہون نے قدمبوسی کی اور اپنے لڑکونکو بیعت کا تعلق کرایا اُنکو خرقہ پہنایا اسی اثنا مین
دسترخوان لائے فرمایا کہ کہانے سے اول ہاتہہ دہونا مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے اور
دعاگو کہانے سے اول ہاتہہ نہین دہوتا ہے اوسطرف مین نے مشائخ کو دیکہا ہے کہ کہانے
سے اول ہاتہہ نہین دہوتے ہین مین نے پوچہا حکمت کیا ہے جواب پایا کہ حتی یبقی النفس
اور یہ مذہب فقرا کا ہے چونکہ درویشونکو صدق افتقار ہے اسلئے ہمنے اختیار نہ کیا بعد صرف
دسترخوان کے یہ دعا اسطرح پڑہی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِیْہِ

دعا بعد طعام

مِن غَیرِ حَولٍ مِنّی وَلا قُوَّۃٍ اللّٰھُمَّ استَعمِلنَا فِی طَاعَتِکَ وَلَا تَستَعمِلنَا فِی مَعصِیَتِکَ
اَللّٰھُمَّ ارحَم لِاٰکِلِہٖ وَلِمَن سَعیٰ فِیہِ وَاٰتِ لِصَاحِبِ الطَّعَامِ الخَیرَ وَالبَرَکَۃَ فرمایا کہ
لمن سعی فیہ کیون کہتے ہین یعنے جسنے اس کہانے مین سعی ویاری ومدد کی ہے وہ بہی
آجاے بعد اسکے طشت وآفتابہ لائے ہاتہہ دہوتے تہے اور ہاتہہ دہلانیوالے کو یہ دعا دیتے
تہے کہ طَھَّرَکَ اللّٰہُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَّأَکَ مِنَ العُیُوبِ فرمایا کہ ہاتہہ دہلانے والے کو یہ دعا دینی
مروی ہے بعد اسکے خواجہ حسن خادم سے کہا کہ کچہہ شیرینی لاؤ اور سب یارون کو بانٹ
مجہے تنہا مت دے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام ملعون من اکل
وحدہ وضرب عبدہ ومنع رفدہ ای عطاءہ الرفد العطاء یعنے ملعون ہے وہ
شخص جو تنہا کہاے اور اپنے غلام کو مارے اور اپنے عطا کو باز رکہے یعنے بخل کرے
ایک عزیز نے پوچہا کہ جو شخص اپنے غلام کو مارے وہ ملعون کیون ہو فرمایا کہ غلام کا مارنا
درست نہین ہے مگر واسطے نماز یا اُس کام کے جو خیر ہے وہ اُسمین تقصیر کرے ایک
سیلی مار دے بعد اسکے فرمایا جو شخص کہ تونگر ہے اوسکو وسعت ہے وہ عطا منع کرے
ملعون ہوگا بعد اسکے پوچہا کہ جب وہ مسلمان ہے تو لعنت اُسکے حق مین کیونکر ہوگی جناب
فرمایا کہ ہمکو لعنت کرنا نچاہیے ولیکن شارع کو چاہیے والشارع ہو اللہ ورسولہ یعنے خدا
اور اُسکا رسول شارع ہین اُنکو لائق ہے اور اس لعنت سے مراد لعنت محض نہین ہے
جو کہ حق مین کافر کے ہوتی ہے لیکن مراد لعنت سے یہ ہے کہ اُسکو رحمت عام سے نصیب
نہوگا نہ یہ کہ اُسکو رحمت سے نصیب ہی نہین ہے طرد رحمت ہو۔

دوگانہ شکر طعام

بعد اسکے اُٹھے اور فرمایا کہ دوگانہ شکر طعام کا ادا کر دن اور پھر متوجہ ہوئے فرمایا تم بھی
ادا کرو کہ حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام من نام ولم یصل رکعتین شکر النعمۃ اللہ
بعسو قلبہ یعنے جو شخص دوگانہ شکر طعام کا ادا نہین کرتا ہے اور سو رہتا ہے تو اُسکا
دل سخت و سیاہ ہو جاتا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئی فرمایا فرزند من یہ حدیث جو مین نے
کہی اسکو لکھہ لے مین نے لکھہ لی پہر مخدوم اپنے وثاق مین اور یہہ فقیر اور یاران دیگر اپنے اپنے
وثاق مین گئے الحمد للہ علے ذالک۔

اکیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ

پیر کے دن بعد اشراق کے بندہ خدمت مین حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا
فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی فان قیل ما معنے قولہ تعالے
ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک قلنا معناہ
ان لا نضیف الشر الی اللہ تعالی بالانفراد مراعاۃ للادب وان کان حصول
ذلک من العبد بتخلیق اللہ تعالی ایاہ وھذا ان الاضافہ علی نوعین اضافہ
التحقیق واضافۃ الکرامہ فاضافۃ التحقیق مثل قولہ تعالی وللہ ملک السمٰوٰت
والارض واضافہ الکرامہ مثل قولہ تعالی رسول اللہ ناقۃ اللہ والطاعۃ
والمعصیۃ خارجتان عن اضافۃ التحقیق لان ذلک مذھب الجبریۃ فبقیت
اضافۃ الکرامۃ فالطاعہ مکرمۃ مرضیہ یجوز اضافتہ الی اللہ تعالی بالانفراد

والمعصیۃ لیست برضیۃ اللہ تعالی لایجوز اضافتہ الی اللہ تعالی بالانفراد ولکنہا
تضاف عند الجملۃ قولہ تعالی قل کل من عند اللہ فان اشکل علیکم ھذا فاعتدوہ
بالاعیان ای بالذوات فانہ لایقال یاخالق الخنازیر والحیات والعقارب
مراعاۃ للادب واللہ تعالی خالق کل شئ یعنے اگر کوئی سائل سوال کرے کہ معنی اس
آیت کریمہ مااصابک الآیہ کے کیا ہین توہم جواب دینگے کہ اس آیت شریفہ کی یہ معنی ہین
کہ نسبت شر کی تنہا طرف خدایتعالی کے نکرے واسطے رعایت ادب کے اگرچہ حصول شر کا
اللہ تعالی کے ارادے سے ہے اور یہ اسلئے ہے کہ اضافت دو طرح پر ہے اضافت تحقیق اور
اضافت کرامت سو اضافت تحقیق مثل اس قول الٰہی کے ہے وللہ ملک السموات والارض
یعنے اللہ کے واسطے ہے ملک آسمانون اور زمین کا اور اضافت کرامت کی جیسے رسول اللہ
وناقۃ اللہ یعنے اللہ کے رسول اور اونٹنی اللہ کی یہ اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تہی رہی
طاعت و معصیت سو یہ دونو اضافتِ تحقیق سے خارج ہین اسلئے کہ یہ مذہب جبریہ کا ہے
پس رہی اسجگہہ اضافت کرامت سو طاعت پسندیدۂ بارگاہ الٰہی ہے اوسکی اضافت طرف
اللہ سبحانہ کے درست ہے اور معصیت پسندیدۂ حضرت رب العزت نہین ہے تنہا اضافت
اسکی طرف اللہ پاک کے روا نہین ہے لیکن وقت جملے کے اضافت ہوسکتی ہے اس طریق
پر کہ ہر چیز نزدیک سے اللہ تعالی کے ہے پہر اگر تیرے یہ بات مشکل ہو توتم اُسکو اعتبار کرو ساتہ
اعیان کے یعنے خوب غور کرو کیونکہ یون نہین کہتے ہین کہ اے پیدا کرنیوالے سورون کے
اور سانپون کے اور بچہوؤن کے بپاس ادب حالانکہ اللہ تعالی ہر چیز کا خالق ہے یہ ساری

ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تھی۔

سالک کو چاہیئے کہ تصحیح توبہ کرے

کل معاصی سے احتراز فرمائے یہ اول مرتبہ ہے اور آخر مرتبہ یہ ہے کہ اللہ کے ماسوا سے ترکیہ
کرے یہ توبہ منتہی لوگونکی ہے اور درمیان ان مرتبونکے اور مرتبے ہین کہ حال یعنے وارد ہوتے
ہین طرف سے اللہ تعالی کے اور یون چاہیئے کہ اُنسے گزر جاے اُنپر ٹھہر نرہے اور یہ ایک
وقت ہے مثل بجلی لونکتی کے کالبرق اللامع اور جو رہجاتا ہے وہ حدیث نفس ہے آگے نہین
جاتا ہے سالک کو چاہیئے کہ آگے جاے گزر جائے تاکہ اپنے مقصود کو پہونچے مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک مرید تہا شیخ عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کا اس مرید پر چار سال
حال وارد ہوتا تہا اس مرید نے کچھہ نہ کہایا تہا اُسکو شوق یا ذوق آیا تہا اس مقام مین اُس سے
بہوک قطع ہوگئی تہی اُسکے پیر کو اس حال کی خبر ہوئی کہا بیچارہ ترقی سے رہگیا ہے اُسوقت
کہانا منگایا ایک لقمہ اپنے ہاتہہ سے اُس مرید کے مُونہہ مین دیا بہوک لگی اُس مقام سے بعد
چار سال کے ترقی ہوئی **ایضاً** فرمایا کہ شیخ معین الدین گازرونی کا بہانجا محمد متقی نزدیک
میرے آیا ہے کسقدر متستر ہے خلق سے بہاگتا ہے جنگل مین رہتا ہے جمعے کے راتون کو
دعاگو کے پاس حاضر ہوتا ہے وہ مقام ولایت کو پہونچا ہے اور طیر بہی رکہتا ہے اس ولایت کی
سعادت ہے کہ قدم اُسکا یہان پہونچا ہے چند سال ہوئے ہین اور خواجہ جنید ملتانی اور مولانا
نظام الدین مفتی نے اُس سے تعلق کیا ہے فرمایا خوب آیا تو اور کو توال خدمت مین حاضر تہا
سب نے کہا کہ سعادت اس ولایت کی یہ ہے کہ مخدوم کا قدم مبارک پہونچا ہے اور وہ نزدیک

مخدوم کے آیا ہے ورنہ وہ کیون آتا **ایضا** ایک سید خدمت مین حاضر تہا پوچہا قولہ علیہ السلام اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی یعنے تم تعظیم کرو میرے فرزندون کی نیکونکی واسطے اللہ تعالی کے اور بدون کے واسطے میرے فرمایا مین نے سُنا ہی کہ حدیث صحیح ہی موضوع نہین ہے

ذکر ٹوپی سے نماز پڑہنے کا

ایک عزیز نے پوچہا کہ ٹوپی سر پر رکہکر نماز پڑہنا کیسا ہے فرمایا روا ہے ولیکن ننگے سر بعض نے مکروہ رکہا ہے اور بعض نے مکروہ نہین کہا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ با دستار نماز پڑہے مناسب اسکے حکایت مذکور بیان فرمائی یعنی حکایت امام یافعی رضی اللہ عنہ کی جو کہ پیشتر گزر چکی ہے بعد اسکے فرمایا کہ سنو سالک جبتک دنیا و آخرت کی لوث سے پاک نہووین تب تک مقام وصال مین نہ پہونچین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیۃ قدس اللہ اسرارھم الطہارۃ وصل والصلوٰۃ وصل فمن لم ینفصل فی الوضوع عن الکونین لم یصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ جب وہ ایسے ہوجاتے ہین تو اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین اسی دنیا مین عین ذات اللہ مین قسم کہاتا ہون تاکہ تم استوار رکہو یعنے یقین کرو اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین بہشت مین مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ قال علی رضی اللہ عنہ لا اعبد ربی مالم اراہ ای بعین القلب یعنے مین نہ پوجون اپنے رب کو جبتک کہ مین اُسکو نہ دیکہون یعنے دل کی آنکہہ سے آنکی حضوری معلوم ہے جوکہ وہ نماز مین حقتعالی کے ساتہہ رکہتے تہے اسلیئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ارحنا یا بلال بالاقامۃ یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامت کر مناسب اسکے

اختلاف اہل سنت و روافض در تبری و تولی صحابہ رضی اللہ عنہم

کو بعد اداے نماز پیشین کے یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر پر متوجہ ہوئے
اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا یہ مسئلہ تہا ولا نتبرأ احداً من اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا بیننا وبین الروافض لانھم یتبرؤن
من اصحاب الصحابہ الا عن علی رضی اللہ عنہ فنرد علیھم لقولہ علیہ السلام
اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم وان ابیتم غویتم فالاخبار فی فضائلھم
کثیرۃ یطول ذکرھا ھنا ولا نوالی احداً من الصحابۃ دون احد وھذا بیننا
وبین الشیعۃ لانھم ولوا علیاً علی جمیع الصحابۃ وھذا قریب من مذھب الروافض
الصادق بیننا فسادہ یعنے ہم بیزار نہین ہوتے ہین کسی صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے اور یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور درمیان رافضیون کے
کیونکہ وہ بیزار ہین صحابہ سے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سو ہم اُنپر رد کرتے ہین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول سے کہ آپنے فرمایا میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین اُنمین
سے جس کسی کا تم اقتدا کروگے راہ پاؤگے اور اگر انکار کروگے تو گمراہ ہوگے جیسے کہ رات کے
چلنے والے قافلے ستارون سے راہ پاتے ہین پس اخبار یعنے حدیثین اُنکے فضائل مین
بہت ہین جنکے یہان ذکر کرنے مین طول ہے اور نہ دوست رکھتے ہین ہم ایک کو صحابہ سے
اور دشمن رکھتے ہین دوسرے کو یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے درمیان اہل سنت وجماعت اور
درمیان گروہ شیعہ کے اسلئے کہ وہ دوست رکھتے ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اور دشمن
رکھتے ہین دوسرون کو اور یہ مذہب قریب ہے رافضیون کے مذہب سے اور ہم سارے صحابہ کو

دوست رکھتے ہین اور کسی ایک صحابی سے بیزار نہین ہوتے ہین اور اُنکا اقتدا کرتے ہین
یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

عقل نور ہے

ایضا ذکر عقل کا نکلا فرمایا کتاب مین ہے کہ اَلعَقلُ نُورٌ فی بَدَنِ الآدمی یُضِیئُ بِہٖ طَرِیقٌ یَبتدأ بِہ من حیثُ یَنتَہِی اِلَیہ دَرکُ الحواسِ فَیَبتدِیٔ ای فیظھرُ المطلوبُ للقلب فیدرکُ القلبُ بِتامُلِہٖ یعنے عقل ایک نور ہے آدمی کے بدن مین کہ روشن ہوتا ہے اُس سے ایک رستہ جسکی ابتدا ہوتی ہے اُس جگہہ سے کہ جہان مین پایت حواس کا منتہی ہوتا ہے پس ظاہر ہوجاتا ہے مطلوب واسطے دل کے سو دل دریافت کرتا ہے اسکو سوچتا ہے مترجم عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ اصل کتاب مین اسکا ترجمہ یون ہے عقل نوریست درتن آدمی روشن میکند بدان راہ از ابتدا وانتہا یعنی از آغاز کار تا پایان کار اگر اینچنین کنم اینچنین شود دریافت حواس شود واگر این نباشد مجنون گویند مغلوب العقل ع عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایان کار پس ظاہر میشود بدان عقل مطلوب دل پس درمی یابد آنرا دل بتامل انتہی بعد اسکے فرمایا کہ سالکون کو کہ خدا تعالی نے مکاشفہ دیا ہے وہ اُس نور کو سر کی آنکھہ سے بھی دیکھتے ہین کہ اُس نور کو عقل کہتے ہین پھر اس فقیر سے متوجہ ہو فرزند من یہ فائدہ عقل کا جو مین نے کہا لکھہ لے غریب ہے۔

حفظ زبان

ایضا زبان کی نگاہ رکھنے کا ذکر نکلا مناسب اُسکے یہ بہت عربی فرمائی سہ

اِحْفَظْ لِسَانَكَ لَا تَقُوْلُ فَتُبْتَلٰی اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ یعنے تو اپنے زبان کو نگاہ رکہہ نہ کہے تو کہ بتلا ہوجاے کیونکہ بلا بولنے بات کرنے کے ساتہہ مقرر کی گئی ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح کے ہے قوله علیه السلام من حسن اسلام المرء ترك ما لا یعنیه ای ما لا ینفعه ولا یضره یعنی حسن اسلام مرد سے چہوڑنا ہے مالایعنی کہنے کا یعنی جو چیز کہ اسکا کہنا اسکو فائدہ نہ دے اور زیان بہی نہ پہونچاے اگرچہ اسکا کہنا مباح ہو تو اسی قدر وہ چیز کیون نہ کہے کہ اسپر اسکو ثواب ملے یعنے ذکر و تسبیح و تلاوت قرآن و تعلیم و امر بمعروف و نہی از منکر اور مثل اسکے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نگاہداشت زبان کا اور حدیث مع بیت عربی کے لکہہ لے غریب ہے مین نے لکہہ لیا۔

صاحب شغل کو دستار و مصلی دین تسبیح نہ دین

ایضا ذکر اسکا کہ صاحب شغل کو دستار و مصلی دین لیکن تسبیح نہ دین اسلیے کہ دینا تسبیح کا عزلت ہے تسبیح لائق درویشان بے تعلق کے ہے کیونکہ وہ شغل دنیا کی تارک اور شغل آخرت کی عامل ہین مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن صاحب شغل نزدیک دعاگو کے آیا اور کہا دعا کرو کہ شغل مجہسے دور ہو جا مین نے اسکو تسبیح دیدی وہ اس شغل سے معزول ہوگیا یہ مجرب ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر صاحب شغل صالح ہو تو اسکو تسبیح دین یا نہین جواب فرمایا کہ نہ دین مگر اس وقت کہ وہ طلب کرے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لے کام آئیگا۔

دعاے شیرینی

ایضاً شیرینی لا کے حسن خادم سے فرمایا کہ یارون کو بانٹ دے بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت شیرینی
کہائین تو یہ دعا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ پڑہتے تہے اللہم
ارزقنا حلاوۃ الایمان اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ دعا ملفوظ مین لکہہ مین نے لکہہ لی

ذکر نماز چاشت و ظہریہ و تہجد وغیرہ

ذکر نماز چاشت کا نکلا فرمایا کہ نماز چاشت کی بارہ رکعت ہے اس باب مین حدیث صحاح
ہے قولہ علیہ السلام من صلی اثنتے عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا
فی الجنۃ یعنی جو شخص پڑہے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہر روز تو بناوے اللہ تعالیٰ واسطے
اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا مراد اس سے بارہ رکعت نماز چاشت کی ہین
نہ یہ کہ وہ سنت ہین اگر مراد سنت ہوتین تو یوم و لیلۃ رات دن کی قید لگاتے کیونکہ بارہ رکعت
سنت کی رات دن مین ہین تب اسکے فرمایا یارو تم جانتے ہو کہ واسطے پڑہنے والے اس نماز
کے کتنے محل بنا ہوتے ہین جبتک کہ وہ جیتا ہے اور چاہیئے کہ کہڑے ہوکر پڑہے مگر بعذر
کیونکہ چہہ رکعتین ہونگی لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے نماز
بیٹہے کی آدہی ہے کہڑے کی نماز سے از روے ثواب کے بعد اسکے فرمایا کہ سالک کو چاہیئے کہ چار ہزار
رکعت رات دن مین پڑہے اگر نہ پڑہ سکے تو دو ہزار رکعت رات دن مین ادا کرے یہ بہی اگر نہ بنے
تو ہزار رکعت رات دن مین پڑہے اور جو یہ بہی نہو سکے تو دو سو رکعت رات دن مین پڑہے
اور اگر یہ بہی نہو سکے تو سو رکعت رات دن مین پڑہے کم نہ کرے کہ یہ اقل ہے ورنہ سالک
نہوگا دعا گو اسوقت پیرانہ سالی مین سو رکعت رات دن مین پڑہتا ہے خارج سنت و تحیت

سالک کو چاہیئے کہ چار ہزار رکعت رات دن میں پڑہے

مسجد و شکر طہارت و شکر طعام سے بعد اسکے فرمایا تم شمار کرو تاکہ مین کہون دس رکعت
اشراق کی بارہ رکعت چاشت کی چار رکعت زوال کی بارہ رکعت بعد ظہر کے
دوگانہ حفظ ایمان کا دس رکعت ظہر یہ چھبیس رکعت میان مغرب و عشا دو رکعت
بعد سنت مغرب کے ہدیہ رسول بیس رکعت نماز اوابین چار رکعت بعد
فراغ اوابین دو رکعت احیاء قلب دو رکعت صلوۃ حرز آٹھ رکعت
بعد عشا دو رکعت حفظ ایمان دو رکعت صلوۃ التوبہ چار رکعت وتر سے پہلے
انکو سنت وتر کہتے ہین چار رکعت اس طریق سے کہ تین رکعت وتر اول رات مین
واسطے کسی مصلحت کے پڑہتا ہون از جہت فوت و یا موت آور دو رکعت بعد وتر کے بیٹھکر
پڑہتا ہون انکی تشفیع الوتر کی نیت کرتا ہون یہ شفعہ دو رکعت کا ساتھ اون تین رکعتون کے
چار رکعت ہوجاتا ہے لقولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم اور جب
واسطے وتر کے اٹھتا ہون تو بعد تہجد کے پڑہتا ہون اور دو رکعت بعد اسکے نہین پڑہتا ہون
لقولہ علیہ السلام اجعلوا الوتر اخر صلاتکم وتر آخرین نماز ہے پس اس سے ختم کرنا چاہیے
اگر کوئی نماز بعد اسکے ادا کیجائے تو مسنون یہ ہے کہ اعادہ کرے مروی ہے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک رات مین تین بار وتر پڑہا ہے ایک بعد عشا کے متصل دوسرا
جب آپ گہر مین تشریف لاتے تو کچھ نوافل پڑہتے پھر وتر ادا فرماتے تیسرا جس وقت آپ
تہجد کے واسطے کہڑے ہوتے تو پھر وتر پڑہتے تاکہ وتر پر ختم ہوجائے اور بیس رکعت وقت
تہجد کے دو رکعت اول شکر احیاء لیل کی اور بارہ رکعت تہجد کی اور دو رکعت صلوۃ السعادۃ

کے اور دو رکعت سعادۃ الاولاد کے اُس آدمی کے واسطے کہ جسکی اولاد ہو وے نہ بعوض
اُسکے صلوٰۃ الغنا پڑہے ہفت بار انا اعطیناک پڑہے دونون رکعتون مین اور دو رکعت
صلوٰۃ الحاجہ مجموعہ ہمنے شمار کیا تو سو رکعتین ہوتی ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوکے
فرمایا فرزند مین چاہیے کہ ان سو رکعتون پر مواظبت کرو اور ہمیشہ ادا کرو اور ملفوظ مین
لکھو تا کہ یارون کے بہی کام آئے پس مین نے لکھا۔

ایضاً شب سہ شنبہ بائیسوین ماہ جمادی الاول

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مائدہ یعنے کہانے کا خوان لائے خرچ کیا یعنے
کہانا کہالیا بعد خرچ مائدے کے فرمایا کہ دوگانہ شکر نعمت کا پڑہو کہ حدیث صحاح مین ہے
قوله عليه السلام من اكل الطعام ولم يصل ركعتين شكرا النعمة الله ثم ينام
يقسو قلبه یعنے جو شخص کہانا کہاتا ہے اور دو رکعت شکر نعمت اللہ کی نہین پڑہتا ہے پہر
سو جاتا ہے تو اُسکا دل سیاہ و سخت ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ بعض محدثین نے اسکو
عام رکہا ہے ہر بار کہ کہائین دو رکعت شکر نعمت کے پڑہین اور بعض کہتے ہین کہ یہہ بات
رات مین ہے پس بہتر یہ ہے کہ ہر بار کہ کہانا کہائے دو رکعت پڑہ لے تا کہ اتفاق ہو جائے
پہلی رکعت مین یہ آیت والٰهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم اور دوسری
مین الم الله لا اله الا هو الحي القيوم پڑہے اسلئے کہ ان دونو آیتون مین اسم اعظم ہے اور
اس دوگانہ شکر نعمت مین یہی دو آیتین مروی ہین لیکن اوراد شیخ کبیر یعنی ... مین دوسرا
طریق ہے جیسا کہ ہے اور یہ معمول دعا گو کا ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند مین

یہ فائدہ شکر نعمت کا اور حدیث لکھنے غریب سے مین نے لکھ لیا۔

انیسوین ماہ جمادی الاولی

منگل کے دن اشراق کے وقت یہ فقیر خدمت مین حاضر تھا روے منیر اس فقیر کے طرف
لائے فرمایا فرزند سبق پڑھ مین نے شروع کیا کلام اسمین تھا ثم اختلفوا فی الایمان
والاسلام قال بعضہم ہما واحد لقولہ تعالی ان الدین عند اللہ الاسلام
ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وقولہ تعالی فما وجدنا فیہا غیر بیت
من المسلمین فاخرجنا من کان فیہا من المؤمنین قال بعضہم ہما متفاوتان لقولہ
تعالی ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمومنات وقولہ تعالی قالت الاعراب امنا
قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا الا ان الاصح ما قال ابو المنصور الماتریدی رحمہ اللہ
رئیس اہل السنۃ والجماعۃ ان الاسلام معرفۃ التکالیف من الصلوۃ والصیام وغیرہا
ومحلہ الصدر لقولہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ
والایمان معرفۃ اللہ تعالی بالآیات البینۃ ومحلہ القلب لقولہ تعالی ولکن اللہ
حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم واولئک کتب فی قلوبہم الایمان والقلب
داخل الصدر ثم المعرفۃ محلہ السر وہو داخل الفؤاد یعنے اہل سنت و جماعت نے
اختلاف کیا ہے ایمان و اسلام مین بعض نے کہا ایمان و اسلام ایک ہے جیسے کہ اللہ تعالے
نے خبر دی ہے قصہ لوط علیہ السلام سے کہ ہمنے نہ پایا اس شہر مین سوا ایک گھر کے مسلمانون
سے سو نکالا ہمنے اس شخص کو جو کہ تھا اسمین مومنین سے یعنے خاندان لوط علیہ السلام سے

انکو اسلام کے ساتھہ یاد کیا اور ایمان کے ساتھہ بہی تو اسلام و ایمان دونون ایک ہوئی
اور بعضونے کہا ایمان و اسلام متفاوت ہین ایک نہین ہین اسلئیے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ان
المسلمین و المسلمات و المومنین و المؤمنات سو مسلمانونکا علحدہ ذکر کیا اور مومنون کا علحدہ اور
درمیان دونو کے واو عطف کا ذکر فرمایا یعنی جو کہ مغایرت پر دلالت کرتا ہے اور اسلئیے کہ اللہ تعالے
نے اعراب یعنے بدوے جنگلی لوگون سے یون خبر دی ہے کہ وہ بولے کہ ہم ایمان لائے حکم ہوا
کہ تم مت کہو کہ ہم ایمان لائے ولیکن تم تو کہو کہ ہم اسلام لائے ایمان اُسکو کہتے ہین جو کہ
طوع و رغبت سے ہو اور اسلام اُسکو کہتے ہین کہ ڈر سے تلوار و قید اور اسکے مانند کے ہو یعنے
ہمنے گردن رکہدی مطیع و منقاد ہو گئے پس ایمان و اسلام دونو متفاوت ہوے مگر صحیح تر
وہ قول ہے جو کہ ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی رئیس اہل سنت و جماعت نے کہا ہے کہ اسلام
پہچاننا ہے تکالیف کا یعنی اوامر کا جیسے فرائض و واجبات نماز و روزہ وغیرہ اور محل اسلام کا
سینہ ہے اسواسطے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ
یعنے کیا پس وہ شخص کہ کہولدیا اللہ نے اُسکے سینے کو واسطے اسلام کے سو وہ روشنی پر ہے طرف سے
اپنے پروردگار کے اور ایمان پہچاننا ہے اللہ تعالی کا کہلی کہلی نشانیون سے جیسے کہ بندہ اپنے آپ مین
دیکہے اور کہے کہ اُسنے مجہے پیدا کیا ہے اور یہ وہی قول ہے حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا کہ من
عرف نفسہ فقد عرف ربہ یعنے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اُسنے اپنے رب پروردگار کو پہچانا
اور آسمان و زمین مین نظر کرے اور اُن چیزون مین جو کہ آسمان و زمین مین ہین کہ انکا کوئی صانع
بنانے والا ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ پاک کا ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا

ماخلقت ھذا باطلا یعنے وہ فکر کرتے سوچتے ہین خلق وپیدائش آسمانون اور زمین مین کہ اے
رب ہمارے تو نے اسکو بیکار پیدا نہین کیا ہے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ تفکر
ساعۃ خیر من عبادۃ الف سنۃ یعنے ایک گہڑی کہ باریتعالی کی صنع وکاریگری مین
تفکر کرین بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے کیونکہ یہ تفکر اُسکے اعتقاد ویقین کو زیادہ کریگا
اور جگہ ایمان کی دل ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان
وزینہ فی قلوبکم یعنے ولیکن اللہ تعالی نے محبوب کردیا ہے طرف تمہارے ایمان کو اور
زینت دی اُسکو تمہارے دلون مین اور دل سینے کے اندر ہے اور معرفت کا محل سر ہے
اور سر فواد کے اندر ہے جسوقت سبق فقیر کا یہان پہونچا تو مین نے پوچھا کہ درمیان قلب
وفواد کے کیا فرق ہے جواب فرمایا کہ قلب نیچے اور فواد بالاتر ہے ولیکن ایکدوسرے
کے ساتھہ متصل ہے اور سر ان سے بالاتر ہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکھہ لے

بعض اولیاء کامل اللہ سبحانہ کو اور عرش وغیرہ کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے ہین

ایضاروز مذکور مین یہہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سبق رسالہ کافیاتی
تھے بات اسمین تہی کہ بعض اولیاء کامل وواصل اُسکی ذات کو دل کی آنکھہ سے دیکھتے
ہین اور بہشت ودوزخ وعرش وکرسی ولوح وقلم وغیرہ اُنکو نظر آتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ
ایک درویش واصل نے کہا ہے رایت اللہ قبل کل شئ یعنے مین نے اللہ کو ہر چیز سے پہلے
دیکھا ہے ایک عزیز نے پوچھا یہ کیونکر ہے جواب فرمایا کہ غیرت ورشک کرتا ہے اگرچہ اشیا

نظر مین آتے ہین وہ لوگ ترک النظر الی الکل کرتے ہین تاکہ ان اشیار کے خالق سے وصال
پائین تو ان سب کو بطفیل اُسکے دیکھین نہ یہ کہ اُسکو بطفیل ان اشیار کے دیکھین رہے
علو ہمت اس بات کا سر یہ ہے مثلاً اگر کوئی شیفتہ معشوق ہو جائے تو وہ سب سے ترک نظر
کر لیتا ہے یہانتک کہ اُس سے ملجائے اور مراد پالے پہر سارا لبساط آراستہ اُسکی ملک ہو جاتا ہے
جبکہ دوست ہاتہ آگیا ؎ آب حیات من ست خاک در کوی دوست ٭ در دو جہان
خرمی ست مادمی ور روے دوست ٭ جیسے اگر کوئی بادشاہ کو دیکہتا ہے تو سارے امرار
و وزرا کی طرف نظر نہین کرتا ہے۔

بعض اولیار غیب کی آواز سُنتے ہین

بعد اسکے فرمایا کہ بعض اولیار اللہ تعالی کی آواز سنتے ہین اسلیے کہ یہ آواز پیدا ہو جاتی ہے کہ
هذا افعل او لا تفعل یعنے ایسا کر ایسا مت کر اور وہ جواب بہی دیتے ہین کہ یہ کرون یا نکرون
جیسا کہ شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی یہ مرتبہ رکہتے تہے وہ آواز سُنتے تہے اگر کوئی
شخص اُنکے واسطے فتوح لاتا وجہ شبہہ سے تو آواز سنتے کہ یہ حرام ہے لیکن مین نے تیرے واسطے
حلال کر دی اسی درمیان مین اس فقیر و یاران دیگر پر متوجہ ہوئے پوچہا کوئی بیگانہ تو نہین
ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین وقت خلوت کا تہا فرمایا کہ تم میرے بہائی ہو
سنو ایک دن دعاگو ہمراہ یارون کے ملتان سے اوچہہ کو جاتا تہا ایک عزیز کہانا پکا ہوا
خوان مین رکہا ہوا لایا یار لوگ بہوکے تہے خوش ہو گئے مین نے آواز سُنی کہ یا عبدی لا تاکل
من هذا الطعام فانه حرام یعنے اے میرے بندے تو اس کہانے سے مت کہا کیونکہ وہ

حکایت شیخ جمال الدین اچھوی رحمہ اللہ تعالی

حکایت حضرت مخدوم قدس سرہ در باب شنیدن آواز غیبی

حرام ہے مین نے یقین کر لیا کہ کوئی چیز شبہہ کی ہے پس مین نے اُس سے پوچہا تو کون ہے اُسنے
کہا مین طباخ یعنے باورچی ہون مین نے کہا تو کسواسطے لایا ہے کہا مین التماس کرتا ہون مینے
کہا کیا ہے کہا آپ میرے واسطے منت کرین تا کہ محصول دکان کا مجہسے تہوڑا لین مین نے
کہا سبب حرام کا یہی سر تہا مین نے اُس سے کہا کہ تو اپنا کہانا لیجا مین نے اُسکو پہیر دیا اور کہا
کہ یہہ رشوت ہے اور رشوت حرام ہے ولیکن مین تیری منت کر دونگا۔

بعض محبوبان الٰہی کو بہشت کا کہانا پینا لباس پہونچتا ہے

ایضاً ذکر اسکا نکلا کہ بعض محبوبان خدا یتعالی کو طعام و شراب و لباس بہشتی پہونچتا
ہے تاکہ بفراغ خاطر مشغول ہون مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ اون دنون
مین کہ دعا گو مکے مین مجاور رہتا ایک عزیز جبل ابو قبیس مین حجرہ رکہتا اسکا دروازہ بند کرکے
اُسی جگہہ مشغول ہوتا تہا دعا گو سے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تو جا اُسکو
دیکہہ اور اُسکی زیارت کر مین پہاڑ پر چڑہا اُسکے حجرے مین گیا دستک دی اُسنے اندر سے کہا
من علی الباب یعنے کون ہے دروازے پر مینے کہا سیدی انا ولد رسول اللہ افتح
علی الباب حتی ازورک یعنے اے میرے سید مین ہون فرزند رسول کا تو دروازہ کہول
تاکہ مین تیری زیارت کرون اُسنے اُسیوقت دروازہ کہول دیا دعا گو سے مصافحہ کیا اور
کافور سے بہی زیادہ تر سفید قرص مجہکو دئے مین لے آیا مینے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی
کے ساتہہ کہائے شیخ نے فرمایا یا سیدی ہذا خبز الجنۃ یعنے امام یافعی رضی اللہ عنہ نے
کہا اے میرے سید یہ جنت کی روٹی ہے اور کچہہ واسطے مخدوم والد دامت برکاتہ کے لوجہہ

مین لایا یہ قرص نبات مصری سے بہی زیادہ تر شیرین تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عزیز اُسی جگہہ
نماز شروع کرتا اور پڑہتا تہا کعبہ اُس جگہہ سے دکہائی دیتا ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تنہا
پڑہتا تہا جواب فرمایا کہ جماعت کے ساتہہ جبکہ امام خانہ کعبہ مین شروع کرتا تو وہ بہی شروع
کرتا پہر پوچہا کہ فاصلہ تہا اور تنہا اسجگہہ نماز جماعت کے ساتہہ کیونکر ہوتی ہے جواب فرمایا
کہ مین نے اُس سے زبان عربی مین پوچہا وہ فارسی نہیں جانتا تہا یا سیدی کیف تصلی
من ھٰھنا و بینک و بین الکعبۃ فاصلۃ طویلۃ کبیرۃ قال اما فی مذھب لمالک و ذلک
فی مذھبہ یجوز یعنے اے میرے سید تم یہان سے کس طرح نماز پڑہتے ہو حالانکہ درمیان
تمہارے اور کعبے کے فاصلہ دراز ہے کہا مین مذہب امام مالک رحمہ اللہ تعالی مین ہون
اور یہ اُنکے مذہب مین جائز ہے **حکایت** بعد اسکے فرمایا کہ ایک عورت بہی حجرہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مشغول ہوتی تہی اُسکے واسطے بہی طعام و شراب و لباس بہشتی
پہونچتا تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ مخدوم نے اُس عورت کو دیکہا ہے جواب فرمایا کہ ہان
مین نے اُس عورت کو دیکہا ہے وہ طواف خانہ کعبہ مین آئی تہی **ایضا** فرمایا کہ **ایمان**
تین قسم ہے ایک تو ایمان استدلالی وہ یہ ہے کہ آسمان مین نظر کرے کہ یہ ایسا ہی معلق
بے ستون اور جائے بلند ہے اور نشیب بہی رکہتا ہے اسکا کوئی خالق ہے پس ایمان لائے
اور یقین کرے دوسرا ایمان تقلیدی ہے کہ اُسکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خبر پہونچی
ہو پس ایمان لائے جیسا کہ قصیدہ مین ہے **ع** وایمان المقلد ذو اعتبار بنص
اخبار عوال یعنے ایمان مقلد کا نص و اخبار عالیہ سے معتبر ہے تیسرا ایمان شاہدتی ہے

جبکہ نظر ولی کی بہشت و دوزخ و عرش و کرسی و لوح و قلم پر پڑتی ہے تو کہتا ہے کہ اس سب کا
پیدا کرنیوالا ہے جسوقت مرتبہ ایسا ہو جاتا ہے تو مجاہدے سے ذات خدا کو دل کی آنکھہ سے
دیکھتا ہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا لے الذین
جاھدوا فی طلب وصالنا لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ ہمارے وصال کے طلب مین
سعی و کوشش کرتے ہین تو مقرر ہم انکو اپنے وصال کی راہین بتا دیتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ عمل مین عجب کو دخل نہو یون جانے کہ جو مین کرتا ہون اللہ تعالی کی توفیق سے ہے
اس فقیر کے طرف متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہی انکو لکھہ لے غریب
ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ قیلولی کا وقت نزدیک ہوتا ہے مین نے شروع
کیا ترتیب اسمین تہی قولہ تعالی اللہ نور السموات والارض ای منور ھما وقیل منور السموات
بالنجوم وذلک قولہ تعالی وزینا السماء الدنیا بمصابیح وقولہ تعالی وزینا السماء
الدنیا بزینۃ الکواکب ای النجوم والارض بالھداۃ وقیل نور السموات بالملائکۃ
والارض بالانبیاء والاولیاء وقیل نورھما بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل
نورہ کمشکوۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ الآیۃ جعل الصدر بمنزلۃ مشکوۃ
والمشکوۃ کوۃ غیر نافذۃ والقلب بمنزلۃ الزجاجۃ وھی القارورۃ والفواد بمنزلۃ
المصباح وھو السراج والسر بمنزلۃ الشجرۃ وداخل السر موضع خفی وھو موضع
نور الھدایۃ ولا صنع للعبد فیہ شیء ای فی موضع خفی ثم ان اللہ تعالی اذا اراد
ان یھدی عبدہ یلقی نورہ فی الموضع الخفی فلا لا ای یتلامع وھو نور التوحید

وذلك قوله تعالى یھدی الله لنورہ من یشاء ثم یتلألأ النور الی السر فیقوم للعبد
فعل التوحید فیوحد الله تعالی ویتبرأ من الاصنام ثم لا یسکن ذلك النور حتی
یتلألأ الی الفؤاد فیقوم له فعل المعرفة فیصیر العبد عارفا الله تعالی بجمیع صفاته
وذلك نور المعرفة ثم یتلألأ ذلك النور الی القلب فیقوم له فعل الایمان وذلك
نور الایمان ثم یتلألأ ذلك النور الی الصدر فیقوم له فعل الاسلام وھو نور الاسلام
ثم ینتشر ذلك النور الی الاعضاء فیتقاضی العبد ای یتباعد بالاجتناب عن المعاصی
والائتمار بالاوامر وذلك نور التقوی فامر الله العبد فاجابه العبد لذلك فصار
مؤمنا تقیا فدخل تحت قوله تعالی ان اکرمکم عند الله اتقاکم فاذا صار ھھنا
امور اربعة التوحید والمعرفة والایمان والاسلام فاذا اجتمعت فی ذاته ذلك
الاربعة صار دینا وذلك قوله تعالی ان الدین عند الله الاسلام یعنی الله تعالے
روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہے اور بعض کہتے ہین کہ روشن کرنیوالا آسمانونکا ہے
ستارون سے دلیل اسکی یہ قول ہے الله پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو چراغون سے اور
قول الله پاک کا کہ زینت دی ہمنے آسمان دنیا کو ستارون کی زینت سے اور زینت دینے والا
زمین کا ہے سیدہی راہ بتانیوالون سے جیسے کہ رات کے قافلے والے ستارون سے راہ پاتے ہین
ویسے ہی بسبب سیدہی راہ بتانیوالونکے غرقاب ظلمات دنیا سے دین کی راہ پاتے ہین
بعض نے کہا کہ آسمانونکو تو اسنے فرشتون سے روشن کیا اور زمین کو انبیاء و اولیا سے اور
بعض نے کہا کہ آسمان و زمین دونونکو محمد صلے الله علیہ وآلہ وسلم سے روشن کیا مثل اوسکی

روشنی کی ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اُسمین ایک چراغ ہے اور چراغ ایک قندیل مین ہے
شیشے کی اور قندیل ایسا ہے جیسا ستارہ چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ ایک درخت برکت والے
زیتون سے کہ وہ نہ شرق مین ہے نہ غرب مین مگر زمین مکہ اللہ تعالی نے سینے کو مثل طاق
کے اور دل کو مثل شیشی کے اور فؤاد کو مثل چراغ کے اور سر کو مثل درخت زیتون کے ٹھہرایا
اور اندر سر کے ایک چھپی جگھہ ہے اور وہ نورِ ہدایت کا محل ہے اور اس چھپی جگھہ مین بندے
کے لئے کچھہ صنعت و کاریگری نہین ہے وہ اُسی کے دست قدرت مین ہے پہر جس وقت اللہ تعالے
چاہتا ہے کہ اپنے بندے گمراہ کو سیدہی راہ بتائی تو اُس چھپی جگھہ مین جو کہ سر کے اندر ہے
اپنا نور ڈالتا ہے پس وہ نور چمکنے لگتا ہے یہ نور توحید کا ہے اور یہ وہ قول ہے اللہ پاک کا
کہ ہدایت کرتا ہے اللہ اپنے نور کی جسکو چاہتا ہے پہر وہ نور چمکتا ہے طرف سر کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے بندے کے فعل توحید کا پس وہ اللہ کی توحید کرتا ہے اللہ کو ایک کہتا ہے اور
بتوں سے بیزار ہوتا ہے پہر وہ نور ساکن نہین رہتا ہے یہانتک کہ چمکتا ہے طرف فؤاد کے تو قائم
ہوتا ہے واسطے بندے کے فعل معرفت کا پس بندہ عارف ہو جاتا ہے اللہ تعالی کا ساتھہ
جمیع صفات اُسکے اور یہ نور ہے معرفت کا پہر وہ نور چمکتا ہے طرف دل کے تو قائم ہوتا ہے
واسطے اُسکے فعل ایمان کا اور یہ نور ہے ایمان کا پہر چمکتا ہے طرف سینے کے تو قائم ہوتا ہے
اُسکے واسطے فعل اسلام کا اور یہ نور ہے اسلام کا پس بندہ واسطے اُسکے گردن رکھتا ہے
یعنے خدا کا مطیع و منقاد ہو جاتا ہے پہر وہ نور طرف عضا کے منتشر ہوتا ہے تو بندہ پرہیز کرتا ہے
گناہون سے اور احکام الہی کی فرمانبرداری کرتا ہے اور یہ نور ہے تقوی کا پس اللہ تعالے

بندے کو حکم کرتا ہے تو وہ قبول کرتا مانتا ہے بسبب اُس نور کے پہر وہ بندہ مومن متقی ہوجاتا ہے
تو وہ اس قول الٰہی کے نیچے داخل ہوتا ہے کہ بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے متقی تر تمہارا ہے
پس اب یہان چار امور ہوگئے توحید و معرفت و ایمان و اسلام پس جب اُسمین یہ چار
باتین جمع ہوگئیں تو وہ دین ہوگیا مذہب اہل سنت و جماعت مین اور یہی معنی ہین اس
قول الٰہی کے کہ دین جو ہے نزدیک اللہ کے سو وہ اسلام ہی ہے یہ ساری ترتیب آغاز
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر صوف یعنے کمل کا

ایضاً ذکر صوف کی فضیلت کا نکلا فرمایا کہ اکثر پیمبر علیہم السلام صوف پوش ہوئے ہین
اور صوف گلیم یعنے کمل کو کہتے ہین اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہی صوف پہنا
تہا اور گدہے پر بدون زین کے سوار ہوتے ہے قولہ تعالی یاایھا المزمل قم اللیل
الا قلیلا یعنے اے محمد گلیم پوش تو کہڑا ہو رات مین مگر تہوڑا اور صحابہ و اصحاب صفہ سب
گلیم پوش ہوئے ہین اسلیئے کہ پوشش اُسوقت کے نیکبختون کی یہی تہی اور اگر اصحاب صفہ
واسطے کسی مصلحت کے باہر نکلتے تو کپڑے عاریتی ایک دوسرے کے پہن لیتے تہے تا کہ نظر خلق
مین تونگر دکہائی دین خلق جانتی تہی کہ وہ تونگر ہین لیکن وہ فقیر تہے قولہ علیہ السلام
ان اللہ یحب الفقیر الغنی التقی النقی یعنے مبشک اللہ دوست رکہتا ہے فقیر تونگر نما
پرہیزگار پاک کو چنانچہ اللہ عزوجل نے انہین اصحاب صفہ کی صفت کی اپنی کلام مجید مین
پیغمبر علیہ السلام کو خبر دی ہے للفقراء الذین اُحصروا فی سبیل اللہ لا یستطیعون

التکلف

ضربا فی الارض یحسبہم الجاھل اغنیاء من التعفف ای لتکفف نعرفھم بسیماھم لا یسئلون الناس الحافا ای الحاحا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُسطرف عجب بات سُنی کہ ہندوستان مین نہ سُنی تہی الحاحا اے حیاءً من اللہ تعالیٰ یعنے نادان لوگ ان درویشون اصحاب صفہ کو تونگر جانتے تہے اسلئے کہ وہ خودکو بتکلف خلق کی نظر مین تونگر دکہاتے تہے اے محمدؐ تو انکو پہچانتا ہے اُنکے سیما سے کہ وہ فقیر ہین نہین مانگتے ہین لوگونسے اسلئے کہ شرم کرتے ہین خدا سے مثلاً اگر اسوقت بادشاہ مجازی کا کوئی غلام ہو وہ ہرگز دوسرے سے جو کہ اُس سے کم رتبہ ہے نہ مانگے گا شرم کریگا اور فخر کریگا اگرچہ وہ سب سے زیادہ تر فقیر ہو خاصکر وہ تو بندگان خاص بادشاہ حقیقی کے ہین یعنے تو پہر وہ کیونکر سوال کرینگے جیسے کہ کسی قائل عربی نے خوب رباعی کہی ہے ؎ ولا نطلب من الدنیا نصیبا ٭ سوی حبز الشعیر وکوز ماء ٭ ولا تلبس لباسا دون صوف ٭ لان الصوف لبس الاسماء ٭ ؎ بانان جوین بسازو با پارہ دلق ٭ بار محنت خود بہ نہ بار محنت خلق ٭ بعد اسکے خوان لائے خرچ کیا یعنے طعام تناول فرمایا دوگانہ شکر کا ادا کیا اور نماز چاشت کی ادا کی متابعاً لرسول اللہ علیہ السلام نیت فرمائی بابِ بین نماز کے ایک فائدہ بیان فرمایا کہ نماز مین بعد سجدۂ ثانیہ کے زانو پر ہاتہہ رکہین اور اُٹہین لیکن جسوقت قعدہ سے اُٹہین تو ہاتہہ کی مٹھی باندہکر اُٹہین جیسا کہ دعاگو ہمیشہ کرتا ہے تم دیکہتے ہو اور دعاگو نے یہ طریقہ محدثون او حنفی مذہبون سے دیکہا ہے مین نے پوچہا تو جواب فرمایا کہ یہ طریق مسنون ہے اسلئے کہ قعدہ سے زانو پر ہاتہہ رکہکر اُٹہنا

فائدہ کمیہ اُٹھنے کا قعدہ اولیٰ سے

دشوار ہے اُسوقت سے مین ایسا کرتا ہون آور یہ بات مین نے فقہؒ مین بہی پائی ہے
فاذا اطمأن ساجدا کبر واستوی قائما علی صدور قدمیه اور لکہا اذا قام
من القعدة الاولی قام علی صدور قدمیه مین نے کسی جگہہ نہین پایا بعض نہین
جانتے ہین اسلئے پہلے قعدے سے ہاتہہ زانو پر رکہکر اُٹہتے ہین چاہیئے یون کہ پہلے
قعدے سے مٹہی باندہکر اُٹہین پہر اس فقیر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا ای بہائیو تم بہی ایسا کرو
جیسا کہ یہہ دعاگو کرتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من لکہہ لے پس مین نے لکہہ لیا

ذکر واردات

ایضاً ذکر واردات کا نکلا فرمایا کہ وارد حالؔ کو کہتے ہین بتشدید لام حلول سے جو کہ
سالک مین پیدا ہوتا ہے سالک کو چاہیئے کہ حالؔ کا مالک ہو وے مملوک حالؔ کا نہو جائے
لان السالك الكامل الذی یملك حاله لا الحال یملکه یعنے اسلئے کہ کامل سالک
وہی ہے جو کہ اپنے حالؔ کا مالک ہوتا ہے نہ حالؔ اُسکا مالک ہوتا ہے یعنے کمال یہی ہے
کہ حالؔ کو اپنے قبضے مین رکہے حالؔ کا تابع نہو جائے اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ جو شخص رقص
کرے یہ بہی حالؔ ہے جواب فرمایا کہ رقص حالؔ کا باعث ہے چاہیئے کہ تحمل کرے حالؔ کا
مالک رہا کرے اور اگر تحمل نکریگا تو مملوک حالؔ کا ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت**
شیخ منصور حلاجؒ کی بیان فرمائی کہ اُنکو اللہ کی طرف سے حالؔ وارد ہوا ایک دن وہ وعظ
کہتے تہے اثنائے وعظ مین آواز سُنی کہ مَنْ یفدی لنا روحه فقال الحلاج انا الحق
ای انا الثابت بفداء روحی مشائخ عصر جنہون نے اُنکے مار ڈالنے کا فتوی دیا اُسکا

سہہ تہا اور یہہ آیت پڑہتے قوله تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون اے

لن تنالوا القاء الله حتی تبذلوا الارواح کہ اے الله تعالی یعنی تم ہرگز نہ پہونچوگے دیدار خدا کو

جبتک کہ ہدیہ کروا پنے روحونکو طرف الله تعالی کے وہ اپنے قول پر جمے رہے کہ انا الحق

روحی اور ایک قول پر منصور الله کی طرف سے حکایت کرنیوالے تہے الله کا نام

لیتے تہے اور یہ درست ہے اور ایک قول پر وہ اپنے وجود سے فانی ہوگئے تہے اور ساتہ

ذات محبوب کے باقی جیسے کہ مجنون سئل المجنون الوفاحی ما اسمك قال لیلی یعنے

کسیئے مجنون سے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہے کہا لیلی خود کی خبر نہ تہی اُسکے تمام اعضا کو اُسکے

محبوب نے لے لیا تہا یہ بیت عربی پڑہتے بیت انا من اھوی ومن اھوی انا نحن

روحان حللنا بدنا یعنے مین وہ ہون کہ جسکو چاہتا ہون اور جسکو چاہتا ہون وہ

مین ہون ہم دو جانین ہین کہ ہمنے ایک بدن مین حلول کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منصور

حلاج نے جو کہ انا الحق کہا سکر سے نہ تہا بلکہ وہ تو مالک حال کے ہوگئے تہے اگر سکر ہوتا تو

ایک کلمے پر نہ رہتے بلکہ کلمات شتے یعنے متفرق پریشان باتین کہتے جیسے دیوانے بکتے

ہین اُنکے قتل کا یہی بہید تہا کہ وہ ایک چیز پر مستقیم رہے یہانتک کہ جان دیدی جبکہ

امام ہمام قاضی ابو یوسف رحمہ الله تعالی نے پوچہا کہ من انت قال انا الحق یعنے تو کون

ہے کہا مین حق ہون ہرچند اُنسے پوچہا تو وہ انا الحق ہی کہتے تہے پس امام ابو یوسف

اور سارے امامون نے اُنکے قتل کا فتوی لکہا اسجگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ مارنا منصور

کا صواب پر تہا یا غلط پر جواب فرمایا کہ دونو قولونپر صواب تہا علماے ظاہر کے قول پر

رباعی یعنی الحق ... بردار کردند
سابے ... عاشقان ... باک تعالی

بیت من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

اسلئے کہ علمار نے اُسکی تکفیر کی اور کہا کہ وہ کفر کا کلمہ کہتا تہا اور اُسی پر جما ہوا تہا اور قول
مشائخ پر اسواسطے کہ دعوے کیا انا الحق کہا یعنے انا الثابت لفدا ر وحی اپس دونو قول ہم
قتل اُسکا برصواب تہا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد واردات کے
اور تینون قول باب مین منصور کے اور بیان آیت مذکور کا اور نظم عربی جو مین نے
بیان کی سب کو لکھ لے مین نے لکھ لیا **ایضا** روز مذکور مین ظہر کے وقت اس
فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من سبق پڑہو ترتیب اسمین نہی ینبغی للمؤمن ان لا یشک
فی ایمانه ولا یقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی قال تعالی انما المؤمنون الذین
امنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا ای لم یشکوا قال الله تعالی اولئك هم المؤمنون
حقا ومن قال انا مؤمن ان شاء الله تعالی فانظر لای حال استثنی للحالة الماضیة
وهو ان یقول کنت مؤمنا ان شاء الله امس ام استثنی للحالة التی هو فیها
فیقول انا مؤمن ان شاء الله تعالی الساعة فقد کفر بهاتین اللفظتین و ان
استثنی للحالة المستقبلة وقال اکون غدا مؤمنا ان شاء الله جاز ذلک
ولکن ذلك القول منه بدعة لان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من
لم یکن مؤمنا حقا کان کافرا حقا یعنے مومن کو چاہیے کہ اپنے ایمان مین شک نکرے
اور یون نہ کہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے مومن
وہی لوگ ہین کہ جو ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا وہی لوگ
ہین مومن سچے پکّے اور جو شخص کہے کہ مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی تو تو دیکھ کہ اُسنے

کونسی حالت کا استثنا کیا ہے اگر گزری حالت کے واسطے استثنا کیا ہے اور وہ یہ ہے
کہ یون کہے کہ مین مومن تہا انشاءاللہ کل کو یا اُسنے استثنا کیا ہے واسطے اُس حالت کے
کہ جسمین وہ ہے پس کہتا ہے کہ مین مومن ہون انشاءاللہ اس گہڑی مین تو وہ مقرر ان
دونون حال مین ان دو لفظون کے سبب سے کافر ہو گیا بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ تعالےٰ
کے مذہب پر جائز ہے کیونکہ اُنکے مذہب مین ان شاءاللہ واسطے شک کے نہین ہے بلکہ
واسطے تبرک کے ہے اور اگر استثنا کیا ہے واسطے آیندہ حالت کے اور کہا کہ مین ہونگا
کل مومن انشاءاللہ تو یہ جائز ہے اور یہ ہمارے مذہب پر بہی روا ہے ولیکن کہنا اس کلمے
کا اُس سے بدعت ہے کیونکہ کسی صحابی نے عہد مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین کہا
اور نہ تابعین مین سے کسی نے کہا اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
جو شخص مومن استوار پکا نہوگا تو وہ پکا کافر ہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک
حق مین اس فقیر کے تہی۔

ذکر اسم اعظم

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے فرمایا بارش کیسی ہے ہمنے عرض کیا کہ
بارش سخت ہے گہر گرتے ہین حوض اور تالاب ٹوٹ گئے اور بند فتح خان کا اور بند نائب
باربک کا اور ایک دوسرا بند تینون ایک ہوگئے اور بند نائب باربک کا ٹوٹ گیا رستہ سیلاب کا
چلتا ہے اور پانی حوض خاص علائی کا چشمے کے راہ سے جاتا ہے کہ کبہی نہ گیا تہا فرمایا کہ آج
منگل کا دن ہے ورد یا حی یا قیوم کا ہزار بار ہے اور یہ اسم اعظم ہے اسکو ہزار بار کہین ہزار بار

دعا مسلسل اسک بارن

کہا اور دعا بارش روکنے کی فرمائی اسطرح اور اول و آخر درود شریف پڑہا الٰهنا توسلنا بهذین الاسمین الاعظمین حوالینا لا علینا یعنے اے معبود ہمارے ہمنے توسل کیا ساتہہ ان دونو ناموں بڑے کے تو ہمارے گرد اگر برسا اور ہمارے اوپر مت برسا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت بارش بہت ہوتی اور رکتی نہین تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا فرماتے الٰهی حوالینا لا علینا۔

ذکر قیلولی کا

ایضاً ذکر قیلولی کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام قیلوا فان الشیطٰن لا یقیل یعنے تم قیلولہ کرو یعنے دوپہر کو سوؤ اسلیئے کہ شیطان قیلولہ نہین کرتا ہے اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیطان کو نیند ہے جواب فرمایا کہ شیطان کو نیند ہے فرشتے کو نیند نہین ہے اسلیئے کہ شیطان فرشتون سے نہین ہے جن سے ہے لقوله تعالےٰ واذ قلنا للملائکة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کان من الجن ففسق عن امر ربه اور خلقت جن کی آگ سے ہے جیسے کہ شیطان نے کہا ہے قوله تعالیٰ خلقتنی من نار وخلقته من طین وقال تعالیٰ خلق الجان من مارج من نار والجان خلقناه من نار السموم بعد اسکے فرمایا کہ جن مومن بہی ہوتے ہین اور کافر بہی اور اولیا بہی ہوتے ہین اور فاسق بہی جیسے آدمی ایک عزیز نے پوچہا کہ درمیان جن کے اولیا بہی ہوتے ہین جو کہ ارشاد کرین جواب فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین طواف خانہ کعبہ مین جن سے ایک ولی مرشد کو پایا اور اُس سے مصافحہ کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مسلمان جنون کو دیکہا ہے

خلقت جن کی آگ سے

شیخ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ تعالی کے پاس سبق پڑہتے تہے اور وہ ہین نو آدمیون کو سبق
دیتے تہے اور رات دن [illegible] کو پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من مین نے جو
یہ فوائد کہے ہین انکو لکہہ لے مین نے لکہہ لئے۔

ذکر سلام کا

ایضا فرمایا کہ جسوقت گہر مین آئین تو سلام کرین قولہ تعالی فاذا دخلتم بیوتا
فسلموا علی انفسکم تحیۃ من عند اللہ مبارکۃ طیبۃ وقولہ علیہ السلام
السلام قبل الکلام قولہ تعالی یا ایها الذین امنوا لاتدخلوا بیوتا غیر بیوتکم
حتی تستانسوا وتسلموا علی اهلها ای اهل البیت اور جب مسجد مین آئین تو بہی سلام
کرین کیونکہ مسجد بہی گہر ہے قول ہے اللہ تعالی کا کہ یا ابراهیم طهر بیتی اور قول ہے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ المسجد بیت اللہ والمسجد بیت کل تقی اسلئے کہ گہر مولی
اور بندے کا ایک ہے اللہ تعالی مکان سے منزہ وپاک ہے لیکن اضافت واسطے کرامت
مکان کے ہے جیسا کہ لامیہ مین کہا ہے ع وذاتا عن جہات الست خالی اور
اگر گہر مین یا مسجد مین کوئی نہو اور خالی ہو تو روایت کیا گیا ہے کہ اسطرح کہین السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین بعد اسکے فرمایا اگر لونڈی ہو تو بہی سلام کرین اس
محل مین تبسم کیا کہ بے بیون کے ڈر سے لونڈی کو سلام نہین کر سکتے اسلئے کہ وہ یون کہین
کہ تو خاطرداری کرتا ہے جب تو لونڈی کو سلام کرتا ہے لیکن دعا گوئی کے کے لے بیونکو
دیکہا ہے کہ وہ خاوندون کو حکم دیتے ہین کہ تم جوان لونڈی سے خلوت کرو تاکہ وہ دوسری جگہ

حرام نہ کرین کیونکہ زنا ساری کتب منزلہ مین اور ساری امت انبیاء ورسل مین حرام ہے زنا قریب مرتبہ شرک کے ہے قولہ تعالی الزانی لاینکح الازانیۃ او مشرکۃ والزانیۃ لا ینکحہا الازان او مشرک وحرم ذلک علی المومنین یعنے بدکار نکاح نکریگا مگر بدکار عورت یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نہ نکاح کریگا اس سے مگر بدکار مرد یا مشرک اور حرام ہے یہ ایمان دارونپر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے کہ الزنا یخرب البناء یعنے زنا خراب کرتا ہے بناے اسلام کو اور قول ہے آپکا کہ زنی واحد یحبط عمل سبعین سنۃ یعنے ایک زنا ستر برس کی عمل کو ناچیز کر دیتا ہے خبر مین آیا ہے کہ ان الزنا تؤثر الی اربعین بیتا یعنے شومی زنا کی چالیس گھر تک اثر کرتی ہے پھر اس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا فرزند من یہ فوائد زنا وسلام کے جو مین نے کہے لکھ لے مین نے لکھ لئے زنا بالف مقصورہ ہے ممدود نہین ہے جیسے کہ سنا یعنے روشنی یہ بھی مثل زنا کے بالف مقصورہ ہے۔

زنا مقصور ہے ممدود نہین

فضیلت سنت عصر

ایضا سنت عصر کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی اربعا قبل العصر لن یلج فی النار یعنے جو شخص چار رکعتین فرض عصر سے پہلے پڑھے وہ ہرگز دوزخ کی آگ مین داخل نہو گا بعد اسکے تعین قراءت سنت عصر کا بیان فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے من صلی اربعا قبل العصر وقرأ فی تلک الاربع سورۃ العصر غفر لہ ومن قرأ فی الرکعۃ الاولی سورۃ اذا زلزلت الارض وفی الثانیۃ والعادیات

وفی الثالثة القارعة وفی الرابعة التکاثر صار محبوبا ورأی ربه جل وعلا یعنے جو شخص
کہ پڑہے چار رکعتین سنت عصر کی پہلے فرض عصر سے اور پڑہے چارون رکعتون مین سورۂ عصر
تو وہ بخشا جائیگا اور جو شخص پڑہے پہلی رکعت مین اذا زلزلت اور دوسری مین والعادیات
اور تیسری مین القارعہ اور چوتہی مین سورۂ تکاثر تو محبوب خدا ہو جائیگا اور اپنے رب کو
دیکہیگا اس جگہہ اس فقیر نے پوچہا کہ اس بندے نے شرف الدین سے سنا ہے کہ جو شخص
ان سورتونکو وقت عصر مین پڑہے تو وہ لقاے خداے تعالے کو دیکہے جواب فرمایا صحیح
ہے اور اختیار شیخ کبیر کا اوراد مین اسی طرح ہے اور بہتر ہے اگر وقت تنگ ہو تو سنت
کی دو رکعتین ہی آئی ہین بعد اسکے فرمایا بعد فریضہ عصر کے بیٹہے اور ذکر کرے بہت
فضیلت ہے اور حدیث صحاح مین ہے قوله علیه السلام من صلی صلوٰة العصر ومکث فی
مصلاه حتی تغرب الشمس فکانما حج حجتین تامتین وکانما اعتق ثمانی رقاب
من ولد اسمعیل علیه السلام ومن صلی الفجر ومکث فی مصلاه حتی تطلع الشمس
وصلی رکعتین فکانما حج حجة تامة واعتق اربع رقاب من ولد اسمعیل علیه السلام
یہان اس فقیر نے پوچہا اول النهار للدنیا واخره للآخرة جواب فرمایا کہ جزا مین کریگا
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عصر کی نماز پڑہے اور اپنی نمازگاہ
مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ سورج ڈوب جائے تو گویا اسنے دو حج پورے کئے اور گویا آزاد
کئے اسنے آٹہہ بردے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جو شخص صبح کی نماز پڑہے اور اپنے
مصلے مین ٹہیرا رہے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہو اور دو رکعتین پڑہے تو گویا اسنے ایک

فائدہ [illegible] نماز عصر [illegible] تا غروب آفتاب

بوراحج کیا اور چار بردست آزاد کئے اولاد اسمعیل علیہ السلام سے ایا ... اسکے ...
کیا مراد ہے جواب فرمایا کہ اگر ... علیہ السلام کی اولاد قید ہن گرفتار ہوئی تھین ... اونکو
چہڑائے یہ مراد نہین ہے کہ اسمعیل علیہ السلام غلام تھے اگرچہ وہ لونڈی ... تھے کیونکہ کنیز کا زادہ
غلام نہین ہوتا ہے مگر وہ لونڈی اپنے میان سے اسکو جنے یہ بات فقہ مین ظاہر ہے
اذا ولدت الامة ولدا من مولاها صارت ام ولده وعتقت يحرم بيعها ولا
تخرج من ملك المولى حتى يجوز وطيها واستخدامها یعنے جسوقت لونڈی اپنے میان سے
بچہ جنے تو وہ میان کی ام ولد ہو جاتی ہے یعنے ... بیٹے کی مان اور آزاد ہو جاتی ہے اور
اُسکا بیچنا حرام ہوتا ہے اور وہ میان کی ملک سے نہین نکل جاتی ہے یہانتک کہ اُس سے
وطی کرنا اور اُس سے خدمت لینا درست ہے جسجگہہ کہ بطفیل بچے کے لونڈی ام ولد ہو جائے
تو بہر بطریق اولی حضرت اسمعیل علیہ السلام کہ انکی مان ہاجرہ رضی اللہ عنہا لونڈی تہین
کسی کی ملک نہونگی یہ قصہ دراز ہے ایک بادشاہ تہا اُسنے بی بی سارہ رضی اللہ عنہا کو
بظلم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لیلیا تہا اللہ تعالی نے اُنکو محفوظ رکہا تو اُس بادشاہ
نے اُنکو بی بی ہاجرہ دی اور کہتے ہین کہ بی بی ہاجرہ حضرت صالح علیہ السلام کی صاحبزادی
تہین انکو بظلم لیلیا تہا یہ لونڈی نہ تہین خاصی پیغمبر کی بیٹی تہین حضرت اسمعیل علیہ السلام
کے حق مین یہ اعتقاد نکرنا چاہئے کہ وہ غلام تہے وہ تو خود پیغمبر مرسل تہے پیغمبر غلام نہین
ہوتے ہین قوله تعالى واذكر في الكتاب اسمعيل انه كان صادق الوعد وكان
رسولا نبيا وكان يامر اهله بالصلوة والزكوة وكان عند ربه مرضيا جبکہ

قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ~~س~~ وما کانت نبیاً قط انثی ٭ ولا عبد و شخص ذو افتعال ٭ یعنے تین آدمی ہرگز رتبۂ نبوت کو نہین پہونچتے ہین ایک تو عورت کیونکہ مستورہ پردہ دار ہے اور نبوت مین اظہار شرط ہے تاکہ خلق کو خبر دے اور اسی لئے بادشاہی عورت کی جائز نہین ہے لا یجوز الملک للمرأة ولا للعبد سیما النبوة یعنے عورت و غلام کی بادشاہی درست نہین ہے خاصکر پیغمبری یعنے وہ تو بغایت عالی مرتبہ ہے وہ کیونکر جائز ہونے لگا اور غلام بہی پیغمبر نہین ہوتا ہے اور نہ بدکار پیغمبر ہوتا ہے کہ نبوت سے پہلے فاسق ہوا ہو بلکہ نبوت سے پہلے سارے پیغمبر نیک مرد ہوئے ہین بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوکے فرمایا فرزند من یہ حدیثین اور فضیلت سنت عصر مع فوائد کے جو مینے کہے لکہ لے پس مین نے لکہہ لئے **ایضاً** فرمایا فرزند من سبق پڑہ پس مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن الامام الضحاک رحمة الله علیه انه قال جاء رجل الی ابن عباس رضی الله عنهما وقال یا ابن عباس اقول انا مؤمن من الله ان شاء الله فقال ابن عباس صادق بلا ولا ملک اتؤمن بالله ورسوله وبما جاء من الله قال نعم فقال ابن عباس قل انا مؤمن حقا ثم قرأ هذه الآیة انما المؤمنون الذین آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا اولئک هم المؤمنون حقا ای لم یشکوا فی الله ولا فی رسوله ولا فی شئ جاء من الله علی ان الاستثناء یبطل الایمان انه لو قال هو الله ان شاء الله وهل تقوم الساعة ان شاء الله فانه یصیر کافرا بلا خلاف فلما لا یجوز بالعربیة فکذلک لا یجوز بالفارسیة الا تری انه لو قال لامرأته انت طالق

عورت اور غلام اور فاسق کا پیغمبر نہ ہونا

مسئلہ ایمان مین انشاء اللہ کہنا

ان شاء اللہ او قال لعبدہ انت حر ان شاء اللہ او قال علی کذا الفلان ان شاء اللہ او
قال بعت او اشتریت ان شاء اللہ لا یکون علیہ شئ و یبطل بالاستثناء جمیع الکلام
فکذا ہذا یبطل بہ الایمان یعنے امام ضحاک رحمہ اللہ تعالی سے مروی ہے کہ انہون نے
کہا ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف آیا اور کہا اے ابن عباس مین کہون
کہ مین مومن ہون انشاء اللہ پس حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ بے بچے ہو جاے تیری مان کیا
تو ایمان لایا ہے ساتہہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے اور ساتہہ اُس چیز کے جو آئی ہے طرف سے
اللہ تعالی کے اُس آدمی نے کہا ہان تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ تو یون کہہ کہ مین مومن
ہون استوار یعنے سچا پکا انشاء اللہ مت کہہ کہ یہ شک ہے پہر یہ آیت کریمہ پڑہی یعنے اللہ تعالے
نے فرمایا کہ مومن وہی ہین کہ جو ایمان لائے ساتہہ اللہ کے اور اُسکے رسول کے پہر شک نہ کیا
وہی لوگ ہین مومن سچے پکے یعنے شک نکیا اللہ مین اور نہ اُسکے رسول ہین اور نہ اُس چیز
مین جو اللہ کی طرف سے آئی یعنے کتابین اور فرشتے یہ اس بنا پر ہے کہ استثنا یعنے انشاء اللہ
کہنا ایمان کو باطل کر دیتا ہے اگر اُسنے کہا کہ اللہ ہے ان شاء اللہ اور کیا قیامت قائم ہوگی
انشاء اللہ اور کتابین ہین انشاء اللہ اور پیغمبر ہین انشاء اللہ اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر ہین
انشاء اللہ تو وہ بلا خلاف کافر ہو جائیگا ہم کہتے ہیں کہ جو چیز عربی مین جائز نہین ہے تو وہ
اسیطرح فارسی مین بہی جائز نہین ہے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر اُسنے اپنی عورت سے کہا کہ
تو طالق ہے انشاء اللہ یا اپنے غلام سے کہا کہ تو آزاد ہے انشاء اللہ یا کہا کہ مجہپر اسقدر ہے واسطے
فلان کے انشاء اللہ یا کہا مین نے بیچا یا خریدا انشاء اللہ تو اُسپر کوئی شی نہو گی یعنے نہ تو عورت

طلاق پڑیگی نہ غلام آزاد ہوگا نہ اقرار ہوگا نہ بیچنا ہوگا نہ خریدنا ہوگا یہ سب کلام حشو بیکار
ٹھہریگا اور استثناء سے سارا کلام باطل ہوجائیگا پس یہان بہی اسیطرح سب استثنا کے
ایمان باطل ہوگا بعد اسکے فرمایا وقال الشافعی قدس سرہ لو قال رجل انا مومن انشاء اللہ
للشک یکفر ولو قال للتبرک یجوز ولا یکفر یعنے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر
کوئی شخص انا مومن انشاء اللہ شک کے واسطے کہے تو کافر ہوجائیگا اور اگر واسطے تبرک کے
کہے گا تو جائز ہے اور کافر نہوگا یہ ترتیب ساری آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے
تہی **ایضا** فرمایا کہ جسجگہہ جو کوئی بیٹہہ جائے اُسکو وہان سے نہ اُٹہائین اور اگر وہ بزرگ ہو
تو صدر اُسی جگہہ ہوجائیگا مناسب اسکے **حکایت** شیخ جمال الدین اچھوی رحمۃ اللہ تعالے
کی بیان فرمائی کہ جب وہ کسی جگہہ جاتے تو صف نعال مین بیٹھتے مین نے دیکھا ہے کہ صدر اُسی جگہہ
ہوجاتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ایسا ہی کرتے اور جس جگہہ
جو کوئی بیٹہتا اُسی جگہہ رہتا اُسکو اُٹہاتے نہ تہے اور یہ تین قسم ہے فقرا کے یہان حلقہ کہتے ہین
چہوٹا بڑا فقیر غنی بوڑہا جوان جسجگہہ بیٹہے اُسی جگہہ بیٹہا رہے اور یہ مسنون ہے مجلس رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسیطرح تہی کیونکہ آپ فقیر تہے اور فقرا متابعت اختیار کرتے ہین
حلقہ کرتے ہین اور علماء کے یہان محفل ہے کہ معرّف ہر ایک کو تبدریج صدر پر بٹہاوے
اور امراء و اغنیا کے یہان مجلس ہے یہان بہی بسبب مجلس کے تدریج ہے شغل یا مال کے اندازے
پر صدر پاوے ان سب سے درویشون کا حلقہ بہتر ہے بلا تکلف۔

آداب مجلس

ایضا بدھ کی رات تیئیسوین ماہ جمادی الاولے

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا اگر کسی سوار پر سجدہ تلاوت کا واجب ہو جائے تو وہ کیا کرے جواب فرمایا کہ اُتر پڑے اور سجدہ کر لے کیونکہ وہ واجب ہے بعد اسکے فرمایا کہ نفل مین نہ اُترے اور سوار کے واسطے قبلے کی طرف مونہہ کرنا بہی شرط نہین ہے فقہ مین مذکور ہے ومن کان خارج المصر یتنفل علی دابته الی ای جهة توجهت دابته یومی ایماءً وهذا قول ابی حنیفة رحمه الله تعالی وعلیه الفتوی وقال محمد رح یجوز ویکره ان کان فی المصر وقال ابو یوسف رح یجوز ولا یکره وان کان فی المصر ویقول ان النبی صلی الله علیه واله وسلم رکب الحمار فی المدینة وصلی النوافل بالایماء یعنے جو شخص شہر کے باہر ہو اپنی سواری پر نفل نماز پڑہی تو جائز ہے کسی طرف اُسکی سواری مونہہ کرے یعنے جس طرف اُسکی سواری مونہہ کرے اشارہ کرے نماز پڑہی جائے یہ قول حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی کا ہے اور اسی پر فتوی ہے لیکن نزدیک حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ تعالی کے اگر سوار اندر شہر کے نماز نفل اشارے سے پڑہی تو جائز ہے مگر مکروہ اور حضرت امام ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک بغیر کراہت کے جائز ہے اگرچہ شہر مین ہو دلیل انکی یہ روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم گدہے پر سوار ہوئے مدینے مین اور اشارے سے نفلی نماز پڑہی بعد اسکے اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اس مسئلے کو لکہہ لے جو مین نے کہا پس مین نے لکہہ لیا **ایضاً** حسن خادم سے فرمایا کہ نبات مصری لاؤ مجکو اور یارون کو بانٹو وہ لے آئے مصری بہت تہی کچہہ بچی فرمایا جس چیز کو واسطے خدا کے نکالتے ہین تو پہر اُسکو اندر نہین لیجاتے خادم سے فرمایا کہ مجھے دوسرون سے

دونا دے اور مسکرائے اور فرمایا کہ صاحب صبر کو دوگنا دینا چاہئیے اسلئے کہ کوئی آنسو لا
آئے اور یا کسی کو نہ پہونچا ہو تو اسمین سے دبوے یہ مخدوم کا معمول ہے **ایضاً** اسی ات تہجد کے وقت
یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات اسمین تہی کہ سالک کے واسطے دو چیزین ہین
ایک تو صحو مراد اس سے ہوشیاری ہے دوسری محو اور یہ مستی ہے پس سالک کو چاہئیے کہ
ہوشیار رہے تاکہ جوارح و اعضاء کے عمل سے نہ گر جائے کمال یہ ہے اور جو کچھ کرے دل مین
نہ لائے کہ مین کرتا ہون اسلئے کہ یہ بات پندار لاتی ہے اللہ کی طرف سے توفیق جانی اگر
توفیق نہ ہوتی تو بندہ کیا کر سکتا اور خود کو درمیان مین ندیکہے اور طاعت
مین مست ہو کہ خود سے خبر نہ رہے دنیا و آخرت کہ دون ہے اوسکی کب خبر رہے گی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایکدن اہل بیت حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے گہر مین
حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے دیکہا کہ آگ لگی ہے اور آپ سجدے مین
پڑے ہین جب آگ نہ رہی تو سر اُٹہایا پوچہا مخدوم یہ کیا وقت سجدے کا تہا آپ کو تو چاہئیے
کہ آگ بجہاؤ جواب فرمایا کہ محبوب کی اشتیاق کی آگ نے مجہکو ایسا مست کیا کہ دنیا کی آگ
سے خبر نہ تہی اور حضرت مخدوم نے یہ دو بیتین عربی کی مناسب اس معنی کے فرمائین **ع**
ان محبة الرحمن اسکرنی ؎ وھل رایت محبا غیر سکران ؎ بالنار خوفنی قوم فقلت
لھم ؎ النار تحرم من فی قلبہ نار ؎ یعنے بیشک رحمن کی محبت نے مجہکو مست کر دیا اور
آیا تو نے دیکہا ہے کسی دوست کو کہ وہ محبوب سے مست نہو ایک گروہ نے مجکو آگ سے ڈرایا
تو مین نے اُنسے کہا کہ آگ رحم کرتی ہے اُس شخص پر کہ جسکے دل مین محبت کی آگ ہے بندہ مجیب

جبکہ مشاہدہ و مناجات باری تعالی مین ہوتا ہے تو اُسوقت اگر اُسکا ہاتھہ آگ مین گر جاے
تو اُسکو کچھہ درد والم نہین ہوتا ہے جیسے کہ ایک عاشق گرفتار کی **حکایت** بیان کرتے
ہین کہ ایک روز عاشق اپنے معشوقہ کے زیر بام تھا کہ اُس معشوقہ نے دریچہ بام سے طلوع کیا
اُسجگہہ سے ایک اینٹ عاشق صادق کے سر پر گرے سر پھوٹ گیا اور خون بہنے لگا اُسکو
کچھہ درد نہوا بلکہ اپنی خبر نرہی جسوقت وہ معشوقہ اُسکے دیکھنے سے غائب ہوگئی تو وہ عاشق
گھر مین آیا اُس سے پوچھا کہ تجھے کیا پہونچا ہے کہ تیرا سر پھٹ گیا اور خون بہ رہا ہے اور تیرا
سارا بدن بھرا ہوا ہے اُس عاشق نے قسم کھائی کہ واللہ مجھکو اس حال سے خبر نہین ہے
کیونکہ اندھیری رات عاشقون کے نزدیک مثل دن کے ہے اور روز مثل نوروز کے جہان
کہ عشق مجازی ایسا ہو تو پھر خاصکر عشق حقیقی کا کیا کہنا ہے بعد اسکے فرمایا لا وجد
لمن لا ورد له فرمایا کہ وجد اندوہ و عشق ہے لغت مین دعاگو نے اُسطرف عرب مین سُنا ہے
یعنے اندوہ عشق نہین ہے واسطے اُس شخص کے کہ جسکے واسطے ورد نہین ہے کیونکہ ورد
باعث وجد کا ہے اور یہ شعر پڑھا ؎ ذَهَبَ الَّذِیْنَ یُعَاشُ فِیْ اَکْنَافِهِمْ وَبَقِیْتُ
فِیْ خَلْقٍ کَجِلْدِ الْاَجْرَبِ ؎ یعنے وہ لوگ چلدیئے کہ جنکے اطراف و اکناف و حمایت مین زندگی
بسر کیجاتی تھی اور مین رہگیا ایک خلق مین کہ وہ مثل کھال خارش والے اونٹ کے ہے

ف لا وجد لمن لا ورد له ۱۲

تیئسوین ماہ جمادی الاولی بدھ کے دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تھا رسالے کا سبق فرماتے تھے بات اسمین تھی
کہ سالک کو چاہیئے کہ مغرور نہو کیونکہ یہ عجب ہے اپنے وقت کو بھی درمیان مین نہ دیکھے

ف [illegible]

آگے وجود موجود سے فانی ہوجائے اور بوجود موجود محبوب باقی جبکہ یہ مرتبہ ہوجاتا ہے تو
واسد ذات خدا کو دل کی آنکھ سے دنیا مین عیان دیکھتا ہے اور آخرت مین اُسکے دل کی
آنکھ سر کے آنکھ کے ساتھ یکسان ہوجائیگی ظاہر و باطن دونو مساوی ہوجائینگے جیسا
کہ قائل نے کہا ہے س فانی زخود و بدوست باقی ؎ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؎
بعد اسکے فرمایا کہ ایسے مرد کم ہین انپر شیطان راہ نہین پا سکتا ہے قولہ تعالی ان عبادی
لیس لک علیہم سلطان الا من اتبعک من الغاوین الآیہ ای لیس لک علیہم
حجۃ ولا سبیل الا من الغاوین یعنے اللہ تعالے نے فرمایا کہ اے ابلیس مقرر تو میرے
مخلص بندو پر راہ نپا سکے گا مگر تو اُس شخص پر راہ پا سکے گا کہ جو تیری پیروی کریگا گمراہو نسے
اور بیشک دوزخ جاے وعدہ ہے تیرے پیروُن کی عاصی بہی شیطان کے پیرو ہین اور کفر بھی
معصیت ہے اور دوزخ کے سات دروازے ہین کہ ہر دروازے مین ہے ایک جزء قسمت کیا
ہوا اور منافق نیچے سے نیچے درکے مین رہینگے قولہ تعالی ان المنافقین فی الدرک الاسفل
من النار جسوقت شیطان نے اسد تعالی سے اس آیت کی ندا سنی تو کہا کہ مین سب کو گمراہ کرونگا
اور قسم کہائی مگر تیرے مخلص بندونکو مین اُنکے نزدیک کیا وقت ضائع کرون اسلئے کہ وہ تو
ثابت قدم ہین قولہ تعالی کانھم بنیان مرصوص یعنے گویا وہ دیوار ہین سیسہ پلائی
ہوئی اور دوسری جگہہ اپنے طرف اضافت کی ام نجعل الذین آمنوا وعملوا الصالحات
کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار حرف استفہام معنی نفی کے ہے یعنے
اسد تعالی نے فرمایا کہ ہم نکرینگے مومن صالح بندونکو مثل مفسدون کے اور نکرینگے

ہم متقیونکو مثل بدکارونکے اور دوسری جگہہ بھی اپنی طرف اضافت کی اور اپنی
عنایت و حمایت مین گردانا ہے جس کسی کو کہ خداوند اپنے طرف اضافت کرے اور اپنی حمایت
و عنایت اُسپر ڈالے تو شیطان وغیرہ کب اُسپر غالب ہوسکینگے قوله تعالی یثبت الله الذین
آمنوا بالقول الثابت فی الحیوة الدنیا و فی الاخرة یعنے ثابت کہتا ہے الله اون
لوگونکو جو ایمان لائے ساتھہ قول ثابت کے زندگی دنیا مین اور آخرت مین اور شیطان
کا مکر خود ضعیف و کمزور ہے قوله تعالی ان کید الشیطان کان ضعیفا جب شیطان
لعین نے یہ سب سنا تو قسم عرض کی قال فبعزتك لاغوینهم اجمعین الا عبادك منهم
المخلصین قال فالحق والحق اقول لاملأن جهنم منك وممن تبعك منهم
اجمعین یعنے شیطان نے کہا قسم ہے تیرے عزت کی اے خدا ہر آئینہ مین سارے آدمیونکو
گمراہ کرونگا مگر اُنمین سے تیرے مخلص بندونکو الله تعالی نے فرمایا تو نے سچ کہا اور مین سچ کہتا ہون
ہر آئینہ بھرونگا دوزخ کو تجھسے اور تیرے سارے پیرون سے الاغواء الاضلال لغۃ یعنی
لغت مین اغواء بمعنی اضلال ہے یعنے گمراہ کرنا پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من
اس فائدے کو لکھہ لے جو مین نے کہا غریب ہے **ایضا** مین نے سبق شروع کیا ترغیب اسمین
تھی کہ ینبغی ان لا یخالف الجماعة لان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال لا یجتمع
امتی علی الضلالة وعلیکم بالسواد الاعظم ای الزموا ومن یفارق جماعة المسلمین
ولو برها حقا فهو ضال مبتدع لان حفظ الجماعة من سنة رسول الله صلی الله علیه
واله وسلم وحفظ سنته فریضة بدلیل قوله تعالی اطیعوا الله واطیعوا الرسول الخ

ترغیب بالسواد الاعظم

اطیعوا اللہ فی الفرائض و اطیعوا الرسول فی السنن وقال تعالی فی موضع اٰخر ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واعلم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفظ الصلوۃ بالجماعۃ ورأھا واجبۃ فمن لم یحفظ الصلوۃ بالجماعۃ واجبۃ فہو متبع حقا بہذہ الاٰیۃ وبہذہ الحجۃ فہذہ کفایۃ لمن کان لہ ادنی عقل ودرایۃ یعنے چاہیے کہ جماعت کی مخالفت نکرے اسلیئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جمع ہوگی امت میری ضلالت وگمراہی پر اور فرمایا لازم پکڑو تم بڑے شہر کو اور قریوں گانؤن مین ساکن مت ہو کیونکہ شہر مین بنیان اسلام کا ہے اور جو شخص جدا ہووے مسلمانون کی جماعت سے اور اسکو واجب نہ جانے اور اُسکا اعتقاد نکرے کہ جماعت واجب ہے تو وہ گمراہ و بدعتی ہے اور بدعت اُس نئی چیز کو کہتے ہین کہ صحابہ وتابعین مین سے کسی نے اُسکو نہ کیا ہو اور اُسکو کرین صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم اجمعین جماعت کے ملازم رہے ہین اسلیئے کہ حفظ جماعت کا ایک سنت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنتونسے اور آپکی سنتونکا نگاہ رکھنا فریضہ قطعی ہے اسلیئے کہ اللہ تعالی نے امر فرمایا ہے کہ تم فرمانبرداری کرو اللہ کی اُسکے فرائض مین جو کہ اُسنے فرض کیئے ہین جیسے ایمان و نماز و زکوۃ و روزہ و حج و جہاد و غسل جنابت وغیرہ اور اطاعت و فرمانبرداری کرو رسول کی اُسکی سنتونمین جیسے نماز بجماعت و تراویح و نکاح و غسل جمعہ و دو عیدو احرام وغیرہ اور جو چیز دےتمکو رسول تو تم اُسکو لو اقوال و احوال و افعال سے یعنے گفتار و کردار و رفتار اور جس چیز سے تمکو منع کیا پس اُس سے باز رہو منہیات و مکروہات و بدعات و تحریمات وغیرہ سے اور تو جان لے کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نگاہ رکھا ہے

نمازکو ساتھ جماعت کے اور اسکو واجب سمجھا ہے بس جو شخص کہ جعفتا نماز بجماعت کو واجب اعتقاد نکرے تو وہ پکا بدعتی ہے اس آیت اور اس بحث سے بس یہ کفایت ہے اوس شخص کے لئے کہ جو بلوا دنی ہوا اور درایت ہے یہ ساری ترتیب آنماز سنن سے فراغ الت جن مین اس نے جمع کیتہی **ایضا** فرمایا کہ جوقت موسی علیہ السلام نے اللہ تعالی سے دیدار کی درخواست کی تو ندا سنی کہ تو نہ دیکھیگا لیکن میری پہاڑ پر تجلی کرتا ہون تو دیکھ جسے وہاں تو سہون ہوکر گر پڑے اور پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جیسے کہ اللہ سبحانہ کلام مجید مین اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہے ولما جاء موسی لمیقاتنا وکلمہ ربہ قال رب ارنی انظر الیک قال لن ترانی ولکن انظر الی الجبل فان استقر مکانہ فسوف ترانی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا فلما افاق قال سبحانک تبت الیک وانا اول المؤمنین کتاب مین ایک سوال ہے کہ جب موسی علیہ السلام پیغمبر برحق تھے اور انکو معلوم تھا کہ دنیا مین سر کی آنکھ سے رؤیت نہیں ہے مگر دل کی آنکھ سے تو انہون نے کیون درخواست کی اس کا جواب دو طرح دیا ہے ایک یہ ہے کہ انہون نے جانا کہ اللہ سبحانہ نے جسکو اپنے کلام سے مشرف فرمایا ہے تو شاید دیدار بھی روزی کرے دوسرا جواب یہ ہے کہ وہ حق تعالی کے ساتھ کلام کرنے مین ایسے مستغرق ہوئے اور دل کی آنکہ سے دیکھتے تھے اور وقت انکا خوش ہوا تو اس استغراق مین جانا کہ یہ خوشی دنیا مین نہین ہے شاید مین بہشت مین گیا ہون اس لئے درخواست کی اور یہ ندا سنی کہ اے موسے تو مجھے دار دنیا مین نہ دیکھیگا سر کی آنکھ سے تو وہ استغراق وبیہوشی سے ہوش مین آئے اور سوچے کہ مین دنیا مین ہون کہان مین تھے

درخواست موسی علیہ السلام رؤیت پروردگار

توبہ کی اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ فلما افاق قال سبحانک انی تبت الیک و انا اول المؤمنین اور اس سر میں ایک عجیب نکتہ ہے اسکو کوئی جانتا ہے کہ تب اللہ نے کہا تب عنک ۔ نے کہا یعنے من بینی بازگشت کی طرف تیرے نہ تجھسے بعد اسکے فرمایا فرزند مجھ سے کی یہی کہ جب تک ہمارے پیغمبر محمد حبیب اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہ دیکھیں تب تک کوئی نہ دیکھے جبکہ خداوند تعالی نے ہمارے پیغمبر کو معراج عنایت فرمائی تو وہ رات میں تھی اللہ تعالی فرماتا ہے سبحان الذی اسری بعبدہٖ لیلا من المسجد الحرام سوم دوسون کی یہ ہے کہ راز دوستوں سے رات کو کہتے ہیں جسوقت کہ اغیار نہوں جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ع شب شاہد شمع و سراب و شیرینی ہا غنیمت ست چہ شب کہ وہ ساں ہی ہو شاہد معنی حاضر ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن تبعھا منکم السحر علیھم آور آپکو اسطے دیدار کے بلایا اللہ تعالی فرماتا ہے وھو بالافق الاعلی ثم دنی فتدلے فکان قاب قوسین اوادنی فاوحی الی عبدہٖ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رأی افتمارونہ علی ما یری ولقد راٰہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی عندہا جنۃ الماوی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی ما زاغ البصر وما طغی لقد رأی من اٰیات ربہ الکبری وھو ای محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تو دنا ای قرب یعنے جبکہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اوپر لیگئے تو آپسے قرب پایا درمیان ذات باری تعالی اور درمیان حضور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے معدار گوشہ کمان بلکہ گوشہ کمان سے بھی نزدیک تر رہا اور جسوقت آپ اوپر جاتے تھے تو کسی چیز کی طرف نظر نہ کی نہ طرف بہشت کے نہ دوزخ کے نہ انکے سوا

اوُر کی طرف نہ بائین دیکھا نہ دائین اور اُس سے پہلے دل کی آنکھ سے دیکھا جیسا کہ خبر مین
ہے کہ سبق البصیرۃ علی البصر بصیرت دل کی بینائی کو کہتے ہین یعنے سبقت کے
دل کی آنکھ نے سر کی آنکھ پر اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا و من اتبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین اور بصر آنکھ کی بینائی کو
کہتے ہیں اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا ما زاغ البصر و ما طغی ما نفی کا ہے ای لم یسبق
البصر علی البصیرۃ یعنے سابق نہوئی بینائی چشم سر کی دل کی بینائی پر سر کی آنکھ کو
پیچھے ڈالا اور دل کی بینائی سے دیکھتے تہے جب خداوند تعالی نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے یہ ادب دیکھا تو دوسرے بار بہی دکھایا اور یہ معنی ہین اس قول الٰہی کے کہ و لقد
راٰہ نزلۃ اخری لی قارۃ اخری یعنے البتہ مقرر دیکھا آپنے اللہ تعالی کو دوبارہ بعد اسکے
فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کوئی بیگانہ ہے مین نے جواب دیا کہ سب مخدوم کے غلام ہین جو کہ
خدمت مین رہتے ہن فرمایا تم میرے بہائی ہو کہ صحبت مین دعاگو کے رہتے ہو تم جان لو
کہ جو کوئی ایسا ادب نگاہ رکہتا ہے تو واللہ وہ دنیا مین خداوند کو دل کی آنکھ سے عیان
دیکہتا ہے نماز وغیرہ مین اور ہمیشہ مستغرق رہتا ہے یہ بات کئی وقت اس فقیر پر مشکل
ہوئی تہی اس دن حل ہو گئی مین نے نماز مین مخدوم کو دیکہا ہے کہ یاد دلاتے تہے ایک
رکعت دو رکعت اور خود بہی جب فارغ ہوتے تو پوچہتے کہ مین نے کتنی رکعتین پڑہین اور
یارون سے فرماتے کہ تم یاد دلاؤ نماز مین یہی بہید تہا کہ جو اوپر مذکور ہوا زبان در بار گہر
نثار سے حل ہو گیا ورنہ تہے پیران کہن سال نیک سیرت نماز پڑہتے ہین اور کچھ بہی نہین بہولتے

ذکر عقبات سالک

ایضاً فرمایا کہ ایک عقبہ یعنے گھاٹی یہی بے ادبی ہے کہ المصلے یصلوبہ لصیرصالحا
ویحفظ الادب یکون مقربا ومحبوبا یعنے مومن نماز سے صالح ہو جاتا ہے اور ادب
نگاہ رکھے تو مقرب ومحبوب ہجاتا ہے اور وہی محل ہے آپ کا کہ المصلے ساجی ربہ یعنے نماز
گزار مناجات وسرگوشی کرتا ہے اپنے پروردگار سے وعنہ علیہ الصلوۃ والسلام لو
علم المصلے مع من یناجی ما التفت فی غیرہ یعنے آپنے فرمایا کہ نماز پڑہنے والا راز کہتا
ہے اپنے خداوند سے اگر وہ جان لے کہ کس سے راز کہتا ہے تو ہرگز التفات نہ کرے طرف
دنیا کے نہ آخرت کے اور نہ طرف اسچیز کے جو ان دونوں میں ہے ؎ تن درون نماز
ودل بیرون ٭ گشتہا میکند بہمانی ٭ اینچنیں حالتِ پریشانرا ٭ شرم نابد نماز سحوانی ٭
قولہ علیہ السلام لاصلوۃ الا بحضور القلب عندنا ھذا لنفی فضیلۃ لا لنفی الفریضہ
وعند الشافعی رحمہ اللہ تعالی نفی الفریضہ وعندنا حضور القلب مقدار ما
شرع فی الصلوۃ وقال اللہ اکبر بعد حضور القلب فی عند الشافعی رحمہ اللہ تعالی
علیہ تمام الصلوۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے نماز مگر بحضور دل
باخداوند ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے اور نزدیک امام شافعی رحمہ اللہ تعالی
کے نفی فریضہ کے ہے اُنکے نزدیک حضور دل کا پورا نیت سے سلام تک فرض ہے اور ہمارے
نزدیک اُسوقت ہے کہ نیت کرے تکبیر کہے نماز میں داخل ہو جائے بعد اسکے فرمایا کہ عقبات سالک
کے مثل عقبات مسافر کے ہیں جب تک اُنسے نہ گزر جائے مقصود کو نہ پہونچے چنانچہ دعا گو ایک ان

عقبات سالک عقبات مسافر

سفر میں ایک عقبہ یعنے گہاٹی پر پہونچا دور و دراز پہاڑ تہا دو دن میں اوپر چڑہا اور دو دن میں
نیچے اُترا اس سفر مجاز میں بہی عجب کہانیان ہین معنے عقبہ کے بیان فرمائے کہ العقبۃ
مشکل یعنی پر درازی کو کم کوئی جانتا ہے اُس سعی کو بہی عقبہ کہتے ہیں جب تک گران گہاٹی کو
گزر نہ کر جاوے تب تک اپنے مقصود کو نہ پہونچے نہایت ہی محال ہے اور یہ وہی قول
ہے اللہ تعالی کا وان الی ربک المنتہی یعنے سفر میرے رب کی طرف منتہی ہے یعنے اُسی
تک پہونچتا ہے اور شروع گہاٹی دنیا ہے کہ لذتے آتی ہے سالک سے کہتی ہے اور اسکو
فریب دیتی ہے کہ اے فلان تجھکو مجہہ میں پیدا کیا ہے اور تو مجہہ میں رہتا ہے تو کہان جاتا ہے
تو لوٹ آ تو خوب غور کر کہ کہانے پینے لطف سوز بیا ہمائے سرائے اور سیم تن عورتین مجہہ میں
موجود ہیں تو تو کہاں کہاں جاتا ہے ع ہم فردا مخور خوش باش حالے را اور یہ وہی
قول ہے اللہ پاک کا کہ فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور اور قول حضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ الدنیا اسحر من هاروت وماروت یعنے اے بندہ مغرور
فریفتہ نکرے تمکو دنیا و سلطان اور ہماری درگاہ سے تمکو دور ڈالدے اور حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی کہ دنیا ساحرہ یعنے جادوگرنی ہے باز گرد و جواب سود
اور اگر اللہ تعالی کی عنایت بندے میں آجائے تو بزبان حال اُسکو یون جواب دے کہ ای
دنیا تیرے کہانون اور میوون کی لذت تو منہ میں ہے جو سوف نیچے اُتر گئی تو معلوم ہے کہ
وہ نجاست غلیظ ہو جاتی ہیں اگر وہ کپڑے پر یا بدن پر پہونچ جاوے تو دہونا واجب ہو
امر نیرا الناس چند روز معدود ہے اور تیری سرائین فضیحت و رسوا کرنیوالی ہین اور تیری

یعنے ہاروت و ماروت جادوگری والے ۱۲

سبھتن عورتیں بہی فانی ہیں بلکہ ساری دنیا فانی اور بندہ بہی فانی ہے اور یہ آیت کریمہ بزبان
حال پڑہی واضرب لهم مثل الحيوة الدنيا كماء انزلناه من السماء فاختلط به نبات
الارض فاصبح هشيما تذروه الرياح اور دوسری جگہہ یون ارشاد فرمایا ہے کہ انما
الحيوة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل
غيث اعجب الكفار نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الاخرة عذاب
شديد ومغفرة من الله ورضوان اى في الاخرة عذاب شديد لمن احب الدنيا
ومال اليها واحبها واطمأن بها ومغفرة ورضوان من الله لمن ترك الدنيا وطلقها
ولا يطلب الصالحون الدنيا مطاعمها الا نعماء ومطاعمهم حرام عليهم قال
وهب بن منبه رضى الله عنه وحدثت فيما انزل الله تعالى على الكليم موسى عليه السلام
من احب الدنيا ابغضه الله ومن ابغضها احبه الله ومن اكرم الدنيا اهانه الله ومن
اهانها فقد اكرمه الله یعنی بیان کر واسطے انکے مثل زندگی دنیا کی جیسے پانی کہ اوتارا
ہمنے اسکو آسمان سے پس ملگئی اُس سے روئیدگی زمین کی پہر وہ ہوگئی ریزہ ریزہ کہ اڑاتے
ہین اسکو ہوائین نہیں ہے زندگی دنیا کی مگر لعب و لہو یعنی بازیچہ اور زینت و تفاخر درمیان
تمہارے اور فخر ایک دوسرے کا زیادتی مال و اولاد مین جیسے بارش کا پانی کہ اُس سے روئیدگی
اُگے تعجب مین ڈالے اسکی روئیدگی لوگونکو کہ کیا سبز ہے بعد چند روز کے پک جاوے زرد
پڑجاوے بعد اسکے خشک ہوجاوے ناپید ہوجاوے اور آخرت مین سخت عذاب ہے اُس شخص کو
کہ جو دنیا کو اختیار کرے ادہر طرف اسکے میل کرے اور اسکو دوست رکہے اور اُس سے

جس ن پکڑے اور مغفرت و رضوان اُس شخص کے لئے ہے کہ جو اُس کو چہوڑ دے اور اُسکو طلاق دیدے اور طرف اُسکے نظر نکرے کیونکہ وہ پیغمبرون کی طلاق دی ہوئی ہے اور وہ اُسمین رہے ہین اور اُسکو خوب دریافت کیا ہے پہر اُسکو ترک کر دیا ہے اور شریعت مین حکم ہے کہ پیغمبر کی مطلقہ غیر کو ہمیشہ حرام ہے وہب بن منبہ رضے اللہ عنہ نے کہا ہے کہ مین نے اُسکو پایا ہے جسکو اللہ تعالی نے موسی کلیم علیہ السلام پر اوتارا ہے کہ جو شخص دوست رکہے دنیا کو تو دشمن رکہے اُسکو اللہ تعالی اور جو شخص دشمن رکہے دنیا کو تو دوست رکہے اُسکو اللہ اور جو شخص کہ تعظیم کرے دنیا کی تو ذلیل کرے اُسکو اللہ اور جو شخص ذلیل کرے دنیا کو تو تعظیم کرے اُسکی اللہ تعالی نزدیک اُسکے دنیا کا کچہہ وزن و قدر نہین ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ رایزد مال راگر عزتے بودے فرستادے ٭ بسوی عیسے و موسے بقارون نہ فرستادے ٭ خداوند تعالی نے مذمت دنیا کی اور اُسکے طلب کرنیوالون کی اپنے کلام مین بہت کچہہ فرمائی ہے فرمایا اللہ پاک نے فمن الناس من یقول ربنا اٰتنا فی الدنیا وماله فی الاٰخرة من خلاق یعنے بعض لوگ دنیا چاہتے ہین تو ہم اُنکو دنیا دیتے ہین لیکن آخرت مین اُنکے واسطے کچہہ حصہ نہین ہے اور فرمایا من یرد ثواب الدنیا نؤته منها ومن یرد ثواب الاٰخرة نؤته منها وسنجزی الشاکرین یعنے اور جو شخص چاہے ثواب دنیا کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور جو شخص چاہے ثواب آخرت کا تو ہم اُسکو دینگے اُس سے اور عنقریب جزا دینگے ہم شکر کرنیوالونکو اور فرمایا منکم من یرید الدنیا ومنکم من یرید الاٰخرة یعنے بعض تم مین سے دنیا چاہتے ہین اور بعض تم مین سے آخرت چاہتے ہین

اور فرمایا استحبوا الحیوۃ الدنیا علی الآخرۃ یعنے دوست کہا اُنہون نے زندگی دنیا کو آخرت پر اور فرمایا من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء لمن نرید ثم جعلنا لہ جھنم یصلاھا مذموما مدحورا ومن اراد الآخرۃ وسعی لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے دنیاے عاجلہ کو دنیا کو عاجلہ اسلئے کہتے ہین کہ گزرنیوالی ہے تو ہم جلدی کرتے ہین واسطے اُسکے دنیا مین جو چاہتے ہین واسطے اُس شخص کے کہ ہم ارادہ کرتے ہین پہر کرتے ہین واسطے اُسکے جہنم کہ وہ اُسمین پیٹہیگا مذمت کیا ہوا کہدیرا ہوا اور جو شخص آخرت چاہتا ہے اور اُسکے لئے سعی کرتا ہے جو سعی اُسکی ہے اور وہ مومن ہے تو وہی لوگ ہین کہ اُنکی سعی پسندیدہ ہے یہان اگر کوئی سائل سوال کرے کہ سالک کے واسطے تو آخرت کی طلب قصور ہمت ہے تو جواب دینگے کہ قصور ہمت نہین ہے کیونکہ وعدہ لقا کا آخرت مین ہے چنانچہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ ممان درگلخن دنیا سوے گلشن گزر کدم ؛ اگر بوی گلت باید سوے گلزار شو آخر ؛ جب تک کہ باغ مین نہ جائین بوی گل نہ پائین پس آخرت گلزار ہے اور رؤیت بمنزلہ گل کے ہے اور یہ وہی قول ہے اللہ تعالی کا کہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ یعنے کتنے موہنہ اُسدن تروتازہ ہونگے اپنے رب کی طرف دیکہتے یعنے مومنین اور لفظ وجہ بمعنی ذات کے ہی آیا ہے جیسے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کل شیء ھالک الا وجھہ ای ذاتہ یعنے ہرشے ہلاک ہونیوالی ہے مگر اُسکی ذات مراد یہ ہے کہ مومن اُسدن بہشت سے دیدار لایزال حقتعالی کا دیکہینگے احادیث صحاح مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا ہے انکم سترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون

مرؤیتہ یعنے بیشک تم دیکھو گے اپنے رب کو دن قیامت کے بہشت سے یون نہ کہین کہ
بہشت مین کیون کہ یہ کہنا خطا ہے یعنے اسلئے کہ یہ مکان چاہتا ہے حالانکہ اللہ سبحانہ مکان
سے متعالی و منزہ و پاک ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو چاند کو چودہوین رات مین کہ ازدحام
نہیں کرتے ہو آسکے دیکھنے مین یہ تشبیہ تمثیل نہین ہے لانہ لیس کمثلہ شئ وھو السمیع العلیم
لیکن یہ مثیل ہے عیان ہین جیسا کہ تم اس چاند کو عیان دیکھتے ہو ویسا ہی اللہ تعالی کو
عیان تم دیکھو گے یعنے تم اُسکو بلا کلفت دیکھو گے کسی طرح کی زحمت و کش مکش نہو گی جیسے
چودہوین رات کا چاند کہ بلا تکلف ہر شخص اُسکو اپنی اپنی جگہہ دیکھتا ہے **ایضا** فی
صحیح مسلم عن صہیب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ یقول اللہ تبارک وتعالی تریدون شیئا
ازیدکم فیقولون الم تبیض وجوھنا الم تدخلنا الجنۃ وتنجینا من النار فیکشف
الحجاب فما اعطے شئ احب الیھم من النظر الی ربھم یعنے صحیح مسلم مین حضرت صہیب رضی اللہ
عنہ سے مروی ہے اُنہون نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت
جنت والے جنت مین داخل ہو چکینگے تو اللہ تبارک و تعالی فرمائیگا کیا تم چاہتے ہو کوئی چیز
کہ مین تمکو زیادہ دون تو وہ عرض کرینگے کیا تو نے ہمارے چہرون کو سفید نہین کر دیا
کیا تو نے ہمکو جنت مین داخل نہین کر دیا اور ہمکو آگ سے نجات نہین دیدی پس وہ پردہ اُٹھا دیگا
تو نہین دی گئی کوئی چیز کہ محبوب تر ہو اُنکو دیکھنے سے طرف اپنے رب کے **ایضا** فی کفایۃ
الشعبی قال علیہ السلام اذا دخل اھل الجنۃ الجنۃ واھل النار النار یکون اھل الجنۃ

کل جمعة ضیافة من اللہ تعالی وفی اٰخر تلک الضیافه یکرمهم اللہ تعالی بالنظر الیه
کما یشاء ہے یعنے کتاب کفایت شعبی مین مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ جسوقت بہشت والے بہشت مین اور دوزخ والے دوزخ مین جا چکین گے تو مقدار ہر جمعے
مین واسطے جنت والونکے ایک ضیافت و مہمانی ہو گی طرف سے اللہ تعالی کے اور آخر مین
اس ضیافت کے مکرم و مشرف کریگا اُنکو اللہ ساتہہ دیکھنے کے طرف اپنے جیسا کہ چاہیگا
یعنے اپنے دیدار فائض الانوار سے انکا اکرام فرمائیگا قصیدۂ لامیہ مین مذکور ہے ؎
یراہ المؤمنون بغیر کیف ٭ وادراک وضرب من مثال ٭ فینسون النعیم
اذا رأوہ ٭ فیا خسران اهل الاعتزال ٭ یعنے جسوقت اُسکے جمال جلال کو دیکھینگے
تو نعیم بہشت عنبر سرشت کو فراموش کرینگے اور متحیر ہو جائینگے اور یہ شعر پڑہنے لگینگے جو کہ
کسی قائل نے کہے ہین ؎ منم یارب درین دوران کہ روی یار می بینم ٭ فراز مسند
سرو سیمینش گل بر یار می بینم ٭ چہ کارے کردہ ام یارب کہ این پاداش می بینم ٭ چہ ار
من در وجود آمد کہ این مقدار می بینم ٭ چہ خلوت درمیان آمد نخواہم شمع و کاشانہ ٭
تماشاے بہشتم نیست چون دیدار می بینم ٭ عجب می آیدم از خود کہ ہر شب در گمان افتم ٭ کہ سم
یا بخوابم یارخ دلدار می بینم ٭ اور فرمایا اللہ پاک نے من کان فی هذہ اعمی فهو فی الاخرة
اعمی واضل سبیلا یعنے جو شخص کہ اعمی یعنے دنیا مین اندہا ہے تو وہ آخرت مین اندہا
ہے اور زیادہ تر گمراہ ہے از روے راہ کے اور جگہہ دنیا طلب کرنیوالون کی یون مذمت
فرمائی قال الذین یریدون الحیوة الدنیا یالیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ

لدو حظ عظیم و قال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب الله خیر لمن امن وعمل
صالحا و لا یلقیہا الا الصابرون یعنے کہا اون لوگون نے کہ جو چاہتے ہین زندگی دنیا
کو اے کاش واسطے ہمارے ہوتا مثل اُسچیز کے کہ جسکو قارون دیا گیا وہ تو البتہ بڑے حظ
والا ہے حدیث صحاح مین ہے کہ لو کان لبنی ادم وادیان من ذہبا لتمنوا الثالث یعنے اگر
ہون واسطے بعض بنی آدم کے جو کہ طالب دنیا ہین دو خزانے سونے کے تو پہر آئینہ وہ تیسرے
کی تمنا کرین اور کہا اُن لوگون نے جو کہ علم دئے گئے یعنے اہل دین انسے دنیا کی طلب کرنیوالونسے
کہ خرابی ہو تمہاری ثواب الله کا یعنے ثواب لقاء کا بہتر ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو ایمان لایا
اور نیک کام کیا یعنے الله تعالی کی ملاقات و دیدار کا ثواب مومن صالح کے واسطے بہتر ہے
اور دوسری جگہہ محبین دنیا کی یون مذمت فرمائی کہ الذین یستحبون الحیوة الدنیا علی
الآخرة ویصدون عن سبیل الله ویبغونہا عوجا اولئک فی ضلال بعید یعنے جو
لوگ کہ دوست رکہتے ہین زندگی دنیا کو آخرت پر اور باز رکہتے ہین الله کی راہ سے اور چاہتے
ہین اُسکو ٹیڑہا وہی لوگ ہین دور گمراہی مین اور جگہہ حضور صلے الله علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے
فرمایا کہ تم محبین دنیا کے مال و اولاد سے تعجب نکرو فلا تعجبک اموالہم ولا اولادہم
انما یرید الله لیعذبہم بہا فی الحیوة الدنیا یعنے تمکو تعجب مین نڈالین اُنکے مال اور نہ
اُنکی اولاد الله تو یہی چاہتا ہے کہ اُنکو اُنسے عذاب کرے زندگی دنیا مین کیونکہ دوزخ
جگہہ ہے عذاب کی اور دنیا کا طالب سب وقت عین عذاب مین ہے اور دوسری جگہہ اُن
لوگون کی مذمت فرمائی جو کہ وصال و لقاء الہی کو طلب نہین کرتے ہین ان الذین لا یرجون

لقاءنا ورضوا بالحیوٰۃ الدنیا واطمأنوا بھا والذین ھم عن اٰیاتنا غافلون اولئک مأوٰھم
النار بما کانوا یکسبون یعنے بیشک وہ لوگ کہ امید نہین رکھتے ہین ہمارے لقا کی اور
راضی ہین زندگی دنیا سے اور چین پکڑا اُس سے اور وہ لوگ کہ جو ہماری نشانیون سے غافل ہین
وہی لوگ ہین کہ اُنکی جگہہ دوزخ ہے بسبب اُسکے جو کرتے تہے اس باب مین ایک حدیث
صحاح کی ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اصحاب کرام کے کسی راہ مین
تشریف لئے جاتے تہے وہان ایک بکری مردار پڑی ہوئی تہی چہرۂ مبارک کا اصحاب کی
طرف کیا اور فرمایا والذی نفسی بیدہ الدنیا اھون علی اللہ من ھذہ الشاۃ علی
اھلھا ولو کان الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقے کافرا منھا شربۃ ماء
یعنے قسم ہے اُس خدا کی کہ جسکے دست قدرت مین جان محمد کی ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دنیا
خوار تر ہے نزدیک اللہ کے اس مردار بکری سے نزدیک اُسکے مالکون کے اور اگر ہوتی دنیا
نزدیک اللہ تعالی کے برابر پر مچہر کے تو نہ پلاتا کسی کافر کو اُس سے گہونٹ بہر پانی سرد دوسری
جگہہ آپنے فرمایا کہ الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنے دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت
ہے کافر کی حضرت ابو موسے اشعری رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے
ہین کہ من احب دنیاہ اضر بآخرتہ ومن احب آخرتہ اضر بدنیاہ یعنے جس شخص نے
دوست رکہا اپنی دنیا کو تو نقصان پہونچایا اُسنے اپنی آخرت کو اور جسنے دوست رکہا
اپنی آخرت کو تو ضرر پہونچایا اُسنے اپنی دنیا کو فاثروا ما یبقے علے ما یفنے سو تم اختیار کرو
اُسچیز کو جو باقی رہیگی اُسچیز پر جو فنا ہوگی جیسا کہ حضرت امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ عنہ نے

فرمایا ہے کہ لو کانت الدنیا مثل الجنة بنعیمہا لکن مع الفناء والجنة مثل الدنیا

بحطامہا لکن مع البقاء فالعاقل الذی یختار البقاء لا سیما الامر علی العکس یعنے اگر

دنیا مثل جنت کے ہو مع اُسکے نعیم کے لیکن نقش فنا کا اُسپر لکہا ہو اور اگر بہشت مثل دنیا کے

ہو مع اُسکے پتہر و ڈہیلے کے لیکن نقش بقا کا اُسپر لکہا ہو تو عاقل وہی ہے جو کہ بقا کو اختیار

کرے گو پتہر و ڈہیلا ہی کیون نہو خصوصا جبکہ کام بر عکس ہو یعنے ساری دنیا سنگ و

کلوخ و فانی ہے اور بہشت سب کاسب تنعم و نعمت با بقا ہے اور یہ بیت پڑہے جو کہ

کسی قائل نے کہی ہے ؎ طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ٭ عاقل آنست

کہ اندیشہ کند پایانرا ٭ ؎ الا ما طالب الدنیا الدنیہ ٭ فلا تتعب فما خلفت

صنعہ ٭ فاولہا لطالبہا منام ٭ واخرہا لراغبہا منیہ ٭ دعوا الدنیا الدنیة

واتقوھا ٭ حدود اللہ راعوھا رعوھا ٭ فان متاع دنیاکم قلیل ٭ نصحت

لکم الیہا لا تمیلوا ٭ یعنے ہوشیار ہو اے طلب کرنیوالے دنیاے ذلیل وخوار کے تو

اُسکے طلب مین مت تہک کیونکہ وہ گوارا ور اچہی پیدا نہین کی گئی ہے پس اول اُسکا

تو واسطے اُسکے طالب کے ایک نیند ہے سرمین اور آخر دنیا کا واسطے اُسکے رغبت کرنیوالے

کے موت ہے تم دنیاے خوار کو چہوڑو اور اُس سے بچو اور اللہ تعالے کے حدون کی رعایت

کرو اور اُنکو نگاہ رکہو یعنے اُسکے اوامر کو بجالاؤ اور اُسکے نواہی سے باز رہو پس بیشک برتنا

تمہاری دنیا کا قلیل ہے مین نے تمکو نصیحت و پند کی کہ تم طرف اُسکے میل مت کرو اور

فرمایا اللہ پاک نے یا قوم انما ھذہ الحیوٰة الدنیا متاع وان الاخرة ھی دار القرار

یعنے اللہ پاک نے کسی نبی سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میرے لوگو یہہ زندگی دنیا کی تو ایک برتنا ہے اور بیشک گھر قرار کا وہ آخرت ہی ہے اور فرمایا من کان یرید حرث الآخرۃ نزد لہ فی حرثہ ومن کان یرید حرث الدنیا نوءتہ منہا وما لہ فی الآخرۃ من نصیب یعنے جو شخص کہ چاہتا ہے آخرت کی کہیتی تو ہم زیادہ کرتی ہیں اُسکی کہیتی مین اور جو شخص چاہتا ہے کہیتی دنیا کی تو ہم دیتے ہیں اُسکو اُس سے اور نہین ہے واسطے اُسکے آخرت مین کوئی حصہ اور دوسری جگہہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کر کے یون ارشاد فرمایا فاعرض عمن تولی عن ذکرنا ولم یرد الا الحیوۃ الدنیا ذلک مبلغھم من العلم یعنے اے نبی تم اعراض کرو اُس شخص سے کہ جسنے مونہہ پہیرا ہمارے ذکر سے اور نہین ارادہ کیا مگر زندگی دنیا کا یہہ ہے مبلغ اُنکا علم سے یعنے انکا منتہائے علم یہی ٹہیرا کہ اُنہون نے دنیا کے سوا اور کچہہ نہ چاہا آخرت سے کچہہ کام نرکہا سو تم اُس سے مونہہ موڑو درگزر کرو اور جگہہ یون فرمایا کلا بل تحبون العاجلۃ وتذرون الآخرۃ یعنے ہرگز یون نہین بلکہ تم دوست رکہتے ہو دنیا کو اور چہوڑتے ہو تم آخرت کو پہر اُس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فوائد مذمت دنیا اور احادیث و اشعار جو مین نے کہے سب کو لکھہ لے۔

ذکر صلوۃ اوّابین وغیرہ

ایضاً اس فقیر پر اور یاران دیگر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا اے میرے بہائیو تم ایک چیز غریب سنو اور لو بارہ رکعت **اوّابین** کی بعد نماز مغرب کے اُنمین لنبی قراءت ہو جو کہ

اور ادمین مذکور ہے لیکن مین نے اُسطرف مشائخ سے عجب بات سُنی ہے کہ اگر کوئی شخص
بوڑھا کمزور ہو تو وہ آیتین جو کہ تہجد مین مروی ہین ان بارہ رکعتونمین وہی پڑہے اور
ظہر پہ دسّ رکعت مین بعد ظہر کے بہی انہین آیتونکی قراءت مروی ہے اور یہ دعاگو کا
معمول ہے اس طریق سے کہ دو رکعت **صلوۃ الفردوس** کی پہلی رکعت مین ربنا تقبل
منا انک انت السمیع العلیم اور دوسری رکعت مین ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی
الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اور دو رکعت **صلوۃ النور** کی پہلی رکعت مین
ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین اور دوسری
رکعت مین ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک
انت الوھاب اور دو رکعت **صلوۃ الاستجاب** کی پہلی رکعت مین ربنا لاتؤاخذنا
ان نسینا او اخطأنا تا آخر سورۂ بقر اور دوسری مین ربنا امنا فاکتبنا مع الشاھدین
اور دو رکعت **شکر اللیل** کی پہلی رکعت مین ربنا ما خلقت ھذا باطلا سبحانک
فقنا عذاب النار اور دوسری رکعت مین ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی
للایمان تا ابرار اور دو رکعت **سراج القبر** کی پہلی رکعت مین ربنا انک جامع
الناس لیوم لاریب فیہ ان اللہ لایخلف المیعاد اور دوسری مین ربنا واتنا ما وعدتنا
علی رسلک ولاتخزنا یوم القیامۃ انک لاتخلف المیعاد اور دو رکعت **حفظ ایمان**
کی پہلی رکعت مین ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا
علی القوم الکافرین اور دوسری مین ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم یہ ہے بیان بارہ رکعت تہجد کا کہ اوابین مین آیا ہے اور ظہر کی دس رکعتون مین بھی وہی دس آیتین پڑہے پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ فائدے لکھ لے غریب ہین ۔

بیان نماز چاشت

ایضا نماز چاشت ادا کرتے اور فرماتے تھے کہ نماز چاشت کی سنت ہے لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آٹھ رکعتین پڑہی ہین یہ آپکا فعل ہے اور قول بارہ رکعت کا ہے آپنے فرمایا ہے من صلی اثنتی عشرۃ رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ بکل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو شخص پڑہے بارہ رکعت ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر دن ایک محل جنت مین جتنی اُسکی عمر ہوا ور ہر روز پڑہے تو اُتنے ہی محل پائیگا فرمایا یعنے حضرت مخدوم قدس سرہ نے کہ آٹھ رکعت مین نیت سنت کی کرے متابعاً لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور چار رکعت اخیر مین نیت نفل کی کرے تکمیلاً للفرائض بعد اسکے فرمایا کہ مینے اُسطرف دیکھا ہے کہ آٹھ رکعت پڑہتے ہین یارون نے پوچھا کہ بارہ رکعت کیون نہین پڑہتے جواب فرمایا کہ مطلوب اُنکا پاداش یعنے اجر نہین ہے وہ تو واسطے متابعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آٹھ رکعت پڑہتے ہین پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ فرزند من اس فائدے کو لکھ لے غریب ہے ۔

نماز ہر نیک وبد کے پیچھے جائز ہے

ایضا فرمایا سبق پڑہو ترتیب یہ تھی کہ اعلموا ان الصلوٰۃ جائزۃ خلف کل بر وفاجر

خلافاً للروافض فانهم لا يصلون خلف الفاجر وانما يجوز الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر اذا لم یکن مبتدعاً لان الصلوٰۃ خلف المبتدع لا یجوز ومن لم یر الصلوٰۃ جائزۃ خلف کل بر وفاجر فهو مبتدع قال حدثنا ابو الحسن قال حدثنا ابو محمد قال حدثنا ابو القاسم قال حدثنا ابو یعقوب قال حدثنا یحیی بن عبد الجبار قال حدثنا خلف بن ایوب قال حدثنا مسدد بن علی عن حماد عن عبد الرحمن عن محمد بن عبد اللہ عن مکحول الشامی رضی اللہ تعالیٰ عنهم انه قال لاصحابه فی مرض موته اربع لم احدثکم بها عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم فاحدثکم الیوم فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم لا تکفروا اهل قبلتکم وصلوا علی کل میت اهل قبلتکم وصلوا خلف کل بر وفاجر وجاهدوا مع کل امیر یعنے تو جان لے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے برخلاف روافض کے کہ وہ پیچھے بدکار کے نماز نہین پڑہتے ہین اور سوا اسکے نہین کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے جبکہ وہ بدعتی نہو کیونکہ نماز پیچھے بدعتی کے جائز نہین ہے لیکن فاسق کے پیچھے مکروہ ہے وقال مالک رحمه اللہ تعالیٰ لا یجوز تقدیم الفاسق یعنے نزدیک امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے امامت فاسق کی جائز نہین ہے اور جو شخص کہ نہ دیکھے اور اعتقاد نکرے کہ نماز جائز ہے پیچھے ہر نیک و بد کے تو وہ مبتدع ہے اور جیسے روافض و خوارج و معتزلہ و قدریہ و جبریہ و جهمیہ و دہریہ سوا انکا اقتدا کرنا ہی درست نہین ہے یہ لوگ بدمذہب ہین اور مکحول شامی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہون نے اپنے مرض موت مین اپنے یارون سے کہا کہ چار باتین

ہین کہ مین نے تمکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اُنکی حدیث نہین کی سو مین آج تمکو حدیث
کہتا ہون پس کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم نہ تکفیر مت کرو اپنے
اہل قبلہ کی یعنے اُنکو کافر مت کہو اگرچہ وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو اوپر ہر مردے
اہل قبلہ اپنے کے گو وہ بڑے بڑے گناہ کرین اور نماز پڑہو پیچہے ہر نیک و بد کے اور لڑو
دشمنون سے ہمراہ ہر امیر کے بہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے ہی

ایضاً دعای بارش و امساک آن

ایک خلق شہر سے آئی اور کہا کہ بارش کی کثرت سے گہر ویران ہوگئے اور فتح خان کے
حوض کا بند اور نائب باربک کا بند اور ایک اور بند تینون ایک ہوگئے نائب باربک کا
بند تو ٹوٹ گیا پانی مثل لب آب کے جاتا تہا اور حوض خاص علائی طرف چشمہ آب کے
جاتا تہا کبہی ایسا نہین ہوا تہا فرمایا کہ جسوقت پانی نہین برستا تہا تو دعاگو کے مزاحم
ہوتے تہے کہ پانی برسنے کی دعا کرو اور اب جبکہ بارش ہوئی تو دعاگو سے پانی روکنا
طلب کرتے ہین حوصلہ کم رکہنے ہین صبر نہین ہے بندے کو تو چاہئے کہ سب وقت مثل
خاموشون کے رہے اور یہ آیت کریمہ پڑہی یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید یعنے کرتا ہے
اللہ جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے اور مخدوم نے پانی روکنے کی دعا کی جب
یہ فقیر ہمراہ یاران دیگر کے استقبال کو گیا تو ایک خلق نے فریاد کی کہ ایک مہینا برسات
کا گزر چکا ہے گانوں مین منزل دو منزل شہر سے ایک قطرہ تک نہین برسا پانی برسنے
کی دعا اس طریق سے فرمائی اور اول و آخر درود شریف پڑہا کہ اللھم اغثنا اللھم

انزل علینا علی اھل ھذا البلد و بلاد المسلمین عینا نافعا مخدوم دام برکاتہ کی برکت سے اُسی دن پانی برسا یا نی بامراد ہوا۔

بدہ کے دن بائیسوین ماہ جمادی الاولی

کوایک خلق نے بارش رکنے کی دعا کا التماس کیا فرمایا آج بدہ کا دن ہے ہزار بار اسم اعظم کا ورد ہے یا ذالجلال والاکرام جب تمام کیا تو پانی روکنے کی دعا اس طریق سے کی کہ اللھم حوالینا ولا علینا اللھم علی الاکام والظراب وبطون الاودیة ومنابت الشجر فانقطعت یعنے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی روکنے کی دعا اس طرح فرماتے کہ اے اللہ تو ہمارے گرد اگرد پانی برسا نہ ہمپر اے اللہ بلندیونپر اور پہاڑونپر اور ندیونپر اور درختون کی جڑونپر پس پانی ٹہیر گیا آسمین قصہ ہے روی انس مالک رضی اللہ عنہ رجل دخل فی الجمعة ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قائم یخطب فقال یا نبی اللہ ھلکت المواشی وانقطعت السبل فادع اللہ ان یمسکھا عنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدیہ فقال اللھم حوالینا ولا علینا الی آخر الحدیث اور اول وآخر درود شریف پڑہا اور فرمایا کہ یہ دعا مروی ہے جب بارش بہت ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑہتے پس آن امیر روی منیر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من دعاے نزول باران و امساک باران بنویس غریب است **ایضا** فرمایا کہ بدہ جمعرات جمعہ کو روزہ رکہنا چاہیے اور واسطے قضاے حوائج کے معتکف ہونا چاہیے آج مین چاہتا تہا کہ روزہ رکہون رات کو مین نے کچہہ سحری نہین کی ورنہ روزہ رکہہ لیتا بعد اسکے

فرمایا آج بدھ کا دن ہے نماز احزاب روایت کی گئی ہے اُسکو واسطے رفع مہمات کے پڑہون
کیونکہ نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بطریق نماز تسبیح پہر فرمایا کہ مولانا
سراج الدین امام شہر میں گئے ہین دو تین دن ہوئے انشاء اللہ تعالی آتے ہین آج کہلا ہوا ہے
امامت طریقے پر کرتے ہین اور اوراد شیخ کبیر رحمہ اللہ تعالی کو نگاہ رکہتے ہین درویش
آدمی ہین اسی ذکر مین تہے کہ مولانا سراج الدین امام پہونچے سلام کیا سلام کا جواب دیا
فرمایا اسی وقت مین تمکو یاد کرتا تہا عرض کیا کہ مین پانی کی جہت سے رہگیا
آج ٹہیر گیا تو خدمت مین حاضر ہوا۔

ذکر داڑہی مین کنگہی کرنے کا
اٹہائیسوین ماہ جمادی الاولی پیر کے دن

یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ریش مبارک مین کنگہی کرتے تہے اس اثنا مین ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ جب داڑہی مین کنگہی کرے تو بہوؤن سے شروع کرے بعدہ مونچہون اور
داڑہی مین کرے کیونکہ بہوین سابق اور اصل ہین اور داڑہی و مونچہہ بعد بلوغ مرد کے ہے
والاصل مقدم علے الفرع یعنے اصل فرع پر مقدم ہے سبب تعظیم کا یہ ہے کہ بہوین
شکم مادر مین ہوتی ہین اسی جہت سے بوڑہون کی حرمت و تعظیم واجب ہے کیونکہ وہ مقدم
ہین قال علیہ الصلوٰۃ والسلام البرکۃ مع الاکابر یعنے آپنے فرمایا ہے کہ برکت بڑون
کے ساتہہ ہوتی ہے وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من لم یوقر کبیرنا ولم یرحم صغیرنا فلیس
منا ای لیس من متابعینا یعنے آپنے فرمایا کہ جو شخص بزرگی نرکہے بزرگونکی اور مہربانی

نکرے چہوڑنیرپس وہ نہین ہے ہمسے یعنے وہ ہماری پیروی کرنیوالونسے نہین ہے۔

ذکر مقامات سالک

ایضا فرمایا کہ سالک کے دو مقام ہین ایک ابتدا دوسرا انتہا مقام ابتدا صحیح کرنا
توبہ کا ہے اور یہ دو طرح ہے ایک تو شریعت و طریقت کے معاصی سے توبہ کرے جیسے
حرام و مکروہ و مالایعنی یعنے بیفائدہ امور اور بے ادبی و اخلاق بد ان سب سے توبہ کری
دوسرے ماسوی اللہ سے توبہ کرے اور مقام انتہا تمکین مع اللہ ہے اور وہ وصول
مقصود ہے اور درمیان ان دونو مقام کے چند مقام اور ہین وہ آدمی اُنکو جانتا ہے
کہ ضمن ہمعنی موجود ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ کسی چیز کی طرف ملتفت ہونا چاہیے نظر
دنیا کے نہ عقبے کے کیونکہ عاقل کو یہ تقاضا یعنے لائق نہین ہے کہ وہ مُحدث مین مشغول
ہو اور محدث وہ چیز ہے کہ اُسکا اول عدم مین ہو اُسکو وجود مین لائے دنیا و آخرت
محدث ہے خداوند قدیم اُنکو وجود مین لایا ہے اور قدیم مراد اُسچیز سے ہے کہ اُس کا
اول و آخر نہو یعنے وہ ہمیشہ موجود ہو ذات باریتعالی کی ہمیشہ موجود ہے و ینبغی
للعاقل ان یختار القدیم و یذر المحدث و لیس العاقل من یشتغل بالنعیم و
یغفل عن المنعم و قیل فی قوله تعالی و لا تطع من اغفلنا قلبه عن ذکرنا و اتبع هواه
ای شغلناهم بما لایعنیهم حتے اشتغلوا بالنعمه و غفلوا عن شهود المنعم عیب
الله تعالی نبیه صلی الله علیه و آله و سلم عن صحبة الذین اشتغلوا بالنعمه و غفلوا
عن المنعم فاهم ضعف الهمم اشتغلوا بالنعمه عن شهود المنعم یعنے عاقل کو یہ لائق

ہے کہ قدیم کو اختیار کرے اور اقبال و توجہ فرمائے یعنے اللہ تعالی قدیم ہے اور محدث کو چھوڑ دے جو کہ غیر قدیم ہے اور وہ شخص غافل نہین ہے جو کہ نعمت مین مشغول ہو اور نعمت کے دینے والے یعنے باریتعالی سے غافل ہو جائے اللہ تعالی نے ایسے لوگون کی صحبت سے اپنے پیغمبر کو منع فرمایا ہے کہ اُنکے ساتھہ صحبت نرکھین اسلئے کہ وہ سست ہمت ہین کہ وہ نعمت کے ساتھہ مشغول ہو گئے اور نعمت دینے والے سے جو کہ صاحب نعمت ہے غافل ہو گئے یہہ ویسی بات ہے کہ صاحب نعمت طرح طرح کی نعمت ایک شخص کے آگے مہیا کرے اگر وہ شخص غافل ہے تو وہ سر نیچا کر کے نعمت کے ساتھہ مشغول ہوگا سر نہ اُٹھائیگا اور صاحب نعمت کی طرف مونہہ نکریگا وہ صاحب نعمت کہیگا کہ یہ شخص کم عقل ہے کہ اسنے کچھہ بھی طرف میرے التفات نکیا کیونکہ صاحب اس نعمت کا تو مین ہون جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے رباعی

اہل نظر کہ عالم تحقیق دیدہ اند ؎ عشق ترا بملک دو عالم خریدہ اند ؎ چندین ہزار دلبر زیباست در جہان ؎ ترک ہمہ گرفتہ ترا برگزیدہ اند ؎ صاحب بصیرت کا کام نہین ہے کہ ہمسے بیگانہ ہونا اور ہوی سے آشنا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس مایۂ اصل سالک ست۔

اونتیسوین تاریخ ماہ جمادی الاولی منگل کی دن اشراق کے وقت

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا شیخ خضر نے عرضداشت خدمت مین بہیجی اور اس فقیر نے پیش کی کیفیت یہ تہی کہ اس فقیر کو بادلقوہ زحمت دیتی ہے بسبب اُسکے خدمت سعادت مین آنا نہین ہوتا ہے پوچہا فرزند من وہ شیخ خضر جو کہ شیخ رکن الدین کے مرید ہین

میں نے عرض کیا جی ہاں دعا کی اور تعویذ دیا اور اُس عرضداشت میں ذکر اس فقیر کا اور
اس فقیر کے بھائیوں کا بھی تھا تو پوچھا کہ شیخ خضر سے تیری ملاقات ہوئی ہے میں نے عرض
کیا جی ہاں **ایضاً** فرمایا فرزند من سبق پڑھ میں نے شروع کیا ترغیب اسمیں تھی کہ اعلم
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حفظ الصلوٰۃ بالجماعۃ ورأہا واجبۃ فمن لم یر
حفظ الصلوٰۃ بالجماعۃ واجبۃ فھو مبتدع یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نگاہ
رکھتے نماز کو ساتھ جماعت کے اور اسکو واجب دیکھتے پس جو شخص نہ دیکھے حفظ نماز بجماعت
کو واجب تو وہ اہل بدعت یعنے بدعتی ہے بعد اسکے فرمایا کتاب فقہ میں ہے کہ جماعت
میں چار قول ہیں قیل فرض عین وقیل فرض کفایہ وقیل واجبۃ وقیل سنۃ مؤکدۃ
والاصح ذلک اور یہ نظم کتاب متفق کی پڑھی وبالجماعۃ الصلوٰۃ جملۃ
واجبۃ او سنۃ مؤکدۃ او فرض عین او کفایۃ علے حسب اختلاف واردہ
فاعقلا اور ایک قول پر فرض ہے اس فقیر نے عرض کیا کہ قول پر امام داؤد طائی قدس
سرہ کی جماعت فرض ہے فرمایا کہ انکے قول پر فریضہ ہے وتمسک بھذہ الآیۃ قولہ تعالے
وارکعوا مع الراکعین یعنے امام داود رح نے اس آیت سے جماعت کے فرض ہونے پر تمسک
کیا ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور تم نماز پڑھو ساتھ نماز پڑھنے والوں کے امام داود طائی
منجملہ میرے پیروں کے ہیں ہمارا خرقہ طرف انکے پہونچتا ہے اور یہ پیر ہیں امام معروف کرخی
رضی اللہ عنہ کے اور مرید ہیں امام حبیب عجمی رضی اللہ عنہ کے انکا قول ہمکو الیق یعنے لائق تر ہے
فرمایا کہ اگر کوئی تارک جماعت ہو جائے اور گوشے میں بیٹھ رہے تو ہرگز ایسا آدمی کوئی

حفظ رسالہ ... واجب

چیز نہو گا بلکہ دنیا و آخرت مین معاقب ہو گا نعوذ باللہ منہ اس باب مین بہت سی تشدید
وعید کی ہین **ایضا** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تارک الجماعۃ ملعون
یعنے جماعت کا تارک ملعون ہے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین
اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور کی نماز ظہر مین یہ فقیر خدمت مین حاضر تہا ایک فائدہ
بیان فرمایا کہ ظہر یہ دس رکعت ہین جو کہ بعد ادائے ظہر کے مروی ہے مشائخ اوسطرف کے
یہ آیتین جو تہجد مین آئی ہین پڑہتے ہین اور مین بہی پڑہتا ہون اور دو رکعت استحباب
مین یہ دو سورتین بہی مروی ہین پہلی رکعت مین سورہ قدر اور دوسری مین سورۂ
کوثر یہ بہت آسان ہے پس روی مبارک برین فقیر و یاران دیگر آوردند فرمودند فرزند
من بنویس **ایضا** فرمایا کہ مشائخ کو مکاشفہ ہوتا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ایک لحظہ ہو
دیکہی ہوئی کو بن دیکہا کرتے ہین بلکہ اول حال دیگر بیشود یعنے پہلا حال دوسرا ہو جاتا
ہے اگر دیکہا ہوا رہجائے تو وہ حال ہوتا ہے انکو پہر مبتلا نہونا چاہیے اسلیے کہ وہ شاغل
پڑجاتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم منبر پر وعظ فرمارہے تہے کہ اس درمیان مین مکاشفہ ہوا چہرۂ مبارک یارون
کے طرف کیا اور فرمایا سلونی اخبرکم مادمت فی مقامی یہ حدیث صحیح مشارق
مین ہے یعنے تم مجہسے پوچہو جو چاہو مین تمکو اُسکی خبر دونگا جب تک کہ مین اس مقام
یعنے منبر پر ہون ایک صحابی اپنے پانونپر کہڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قافلہ
دمشق کو گیا ہے وہ کب آئیگا آپنے فرمایا یہ ہے وہ قافلہ دروازۂ مدینہ پر پہونچا ہے

ذکر شیخ جمال الدین اچہوی رضی اللہ عنہ

ابہی دروازے پر آئے گا مین دیکہہ رہا ہون واقعہ اُسی طرح تہا بعد اُسکے فرمایا کہ اُسطرف
دعاگو کو اہل مکاشفہ نے وہ جگہہ دکہائی کہ جہان شیخ جمال الدین اچہوی رحمہ اللہ تعالے
دریا مین وضو کرتے اور عدن بن فقیہ بصّال کی ملاقات کرتے ہہے اپنے عہد مین بڑے
بزرگ تہے **ایضا** فرمایا پانچ چیز ین ہین عالم غیب سے کہ سوا خدا ہی تعالی کے اور کوئی
اُنکو نہین جانتا ہے جیسا کہ خود اُسے اپنے کلام مجید مین اُنکو بیان فرمایا ہے قولہ تعالے

بیان علوم غیب

ان اللہ عندہ علم الساعة وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری
نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر
یعنے بیشک نزدیک اللہ کے ہے علم قیامت کا کہ کب آئے سبب قیامت کے پوشیدہ
رکہنے کا یہ تہا کہ اپنے کلام مین فرمایا ہے ان الساعة اٰتیة اکاد اخفیہا لتجزی
کل نفس بما تسعی یعنے بیشک قیامت آنیوالی ہے مین اُسکو پوشیدہ رکہتا ہون
تا کہ بدلا دیا جائے ہر نفس ساتہہ اُس چیز کے جو وہ سعی کرتا ہے جلد یعنے اگر مین علم قیامت
کا ظاہر کردیتا تو سب لوگ بیدار ہوجاتے اور اُسدن کے منتظر رہتے اور عمل زیادہ کرتے
مخلص کی قدر نہ ہوتی مخلص وہ ہے کہ قیامت و احوال قیامت سے بالغیب خائف
ہو اور یقین کرے قیامت کے علم کو ہمارے پیغمبر علیہ السلام اور کوئی پیغمبر علیہ السلام
نہین جانتا تہا اللہ سبحانہ فرماتا ہے یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰہا قل
انما علمہا عند ربی لا یجلیہا لوقتہا الا ہو ثقلت فی السموات والارض لا تاتیکم
الا بغتة یسئلونک کانک حفی عنہا قل انما علمہا عند اللہ ولکن اکثر الناس

لا یعلمون یسئلک الناس عن الساعة قل انما علمها عند اللہ وما یدریک لعل الساعة تکون قریبا اور فرمایا یسئلونک عن الساعة ایان مرسٰہا فیم انت من ذکرٰہا الی ربک منتہٰہا اور جگہ فرمایا ہے قل ان ادری اقریب ام بعید ما توعدون ان انا الا نذیر مبین وعندہ علم الساعة دوسری چیز علم غیب کی یہہ ہے کہ وہ اوتارتا ہے مینہہ کو کوئی نہین جانتا ہے کہ پانی کب برسے گا تیسری چیز یہہ ہے کہ جانتا ہے اُسچیز کو جو رحمون مین ہے نر ہے یا مادہ نیک ہے یا بدمرد ہے یا نامرد بدبخت ہے یا نیکبخت صالح ہے یا فاسق ایک ہے یا دو وہی جانتا ہے اگر دوسرا جانے اور اُسکو معلوم ہوجاے تو وہ اُسکو دوست نرکھے پیٹ سے دور کرڈالے چوتھی چیز یہہ ہے کہ نہین جانتا ہے کوئی نفس کہ کل کیا کریگا اور اگر کہے کہ کل ایسا کرونگا تو انشاء اللہ کہے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یون خطاب فرمایا ہے ولا تقولن لشیٔ انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مت کہو کسی چیز کو کہ بیشک مین کل ایسا کرونگا مگر انشاء اللہ کہو پانچوین چیز یہہ ہے کہ کوئی نہین جانتا ہے کہ کون زمین مین مریگا اور کہان دفن ہوگا یہہ پانچ چیزین علم غیب ہین انکو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہے اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ وہ کوئی خبر کہتا ہے یا کوئی دکھاتا ہے تو اُسکو غیب تصور مت کر اوسکو کشف کہتے ہین اگر تیرا وہ مرتبہ ہوجائیگا تو تو بھی دیکھے گا ولیکن تو کب دیکھہ سکتا ہے تو تو دنیا مین ملوث ہوگیا ہے اور جسچیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہین ہے اگرچہ بظاہر غیب معلوم ہوتی ہے فکل ما یعلم المخلوق فانہ لیس بغیب لقولہ تعالی لا یعلم الغیب الا اللہ وقولہ تعالی

قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ ۔ اور خود اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم کو یوں خطاب فرماتا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب
ولا اقول لکم انی ملک ان اتبع الا ما یوحی الی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تم
کہو کہ میں نہیں کہتا ہون تمسے کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہون
اور نہ میں تمسے کہتا ہون کہ میں فرشتہ ہون میں تو اُسی چیز کا اتباع کرتا ہون جو میرے
طرف وحی کیجاتی ہے میں دعوی نہیں کرتا ہون کہ کذب ہو قولہ تعالی وعندہ مفاتح
الغیب لا یعلمہا الا ہو وقولہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ
ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر
لقوم یؤمنون یعنے جس چیز کو کہ مخلوق جانتی ہے وہ غیب نہیں ہے اُسکو کشف کہتے ہیں اسلئے
کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ نہیں جانتا ہے غیب کو کوئی مگر اللہ تعالی یعنے آسمان والے
فرشتے نہیں جانتے ہیں اور زمین والے آدمی و جن و پری نہیں جانتے ہیں اور جو کوئی
زبان سے کہے کہ میں غیب جانتا ہون تو وہ کافر ہو جاے جن و پری کے غیب نہ جاننے
کی یہ آیت کریمہ دلیل ہے قولہ تعالے فلما قضینا علیہ الموت ما دلہم علی موتہ
الا دابۃ الارض تاکل منساتہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا
فی العذاب المہین یعنے جسوقت کہ ہمنے حکم کیا سلیمانؑ پر موت کا تو وہ مر گئے اور وہ عصا
پر تکیہ لگائے ہوئے تھے اونکی ہیبت سے دیو پری و حوش و طیور سب کام میں لگے تھے
کسی کو قدرت نہ تھی کہ اُنکے پاس جاے دیکھے کہ مردہ ہیں یا زندہ آگاہ نہیں کیا اُنکو اُنکے

مرنے پر مگر زمین کے کیڑے نے کہ وہ اُنکے عصا کو کہاتا نہا یعنے اُس کیڑے نے اُسکے عصای
مبارک کو کہالیا اور سودہ کر دیا تو وہ گر پڑے پہر جب وہ گر پڑے تو جنون نے یہ بات جان لی
کہ وہ اگر غیب دان ہوتے تو عذاب خوار کرنیوالے میں نہ ٹہرتے جو کہ اونکو سلیمان علیہ السلام
کے ہاتہہ سے پہونچتا تہا اور کوئی پیغمبر غیب نہین جانتا ہے اللہ ہی کے نزدیک کنجیان
غیب کی ہین نہین جانتا ہے اُنکو مگر وہی اور آپ کو خطاب فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم تم کہدو کہ مین مالک نہین ہون واسطے اپنی جان کے سود کا نہ زیان کا
مگر جو اللہ چاہے اور اگر مین غیب جانتا تو بہت خیر جمع کر لیتا اور مجہکو برائی نہ لگتی نہین
ہون مین مگر ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا واسطے اُن لوگونکے جو ایمان لاتے ہین
پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این بیان علم غیب بنویس
غریب است **ایضا** ذکر کشف قبور کا نکلا فرمایا اُن دنون مین کہ دعاگو مکہ مبارک مین
تہا تو شیخ عبد اللہ یافعی قدس اللہ سرہ نے دعاگو کو قبرین دکہائین اور فرمایا ھذا ملتانی
و ھذا اوچی من بلادک و ھذا خراسانی و ھذا ھندی و ھذا
مصری و ھذا شامی و ھذا عراقی و ھذا بغدادی و مثلہ یعنے قبرون کی طرف
اشارہ کیا کہ یہ شخص ملتان کا ہے اور یہ اوچہ کا ہے تیرے بلاد کا اور یہ خراسان کا ہے
اور یہ ہندستان کا ہے اور یہ مصر کا ہے اور یہ شام کا ہے اور یہ عراق کا ہے اور یہہ
بغداد کا ہے اور مثل اسکے مکاشفہ سے کہتے تہے اُس جگہہ لاتے ہین کہ جو آدمی اُسکے
لائق ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین

فائدہ

قدس اللہ سرہ ہر کے دن واسطے زیارت اپنی والدہ کے جاتے اور اُنکی والدہ کا دفن بلبان
مین اُس جگہہ ہوا تہا کہ جسکو پیران تیری کہتے ہین نیزی خطا ہے منواتری کو کہتے ہین غرضکہ
روز سہ شنبہ کو خانقاہ سے باہر آئے دعاگو اور دعاگو کے اُستاد مولانا نورالدین دونون
ہمراہ رکاب چلے مقام مذکور مین والدہ کی زیارت کی اُس جگہہ سے ذرا پیچہے آئے چار تکبیرین
نماز جنازے کی کہین ہمنے بہی اقتدا کیا ہین لیکن اپنے اُستاد سے کہا کہ آپ شیخ سے پوچہو کہ یہ
چار تکبیرین کیا تہین اُنہون نے کہا کہ میری حد نہین ہے یعنے میرا منصب نہین ہے کہ
مین پوچہون ہم آتے تہے کہ شیخ ہماری طرف اپنا مونہہ لائے اور فرمایا تم جانتے ہو اِسجگہہ
مولانا شمس الدین کو دفن کیا ہے پائنتی میری والدہ کے اُسجگہہ ایک نشان بہی کیا آخر
چند زمانے کے بعد جس جگہہ کہ اونکو اُنکے لڑکون نے دفن کیا تہا وہان سیلاب پہونچا
تو اُنہون نے چاہا کہ اُنکو قبر سے باہر نکالیں دوسری جگہہ دفن کرین دعاگو نے منع کیا
کہ اُنکی قبر کو مت کہودو اُنہون نے دعاگو کا کہنا نہ سُنا قبر کہولی تو دیکہا کہ وہ قبر مین نہی
مناسب اسکے دوسری **حکایت** بیان فرمائی کہ خادم دعاگو اخی علی بدر حسن اُس وقت
مین کہ اُسنے انتقال کیا دفن اُسکا مدینۂ مبارک مین نہا روضۂ حضور مصطفے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے گنبد کے پیچہے دفن کیا دعاگو نے نشان بہی کیا اور زیارت بہی کی پہر مین
اُسکی قبر کے پاس نہ گیا اسلیئے کہ اُسکو نوا وجہ سے مدینے مین لیگئے بعد اسکے فرمایا کہ مینے
یہہ بات حدیث صحاح مین پائی قولہ علیہ السلام ان اللہ تعالی ملائکۃ تعالی لہم
نقلہ ینقلون المیت من مکان الی مکان یعنے آپنے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے کے

کئی فرستے ہین کہ اُنکو نقلہ کہتے ہین وہ نقل کرلے ہین مردے کو ایک جگہہ سے طرف دوسری
جگہہ کے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث بنویس
محجن تمام سن۔

ایضاً بدہ کی رات غرہ ماہ جمادی الآخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فائدہ استقبال قبلہ کا بیان فرمایا کہ کتاب
مین ہے القبلہ بین المغربین والجدی القطب یکون علی اذنہ الیمنیٰ ویکون
یمین المصلی حصتان وفی یسارہ حصۃ واحدۃ یعنے قبلہ درمیان دو مغرب
کے ہے مغرب اقصے گرمی کے اور مغرب اقصے سردے کے پس دو حصوں کو دائین
طرف چہوڑے اور ایک حصے کو بائین جانب اور ستارہ قطب بنا گوش بر ہے **ایضاً**
فرمایا ینبغی للمصلی فی الصلوۃ ان یفعل ثلثۃ اعمال علی طریق الاستحباب
احدھا اذا غلب السعال یضع یدہ علی فمہ والثانی اذا دخل الثوب فی المقعد
یخرجہ والثالث اذا عری رجلہ سترہ وھذا اذا کان اخوۃ المسلمین فی خلفہ
یعنے نماز پڑہنے والے کو نماز مین تین چیزین مستحب ہین ایک یہہ ہے کہ جسوقت جمائی
آئے تو ہاتہہ موہنہ پر رکہے تاکہ شیطان اندر نہ جائے جمائی نماز مین مکروہ ہے اگر موہنہ کو
کہلا ہوا رکہے دوسرے یہہ ہے کہ اگر کپڑا دبر مین چلا جائے تو اُسکو نکال لے تیسرے
یہہ ہے کہ وقت قعدے کے اگر پانون برہنہ ہو جائے تو اُسکو کرتے کے دامن سے ڈہانکلے
اور یہ اُسوقت ہے کہ برادر مومن پیچھے بیٹہا ہو تاکہ وہ کف پا کو برہنہ نہ دیکہے جیسا کہ دعا گو

کرتا ہے اور یہ معمول مخدوم ہے پس روے مبارک برین فقیر آورد و فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس و نگیر ید شاب باشد **ایضا** تفسیر اس آیت کریمہ کی بیان فرمائی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ای اتنا فی الدنیا سلامة الایمان و فی الاخرة لقاء الرحمن وقنا عذاب الفرقان والهجران وهو اشد من عذاب النیران یعنے دے ہمکو دنیا مین سلامتی ایمان کی اور آخرت مین دیدار رحمن کا اور نگاہ رکہہ ہمکو عذاب ہجران سے یعنے فراق و جدائی سے پہر فرمایا کہ عجیب معنی ہین کسی تفسیر مین نہین ہین پس روی مبارک بر بن فقیر آورد و فرمودند فرزند من تفسیر این آیہ وسہ چیز کہ مصلی را مستحب ست و تقریر ازان قبلہ کہ گفتم جملہ بنویس **ایضا** شب مذکور مین تہجد کے وقت یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا بات ذکر مین تہی فرمایا کہ ذکر علانیہ بہتر ہے یا خفیہ بہتر ہے دونو حدیث صحاح مین ثابت ہین قوله علیه الصلوٰة والسلام افضل الذکر الخفی اور ذکر خفی اُسکو کہتے ہین کہ زبان بند کرے اور دل سے کہے نہ یہ کہ آہستہ کہے لفظ خفی کا اضداد سے ہے بمعنی سر و جہر دونو کے آیا ہے سماع اسکا مراد نہین ہے مین اس بات کا سماع رکہتا ہون اور خفیہ مین عدم علم ہے اور علانیہ متعدیہ ہے دوسرے کو پہونچاے مذاکرہ ہوتا ہے جیسے کہ حدیث صحاح ہے کلمات قدسی مین ہے من ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی ومن ذکرنی فی ملاء ذکرته فی ملاء خیر منه یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے جو کوئی یاد کرے مجہکو آہستہ و تنہا تو مین بہی اُسکو یاد کرون آہستہ و تنہا اور جو کوئی یاد کرے مجہکو

مجمع مین تو مین بہی اُسکو یاد کرون مجمع مں عرش سے تحت ثرے تک سا نہہ مقرب
فرشتون کے بہتر اُس سے کہ اُسکو خفیہ مین یاد کرون بعد اسکے فرمایا کہ علاقہ مین ٹہکانا
سلطان کا ہے کہ جہانتک ذکر کی آواز سُنی جاوے وہانتک سلطان کی ولایت وحکومت
نہووے کہ وہ نزدیک ہو جیسے کہ اذان ہے کہ جہانتک سُنی جاتی ہے وہانتک شیطان
نہیں آسکتا ہے اور وہ بہی ذکر ہے ذکر جہر مکروہ نہیں ہے اگر مکروہ ہوتا تو اس مدح پر
ممدوح نہوتا اور ذاکر مثاب نہوتا مخدوم ادام اللہ برکاتہ نے اس نص سے مسئلہ ذکر
بعد ادائے مکتوبات کے باجتہاد استنباط کیا ہے اسی درمیان مین فرمایا کہ پانچون وقت
بعد ادائے فرائض حلقہ مین کہڑے اور بیٹہے ذکر کرین لقولہ تعالی فاذا قضیتم الصلوٰۃ
فاذکروا اللہ قیاما وقعودا ای اذا تممتم الصلوٰۃ یہان قضا بمعنی ادا ہے لان الاداء
تسلیم عین الواجب والقضاء تسلیم مثل الواجب ویستعمل احدہما مکان الآخر
استعارۃً یعنے اسلئے کہ ادا سپرد کرنا عین واجب کا ہے اور قضا سونپنا ہے واجب کا
اور ہر ایک اُن دونون سے بجائے دوسرے کے مستعمل ہوتا ہے بطور استعارہ کے
اور الصلوٰۃ مین الف ولام عہد کا ہے یعنے جسوقت تم نماز فرائض ادا کر چکو تو ذکر کرو
خدائیتعالے کا کہڑے اور بیٹہے اول قیام فرمایا پہر قعود کا ذکر کیا تو اول کہڑے ہو کر ذکر
کرین بعد اُسکے بیٹہ جائین روایت کیا گیا ہے کہ ۲۳ بار کلمۂ لا الہ الا اللہ مد سے کہین
جیسا کہ مین نے ہارون کو تلقین کیا ہے نفی کو بائین جانب سے سیدہی جانب پر مارے
وہانتک کہ سانس یاری دیوے پہر اثبات بائین جانب کو کرے اور دو صفین کرین ۲۳ بار

اُسطرح او ۱۰۰۔ ۳۳ بار اسطرح بعد فراغ کے صاحب صدر ہاتھہ دعا کے واسطے اُٹھائے
اور یہ دعا پڑھے اللھم اجعلنا مع الذاکرین اجعلنا مع الذاکرین و احشرنا
مع الذاکرین واجعلنا مع الذاکرین المقربین والواصلین برحمتک یا ارحم الراحمین
والحمد للہ رب العالمین بحق محمد و آلہ اجمعین صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم
اور آخر درود شریف پڑہے بعد از ان روے مبارک بر بن فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من این طریق ذکر و بہر دو حدیث در باب ذکر و بیان آیہ کہ گفتم بگیر مدون بنویسد جہت
تمام ست بعد اسکے فرمایا کہ اُسطرح کار رون مین کیا خوب رسم ہے کہ پانچوں وقت بعد
پانچون نمازون کے ذکر بلند کہتے ہین اور حلقہ کرتے ہین جیساکہ مین نے کہا اور صبح کی نماز
مین بعد اشراق کے دعا کو بہی اوچہہ مین چند زمانہ کہتا تہا پانچون وقت جب مین اُسطرح
سے آیا تو مخدوم والد قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ تو کثرت ذکر سے والہ ہو جائیگا اور پہاڑ
و صحرا مین رہیگا بعد اسکے مین نے اپنے طرف سے وکیل کر دیا ابتک اوچہہ کی خانقاہ مخدوم
مین وہی ذکر کرتا ہے فرمایا کہ چند زمانے سے میرے دل مین ہے کہ یہان بہی کسی کو وکیل
کر دون تاکہ پانچون وقت حلقون مین یارون کے ساتہہ ذکر کیا کرے سید صدر الدین محمد
کو وکیل کر دیا اس اثنا مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے افضل الاشیاء لسان ذاکر
وقلب خاشع و زوجۃ تعینہ علی ایمانہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے فرمایا کہ بہترین چیزون کی تین چیزیں ہین زبان خدا کی یاد کرنیوالی اور دل خدا سے
ڈرنیوالا اور بی بی کہ مدد کرے مرد کی اُسکے ایمان پر یارون نے پوچہا کہ بی بی کا مدد

ذکر بیان صلاح معین مرد و زن

کرنا کیسا ہے جواب فرمایا کہ امانت ایمان کی یہ ہے کہ عورت واسطے مرد کے صلاحیت مین کوشش کرے اور اسباب صلاحیت کا واسطے اُسکے موجود رکہے جیسے سردی مین گرم پانی تاکہ سردی مرد کو کاہلی مین نہ لاوے اور اگر مرد سو جاوے تو اُسکو وقت پر جگا دے اور کہے کہ نماز پڑہ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ لڑکون کی مان تہجد کے وقت مجہسے پہلے اُٹہتین جسوقت کہ وہ تہجد تمام کر چکتین تو بعد اُسکے دعا گو کو بیدار کر دیتین بی بی انسی جا بیٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لکہہ لے سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی واعلم ان المؤمن لا یکفر بالذنب ولا یخرج من الایمان والدلیل علیه قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة نصوحا سماهم مومنین وان صدر منهم الزنا وشرب الخمر وغیر ذلك وکذا انما نهی الله عبده آدم عن اکل الشجرة وقربانها فلما اکل الشجرة قال وعصی آدم ربه فغوی ولم یقل وکفر آدم وکذا انما شرب هاروت وماروت الخمر وقتلا النفس وزنیا اختارا عذاب الدنیا علی عذاب الآخرة ولو یکفرا فکذلك لم یکفر احد بالذنب یعنے جان تو کہ مومن گناہ سے کافر نہین ہوتا ہی اور ایمان سے نہین نکلتا ہے ولیکن فاسق ہو جاتا ہے جیسے کہ کافر اگر ساری نیکیان کر ڈالے تو وہ کفر سے باہر نہین آتا ہے دلیل اسپر یہ ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا اے مومنو تم توبہ کرو طرف اللہ کے توبہ نصوح اُنکا نام مومن رکہا اگرچہ اُنسے زنا و شراب پینا وغیرہ صادر ہووے اور اسیطرح جبکہ اللہ تعالی نے اپنے بندے آدم علیہ السلام کو درخت کے کہانے اور اُسکے پاس جانے سے منع فرمایا تو جسوقت آدم نے اُس درخت کو کہا لیا

توفرمایا کہ نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی سو وہ بہک گیا اور یون نہیں فرمایا کہ آدم
کافر ہوگئے اور اسی طرح جسوقت ہاروت و ماروت نے شراب پی لی اور زنا کا قصد کیا
تو اُنہون نے دنیا کے عذاب کو آخرت کے عذاب پر اختیار کیا اور وہ کافر نہوئے سو
اسی طرح گناہ سے کوئی کافر نہین ہو جاتا ہے جب سبق اس فقیر کا اس آیت مین پونہچا
کہ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا تو فرمایا کہ نصوح بروزن فعول ہے واسطے مبالغے کے
اسکی وجہ اشتقاق کی تین طریقے ہین جو مین نے سُنے ہین نصوح من النصح ای الخلوص او
من النصح وھو الوعظ او من النصاحۃ وھی الخیاطۃ یعنے نصوح مشتق ہے نصح سے
جو بمعنی خلوص ہے یا نصح بمعنی وعظ سے یا نصاحت بمعنی خیاطت سے یعنے سینا پس معنی
توبۂ نصوح کے یہ ہوئے کہ تم توبۂ خالص کرو یا توبہ وعظ و نصیحت کرنیوالی اور گناہ سے
باز رکھنی والی کرو یا توبہ دین کی پارہ بدگیون کی سینے والی کرو معنی یہ ہین اور جو شخص
یہ کہتا ہے کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا تو یہ کفر ہے اسلئے کہ اگر اسجگہہ یہ معنی ہوتے
تو نصوح مضاف الیہ مجرور اور توبہ مضاف ہوتی عبارت یون ہوتی کہ توبوا الی اللہ
توبۃَ نصُوحٍ اور یہ کسی قرارت شاذ مین بہی نہین آیا ہے نعوذ باللہ یہ حق کی کہے ہوئی کو
بدلنا ہے اور بدل ڈالنے مین اللہ تعالی نے یون فرمایا ہے فمن بدلہ بعد ما سمعہ
فانما اثمہ علی الذین یبدلونہ اور یہان نصوحا توبہ کی صفت ہے اور توبہ موصوف
ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مین ایک دن مجلس وعظ مین تہا واعظ
نے اس آیت کا بیان کیا اور کہا کہ نصوح نام ایک مرد کا تہا ایسا ایسا قصہ شروع کیا

مین نے اُس واعظ سے کہا کہ تو کافر ہو گیا تو کلمۂ شہادت کہہ اُسنے ایسا ہی کیا اور وہی تین معنی
جو بن لے بیان کئے اُس سے کہے پہر یارون کے طرف متوجہ ہوئے فرمایا مننے بہی یہ معنی
کسی واعظ سے سُنے ہین بعض لے کہا کہ مین نے سنے ہین فرمایا کفر ہے واعظون کو یہہ
معنی تلقین کرنے چاہئیں جو مین نے کہے بہتر ہوگا ورنہ وہ غلط کرتے ہین توبہ نصوحا
فعول من المبالغة للناصح وقیل واثقه وقیل صادقه وقیل خالصه من تفسیر
الامام النسفی والتوبة النصوح للمبالغة فی النصح التی لا یکون العائد معها
معاودا للمعصیة وقال الامام الحسن البصری رضی الله عنه توبة نصوحٌ
هی ندامة بالقلب والاستغفار باللسان والترک بالجوارح واضمار ان لا یعود
نصوح فعول ہے نصح سے بعض کہتے ہین توبۂ نصوح توبۂ عہد کی ہوئی کو کہتے ہین کہ کوئی
معصیت نہ کرے اور بعض کہے ہین توبہ نصوح توبۂ صادق ہے عکس کاذب اور بعض نے
کہا کہ توبہ نصوح توبۂ خالص ہے خلاف نفاق کے اور توبۂ نصوح مبالغہ ہے نصیحت مین
یعنے وہ توبہ کہ اُسکا تائب معصیت کی طرف پہرنے کی نیت نہ کرے حضرت امام حسن بصری
رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ نصوح پشیمانی ہے دل سے اور بخشش مانگنا ہے زبان سے اور
چھوڑنا معصیت کا ہے اعضا سے یعنے اپنے وجود کو معصیت و نافرمانی سے نگاہ رکھے
اور پوشیدہ رکھنا ہے دل مین کہ معصیت کی طرف عود نہ کرے اور یہ عربی **رباعی**
پڑہی الٰهی کم ترکت علی الخطایا ٭ فهب لی توبة قبل المنایا ٭ ندمت ندامة
ادعو الیکا ٭ سیغفر زلتی رب البرایا ٭ پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من

یہہ بیان تو نہ نصوح کا ہے جو مین نے بیان کیا غریب ہے اسکو ملفوظات مین اسلئے لایا تاکہ دوسرونکو
فائدہ حاصل ہو چشم مبارک ہون آنسو بہر لائے اور یارونہانے بہی موافقت کی یاریکی
ترتیب شروع سبق سے یہانتک حق من اس فقیر کے تہی

دعائے بردہ گریختہ

ایضا فرمایا کہ جسوقت کسی کا غلام بہاگ جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اول
و آخر درود کہے یا جامع الناس لیوم لاریب فیہ اجمع علیہ ابقہ اور اگر لونڈی
ہو تو بتا رتانیث ابقتہ کہین اور اگر بہت سے غلام بہاگ گئے ہون تو اوابقہ بجمع
کہین جیساکہ دعاگو کہتا ہے یہ دعا معمول مخدوم ہے پس روی مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس این دعا را **ایضا** ایک سید عربی بوڑہا اُسے
ساٹہہ حج کئے تہے اور ایک سو بیس برس کی عمر تہی کعبہ مکرمہ کا مجاور تہا زبان عربی مین
کہا فارسی نہین جانتا تہا ای اخی البلد من العرب لاسبا قک یا اخی ویاسیدی
قطب العالم حضرت مخدوم نے فرمایا نعل اللہ منک انا اح لکم و کم من رجل
جاؤ امعکم سید نے کہا جاء معی ثلاثہ نفر انا والغلام والجاریۃ والمرکب
عیش لی الحرۃ والعلوفۃ مادمت معک حضرت مخدوم نے فرمایا مین نے قبول کیا
اور مزاح یعنے خوش طبعی فرمائی یا سید جاریتک شابۃ سید نے کہا نعم فرمایا
نحن نشتری الجاریۃ ان سید وھی شابۃ سید نے کہا لا یا سیدی نقضی
الحاجۃ وتاکلہ سید عربی نے کہا کہ مین آتا ہون طرف تمہارے عرب مجاور کعبہ

سے واسطے تمہارے اشتیاق کے اے سید بزرگ آور اے قطب عالم مخدوم نے فرمایا
اللہ تمسے قبول کرے مین تمہارا بہائی ہوں تمہارے ساتہہ کتنے آدمی آئے ہین کہا
بین ہوں اور لڑکا ہے اور لونڈی ہے اور سواری ہے تم میرے واسطے حجرہ و وظیفہ مقرر
کرو جب تک کہ مین تمہارے ساتہہ ہون مخدوم نے فرمایا میں نے قبول کیا حسن خادم
کو حساب کیا علونہ، حجرہ معین کر دیا اور مطائبہ کیا کہ تمہاری لونڈی جوان ہے کہا ہاں
فرمایا ہم تمہاری لونڈی کو خرید لین گے تم تو بوڑہے وضعیف ہو گئے ہو اور وہ جوان
ہے کیونکر رہیگی کہا نہین وہ حاجت کے کام آتی ہے۔

تیسری جمادی الآخرہ جمعہ کے دن

بعد نماز کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا مخدوم کو پیٹ کی تکلیف تہی طبیب
ملک سے فرمایا کہ تم اچہے آئے کو توال نے کچہہ دوا بہیجی یہ طبیب ہندو تہا اُس سے کہا
ھداک اللہ یعنے اللہ تجہے راہ راست دکہائے اور مسلمانی روزی کرے فرمایا فتاوی
مین ہے سوال المریض للطبیب جائز وان کان کافرا یعنے پوچہنا بیمار کا طبیب سے
درست ہے گو وہ کافر ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
مسئلہ بنویس۔

نماز حفظ ایمان

ایضا فرمایا حدیث صحاح مین ہے من صلی یوم الجمعہ اربع رکعات علی الدوام
و یقرأ فی کل رکعہ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ معہما کان او مسافرا سواء

ترجمہ — طبیب ہندو ... [illegible]

كان فى اول ذلك اليوم او فى آخره فاذا فرغ يقول لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم مائة مرة حفظ الله ايمانه یعنے جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین ہمبستہ اور پڑہے ہر رکعت مین سورۂ اخلاص گیارہ بار مقیم ہو یا مسافر یہہ شرط نہین ہے کہ وہی آدمی پڑہے جسپر جمعہ واجب ہے برابر ہے کہ اول دن مین ہو یا آخر دن مین پہر جب فارغ ہو جائے تو لاحول ولا قوة الا بالله العلى العظيم سو بار کہے اللہ تعالے اُسکے ایمان کو نگاہ رکہے

نماز تسبیح بجماعت

ایضا فرمایا کہ شب جمعہ کو نماز تسبیح بجماعت سنت ہے لاغیر ہا اسلیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب جمعہ کو نماز تسبیح ہمراہ اصحاب کے بجماعت پڑہی ہے پس شب جمعہ کو سنت کی نیت کرے متابعۃ الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور غیر مین بنیت نفل کی کرے تکمیلا للفرائض۔

نیت نماز

ایضا فرمایا کہ نیت نماز کی یون کرین کہ متوجها الى جهة عرصة الكعبة اسواسطے کہ مین نے کتاب مین پایا ہے ينبغى للمصلى ان ينوى جهة عرصة الكعبة لان الكعبة تحول لزيارة الاولياء یعنے اسلیئے کہ کعبہ کو واسطے زیارت بعض اولیاء کے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد بنویس غریب ست

ایضا فرمایا سرین ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ ام المومنین رضے اللہ عنہا کو لڑکپن مین حبشیون کا تماشا دکہاتے تہے آپنے اسلیئے منع

[illegible]

نہین کیا کہ وہ بالغ نہ تھین درست ہے کہ مردون کو دیکھین اسیجگہہ فرمایا کہ اگر کوئی عورت
یا لڑکی کپڑے کی صورت سے کھیلے جو کہ لڑکیان بصورت آدمی کپڑے سے بناتے ہین تو
اُنکو منع نکرین اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
کو منع نہین فرماتے تھے بلکہ عورتین اور لڑکیان پڑوسیون کی آتین اور گڑیون سے
کھیلتی تھین فرمایا اگر کوئی اسیجگہہ سوال کرے کہ جس گھر مین صورت ہو تو اُسمین نماز مکروہ
ہے اور فرشتے نہ آئین پس آپ کیون منع نکرتے تھے تو اُسکا جواب یہہ ہے کہ مراد اس
صورت سے صورت معبودہ مراد ہے اور کپڑے کی صورت کو کوئی نہین پوجتا ہی ہندوستان
کے کفار بھی نہین پوجتے ہین اسلیئے منع نکرین اور اُنکا دور کرنا نہ چاہیئے اور نماز اُنکے برابر
مین مکروہ نہین ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ عرب مین حافظ عورتین ہین دو رکعت
تراویح ماہ رمضان مین ختم کردیتی ہین وہان ایک ہندوستانی کے لڑکی پیدا ہوئی تھی
وہ حافظ ہو گئی ہے مین نے اُسکو دیکھا ہے اُسنے ختم شروع کیا اُسکی مان اور ایک اور
عورت نے اُسکا اقتدا کیا مین نے سُنا کہ اُسنے اول رات تو شروع کیا جب آخر رات
ہوئی تو مین نے سُنا کہ وہ سورہ عم پڑہ رہی ہے **ایضا** ذکر اس آیت کا نکلا ونفخ
فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا من شاء اللہ یعنے جب صور
مین پھونکین گے تو ہلاک ہوجاوینگے جو لوگ کہ آسمانون مین ہین اور جو لوگ کہ زمین مین
ہین مگر جسکو اللہ تعالی باقی رکھے اور وہ چہ چیزین ہین جیسا کہ خبر مین ہے یعنی اللہ تعالے

فائدہ صورت

عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ فانی نہ ہونگے

فضیلت صرف ونحو ولغت

يوم اهلاك الخلائق ستة وهي العرش والكرسي واللوح والقلم والجنان
والميزان یعنے باقی رکھیگا اللہ تعالی جسدن کہ خلائق کو ہلاک کریگا چہہ چیزونکو اور وہ
عرش وکرسی ولوح وقلم وجنت ودوزخ ہین اعتقاد اہل سنت وجماعت کا یہی ہے کہ
وہ چہہ چیزون کو فانی نہین جانتے ہین خلافا للمعتزلہ کہ مذہب کہتے ہین کہ یہ چیزین
بہی فنا ہوجائینگی یہ قول اس آیت وخبر سے باطل ہے پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزندم بیان این آیہ کہ تقریر کردم بنویس حجت تمام ست
ایضا تحصیل صرف ونحو ولغت کی فضیلت کا ذکر نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ
علیہ الصلوة والسلام من تعلم العربیہ لیسهل علیہ علم الشریعة فکانما عبد الله
مائة عام لم یعصہ طرفة عین یعنے جو شخص کہ علم عربیت یعنے صرف ونحو سیکہے تاکہ علم
شریعت یعنے علم فقہ واصول فقہ اسپر آسان ہوجائے تو گویا اسنے سو برس اللہ تعالی
کی عبادت کی کہ طرفة العین اسکی نافرمانی نہ کی ہو پس کون عبادت اس سے بہتر ہوگی کہ
وہ علم عربیت کو حاصل کرے ورنہ وہ ماضی ومستقبل وامر ونہی وفاعل ومفعول ومبتدا
باخبر بندا کیا جانے تو وہ معنی فقہ کے غلط کریگا اور خطا کہیگا پس خطاے عظیم ہوگی قولہ
علیہ السلام علموا صبیانکم النحو فان النصاری قد کفروا بترک تشدید
واحد علموا دو مفعول چاہتا ہے مفعول اول تو صبیان ہے اور مفعول ثانی نحو ہے یعنے
آپنے صحابہ وتابعین کو فرمایا کہ تم اپنے بچون کو علم نحو سکہاؤ اسلئے کہ ترسا ایک تشدید کے
ترک سے کافر ہوگئے وہ ترک تشدید یہ تہا کہ اللہ تعالی نے انجیل شریف مین فرمایا انا اللہ

الذی وَلَدُنَ عیسےٰ بتشدید لام معنی یہ ہین کہ مین نے عیسےٰ کو پیدا کیا اور بغیر تشدید کے معنی یہ ہونگے کہ مین نے جنا عیسےٰ کو معدی کو لازم کرنے ہین اور یہ کفر ہے کیونکہ اللہ سبحانہ بی بی بچون سے منزہ و پاک ہے قولہ تعالی قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد یعنے تم کہدو اے محمدؐ کہ وہ خدا ایک ہے خدا بے نیاز ہے نہ جنا اُسنے کسی کو اور نہ اُسکو کسی نے جنا اور نہ تہا اور نہ ہوئے اُسکا ہمسر کوئی۔

معنی توفیق

ایضا توفیق کے معنے فرمائے کہ التوفیق جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے توفیق کرنا ہے فعل بندی کو موافق واسطے رضا خداوند کے پس توفیق خیر مین ہے اسلئے کہ رضا اُسکی خیر مین ہے شر مین نہین ہے پس روے مبارک بدین فقیر آورده فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضا تواضع و محبت صلحا

فرمایا کہ شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ سرہ ڈولی پر سوار جانے تو دو نو ہاتہہ باہر کہینچکر فرماتے کہ شاید کسی بختے ہوئے کا ہاتہہ میرے ہاتہہ سے لگ جائے تو مین بہی بخشا ہوا ہو جاؤن لیکن مین نہین کر سکتا ہون کمزور ہو گیا ہون میرا ہاتہہ سخت پکڑتے ہین تو ایذا پہونچتی ہے باوجود اسکے بہی تحمل کرتا ہون اسلئے کہ امام اعظم رضے اللہ عنہ نے فرمایا ہے ؎ احب الصالحین ولست منھم لعل اللہ یرزقنی صلاحا یعنے میں صالحون نیک مردون کو دوست رکہتا ہون اور مین اُنمین سے نہین ہون

شاید اللہ تعالی عبادتمہارے برکت سے مجھے بھی صلاحیت روزی کرے۔

ذکر خفی

ایضا فرمایا ذکر خفی دل وجان سے ہے نہ زبان سے اور عکس اسکا ذکر جہر ہے اور ذکر دل سے واصل تر ہے۔

بیان بحق فلان کا

ایک عزیز نے پوچھا کہ بحق فلان کہین جواب فرمایا کہ بابن معنی کہین کرمًا وعدلًا لا وجوبًا لان الالوہیۃ تنافی الوجوب جیسا کہ قصیدۂ لامیہ مین کہا ہے ؎ وما ان فعل اصلح ذو افتراض علی الہادی المقدس ذی التعالی یعنی کوئی چیز اللہ تعالی پر واجب نہین ہے مگر بطریق کرم وعدل جیسا کہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنی نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر اللہ پر ہے رزق اسکا اسلئے کہ حرف علی وجوب کا تقاضا کرتا ہے جیسے کہ کہتے ہین علیّ کذا لفلان یعنی مجھپر واجب ہے کہ مین فلان کا کام ایسا کرونگا فقہ مین بحق کہنا عوام کے واسطے منع ہے کیونکہ وہ جانینگے کہ ایسا واجب ہے وہ نہ سمجھینگے رہے خواص سو انکو بمعنی مذکور کہنا درست ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بہ بطریق کرم ہے نہ بطریق واجب دعا گو کو واقعہ مین کہا ہے کہ تو توسل کر بحق السبع الکبیر ان تفعل کذا وکذا اپس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند مس ابن فائدہ کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہنے مین لنے شروع کیا ترتیب اسمین تہی روی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ

بیان سنن کی

قال سبعة من الهدى وفيهن الجماعة فمن خرج منهن فقد خرج من الجماعة

لا تشهدوا اهل القبلة بالكفر ولا بالشرك ولا بالنفاق ودعوا اسرائرهم الى الله تعالى

وصلوا على من مات من اهل القبلة واشهدوا الصلوات الخمس والجمعة والجماعة

مع كل امام برّ او فاجر وجاهدوا واعدوكم مع كل خليفة ولا تخرجوا على ائمتكم

بالسيف وان جاروا وادعوا لهم بالصلاح والعافية ولا تدعوا عليهم بالهلاك

والعقوبة وخالفوا الاهواء فان اولها واخرها باطل وهذا كفاية لمن كان له

ادنى عقل ودراية یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا

سات چیزین راہ راست سے ہین اور انمین سنت وجماعت ہے پس جو شخص اُنسے نکلا

تو وہ نکل گیا سنت وجماعت سے اول یہ ہے کہ تم گواہی مت دو اہل قبلہ پر کفر کی اور نہ

شرک کی اور نہ نفاق کی اور چھوڑ دو اُنکی پوشیدہ باتون کو طرف اللہ تعالی کے دوسرے

یہ ہے کہ نماز پڑہو اُس شخص پر جو مر جاوے اہل قبلہ سے تیسرے یہ ہے کہ حاضر ہو پانچون

نمازون مین اور جمعہ وجماعت مین تنہا مت پڑہو ساتھ ہر امام نیک وبد کے چوتھے یہ

ہے کہ لڑو اپنے دشمن سے ساتھ ہر خلیفہ کے اور اپنے اماموں پیشرون پر تلوار مت نکالو

مراد اس سے والیان ومقطعان ہین اگرچہ وہ جور وستم کرین پانچوین یہ ہے کہ صلاح

وعافیت کے واسطے اُنکی دعا کرو اور ہلاک وعقوبت کی بددعا اُنپر مت کرو چھٹے یہ ہے کہ

علیحدہ و دور ہو جاؤ ہوا اُون خواہشون نفس سے کیونکہ پوجنا ہوا کا بمنزلہ پوجے معبود کے

ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے کلام مجید مین فرمایا ہے افرایت من اتخذ الهه هواه

بہ ہوا شرک ہے یعنے اللہ تعالے تو خیر و نیکی کا حکم کرتا ہے اور ہواے نفس شر و بدی کا حکم
دیتی ہے جو شخص ہواے نفس سے باز رہتا ہے تو اُسکی جگہہ بہشت ہوتی ہے اسلیئے کہ شر کا
مخالف ہوا اور جو شخص برعکس اسکے ہوا تو اُسکی جگہہ دوزخ ہوتی ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہی
واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى اور اللہ مالک
نے حضرت داود علیہ السلام کو مخاطب کرکے یون ارشاد فرمایا کہ یاداؤد انا جعلناک
خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق ولا تتبع الهوى فیضلک عن
سبیل الله ان الذین یَضلُّونَ عن سبیل الله لهم عذاب شدید بما نسوا
یوم الحساب یعنے اے داود مقرر ہمنے تجھکو خلیفہ کیا زمین مین سو تو حکم کر درمیان
لوگون کے ساتھہ حق و راستی کے اور پیروی مت کر ہوی کے کہ وہ گمراہ کر دے تجھکو اللہ
کی راہ سے اور دور ڈالدے بیشک وہ لوگ جو گمراہ ہوتے ہین اللہ کی راہ سے اور پیروی
ہوا کی کرتے ہین اُنکے واسطے ہے سخت عقوبت بسبب اسکے کہ بھول گئے وہ روز حساب
کو یعنے روز قیامت کو مناسب اسکے یہ بیت فرمائی ہے من ملک النفس فحرٌّ
ما هو والعبد من يملكه هواه ؀ یعنے جو شخص مالک نفس کا ہے آزاد وہی ہے
اور غلام وہی شخص ہے کہ جسکی مالک اُسکی ہوا ہوئی ہے حرص و ہوا دو بندہ
دارم ؀ من بر سر ہر دو بادشاہم ؀ تو بندۂ بندگانِ مائی ؀ از بندۂ بندگان چہ خواہم ؀
ساتوین چیز یہ ہے کہ بدیون کی مخالفت کرین اور نیکیان اختیار فرمائین اسلیئے کہ اول
و آخر بدیون کا باطل ہے اور یہ بات کافی ہے اُس شخص کو کہ جو ادنی عقل و دانش

رکھتا ہے پس روسے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست۔

ذکر تحمل وبرداشت

ایضاً ذکر تحمل کا لکھا فرمایا ان یوماً جاء فقیر سائل الی امیر المؤمنین حسین ابن علی رضی اللہ عنہما وتوقع منہ شیئاً فوقف الحسین رضی اللہ عنہ فشتم الفقیر لامیر المؤمنین فقال الحسین یا فقیر قد مللت من فقرک فتشاھر لی فی بیت المال لک فانشد ؎ نحن الجبال الراسخات ؛ لا تزجھا الریاح العاصفات ؛ یعنے ایک دن کوئی فقیر سائل نزدیک امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے آیا اور اُنسے کسی چیز کی توقع کی تو حضرت حسین نے کہا کہ تو توقف کر یہانتک کہ کوئی چیز پیدا ہو فقیر نے اُنکو گالی دی حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اے فقیر تو اپنے فقر سے آشفتہ و پریشان ہو گیا ہے میری ماہوار جو بیت المال مین ہے وہ مین نے تجھے بخشی وہ فقیر شرمندہ ہو گیا پھر حضرت امیر المومنین حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بیت مذکور پڑہی یعنے ہم بڑے جمے ہوئے پہاڑ ہین ہمکو سخت چلنے والی ہوائین نہین ہلاتی ہین تو حی ای محرک الا نزجاء الاحراک یعنے تحمل وبرداشت ہمارا وظیفہ ہے پھر اُس فقیر پر متوجہ ہوے فرمایا کہ سادات کو اپنی دادا کی پیروی کرنی چاہئے غصہ نکرنا چاہیئے پھر یاران بزرگ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ جیسا میرا فرزند سید علاء الدین مرد حلیم ہے اور ساکت باادب اور دعاگو کی صحبت کا ملازم رہتا ہے اور دوا عتکاف اربعین ہمارے ساتھ

کئے اپنے دادا کا متابعہ ایسے بیرو ہے فرمایا کہ سادات کا مزاج مختلف کہاں سے ہے میں نے
اُس طرف کے محدثون سے پوچہا تو یہ جواب سُنا کہ مزاج مختلف اس سبب سے ہے کہ بعض
سادات غیر کفو کی عورتون سے نکاح کرتے ہین گانؤن کی لڑکیون اور لونڈیون سے بچے
جناتے ہین اُنکے رگ جنبش مین آتی ہے مزاج مختلف اس سبب سے ہے مناسب تحمل کے

حکایت شیخ جمال الدین اوچہوی رحمہ اللہ تعالی کی بیان فرمائی کہ وہ بغایت متحمل تھے
ایک دن اون بزرگوار کے پاس سیاح قلندر آئے وہ اُنکے واسطے نان وروغن لائے قلندر
لوگ خفا ہوئے اور سیخین کہینچین اور کہا کہ تو ہمارے واسطے بکری کا گوشت اور یخنی و قرص
وسالن نہین لاتا ہے نان وروغن لاتا ہے شیخ بمعذرت پیش آئے کہ اے درویشو جو کچھہ
موجود تہا وہ مین تمہارے آگے لایا انہون نے نہ سُنا شیخ نے اُسی وقت پگڑی اوتار لی اور
سر اُنکے آگے رکہدیا اور کہا تم مارو جب انہون نے ایسا تحمل دیکھا تو لوہے کی سیخین اُنکے
ہاتہون سے گر پڑین سب کے سب پانؤن پر گر پڑے پس روے مبارک برین فقیر آوردند
و فرمودند فرزند من این فائدہ تحمل امیر المومنین حسین رضے اللہ عنہ و شعر عربی بنویسید
کہ سادات غضوبات را نصیحت باشد **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین قصیدۂ لامیہ
پڑہا بیت اس باب مین تہی ؎ مُرِیدُ الخَیرِ والشرِ القبیحِ ؛ ولکن لیس یرضے
بالمحالِ ؛ ای بالشر وھو الکفر والمعاصی سمے الشر بالمحال لانہ محال الشرع لا
العقل قولہ تعالی ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا
یرضہ لکم و قولہ الاخر ولکن اللہ حبب الیکم الایمان و زینہ فی قلوبکم و کرہ الیکم

غضب سادات

امر بجواز خیر و شر و رضا در خیر

الکفر والفسوق والعصیان حاصل یہ ہے کہ رضا اللہ تعالی کی خیر مین ہے شر مین نہین
ہے قولہ تعالیٰ بئس الاسم الفسوق بعد الایمان یعنے برا نام ہے فسق بعد ایمان لانے کے

ذکر ابدال

ایضا ذکر ابدال کا نکلا فرمایا البُدَلاء جمع البدیل کالحکماء جمع الحکیم وسمے
بدیلا لانہ یُبدَل مقامہ بعد وفاتہ غیرہ الی یوم القیامۃ ولیس ھذا المعنے
فی الشیخ لانہ مرشد یعنے ابدال کو ابدال اسلئے کہتے ہین کہ بدل کیا جاتا ہے اُسکے مقام
مین دوسرا بعد اُسکی وفات کے قیامت تک آبدال صوفیہ ہین دیوانے نہین ہین ولیکن
خلق سے گریزان وپنہان رہتے ہین اور یہ معنی شیخ مین نہین ہین اسلئے کہ وہ مرشد ہے
درمیان خلق کے ارشاد کرتا ہے وہ قایم مقام پیغمبرون کے ہے کہ وہ خلق کے درمیان
مین رہے ہین اور راہ حق دکہاتے تہے قولہ تعالی قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی
بصیرۃ انا ومن اتبعنی یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہو کہ یہ میری راہ ہے مین
بلاتا ہون طرف اللہ کے بینائی دل پر ہون مین اور میرے پیرو آپ کے پیرو مشائخ ہین
کہ علم وعمل کے ساتہہ خلق کی تربیت کرتے ہین **ایضا** ذکر اس بات کا نکلا کہ اگر کوئی
روزہ دار کسی مجلس مین جا پڑے اور نہ کہائے تو اُسکو ثواب ہے حدیث صحاح مین ہے
قولہ علیہ السلام الصائم اذا اُکل عندہ استغفر لہ الملائکۃ ما داموا یاکلون
اُکل فعل ماضی مجہول ہے یعنے جس وقت کہ نزدیک روزہ دار کے کہانا کہائین تو بخشش
مانگتے ہین اُسکے واسطے فرشتے جب تک کہ نزدیک اُسکے کہائین اسلئے کہ اُسکا دل تو کہانا

در بیان ترک مالا یعنی غیر ضروری و غیر مفید

کہانے کی طرف میل کرتا ہے اور وہ اُسکو باز رکہتا ہے **ایضاً** یہ حدیث شریف فرمائی
کہ من اشتغل بما لا یعنیہ فاتہ ما یعنیہ ای من اشتغل بما لا ینفعہ فاتہ ما ینفعہ
یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مشغول ہووے ساتھ ایسی چیز کے
کہ نفع نکرے اُسکو تو فوت ہو جائے گی اُس سے وہ چیز کہ اُسکو نفع کرے مراد اس سے یہ ہے
کہ مباح کے کرنے مین نہ ثواب ہے نہ عقاب بلکہ رخصت ہے بس اُس چیز مین مشغول ہو کہ
اُسمین ثواب ہے تاکہ یا اُسکے سبب سے فوت نہو جائے اور یہ مسنون و مستحب کا کرنا ہے
یعنے مباح کے عوض مسنون و مستحب کیون نہ کرے کہ ثواب پائے۔

فائدہ لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین

ایضاً فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین مائۃ
مرۃ کل یوم استغنی بہا ودخل الجنۃ یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ جو شخص کلمۂ مذکور ہر روز سو بار کہے تو وہ تونگر ہو جائے اور جنت مین داخل ہووے
یہ معمول دعاگو کا ہے مین ہر روز پرہتا ہون اس فقیر کو فرمایا کہ تم بہی ہر روز سو بار پڑہو

سی وسہ آیہ

ایضاً فرمایا کہ سی وسہ آیۃ کو رات مین پڑہے اسلئے کہ شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوراد
مین ہے اور حدیث صحاح سے ہے کہ من قرأ ثلثۃ وثلاثین آیۃ من القرآن فی منزلہ لیلۃ اوفی
قافلۃ امر اللہ الملائکۃ ان یحفظوہ من قطاع الطریق والسارق یعنے جو کوئی
پڑہے تینتیس آیتین قرآن کی اپنے گہر مین اگر چور آئے تو اندہا ہو جائے اور جو کوئی قافلے

مین پڑہے تو حقتعالی فرشتون کو حکم دے کہ وہ اُسکو اس سے نگاہ رکہین کہ راہ زن و چور مضرت
کا ارادہ کرین لوہے کا قلعہ اُنکے گرد بنا دین ایسا کہ وہ معاینہ کرین پس روی مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من شما ہم سی و سہ آیت را ملازمت کنید

ثواب پرورش یتیم

ایضا بہ حدیث شریف فرمائی کہ قولہ علیہ السلام انا و کافل الیتیم فی الجنة کھاتین
مع و اشار الی السبابة والوسطی یعنے آپنے فرمایا کہ مین اور پالنے والا یتیم کا کہ دیانت سے
نگاہ رکہے بہشت مین ایک جگہہ ہونگے اور دو انگلیون سے اشارہ فرمایا یعنی کلمے کی اور بیچ کی اُنگلی

نگاہداشت حیوانات

ایضا ایک بکری چلاتی تہی یارون نے پوچہا کہ شاید یہ بیچاری بکری بہوکی ہے یا
پیاسی دہن بستہ ہے یعنے بات نہین کرتی ہے کہ اپنے حاجت کا اظہار کرے فرمایا حدیث
صحاح ہے قولہ علیہ السلام ظلامة الدابة اشد من ظلامة الانسان
یعنے ظلم کرنا دابہ کا جیسے گہوڑا و جانور و اونٹ و خچر و گدہا وغیرہ سخت تر ہے آدمیون کے
ظلم کرنے سے آدمی اگر بہوکا یا پیاسا ہو یا کوئی حاجت رکہتا ہو یا کسی نے اُسپر ظلم کیا ہو تو
وہ کہہ سکتا ہے بیچارے حیوان دہن بستہ ہین کوئی نہین جانتا ہے کہ بہوکے ہین یا پیاسی
یا کوئی درد رکہتے ہین فرمایا کہ مین اسی جہت سے اپنے پاس سواری نہین رکہتا ہون اگرچہ
سواری پر نماز جائز ہے اور ڈولی مین درست نہین ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ ڈولی
مین سوار ہونا آیا ہے فرمایا کہ آیا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند

فرزند من این فائدہ بنویس۔

سلوک و سیر و طیر

ایضا فرمایا کہ سلوک ہے اور سیر ہے اور طیر ہے سلوک تو عبادت بدنی ہے اور سیر مصفا اور پاک ہونا دل کا ہے اور طیر صفت ہے روح کی اگر اُسکو حق کے ساتھہ محبت ہو جائے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس کہ مایۂ سالک ست

مجتہدین

ایضا فرمایا کہ مجتہدین مین حق ایک ہے اور وہ نزدیک اللہ کے ہے قیامت کو ظاہر ہوگا اگرچہ خطا ہو مواخذہ نہوگا اسلیئے کہ اجتہاد سے تہا اس باب مین ایک حدیث صحاح ہے قولہ علیہ السلام المجتہد یخطی و یصیب فان اصاب فلہ کفلان من الاجر و ان اخطأ فلہ کفل من الاجر یعنے مجتہد اگر دین مین خطا کرے تو بہی صواب پر جائے اگر وہ برصواب تہا تو اُسکے مسئلہ اجتہاد کے دو ثواب ہونگے ایک تو اجتہاد کا دوسرا برصواب ہونیکا اور اگر مسئلے مین خطا کی تو اُسکا ایک اجر ہوگا جہت اجتہاد سے پہر اِس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ چارون مذہب پر باتفاق عمل کرو فرائض وسنن مین جہان کہ ممکن ہو جیسا کہ تمنے فقہ مین پڑہا ہے مین نے عرض کیا کہ کچہہ اُس سے بیان فرمایئے تاکہ دل مین مستحکم بیٹہہ جائے فرمایا لو امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ فرض ہے امام و مقتدی دونو پر اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول پر فاتحہ مع ضم سورت واجب ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین قولہ علیہ السلام لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

وضمرسورۃ معھا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتھہ الحمد کے اور ساتھہ ملانے ایک سورت کے
ہمراہ اُسکے اسی جہت سے دعاگوئے امام کو کہدیا ہے کہ نماز ظہر مین درمیان فاتحہ وسورت
کے وہ دعا پڑہا کرے جو کہ عوارف مین مروی ہے فاتحہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر
فرض ہے مقتدی پر تو دعا گو بہی اسکو خوب پڑہلیتا ہے یہانتک کہ امام دعا پڑہتا ہے اور
اس سب پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے اور استماع وانصات بھی
ہوجاتا ہے اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مسح سر کی نیت شرط ہے اور امام
مالک رحمہ اللہ کے قول پر مسح تمام سر کا فرض ہے لاطلاق قولہ تعالی وامسحوا برؤسکم
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے قول پر دو چیزین وضو توڑنیوالی ہمارے قول سے زیادہ
ہین ایک چیز یہ ہے کہ ہاتھہ یا بدن اپنی شرمگاہ کو پہونچ جاے برابر ہے کہ شہوت سے ہو یا
بغیر شہوت کے اور اسی طرح اگر ذکر کو کف دست سے پکڑے تو وضو ٹوٹ جائے اور امام مالک
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر اگر وہ دونو چیزین شہوت سے ہون تو وضو ٹوٹ جاے اور ہمارے
قول پر نہ ٹوٹے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اسمین کوشش کرو کہ فرائض
مین باتفاق چارون مذہب کے عمل کرو تاکہ جس مذہب کا آدمی آئے اقتدا کر سکے وکیف
یقبل تطوع امرء حتی لا یکمل ویتم فرائضہ اتفاقا یعنے کیونکر قبول ہو نفل آدمی
کی یہانتک کہ تمام نہو جائین فرائض اُسکے باتفاق چارون مذہب کے فرزند من
این فائدہ بگیر مرید

سماع ودف وطبل

ایضا فرمایا کہ سماع مین اختلاف ہے لیکن ضرب دف چارون مذہب مین حرام ہے
مگر نکاح مین قولہ علیہ السلام اَعْلِنُوا النکاح ولو بالدف یعنے تم ظاہر کرو نکاح کو اگرچہ
ساتھہ دف کے ہو اور یہ ہمارے بعض اصحاب کا اختیار ہے اور امام مالک رحمہ اللہ تعالے
کا بھی اختیار ہے اور طبل بجانا درست نہین ہے مگر لڑائی کے وقت درست رکھا ہے اور
بعض نے کہا ہے کہ قافلے کے چلنے مین بھی درست ہے تاکہ راہ بھولا ہوا طبل کی آواز پہ
آجائے اور پہونچ جائے پس روے مبارک بر بن فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویس
ایضا فرمایا الحَزَن بالفتح اندوہگین کردن من باب سمع یسمع و با سکون اندوہگین
شدن من باب حَسُنَ یحسُن **ایضا** فرمایا کہ درمیان دفع ورفع کے فرق ہے
دفع تو اسچیز کا ہوتا ہے کہ جسمین عدم ہو اور رفع اسچیز کا ہوتا ہے کہ اسکا وجود ہوا ہو
این فقیر را فرمودند بگیر بد **ایضا** فرمایا اگر کھانے مین عبادت کی نیت ہو تو حجاب
نورانی خالص ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھہ اور کوئی نیت ہو تو ایسا ہوتا ہے کہ اسکے ساتھ
کوئی دھوان ہو **ایضا** فرمایا گل طرۂ ابریشم کا دعا گوئے اسطرف رافضیون سے سنا ہے
وہ کہتے ہین پورا ریشمی کپڑا پہننا زمانہ قلیل مین درست ہے انکا یہ قول باطل ہے اہل سنت
وجماعت کہتے ہین کہ اعتبار لُبس یعنے پہننے کا ہے نہ زمانے کا یعنے اصل پہننا محض حرام
ہے خواہ زمانہ قلیل ہو یا کثیر اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ السلام ھذان
مُحرّمان لذکور امتی وحِلٌّ لاناثہم یعنے آپنے فرمایا کہ یہ دونو حرام کئے گئے ہین میری
امت کے مردون کو اور حلال کئے گئے ہین انکی عورتونکو اور اشارہ فرمایا طرف سونے

اور ریشم کے پس یہ دونو محض حرام ہین یعنے مرد و نپر آیٔن فقیر را فرمودند این فائدہ بنویس

ذکر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت یعنے چال چلن برتاؤ کا ذکر نکلا کہ آپ اچھی چیز کو اختیار نہ فرماتے تھے یعنے اگر دو کپڑے یا اور کوئی سامان واسباب لاتے ایک قیمتی ہوتا اور دوسرا اسہل یعنے غیر قیمتی تو آپ سہل کو اختیار فرماتے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن یعنے اچھے کو قبول فرما لے تو امت کہتی کہ ہمارے پیغمبر نے تو اچھا اختیار کیا ہے ہم بھی اُنکی متابعت و پیروی کرتے ہین مناسب اسکے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز مین دنیا و آخرت کی خیر ہوتی اُس سے احتراز فرماتے یعنے وہ کام کہ اُسمین دنیا و آخرت کی مشارکت ہوتی تو جس کام مین کہ محض خیر آخرت کی ہوتی اُسی کو اختیار فرماتے پس درویش کو اسی طرح چاہیئے تا کہ اپنے پیغمبر کی پیروی کرے جو چیز کہ محض آخرت کی ہو اُسی کو اختیار کرے آسجگہہ چشم پر آب فرمائی مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال اوچھوی قدس اللہ سرہ ایک تنکہ بازار مین واسطے کپڑے کے بھیجتے اُسکی چادر لاتے پگڑی و کرتا و تہمد بھی اُس سے پہنتے اگر لوگ کہتے کہ آپ کچھ چاندی اور دو تا کہ مہین کپڑا یعنے اچھا لے آئین تو فرماتے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی پہنا ہے۔

ایضا فرمایا کہ اُس طرف جو شخص پیوند کرتا ہے یعنے مرید ہوتا ہے تو چند روز ذکر کا حکم دیتے ہین اور حجرہ دیدیتے ہین مشائخ کبار اُسی شخص کو دیتے ہین کہ جو اُسکے لائق ہوتا ہے اور جو ویسا نہین ہوتا ہے تو اوراد کا حکم کرتے ہین تا کہ بیکار نہ رہے جیسے کہ دعا گو

سلم کرتا ہے مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن نزدیک قطب عالم
ن الحق والدین قدس اللہ سرہ کے ایک امیر واسطے پیوند کے آیا اور توبہ کی شیخ نے
اسکو ٹوپی دی ایک درویش اُس جگہہ حاضر تہا کہا کہ ایسے آدمی کو ٹوپی دیتے ہین وہ
تو دنیا کے کام مین مشغول ہے شیخ نے جواب فرمایا کہ اے عزیز اگر وہ بسبب ایک ٹوپی کے
گناہ سے باز آئے اور اُسکی جہت سے بخشا جائے تو کس لیئے مین اُسکو ٹوپی ندون **ایضاً**
فرمایا کہ جب مستراح یعنے پاخانے مین جائے تو مروی ہے کہ یہ دعا پڑہے اللھم انی
اعوذ بک من الخبث والخبائث وقال علیہ السلام اذا دخل الخلاء یعنے
اے اللہ مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے جن مردون اور جن عورتون سے اور حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمون کو فرماتے جبکہ پاخانے مین داخل ہوتے یہ لوگ اسجگہہ
مین واسطے ایذا دینے آدمی کے حاضر ہوتے ہین جب وہ یہ کلمے کہہ لیتا ہے تو اللہ تعالے
اُنکے شر سے اُسکو محفوظ رکہتا ہے اور وہ کوئی نکبت و تکلیف اُسکو نہین پہونچا سکتے اور
یہ کلمے پاخانے کے دروازے کے آگے کہین اور پاخانے مین چلے جائین اور چاہیئے
کہ منہہ اور پیٹہہ قبلے کی طرف نکرین اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها فی الخلاء ولکن شرقوا او غربوا
انما قال ذلک فی المدینة لا غیر یعنے تم قبلے کی طرف مونہہ مت کرو اور نہ پیٹہہ
کرو پاخانے مین ولیکن مشرق و مغرب کی طرف کرو آپنے یہ حدیث مدینہ شریف مین
فرمائی ہے اسلئے کہ مدینے مین قبلہ بائین جانب ہے مقصود اس حدیث شریف سے

یہ ہے کہ قبلے کی طرف مُنہہ اور پیٹھہ نہ کرنا چاہئے کیونکہ اُسطرف مونہہ اور پیٹھہ کرنا مکروہ ہے
جیسے کہ کتاب متفق کی نظم ہے ع یکرہ نحو القبلۃ التخلی ؛ ھکذا البول وحل الرجلۃ
یعنے قبلے کی طرف پاخانہ پہرنا مکروہ ہے اور اسی طرح پیشاب کرنا اور پانون دراز کرنا یعنی
یہ دونو ہی مکروہ ہین مقدمہ بین ذکر کیا ہے یکرہ الاستقبال والاستدبار الی القبلۃ
فی الخلاء وقیل لا تکرہ الاستدبار یعنے مکروہ ہے مونہہ کرنا اور پیٹھہ کرنا طرف
قبلے کے پاخانے مین اور بعض نے کہا کہ پیٹھہ کرنا مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب
پاخانے مین جائین تو بایان ہاتہہ بائین گال پر مثل غم زدون کے رکہین بابن خیال
کہ طعام ایسا پاک وعزیز تہا گناہ کی شومی سے بنجاست مغلظہ ایسا پلید ہو گیا کہ اگر کپڑے
یا بدن سے لگ جاے تو اُسکا دہونا واجب ہو جائے پہر فرمایا کہ انبیاء و اولیاء کے فضلہ
سے بدبو نہین آتی ہے بلکہ خوشبو آتی ہے دعاگو نے یہ بات تحقیق ویقین کی ہے چنانچہ
مروی ہے کہ پس افگندہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی کوس تک خوشبو
آتی تہی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این دعاے در آمدن
مستراح بنویس غریب ست۔

(حاشیہ: فائدہ انبیاء اولیاء کے فضلہ سے خوشبو آتی ہے)

ایضاً سر منڈانا

ایک عزیز نے سر منڈانے کا التماس کیا فرمایا جسوقت کوئی چاہے کہ سر منڈائے تو جورو سے
اجازت لے اسلئے کہ بعض عورتین گانون وغیرہ کی ہوتی ہین اُنکو اچہا نہین لگتا ہے اور
اور اگر جورو نہین رکہتا ہے تو اُسوقت مان سے اجازت لے اسلئے کہ شاید کوئی بیٹی منڈے

مسکراتے جاتے تھے **ایضا** فرمایا کہ خاندان سہروردیون مین عورتون کو چار گز کی
دامنی دیتے ہین جیسے کہ عورتون کی رسم ہے اور خانوادۂ چشت مین ایک گز کی دیتے
ہین اس سبب سے کہ جامۂ طاقیہ ہے پس چاہیے کہ سر مین بہی ہووے اور دامنی کتف
یعنے مونڈہے مین پڑتی ہے اور جب سر مین ڈالین تو اُسی ایک کپڑے کو مونہہ کے نیچے
لاکر باندہ دین **ایضا** فرمایا کہ ایک دن امیر المومنین حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما
نے بارانی مبارک ایک درویش کو دی تہی ایک عزیز نے اُس سے خریدلی اور خدمت مین
لایا حضرت حسین نے فرمایا کہ جو چیز ہمنے واسطے رضاے خدا کے اوتار ڈالی تو پہر ہم اوسکو
نہین پہنتے ہین **ایضا** قدس اللہ سرہ کے معنے بیان فرمائی ای اسکنہ فی حظیرۃ القدس
وھو اعظم منازل فی الفردوس یعنے اللہ اُسکو حظیرۂ قدس مین بسائے اور وہ بڑی
منزل ہے فردوس مین **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ ضریح کے کیا معنے ہین جواب
فرمایا الضریح القبر یعنے ضریح قبر کو کہتے ہین **ع** ان الطریق الی الحبیب لعامر
خاف الحبائم و حاذت الابطال یعنے مقرر رستہ طرف دوست کے ہر آینہ آباد ہے
کاہل و سست رہگئے اور مرد پہونچ گئے کہ اُنہون نے آبادی کا رستہ لیا فرمایا کہ دعاگو
اس بیت کو شجرون مین لکہواتا ہے **ایضا** فرمایا ان فقیرا جاء یوما الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی احبک فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یا فقیر استعد للموت یعنے ایک فقیر ایک دن خدمت مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کہا یا رسول اللہ بیشک مین آپ کو دوست رکہتا ہون

تو آپنے فرمایا اے فقیر تو جا موت کے واسطے تیاری کر **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہ
مین لئے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سبعے للمؤمن ان یعلم ان التوفیق مع الفعل مستویا
لا من قبله ولا من بعده فمن قال قبل الفعل فهو جبری ومن قال بعده فهو
قدری واعلموا ان العبد قد اعطے قوة العمل فکلف بذلک حتی یلزم علیه
ولم یعط قوة التوفیق لانه صفة الرب عز وجل فالقدری یقول الخیر والشر منی
ولیس من الله تعالی فیفعل والجبری یقول الخیر والشر من الله تعالی ولیس لی فیه فعل فالقدری اضاف الربوبیة
الی نفسه والجبری اضاف العبودیة الی الله تعالی واعلموا ان من کان عرضه فصده وعزمه ومراده
الطاعة وطلب رضاء الله تعالی یجد التوفیق ومن کان غرضه قصده وعزمه
ومراده المعصیة وما فیه غضب الله تعالی لا یجده ذلک قوله تعالی والذین
جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا وان الله لمع المحسنین یعنے مومن کو چاہیئے کہ
جانے کہ توفیق ساتہہ عمل کے برابر ہے نہ آگے نہ پیچہے اور معنی توفیق کے سازوار یعنے موافق
کرنا ہے لغت مین وفی الاصطلاح جعل فعل العبد موافقا لرضاء الرب یعنے معنی
توفیق کے اصطلاح مین کرنا بندے کے فعل کا ہے موافق رضاے خداوند تعالے کے اور
جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے آگے ہے اُسکو جبری کہتے ہین اور وہ ایک
گروہ ہے بد مذہبون کا عرب مین اور جو شخص کہتا ہے کہ توفیق بندے کی فعل سے پیچہے
وہ قدری ہے یہ گروہ بہی بد مذہب ہے پس قدریہ اضافت یعنے نسبت ربوبیت
کی طرف اپنے نفس کے کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بہلائی برائی ہمسے ہے اور اللہ تعالی کا

اُسمین کوئی کام نہین ہے یعنے وہ خدا کے طرف سے نہین ہے اور اُسنے پیدا نہین کیا ہے اور جبریہ کہتے ہین کہ جبر و شر یعنے بہلائی برائی خدا سے ہے اور اُسمین ہمارا کچھ کام نہین ہے بعضے منکر ہین بندے کو فاعل مختار نہین جانتے ہین یہ گروہ جبریہ کا مخالف یعنے نسبت عبودیت کی طرف اللہ تعالی کے کرنا ہے اُن دونو گروہ کا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے جان کہ اہل سنت و جماعت کہتے ہین کہ جس شخص کے غرض و مقصود و ارادہ و مراد حق کی طاعت و فرمانبرداری اور خداوند تعالی کی طلب رضا ہے تو وہ توالیٰ تعالیٰ کے طرف سے توفیق پاتا ہے اور جسکی غرض و مقصود و ارادہ و مراد معصیت و نافرمانی حق کی ہے اور وہ چیز جسمین اللہ تعالی کا غصہ ہے تو وہ توفیق کو نہین پاتا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ مجاہدہ کرتے ہین واسطے ہمارے تو ہم اُنکو اپنی راہین بتا دیتے ہین اور بیشک اللہ ہر آینہ ساتھہ ہے نیکو نکے بہ ساری تہ یہ شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اظہار کرامت کا اپنے مریدسے درست ہے غیرسے نادرست

ایضا فرمایا کہ جس وقت کسی سالک کو کچھہ کرامت ظاہر ہو تو جن لوگون نے اُس سے تعلق و بیعت کی ہے اگر اُنسے کہے تو درست ہے اور غیر سے نہ کہے اور اگر کسی مصلحت سے کہے تو یون کہے کہ ایک درویش کو ایسا ظاہر ہوا ہے اپنا نام نہ لے اپنے سر پر حمل نہ کرے اسلئے کہ کتاب علم کلام عقیدۂ نسفی مین مذکور ہے لو یقول الشیخ للذی تعلقہ و ما تعہ من کرامۃ سیئا یجوز یعنے اگر شیخ اُس شخص سے جسنے

اُس سے تعلق کیا ہے اور اُسکا تابع ہوا ہے اپنی کرامت سے کچھ
کہے تو جائز ہے **ایضا** فرمایا کہ جو مومن کہ قصد گناہ کا کرتا ہے اور
اللہ تعالے کے خوف سے باز رہتا ہے اور حیا بی خالق کی جہت
سے اُسکو نہین کرتا ہے تو قیامت مین اُس بندۂ نیکبخت کو ہمراہ حضرت
یوسف صدیق علیہ السلام کے اُٹھائین گے اور اُنکے ساتھ وہ بہشت
مین داخل ہوگا اس سبب کہ حضرت یوسف صلوات اللہ علیہ نے
قصد زلیخا کا کیا اور وہ گناہ تھا پھر اللہ تعالے کے خوف سے
خود کو کھینچا اور گرد گناہ کے نہ پھرے وذلک قولہ تعالی وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا یعنے زلیخا نے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصد کیا
اور اُنہون نے زلیخا کا قصد کیا جسوقت اللہ تعالے کی عنایت
آگئی تو وہ قصد سے باز رہگئے وذلک قولہ تعالی وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ
اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ
یعنی مین اپنے نفس کو برے نہین کرتا ہون بیشک نفس البتہ بہت حکم کرنیوالا
ہے برائیکا مگر میرے رب نے مہربانی کی تو مین اُس قصد سے باز آیا
یہ قصہ دراز ہے یہانتک کہ نوبت زلیخا کے عشق کی حضرت یوسف علیہ
السلام سے وہانتک پہونچی کہ جو اللہ سبحانہ نے بیان فرمائی ہے
قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کی حُبّ زلیخا کے پردۂ

دل مین بھوج گئی زلیخا بولی کہ اگر یوسف میرا کہنا نہ سنے گا اور میری مراد اچھی طرح سے حاصل نہ کریگا تو مین کہکر اُسکو قید کرا دونگی پس حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ اختیار فرمایا اور گناہ کے گرد نہ پھٹکے جیسے کہ اللہ تعالے تقریر یوسف علیہ السلام سے خبر دیتا ہے لَئِنۡ لَّمۡ يَفۡعَلۡ مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسۡجَنَنَّ وَلَيَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِيۡنَ قَالَ رَبِّ السِّجۡنُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدۡعُوۡنَنِيۡۤ اِلَيۡهِ وَاِلَّا تَصۡرِفۡ عَنِّيۡ كَيۡدَهُنَّ اَصۡبُ اِلَيۡهِنَّ وَاَكُنۡ مِّنَ الۡجٰهِلِيۡنَ یعنی زلیخا نے کہا اگر نہ کریگا یوسف جو مین اُسکو حکم دیتی ہون تو ہر آئینہ وہ قید کیا جائیگا اور ذلیلون سے ہوگا حضرت یوسف نے کہا یا رب قید خانہ دوست تر ہے طرف میرے اُس چیز سے جسکی طرف وہ مجھکو بلاتی ہین اور اگر تو نہ پھیریگا مجھسے مکر اُنکا تو طرف اُنکے مائل ہوجاؤنگا اور ہوجاؤنگا جاہل نادانون سے بعد اسکے فرمایا اُسطرف مین نے بعض درویشون سے سنا ہے کہ آخر شب مین یہ رباعی پڑھتے ہین ؎

اِلٰهِيْ كَمْ رَكِبْتُ عَلَى الْخَطَايَا ؛ فَهَبْ لِيْ تَوْبَةً قَبْلَ الْمَنَايَا ؛ نَدِمْتُ نَدَامَةً اَرْجُوْ اِلَيْكَا ؛ سَيَغْفِرُ لِيْ رَبُّ الْبَرَايَا ؛ فرمایا کہ المنایا مین الف و لام جنس کا ہے معنی جمعیت کا مبطل ہے مراد اُس سے ایک ہے یعنی پہلی ایک موت نہ بہت سی موتین سین اور سوف واسطے استقبال کے ہین لیکن سین تو واسطے تعجیل کے اور سوف واسطے تاخیر کے آتا ہے معنی رباعی کے یہ ہوئے کہ الٰہی مین کتنا گناہون پر سوار ہوا ہون یعنی مین کسقدر گناہون کا

قول امام غزالی

مرتکب ہوا ہون سو تو موت سے پہلے مجھکو توبہ عتاب کرین پشیمان ہوا ہون پشیمان ہونے کریں تجہسے امید رکہتا ہون کہ عنقریب خداوند مخلوق کا میری لغرش کو بخشدیگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

دو رکعت بعد وتر

ایضا فرمایا کہ بعد وتر کے دو رکعت بیٹھہ کر پڑہتے ہین اور نیت تستبعا للوتر کے کرتے ہین تاکہ یہ دو رکعت بجاے چوتہی رکعت کے ہو جائین اسلئے کہ نماز بیٹہے کی ازروے ثواب کے آدہی ہے نماز کہڑے ہوئے سے کیونکہ حدیث صحاح میں ہے قولہ علیہ السلام صلوۃ القاعد نصف صلوۃ القائم فرمایا کہ یہ دو رکعت بعد وتر کے وہ شخص پڑہے کہ جو وتر کے بعد تہجد پڑہے گا تو پہلا وتر نفل ہو جائے گا وہ چار رکعتین ہو جائین گی اور جو شخص کہ تہجد نہ پڑہے وہ یہ دو رکعت بعد وتر کے نہ پڑہے این فقیر را فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس دعا گو میکند۔

صلوۃ الاحزاب

فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من صلی اربعا صلوۃ الاحزاب بعد اداء الظہر قہر اعدائہ لاسیما اعداء الدین الشیطان وجنودہ یعنی جو شخص کہ پڑہے چار رکعتین نماز احزاب کے بعد نماز ظہر کے تو مقہور ہو جائیں گے دشمن اُسکے خاصکر دین کے دشمن شیطان اور اُسکا لشکر این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر بہ

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

ایضاً فرمایا کہ جسوقت کوئی نفقہ یعنے خرچ برج محتاجی سے عاجز ہوجائے تو وہ سَو بار لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ہر روز لازم کرے کسی کا محتاج نہوگا مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ اُجّہ مین ایک درویش تہا عیالدار نفقے کے سبب سے عاجز ہوگیا تہا نزدیک شیخ جمال الدین اوچہوی رحمۃ اللہ تعالی کے آیا اور احوال اپنا بیان کیا کہ مین عیالدار ہون اور کچہہ کسب نہین کرسکتا ہون نفقے کی جہت سے عاجز ہوگیا ہون شیخ نے اُس سے فرمایا کہ تو ہر روز بے ناغہ صد بار لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم وظیفہ کر رزق تیرا فراخ ہوجائیگا اور ایک سپاہی بہی ایسا ہی تہا اوسکو بہی آپنے اسی طرح فرمایا وہ غنی ہوگیا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم کنز من کنوز اللہ تعالی فی الارض یعنے لاحول ولاقوۃ الاباللہ العلی العظیم ایک خزانہ ہے اللہ تعالی کے خزانون سے روے زمین مین برآین فقیر را فرمودند فرزند من شما ہم بگیرید۔

یابدیع العجائب

ایضاً واسطے کفایت مہمات کے من قال یابدیع العجائب اثنی عشر الف مرۃ وان لم یستطع فالفا ومائتین مرۃ کُفِیَتْ مُهِمَّاتُه یعنے جو شخص یا بدیع العجائب بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہ کہہ سکے تو بارہ سو بار کہے اُسکے ہر مہم برآئیگی مجرب ہے

عقبات طالب

ایضاً فرمایا طالب حق کو گہاٹیان پیش آتی ہین وہ اُس طلب سے باز رہتا ہے

اور دنیا مین مشغول ہو جاتا ہے ترقی نہین ہونی ہے پس طالب کو چاہیے کہ حق سے التجا کرے تا کہ وہ اُسکو اُن گہاٹیون سے پار کردے قولہ تعالی ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ

ایضاً فرمایا کہ گازرون ہن شیخ امین الدین کے خانقاہ مین چند فقیر ملتانی تہے دوسرے یار پہونچے تو اُنسے کہا کہ تم ہم مین نظر کرو اُنہون نے کہا کہ تم تو ابتک حجاب ظلمانی مین رہے ہوئے ہو جب اُنکو مکاشفہ ہوا تو اُنہون نے جان لیا قبول کیا کہ ہان ہم حجاب مین رہے ہوئے ہین جب دعا گو گازرون مین پہونچا تو شیخ امام الدین برادر شیخ امین الدین رحمہ اللہ تعالی نے جسوقت دعا گو کا حلیہ دیکہا تو کہا کہ سجادہ و جبہ و عصا و مقراض سید جلال الدین کو دیوین وہ اُسجگہہ پہونچیگا امانت رکہی تہی دعا گو کو دیدی پہر مین نے کہا کہ تم مجہپر نظر کرو کہا ہم تم پر نظر نہین کرسکتے ہین قسم کہائی واللہ جو کچہہ کہ دعا گو نے شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین دامت برکاتہما سے سنا ہے اُسکو کوئی نہین جانتا ہے دہلی کی خلق اُنکی قدر نہین جانتی ہے اور اُسطرف مکہ مبارک خانۂ کعبہ مین مصلا شیخ رکن الدین کا متصل مصلاے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے اور مصلا شیخ نصیر الدین کا بمقدار چار گز کے پیچہے ہے دعا گو نے شیخ مکہ عبد اللہ یافعی سے پوچہا کہ مصلا شیخ نصیر الدین کا پیچہے کیون ہے جواب دیا کہ مرتبہ شیخ رکن الدین کا قریب ہے اور دعا گو دونو مصلون سے پیچہے نماز پڑہتا تہا یہ ادب شیخ مکہ نے مجہسے پسند کیا دمائین لیکن اور مدینہ مبارک مین بہی اُنکا مقام ہے طرف پائنتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور زیارت کرنیوالون مین سے ہر ایک سینے کی طرف سلام کرتا ہے **ایضاً** فرمایا کہ

جسوقت چھینکے اور ڈکار لے تو الحمد للہ علی کل حال کہے عوارف مین ہے کہیہ مروی ہے **ایضا**

سے نئے بجانا

ایک شخص نے بجانے لگا فرمایا منع کرو درست نہین ہے لا یجوز عند ما خلا فا للشافعی رحمہ اللہ تعالی جسوقت سرودگو یعنے گانے والے پہونچے تو انکو بہی منع کیا اور کبہی نہین سنتے تہے یہانتک کہ وہ گانے لگے تو ہمارے طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ ذکر کرتے ہین ہمنے عرض کیا کہ ذکر نہین کرتے ہین گاتے ہین ایسے مستغرق تہے فرمایا کہ گانا سننا درست نہین ہے جیسا کہ خود گانا روا نہین ہے اسلئے کہ العاری فی السامع سواء کیونکہ سننے والے کو بہی منکر واجب آئیگی پس تم منع کرو منع کرنیوالا کیونکر سنے گا **ایضا**

فرمایا قراءۃ الفاتحۃ بعد اداء المکتوبات بدعۃ وقراءۃ القرآن جہرا عند الجنائز بدعۃ یعنے فاتحہ کا پڑہنا بعد ادائے فرائض کے بدعت ہے اور باواز بلند قبر پر قرآن پڑہنا بہی بدعت ہے اور شرح اوراد مین جو کہتا ہے کہ روا ہے خطا ہے غلطی کی ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے پس روی مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویس غریب ست **ایضا** ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنے کا نکلا

فرمایا صورۃ العقص ستۃ احدہا الجعد والثانی ان یشد سعرۃ الی قفاہ او الی وسط الراس او الی جبہۃ او الی اذنہ الیمنی او الی اذنہ الیسری کل ذلک مکروہ اتفاقا فی الصلوۃ وغیرہا لمخالفۃ السنۃ لان السنۃ الحلق او الفرق وکل ما سوی الحلق والفرق عقص فی العقص مکروہ یعنے صورتین عقص کی چہہ ہین

ذکر عقص یعنے جوڑہ باندہنا

اور معنی عقص کے بال باندہنے کے ہین ایک تو جعد دوسرے یہ ہے کہ بالون کو گدی کے پیچھے باندہے یا درمیان سر کے یا طرف پیشانی کے یا طرف سید ہے کان کے یا طرف بائین کان کے اور یہ سب صورتین عقص کی ہین چارون مذہب مین مکروہ ہے واسطے مخالفت سنت کے اسلئے کہ سنت منڈانا ہے یا مانگ نکالنا اور جوان دو کے سوا ہے وہ عقص ہے اور عقص مکروہ ہے حدیث صحاح ہے قال علیہ السلام دع شعرک حتی یسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو چہوڑ دے تا کہ وہ بہی تیرے ساتہہ سجدہ کرین اور یہ باتفاق نماز و غیر نماز مین مکروہ ہے جیسے کہ فقہ مین ہے صاحب نظم متفق نے ذکر کیا ہے ہ من غیر تفریع و بلا الفرق اذ خیر الرجال بین الحلق والتفریع درمیان سر کے منڈانے کو کہتے ہین یعنے سوا اسکے مردونکو اختیار ہے درمیان منڈانے کے اور مانگ نکالنے کے یعنے چاہے تمام سر منڈائے بغیر اسکے کہ درمیان سر کا یا بعض سر کا منڈائے یا فرق کرے لیکن اس زمانے مین بہتر یہ ہے کہ حلق کرے اسلئے کہ ہندوستانی سب وقت ساتہہ فرق کے نہین رہ سکتے ہین اور اسطرف جو آدمی سر منڈا ہوا نہین ہے تو وہ ساتہہ فرق کے رہتا ہے پس روسے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد عقص بنویس تا دیگران را حاصل آید و شما را جزا باشد جزاک اللہ خیرا عقص کی تقریر مین تہے کہ ایک عزیز نے پوچہا کہ سادات کے جعد کس طرح ہین جواب فرمایا کہ مکروہ نہین ہین اسلئے کہ فرق ہے اور انکے ساتہہ سجدہ کرتے ہین اچہا طریقہ رکہتے ہین سب وقت فرق کے ساتہہ

رہتے ہین نماز مین اور غیر نماز مین اور یہ جو دین آنکی نشانیان ہین بعد اسکے فرمایا کہ عرب مین ایک گروہ ہے اسکو روافض کہتے ہین یہ لوگ فاجر یعنے بدکار کا اقتدا نہین کرتے ہین اسکو جائز نہین جانتے ہین اور صالح کا اقتدا کرتے ہین اور اسکو روا رکہتے ہین اور گروہ روافض کے بعض جنکو امامیہ کہتے ہین سواے اقتداے شریف کے نماز درست نہین جانتے ہین وہ اپنی جماعت علحدہ کرتے ہین جسوقت کہ سُنی پڑہکر چلے جاتے ہین یا اُنسے پہلے پڑہ لیتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو اُس طرف مدینہ مبارک مین تہا ایک وقت مسجد کا امام حاضر نہ ہوا تو شیخ عبداللہ مطری شیخ مدینہ نے دعاگو کو حکم امامت کا فرمایا اور کہا یا سیدی تقدم حتے یصلی الشرفاء معک و یقتدون بک یعنے اے سید تو امامت کر تاکہ یہ سب شریف تیرا اقتدا کرین ورنہ اور کا نکرینگے جسوقت دعاگو نے تکبیر تحریمہ کہی تو سارے شریفوں نے میرا اقتدا کیا ایک صف دراز ہوگئی جب مین نے نماز کا سلام کیا تو مین نے دیکھا کہ سب شریفون نے میرا اقتدا کیا تہا شیخ مدینہ نے فرمایا لولم تتقدم لا یصلون و یذھبون و یصلون موضعا اخر او بعد ما صلینا یعنے اگر تو امامت نہ کرتا تو وہ نماز نہ پڑہتے چلے جاتے اور دوسری جگہہ نماز پڑہتے یا بعد اسکے کہ ہم پڑہ چکتے وہ جاتے ہین کہ تو شریف ہے سواے ننہال شریف کے نماز روا نہین کہتے ہین عجب گروہ ہین **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی ینبغی ان تعلم ان الذی کتب فی المصاحف ھو القرآن بالحقیقۃ و من

قال بان المکتوب فی المصاحف لیس بقرآن وقد انکر التنزیل قوله تعالی
تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین نذیرا و الم ذلک الکتاب
لاریب فیه وانا نحن نزلنا علیک القرآن تنزیلا وطٰهٰ ما انزلنا علیک القرآن
لتشقی ونزل به الروح الامین فمن زعم ان ما فی المصاحف لیس بقرآن
فقد انکر التنزیل ومن انکر التنزیل فقد کفر بهذه الآیات لان اسم الکتاب
یقع علیها فدل علیه ان الله تعالی امر عباده بقراءة القرآن فاقرءوا ما
تیسر من القرآن فلو لم یکن قرآنا فای شیٔ یقرأ الامری ان الله امر عباده باستماع
القرآن والانصات عند قراءته وقال واذا قرئ القرآن فاستمعوا له
وانصتوا واذا لم یکن قرآنا فای شیٔ یسمع ولذلک منّ الله علی نبینا علیه السلام
فقال ولقد آتیناک سبعا من المثانی والقرآن العظیم فلو لم یکن فاتحة الکتاب
قرآنا فای شیٔ منّ علی نبیه ودل علیه ان الله تعالی نهی عن مس المصحف من
غیر طهارة قوله تعالی انه لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسه الا المطهرون
تنزیل من رب العالمین یعنے چاہیے کہ جانے اس بات کو کہ جو چیز لکھی گئی ہے مصحفوں
میں وہ حقیقۃً قرآن ہے نہ مجازاً اور فرمایا کہ مصاحف جمع ہے مصحف کی تصحیح ہم جیسے
مکارم جمع ہے تکرم کی جب سبق اسجگہ پہونچا تو ایک عزیز نے پوچھا کہ قرآن مصحف
کیا ہے جواب فرمایا ھو القرآن بالحقیقۃ لغۃ اعنی من حسب اللغۃ یعنے وہ
قرآن ہے بحقیقت ازروے لغت کے اور بنا بر دلیل ہے کہ قائم بذات اللہ ہے

جیسے کہ گفتار شاعر کا کہنے ہین کہ یہ قرآن جسکو پڑہتے ہین عین گفتار اُسکا ہے اور جو
شخص کہتا ہے کہ مصحف مین لکہا ہوا قرآن نہین ہے تو وہ تنزیل کا منکر ہے اللہ تعالے
نے تنزیل کو بہت جگہہ اپنی کتاب مین قرآن فرمایا ہے اے محمد ہمنے تجہپر قرآن اوتارا
ہے اور جو کوئی گمان کرے کہ جو کچہہ مصحفون مین لکہتے ہین وہ قرآن نہین ہے تو وہ
تنزیل سے منکر ہوگا اور جو کوئی تنزیل کا منکر ہے وہ کافر ہے ان آیات مذکورہ کا
کیونکہ نام کتاب کا اُنپر واقع ہوتا ہے اسپر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالی نے
اپنی بندونکو قرآن پڑہنے کا حکم کیا ہے کہ تم پڑہو جو آسان ہو قرآن سے سو جو مصحف
مین ہے اگر وہ قرآن نہو تو کون چیز پڑہی جائے کیا تو نہین دیکہتا ہے کہ اللہ تعالے
نے اپنے بندون کو وقت قرات قرآن کے قرآن سُننے اور خاموش رہنے کا امر فرمایا
ہے کہ جب قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور خاموش رہو اور جبکہ مصحف مین قرآن
نہو تو کون چیز سُنی جائے اور کس کیے لئے خاموش رہین اور اسی لئے اللہ تعالی نے
ہمارے نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر منت رکہی پس فرمایا کہ مقرر ہمنے تجہکو سات
آیتین مثانی دین اور بڑا قرآن سو اگر سورۂ فاتحہ قرآن نہو تو کون چیز کی اپنے نبی پر منت
رکہی اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ جو مصحف مین ہے وہ قرآن ہے یہ بات کہ اللہ تعالی
نے بدون طہارت کے مصحف کے چہونے سے منع فرمایا ہے پس اگر مصحف مین
قرآن نہین ہے تو کیون مصحف کے بے وضو لینے سے نہی کی ہے یہ ساری ترتیب
سر دح حلق سے فراغ تک حق ہین اس فقیر کے نہی۔

ایک لاکہہ لا الٰہ الا اللہ پڑہنا واسطے میت کے

ذکر اموات یعنے مردون کا نکلا فرمایا حدیث صحاح ہے من قال لا الٰہ الا اللہ مائۃ الف مرۃ وجعل لثواب للمیت غفر اللہ لذلک المیت وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے جو شخص لا الٰہ الا اللہ ایک لاکہہ بار کہے اور اُسکا ثواب مردے کو بخشنے تو اللہ تعالےٰ اُس مردے کو بخشدے اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو اس فقیر نے پوچہا کہ ایک مجلس مین کہین جواب فرمایا کہ مجلس واحد شرط نہین ہے اسے بار کہنا چاہئے اور مین نے یہ بہی پوچہا کہ محمد رسول اللہ بہی کہین جواب فرمایا کہ حدیث مین بہی لا الٰہ الا اللہ ہے فرمایا کہ میت والونپر واجب ہے کہ مزدور کرین ایک لاکہہ بار یہ کلمہ کہین اور یہ طرف رسم ہے کہ جو کوئی مرتا ہے اُسکے واسطے کہتے ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ عہد دولت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین ایک صحابی نے وفات پائی آپ اُنکے جنازے پر حاضر ہوئے اور اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُنکو اُتارا عذاب کے فرشتے اُترے آپ باہر آگئے اُنکے بی بی سے پوچہا کہ یہ میرا یار تیرے ساتہہ کیا معاملہ رکہتا تہا اُسنے کہا کہ نیک تہا آپنے فرمایا کہ تو البتہ یاد تو کر اُسنے کہا کہ ایک دن اوسنے عورت کو گالی دی تہی یعنے قذف کیا تہا آپنے فرمایا تو اُس سے عفو کر تاکہ عذاب اُس سے دور ہو وہ بولی کہ مین نے عفو کر دیا آپنے فرمایا کہ ابہی اُس سے عقوبت باز رہی مین دیکہہ رہا ہون اس جگہہ حضرت مخدوم نے چشم پر آب کی اور فرمایا کہ جہان خود پیغمبر اُسکے سر پر ہون بسبب ایک قذف یعنے بہتان کے عقوبت اوترپڑی دوسرون کا

حال کہ اپنے عورتون کو مارتے ہین اور افترا و بہتان رکہتے ہین خود معلوم ہے کہ کسقدر عقوبت ہوگی اُسنے تو حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی برکت سے خلاصی پائی ورنہ کون جانتا اُس باب مین ایک آیت ہے ان الذین یرمون المحصنات الغافلات المؤمنات لعنوا فی الدنیا والاخرۃ ولهم عذاب عظیم یوم تشهد علیهم السنتهم وایدیهم وارجلهم بما کانوا یعملون یعنے بیشک وہ لوگ کہ بہتان رکہتے ہین اور قذف کرتے ہین اُن بیبیون کو جو پارسا غافل مومن ہین اپنے سروپا کی کچہہ خبر نہین رکہتے ہین ایسی بیبیون کے بدگو لعنت کی گئی ہین دنیا و آخرت مین اُنکے واسطے ہے بڑا عذاب جسدن کہ گواہی دینگی اُنپر زبانین اونکی اور ہاتہہ اُنکے اور پاؤن اُنکے اُسچیز کے جو اُنہون نے کی ہیں وہ اپنے اعضا سے کہینگے اے میری زبان اور ہاتہہ پانون تم کیون مجہپر گواہی دیتے ہو تم میرے ساتہہ عذاب مین شریک ہوؤگے وہ جواب دینگے کہ انطقنا اللہ الذی انطق کل شیء یعنے ہم کیا کرین ہمکو تو بلایا اللہ نے جسنے بلایا ہر چیز کو بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے واسطے برادرم حاجی دین محمد کے ایک لاکہہ بار لا الہ الا اللہ کہا میرا ایک یار ہے اوچہہ سے برابر آیا ہے اور مجہسے تعلق و بیعت رکہتا ہے اور اوراد شیخ کبیر کو نگاہ رکہتا ہے اُسنے دعاگو سے کہا کہ مین نے محمد حاجی کے قبر کو دیکہا کہ اُسکو روشن و فراخ کردیا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچہا وہ کون ہے فرمایا کہ اُسنے دعاگو کو منع کردیا ہے کہ کسی سے میرا نام مت لو وہ اسی جگہہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگہہ اگر

حکایت حاجی دین محمد مرحوم

سید حامد پوتے مخدوم قدس سرہ

کوئی رشتہ دار حاجی محمد کا حاضر ہو تو مین یہ بشارت اُسکو دون ایک شخص نے حاضرین
مین سے کہا کہ اُسکا بہنیجا اسجگہہ ہے وہ پاے مبارک پر گر پڑا اُسکو نزدیک بلایا اور فرمایا
کہ تیرے چچا سے درگزر کی اور اُسکے قبر کو روشن و فراخ کر دیا مین یہ بشارت دیتا ہون

ایضا فرمایا کہ ایک دن مردان دولت کا بیٹا نزدیک دعا گو کے آیا اور عرض کیا
کہ مین نے اپنے باپ پر بادشاہ کی خفگی سنی ہے تم دعا کرو تا کہ وہ مرحمت کرے مین نے
دعا کر دی ایک عزیز ہے دعا گو سے تعلق رکہتا ہے اُسنے مجہسے کہا کہ مین نے ابہی اسی
وقت دیکہا کہ اُسنے صحناک خاص بادشاہ سے پائی ہے اُسپر کچہہ خفگی نہین ہے مرحمت
ہے مین نے یہ بشارت مردان کے لڑکے کو دی اُسنے اُسی وقت تاریخ و وقت و ساعت
لکہہ لی واقعہ اُسی طرح تہا وہ شخص تو اوچہہ مین اور مردان دہلی مین اس فقیر نے
اپنے جی مین کہا کہ جہان مریدون کی یہ صفت ہو معلوم ہے کہ پیر کی صفت کیا کچہہ ہوگی
اُنکی نظر اس سے اعلی تہی اسلئے کہ الادنی یُدْرِکُ بالاعلیٰ **ایضا** سبق مصابیح کا
تہا اور حدیث شریف یہ تہی قال علیہ الصلوۃ والسلام من علامات الساعۃ
انْ تلدَ الامۃُ ربتہا حرف منْ واسطے تبعیض کے ہے یعنے قیامت کی بعض
نشانیون سے یہ ہے کہ جنی مان اپنے خودکار یعنے صاحب کو فرمایا کہ مین نے اُسطرف
محدثون سے اس حدیث کے دو طریق سُنے ہین ایک طریق یہ ہے کہ اَمَۃ اللہ مراد
ہے اور ربتہا مین حرف تا واسطے مبالغے کے ہے تاے تانیث نہین ہے یعنی جنی
اللہ کی لونڈی خوندگار یعنے صاحب اپنے کو یعنی وہ لڑکا اوسکو بطریق صاحب و مالک کے

کام کا حکم دے اور مان کے حقوق نہ جانے دوسری وجہ یہ ہے کہ آخر زمانے مین
لوگ لونڈیون سے بچے جنائین گے اور اون لڑکون کی ماؤن کو بیچ ڈالین گے جب
یہ لڑکا بڑا ہو جائیگا تو اپنی مان کو خریدے گا پس یہ لڑکا اُسکا صاحب و مالک ہو گا
مناسب اسکے یہ **حکایت** بیان فرمائی کہ دعا گو نے اسکا تجربہ کیا ہے کہ کسی گانون
مین ایک شخص نے ام ولد یعنے اپنے بچے کی مان کو بیچ ڈالا پھر چند مدت کے بعد اُسکا لڑکا
بڑا ہو گیا اُسنے جورو کی ایک دن وہ لڑکا بازار کو گیا اور لونڈی خریدی تا کہ اُسکی جورو
کے آگے کام کاج کرے جب وہ اُس لونڈی کو گھر مین لایا تو اُسکے باپ نے پہچان لیا
کہ یہ تو تیری مان ہے پس وہ لڑکا اپنی مان کے قدمو نپر گرا پس ظاہر اوہ لڑکا اوسکا
صاحب ہو گا بعد اسکے فرمایا لا یجوز بیع ام الولد عندنا وعند الشافعی رحمہ اللہ
تعالی فی روایۃ یجوز وفی روایۃ رجع عن ھذا القول وفی روایۃ ھذا
افتراء علیہ یعنے ام ولد کا بیچنا درست نہین ہے نزدیک ہمارے یعنے مذہب حنفی مین
اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے مذہب مین تین روایتین ہین ایک روایت مین
تو درست ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع کیا ہے
اور ایک روایت مین یہ ہے کہ یہ اُنپر افتراء کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو نے اُسطرف
سب مین مشائخ و محدثون و محققون و فقہاء و علماء و استاذون سے جو کہ ارشاد
رکھتے ہین یہ سنا ہے کہ دو چیزون کا دو صاحب مذہب پر افترا کیا ہے بیع ام الولد
علی الشافعی رحمہ اللہ تعالی و دخول الغلام المملوک افتراء علی المالک رحمہ اللہ تعالی

وهذا اتفاق یعنے ام ولد کا بیچنا افتراء ہے امام شافعی پراور امام مالک پر یہ افترا ہے
کہ اُنہون نے غلام مملوک پر دخول کو جائز رکہا ہے اور یہ افترا امام مالک پر باتفاق
ہے رہے امام شافعی سو ایک روایت مین یون ہے کہ اُنہون نے اس قول سے رجوع
کیا ہے اور ایک روایت مین یہ ہے کہ اُنپر افترا ہے مین نے اُسطرف مالکیون سے سُنا
ہے کہ لوگون نے اس بات کا اُنپر افترا کیا ہے قولہ تعالی ومن الناس من یعجبک
قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام واذا تولی
سعی فی الارض لیفسد فیہا ویہلک الحرث والنسل واللہ لا یحب الفساد
واذا قیل لہ اتق اللہ اخذتہ العزۃ بالاثم فحسبہ جہنم ولبئس المہاد یعنے بعض
لوگون مین سے وہ آدمی ہے کہ تعجب مین ڈالتی ہے تجھکو بات اُسکی زندگی دنیا مین اور
گواہ کرتا ہے اللہ کو اُسچیز پر جو اُسکے دل مین ہے حال آنکہ وہ بڑا جھگڑالو ہے اور جسوقت
والی ہو جائے تو سعی کرے زمین مین تا کہ فساد کرے اُسمین اور ہلاک کرے حرث ونسل کو
یعنے جانے زراعت کو کہ اُس سے نسل ہوئے یعنے عورتون کو چھوڑے اور مردون کو
اختیار کرے اور اللہ دوست نہین رکھتا ہے فساد کو حرث عورتون کو کہتے ہین اسلئے
کہ اُنسے کھیتی ہوتی ہے اور توالد وتناسل ہوتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا ہے نساؤکم
حرث لکم یعنے عورتین تمہاری کھیتی ہین واسطے تمہارے اور جسوقت کہا جائے اُس سے
کہ ڈر اللہ سے تو پکڑے اُسکو عزت گناہ میں اور فخر اپنا گمان کرے سو کافی ہے اوسکو
دوزخ اور ہر آینہ بُری جگہہ ہے دوزخ اور نزول اس آیت کریمہ کا بھی اسمین ہے

کہ ایک کافر تہا وہ یہ کام کیا کرتا تہا اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین مین سے
کسی نے یہ فعل ہرگز نہین کیا ہے تو پہر کہانسے روا ہوگا اللہ تعالی فرماتا ہے انما المومنون
اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون یعنے سوا اسکے نہین کہ مومنین
سب بہائی ہین پس تم اپنے بہائیون سے اچہا معاملہ کرو اور اللہ سے ڈرو شاید تم رحم
کئے جاؤ پس جبکہ سارے مومنین بہائی ہوئے تو ایک بہائی دوسرے بہائی سے
کیونکر دخول کریگا جو اہل ایمان ہے وہ بہائی ہے غلام ومولی زادہ ہو یا انکا غیر جو
شخص یہ کام کریگا وہ قیامت کو روبرو اُنکے شرمندہ ہوگا اور دونو عقوبت مین
رہین گے حدیث صحاح ہے من نظر الی غلام بشہوۃ فکانما قتل سبعین نبیا
ومن قتل نبیا واحد افقد کفر یعنے جو شخص کہ نظر کرے طرف اُمرد بے ریش کے
شہوت سے تو گویا اُسنے ستر نبیونکو قتل کیا اور جسنے ایک نبی کو قتل کیا تو مقرر وہ کافر
ہوگیا عیاذ باللہ منہا معنی حدیث کے یہ ہین کہ جو عقوبت ستر پیغمبرون کی قتل کرنیوالیکی
ہے اُسی قدر عقوبت امرد کی طرف شہوت سے دیکہنے والے کی ہوگی نظر مین تو یہ وعید
ہے تو فعل مین بہی اسی پر قیاس کرین و قولہ علیہ السلام لو اغتسل اللوطی بماء البحار
لو یأت یوم القیامۃ الا جنبا یعنے اگر لوطی دریاؤن کے پانی سے غسل کرے تو
نہ آئیگا وہ قیامت کے دن مگر پلید اور پلید دوزخ مین ہوگا اسی طرح اور آیات و
اخبار واحادیث وعید لوطی مین بہت ہین پس روسے مبارک برین فقیر آورند فرمودند
فرزند من این فوائد ہا کہ تقریر کردم جملہ بنویس غریب ست اید نا اللہ والمومنین

وعید لوطی

معنی حدیث قاطع الشجر

عن رقعة الغافلین آمین **ایضاً** سنیچر کے دن چاشت کے وقت مولانا شرف الدین
محتسب خدمت مین آئے اور شرف پابوسی حاصل کی اور عرض کیا کہ اس بندے کو
ایک حدیث شریف مشکل ہوئی ہے بکرم آپ بیان فرمائین فرمایا کہو اُنہون نے کہا
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاطع الشجر وذابح البقر وبائع البشر
ملعون فرمایا کہ سات کتابون صحاح مین نہین ہے شاید اجزا مین ہو اور موضوع بھی
نہین ہے بعد اسکے معنی فرمائے بائع البشر اذا باع الحرّ او باع اُمّ ولدٍ او فرّق
بین الوالدة وولدها ثم باع وقاطع الشجر اذا قطع شجر غیرہ ولا ملک لہ فیہ
وذابح البقر اذا ذبح فی اللیل او ذبح جنباً فرمایا فتاوی مین ہے کہ صحیح بخاری مین
منقول ہے روی ابوهریرة رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حکایةً عن اللہ تعالی ثلثة انا خصمهم یوم القیامة رجل اعطی بی ثم غدر
ورجل باع حرا فاکل ثمنه ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منه ولم یعط اجره
الذبح فی اللیل مکروہ یعنے بیچنے والا بشر یعنے آدمی کا جبکہ بیچے آزاد کو یا بیچے ام ولد کو
یا جدائی ڈالے درمیان مان کے جو کہ لونڈی ہے اور درمیان اُسکے بچے کے پھر بیچے
اور کاٹنے والا درخت کا جبکہ اپنے غیر کی درخت کو کاٹے اور اُسکی کوئی ملک اُسمین
نہین ہے اور ذبح کرنیوالا گاؤ کا جبکہ ذبح کرے رات مین یا ذبح کرے حالت جنابت
مین یہ تینون شخص ملعون ہونگے مسئلہ ہے کہ رات کو ذبح کرنا مکروہ ہے پس روی
مبارک برین قمر آوردند فرمودند فرزند من فایدہ بیان حدیث کہ تقریر کردم بنویس غرب بست

ذبح کرنا رات اور بحالت جنابت مین مکروہ ہے

دسوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر جہانگیر کے حاضر تہا شب پنجشنبہ کو فرمایا کہ دعاگو کی چادر
کسی آدمی نے چُرائی نہین ملی ہے سید شمس الدین مسعود عراقی نے کہا کہ آپ بد دعا کرین
ہر بار کچہہ چیز چوری کرتے ہین فرمایا مین ہرگز دعاے بد نہ کرونگا بلکہ مین نے تحمل کیا
اور معاف کردیا اگر وہ آجائے تو کہدین کہ مین نے تجھکو بخشدیا اور بارہا دعاگو کی چیزین
چرائی ہین متکا و سبحہ وغیرہ کسی وقت مین نے بد دعا نہین کی ہے مناسب اس کے

حکایت بیان فرمائی کہ ایک درویش تہا کوئی چور اُسکے گہر مین آیا کچہہ سامان
اُسکا لے بہاگا یہ درویش اُسکے پیچہے ہو کر دوڑتے اور کہتے جاتے تہے کہ ما ایہا الرجل
وھبت لک ھذا اقل ملک یعنے اے مرد مین نے تجھکو یہ بخشدیا تو کہہ کہ مین نے قبول
کیا اُس چور نے یہ جانا کہ وہ میرے پکڑنے کو آتا ہے او پاے برکرد واز پیش ناپیدا شد
پس وہ درویش پہر آئے اُنسے پوچہا کہ تم اتنے کیون دوڑے جواب دیا کہ مین چاہتا ہون
کہ اُئی جگہہ بخشدون تا کہ مین قیامت کو اُسکے پہنچا کہا نچی کا سبب نہون سب دنیا ہی
مین فارغ کردیتا بعض بندے خدا کے ایسے ہی ہین اُس اثنا مین خادم خوان لایا
فرمایا اگر کہانا تہوڑا ہو تو یہ دعا کرین اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار
اول و آخر درود شریف پڑہین برکت ہو جائے گی این فقیر را فرمودند فرزند من این
فائدہ بنویس **ایضا** مخدوم کو زحمت یعنے تکلیف مرض کی تہی مسئلہ بیان فرمایا
و کان المریض لا یستطیع القیام للتیمم لو تیمم بلحافه یجوز لان الرمل یشدہ

دعاے طعام اندک

یعنے اگر کوئی بیمار ہو اور آلہ تیمم کا اُس سے دور ہو اور وہ اُٹھہ نہین سکتا ہے تو اگر جامۂ خواب مین ہاتھہ مارے اور تیمم کرلے تو درست ہے اسلئے کہ اُسکو ریت لگی ہوگی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ بنویس **ایضا**

فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی فان قیل القرآن ھو الذی قال اللہ تعالی والذی سمع جبرئیل والذی اتی بہ جبرئیل الی محمد علیہ السلام او الذی کتب فی المصاحف او الذی تقرأہ قلنا اللہ تعالی قال بلا حرف وصوت وھجاء واسمع اللہ تعالی جبرئیل بحرف وصوت وھجاء وقرأ جبرئیل علی محمد علیہ السلام وقرأ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی الصحابۃ فبعد ما سمعوا منہ اجتمعوا علیہ وجمعہ منھم عبد اللہ بن مسعود وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنھم علی ان یکتبوا فی المصاحف ولیس بین الذی اسمع اللہ تعالی وبین ما سمع جبرئیل وبین الذی اتی بہ جبرئیل الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبین ما سمعوا من النبی وبین ما کتبوا فی المصاحف فرق والقرآن کلہ واحد فان قال ھل اللہ تعالی قال قل نعم فان قال متی قال قل بلا متی فان قال این قال قل بلا این فان قال کیف قال قل بلا کیف فان قال لم قال قل بلا لم فان قال بصوت قال او بغیر صوت قل بلا صوت ومن قال غیر ھذا فھو مبتدع فاجتنبوہ یعنے اگر کہا جاے کہ قرآن وہی ہے جسکو اللہ تعالے نے کہا یا جسکو جبرئیل علیہ السلام نے سُنایا وہ ہے کہ جسکو جبرئیل علیہ السلام

مسئلہ کلام اللہ در بیان قرآن

طرف حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے یا وہ ہے جو مصاحف میں لکہا گیا ہے باد وہ
ہے جسکو ہو پڑہنا ہے تو ہم کہینگے کہ اللہ تعالی نے کہا قرآن کو بغیر حرف اور آواز وہجا ء
کے اور سنایا اللہ تعالی نے جبریل علیہ السلام کو ساتہہ حرف و آواز و ہجا کے یہ ان
فرمایا کہ اللہ تعالی نے آواز کو پیدا کیا اس آواز کو جبریل علیہ السلام نے پڑہا اور اس
آواز سے قرآن کو سنا اور جبریل علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑہا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ پر پڑہا اور صحابہ نے اُسے یاد کیا اسلیے
کہ صحابہ نے آپ سے سنا جمع ہوئے اُسپر اُسکو آیت آیت سورت سورت قصہ قصہ نجم
نجم یعنے ٹکڑے ٹکڑے جمع کیا جیسا کہ نازل ہوا صحابہ مین سے تین شخص نے جمع کیا
اور مصحف لکہا ایک تو حضرت عبد اللہ بن مسعود دوسرے حضرت عثمان بن عفان
تیسرے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہم اور نہین ہے فرق درمیان اسکے کہ سنوایا
اللہ تعالی نے اور درمیان اسکے کہ سنا جبریل نے اور درمیان اسکے کہ لائے اوسکو
جبریل علیہ السلام طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور درمیان اسکے کہ
سنا اُسکو صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور درمیان اسکے کہ لکہا اُنہون نے
مصحفون مین قرآن سب ایک ہے پس اگر کوئی کہے کہ کیا قرآن کو اللہ تعالی نے کہا ہے
تو تو کہہ کہ ہان پہر اگر کہے کہ کب کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کب کے پہر اگر کہے کہ کہان کہا ہے تو تو
کہہ کہ بغیر کہان کے پہر اگر کہے کہ کیونکر کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیونکر کے پہر اگر کہے کہ کیون
کہا ہے تو تو کہہ کہ بغیر کیون کے پہر اگر کہے کہ آواز سے کہا ہے یا بغیر آواز کے تو تو کہہ

اور جو شخص کہ واسطے کسی کے توبہ ... اُس سے

... آغاز سبق سے ذرا تک ...

فقیر ...

گیارہوین تاریخ ماہ جمادی الآخرہ روز شنبہ

کو بہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا چند عزیز واسطے تعلق و توبہ کے آئے

وہ لوگ جعد یعنے جوڑے باندہے ہوئے تہے فرمایا کہ ایک حدیث سے نماز مکروہ ہے

فرض و نفل پہر پڑہو انہون نے پہر پڑہی اُنکو توبہ کی تلقین کی اور یہ ست کتاب

متفق کی پرہی ہے ومختار الرجال بین الحلق والتقصیر وبین الفرق فیدخال

کی لگائی تاکہ عورتین نکل جائین اور تفریح درمیان سر کی ہوتی ہے یا بعض شرین

معنی نظم کے یہ ہین کہ مردون کو اختیار دیا گیا ہے درمیان حلق و فرق کے یا حاجت اگر

یا فَرْق باب فرق مین فرمایا کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام دع سعرک

یسجد معک یعنے تو اپنے بالون کو آگے چہوڑ دے تاکہ وہ تیرے ساتہہ سجدہ کرین پس

روے مبارک بر بن فقیر آورد وند فرمودند فرزند من این نظم متفق و حدیث کہ خواندم

بنویس تا دیگرانرا فائدہ حاصل آید **ایضا** نماز چاشت کے پڑہتے تہے فرمایا کہ وقت

نہیں یعنے چاشت کا اشراق سے زوال تک ہے جب آفتاب ڈہل گیا تو وقت چاشت

کا جاتا رہا اور اگر کوئی متصل اشراق کے چاشت پڑہ لی تو درست ہے اُسطرف

بعض لوگ اشراق و چاشت متصل پڑہتے ہین لیکن چوتہائی دن مین مستحب ہے اس

فقیر سے فرمایا فرزند من تو فرمایا کہ اس طرف مشایخ مریدون کو خلوت کا حکم نہین دیتے
ہین جب تک کہ عالم نہو گا زرون و مکہ و مدینہ سارک مین چار مدرسے ہین، مدرسہ حنفی
و مدرسہ شافعی و مدرسہ مالکی و مدرسہ حنبلی جسوقت آنیوالا آتا ہے تو پوچھتے ہین کون
مذہب رکہتا ہے جس مذہب کا ہوتا ہے تو اسکو اسی مدرسے مین بہیجتے ہین تاکہ علم پڑہے
جب علم پڑہ لیا تو اسکو حجرہ دیتے ہین اور خلوت کا حکم کرتے ہین اور اگر آنیوالا عالم ہے
تو اسوقت حجرہ و خلوت کا حکم فرما دیتے ہین وقال المشائخ الصوفیۃ لا تمکن من جہال الصوفیہ
فانہم لصوص الدین و قطاع الطریق علی المسلمین یعنے مشائخ صوفیہ نے فرمایا
ہے کہ تو جاہل نادان صوفیون سے مست ہوا سلیئے کہ وہ دین کے چور اور مسلمانون کے
رہزن ہین **ایضا** روز مذکور گیارہوین ماہ جمادی الآخرہ کو یہ فقیر خدمت مین
اس امیر کبیر کے حاضر تہا سید شمس الدین مسعود عراقی وظیفے کی کچہہ شکایت کرتے تہے
کہ آج نہین پہونچا ہے حسن خادم کو بلایا فرمایا سید کا وظیفہ دو کہا کچہہ فتوح آئے تو دون
سید سے فرمایا کہ تو بقال سے قرض کر جب تک کہ فتوح پہونچے سید نے کہا کہ ہن مسلمان
سے تو قرض لیتا نہین ہون کافر سے تو مکروہ ہی ہے فرمایا یجوز اخذ القرض من
مسلم و کافر عند الحاجۃ یعنے حاجت کے وقت مسلمان و کافر سے قرض لینا درست
ہے **ایضا** مخدوم کو زحمت تہی حسن خادم سے فرمایا آب زمزم لا تاکہ صحت کلی
ہو جائے لائے آب زمزم پیا کہ ویسی ہی اٹہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام ماء زمزم لما شرب لہ یعنے آب زمزم جس نیت و حاجت کے واسطے پئین

دوسری روایت ایضاً ایک بار نے چند مسئلے کا مند برلکہ کر پوچھے ایک یہ ہے کہ نماز تسبیح کی با
جماعت کرے جواب فرمایا کہ نماز تسبیح کی شرط [illegible] سنت کی کرے [illegible]
[illegible] اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے کہ دعاگو کرتا ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
صحابہ کے نماز تسبیح شب جمعہ مین بجماعت پڑھتے اور ہر شب جمعہ مین تکیلا [illegible]
نفل کی نیت کرے یہ بھی پوچھا کہ اول رات مین یا آخر میں فرمایا اول رات مین [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد عشا کے متصل پڑھتے تھے جیسے کہ دعاگو کرتا ہے اور
یہ بھی پوچھا کہ جو فضیلت کہ شب جمعہ کو ہے وہ دوسرے غیر کو بھی ہے جواب فرمایا کہ شب جمعہ
مین بہت فضیلت ہے یہ بھی پوچھا کہ یہ تسبیحات کہ ہزار بار یا سو بار ہر روز ہفتے کی روایت
کی گئی ہین مخدوم فرمائین کہ شروع کون دن سے کرے اور کسدن ختم کرے جواب فرمایا
کہ دو روایتیں ہین ایک تو یہ ہے کہ روز شنبہ سے شروع کرے اور روز جمعہ کو ختم کرے
دوسرے یہ ہے کہ روز جمعہ مین شروع کرے اور پنجشنبہ کو ختم کرے لیکن اول صحیح ہے اور
معمول دعاگو کا ہے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے کہے لو اور جو تسبیحات
کہ دعاگو کہتا ہے وہ کہو تسبیح پانچ وقتون کی کہنا چاہیئے ثواب بہت ہے جو نیت کہ دل
میں رکھے وہ روا ہو جائے۔

تسبیح پنج وقتہ

بعد نماز فجر کے ستر بار کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ
اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم یا غنی اغننی یا غیاث المستغیثین

بعد نماز ظہر ستر بار درود شریف بعد نماز عصر ستر بار استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ بعد نماز مغرب ستر بار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بعد نماز عشا ستر بار لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ورد ہفتہ از اوراد شیخ الشیوخ رضی اللہ عنہ

ہر روز سو بار کہے سنیچر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین اتوار لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین پیر لا الہ الا اللہ عزیزا جمیلا یا عزیز یا جمیل منگل اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ وبارک وسلم بدھ لا الہ الا اللہ خالصا مخلصا جمعرات لا الہ الا اللہ خالق کل شئی وھو علی کل شئی قدیر جمعہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پھر دو رکعت پڑہی جو پڑہ سکے پڑہے بعد سلام کے سر سجدے مین رکہے حاجت مانگے حق تعالی اسکی حاجت روا کر دیگا اور دعا گوان دو رکعت مین پہلی رکعت مین والھکم الہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم اور دوسری مین الم اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم پڑہتا ہے اور نیت صلوۃ الحاجت کی کرتا ہے نوع دیگر ہر روز انمین سے ایک کو ہزار بار کہے جمعہ یا ھو یا اللہ سنیچر یا رحمن یا رحیم اتوار یا واحد یا احد پیر یا صمد یا فرد منگل یا حی یا قیوم بدھ یا حنان یا منان جمعرات یا ذا الجلال والاکرام نوع دیگر شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر روز ایک کو انمین سے ہزار بار کہے واسطے بر آنے حاجات کے ایک ہفتہ

تو وہ کہے اور دوسرے ہیصے میں یہ کہے **پنجشنبہ** لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ **اتوار** یا حی یا قیوم برحمتک استغیث **پیر** درود شریف **منگل** لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **بدھ** استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ **جمعرات** یا اللہ **جمعہ** سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پس روے مبارک بر بین ضعیف آوردند فرمودند فرزند من این تسبیحات مدام بگوئید کہ دعا گوئی میگوئید

ایضاً شب یکشنبہ یا ہوین ماہ جمادی الآخرہ

تو یہ فقیر خدمت میں اس امیر لیبیہ کے ساتھ تھا فرمایا الحمد للہ صحت ہوگئی میں ایک ساعت بیٹھ نہیں سکتا تھا دیکھو کہ آج رات میں نے ساری اذانیں پڑھی تھی بعد اس کے فرمایا کہ دوگانہ ہدیہ رسول بھی پڑھ لیا ان دو رکعتوں میں مروی ہے کہ پہلی رکعت میں تو سورۂ والضحی اور دوسری میں الم نشرح پڑھی اور بعد فراغ کے یہ دعا پڑھی اور ہاتھ اٹھائے اول و آخر درود شریف کہے اللھم صلیت ھذہ الصلوٰۃ وقد حملت نوابھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللھم اجزعنا محمداً ما ھو اھلہ ومستحقہ وبلغ منا روح محمد تحیۃ وسلاماً بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا اور نیت یوں کرے اُؤدّی رکعتین ھدیۃ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور درمیان مغرب و عشا کے پڑھیں ثواب بہت ہے ایں فقیر را فرمودند فرزند من این دوگانہ مدام بگزارید و دعا گوہم میگزارد **ایضاً**

ف [illegible]

فرمایا کہ بعد اداے وتر کے سات بار یہ دعا پڑہے مروی ہے اور اول و آخر مین درود شریف
پڑہے یا الٰہی الہک منتہی طلبی نادر علی فرحی نحی محمل العرابی اللہم سہل
حزونه امرای ان فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید دعا را میگوید البتہ یا
مین وقت تہجد کے یہ فقیر خدمت میں اُس امیر کے حاضر تہا بعد فراغ کے تہجد سے
فرمایا کہ تہجد کے بعد سونا درست ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض
وقت بعد تہجد کے سو جاتے تہے نیت یہ کرے کہ بعد نماز صبح کے اونگہا تکلیف نہ دے کہ
اوراد کو نگاہ نہ رکہہ سکے یہ بات واقعی ہے اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچہا کہ النہی
ہو الصام بعد النوم او بلی تو مین جواب فرمایا کہ بعد تہجد کے سونا درست ہے
یہانتک کہ صبح ہو گے پہر اُٹہہ کہڑے ہون وضو کی تیاری کرین کتاب مین ہے کہ نکرہ
النوم فی الصبح و نوم الصبح یورث ثلثة اشیاء احدها ضیق العیش و الثانی
نقص فی العمر والثالث منع الرزق وعکس ذلک علی عکس ذلک ومن احیی
الصبح بسط عیشه وزاد عمره ووسع رزقه یعنے صبح مین سونا مکروہ ہے
اور صبح کا سونا تین چیزین پیدا کرتا ہے ایک تو تنگی عیش کی دوسرے کوتاہی عمر مین
تیسرے منع روزی ہے اور عکس اُسکا عکس ہے اُسکا یعنے صبح مین بیدار رہنا تین چیزین
پیدا کرتا ہے فراخی عیش کی زیادتی عمر کی کشادگی رزق کی ہے اور جو شخص صبح کو زندہ
رکہتا ہے یعنے بیدار رہتا ہے تو عیش اُسکا فراخ ہوتا ہے اور عمر اُسکی زیادہ ہوتی ہے
اور روزی اُسکی فراخ ہوتی ہے حدیث صحاح ہے قوله علیه الصلوة والسلام

دعا بعد نماز وتر

تہجد کے بعد سونا درست ہے

مکروہ ہونا خواب صبح

نوم الصبح یمنع الرزق یعنے صبح کا سونا باز رکہتا ہے روزی کو بعد اسکے فرمایا انما الاعمال بالنیات یہ حصر ہے یعنے نہین ہین اعمال مگر ساتہہ نیتون کے اصل عمل مین نیت ہے اور نزدیک بعض کے فرض ہے یہہ قول امام شافعی رضی اللہ عنہ کا ہے اُنکے نزدیک سب چیزون مین نیت فرض ہے بس روی مبارک بریں فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضاً**

انما الاعمال بالنیات

بارہوین ماہ جمادی الآخرہ روز یکشنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اشراق کے وقت اس فقیر سے فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب ایمن تہی اعلم ان الایمان علی الاختلاف علی القلب واللسان لان من عرف اللہ تعالی بالقلب بانہ واحد ولم یقر باللسان فھو کافر ومن اقر باللسان ولم یعرف بالقلب فھو منافق ومن قال ان الایمان علی القلب دون الاقرار باللسان فھو کرامی وقد اختلف الناس فی الایمان قال بعضھم الایمان ھو الاقرار باللسان والمعرفۃ بالقلب وھذا قول اہل السنۃ والجماعۃ وقال بعضھم الایمان ھو المعرفۃ بالقلب بغیر اقرار اللسان فھو جھمیہ ومرجئۃ والصواب فی ذلک ان الاقرار باللسان من غیر معرفۃ القلب نفاق وعلی العکس کفر ومعرفۃ القلب مع الاقرار باللسان ایمان کمثل الفرس لا بلون فان الفرس اذا کان ابیض یسمی الاشھب واذا کان اسود یسمی الادھم واذا کان فیہ سواد وبیاض یسمی الابلق وھما

فائدہ ایمان

ای اکد لدیہ عقلا وما بینا او تمام الایمان ان تعرف اللہ وحدہ لا شریک لہ
لانک [illegible] ان اللہ تعالیٰ قال لموسیٰ بن عمران فی مناجاتہ یا موسیٰ اعلمہم
اننی و لا تعلموا انہ من اعلم انی انا واحد و لا انہ لا شریک لی و انہ اذا [illegible]
ولا تعلموا [illegible] یعنے تو جان کہ ایمان دو عضو پر ہے دل و زبان پر اسلئے کہ جس
شخص نے اللہ تعالیٰ کو دل سے پہچانا کہ وہ ایک ہے اور زبان سے اقرار نہ کیا تو وہ
کافر ہے اور جسنے زبان سے اقرار کیا اور دل سے نہ جانا تو وہ منافق ہے اور جسنے کہا
کہ ایمان دل پر ہے بغیر اقرار زبان کے وہ گمراہی ہے یہ ایک گروہ بدمذہبون کا ہے
عرب مین اور انکا قول عقلاً و نقلاً باطل ہے لوگون نے ایمان مین اختلاف کیا ہے
بعض نے کہا کہ ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور پہچاننا ہے دل سے اور کام کرنا ہے
جوارح یعنے اعضا سے یہ قول اہل سنت کا ہے صحابہ و تابعین مین سے کسی نے اسکو
نہیں کہا ہے انہون نے اپنے طرف سے کہا ہے جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا تو
عرض کیا کہ یہ قول تو امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہے وہ کیون بدمذہب ہونگے وہ
تو سنت و جماعت کا مذہب رکہتے ہین جواب فرمایا کہ یہ کتاب امام اعظم رضی اللہ عنہ کی
تصنیف ہے اسوقت امام شافعی کہان تہے انکا تو تولد بہی نہین ہوا تہا وہ تو شاگرد
کے شاگرد ہین امام شافعی نے امام محمد بن حسن شیبانی سے پڑہا اور امام محمد نے امام
ابو یوسف قاضی سے پڑہا اور امام ابو یوسف نے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ سے پڑہا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ ایمان پہچاننا ہے دل سے سواے اقرار زبان کے یہ قول جہمیہ و مجسمہ

کا ہے یہ دو گروہ ہین بد مذہبون کے عرب مین مجسمہ کو مجسمہ اسلئے کہتے ہین کہ اُنہون نے اللہ تعالے
کی نسبت طرف جسم کے کی ہے التجسیم نسبت بجسم کردن یہ گروہ اور اُنکا قول عقلاو نقلا
باطل ہے یہ سب قول غلط ہین صواب قول یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرنا بدون پہچاننے
دل کے نفاق ہے اور عکس اسکا کفر ہے یعنے دل سے پہچاننا بدون اقرار زبان کے
کفر ہے اور پہچاننا دل سے اور اقرار کرنا زبان سے ایمان ہے جیسے ابلق گھوڑا کیونکہ
حسوفت گھوڑا سپید ہوتا ہے تو اُسکو اشہب یعنے سپید خنگ کہتے ہین اور جب سیاہ
ہوتا ہے تو اُسکو ادہم یعنے حرمز کہتے ہین اور جب گھوڑے مین سیاہی و سپیدی ہوتی
ہے تو اُسکو ابلق کہتے ہین پس یہان بہی اسی طرح ہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا جب تک
دونو رنگ نہون تو اُسکو ابلق نہین کہتے ہین اسی طرح جب تک کہ اقرار زبان کا اور
پہچاننا دل کا نہو ایمان نہین ہوتا ہے اور پورا ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالی کو پہچانے کہ وہ
ایک ہے اُسکا کوئی مثل و شریک نہین ہے بیچون و بیچگون ہے اور معنی ایمان کے لغت
مین گرویدن ہین جیسا کہ اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام ابن عمران سے مناجات مین
کہا مناجات کہتے ہین باہم راز کہنے کو کہ اے موسی تو جان دو باتون کو اور نہ جانے
تو دو کو تو جان کہ بیشک مین ایک معبود ہون اور نہ جانے تو میری کیفیت کو کہ مین
کیسا ہون اور تو جان کہ بیشک مین روزی دینے والا ہون اور نہ جانے تو کہ مین
کہانسے روزی دیتا ہون یہ ترتیب تمام آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس
فقیر کے تہی **ایضا** خبر میت غائب کی پہونچی فرمایا من صلے رکعتین بنیۃ المیت الغائب

ماثر العرفان

يقرأ في الركعة الاولى بعد الفاتحة سورة الفيل ثلاث مرات وفي الثانية سورة

الاخلاص ثلاث مرات فاذا فرغ من الصلوة يدعو هذا الدعاء ويصلي على النبي

صلى الله عليه وآله وسلم اولا و اخرا اللهم صليت هذه الصلوة وجعلت

ثوابها لفلان يا رب اغفره وارحمه وتجاوز عما تعلم فانك انت العلي العظيم

یعنے جو شخص کہ پڑہے دو رکعت نماز بہ نیت میت غائب کے تو پہلی رکعت مین بعد فاتحہ

کے تین بار الم ترکیف اور دوسری مین قل ہو اللہ تین بار پڑہے پہر جب فارغ

ہو تو دعاے مذکور پڑہے اور اول و آخر مین درود شریف پڑہے این فقیر را فرمودند

فرزند من بگیرید **ایضا** خدمت مین ایک عرب آیا اور عربی زبان مین کہا یا مخدوم

ارید ان اسافر في الهند الى لكنوتي فاعط لي الزاد واثوابك یعنے اے مخدوم مین

چاہتا ہون کہ ہند مین طرف لکنوتی کے جاؤن تم مجہے زاد راہ اور اپنے کپڑے دو

ایک عزیز طباق بہر مصری فتوح لایا تہا عرب سے فرمایا خذ یا سیدی یعنے اے سید

تو لیلے اُسنے لے لیا اور کپڑون کی توقع کرنے لگا خادمون سے فرمایا کہ قسم کہا ئین

کہ عاریتی کپڑے لوگون کے واسطے تبرک کے پہنے ہین جسوقت ایک آدمی اپنا کپڑا

لیجاتا ہے تو دوسرا آدمی واسطے تبرک کے کپڑے لاتا ہے کہ ملبوس کرکے یعنے پہنکر

استعمال کرکے دیدو اور اکثر وقت عاریتی کپڑے ہوتے ہین سو مین کیونکر دیدون اگر

میرے ملک ہوتی تو مین دیدیتا وہ نہین سنتا تہا خادمون نے اُسپر غصہ کیا اُسنے

کہنا شروع کیا یا مخدوم خدامك يكادون يضربونني یعنے اے مخدوم

حکایت عرب شخص کی طلب زاد و لباس حضرت مخدوم قدس سرہ

تمہارے خادم چاہتے ہین کہ مجھے مارین فرمایا یاسیدی لو تضربونک فاقتضی بی
او تقتلنی فابح لک دمی یعنے اگر وہ تجھے مارین تو تو مجھے مارنا بلکہ مجھے مار ڈالنا مین نے
اپنا خون تجھے معاف کردیا اور گردن مبارک بلند کردی جب عرب نے یہ خلق مخدوم
سے دیکھا تو آیا اور پانون مبارک پر گر پڑا اور معذرت کی پس آپنے اپنی ٹوپی اوسکو
پہنائی اور بغل مین لیا اور بایں طریق رخصت کیا کہ استودع اللہ نفسک ودینک
وخواتیم عملک زوّدک اللہ التقوی وصانک عن البلاء وبلّغک الی مقصدک
سالما غانما ظافرا بالمراد اور جس کے واسطے دعا کرتے تو یہی دعا کرتے اور چار قل مع
فاتحہ کے پڑہتے اور فرماتے کہ روایت کیا گیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام علیکم
بالقلاقل ای الزموھا یعنے تم لازم پکڑو چار قلونکو **ایضا** فرمایا کہ شیطان لعنہ اللہ
اعلی سے طرف ادنے کے لیجاتا ہے اگر وہ سالک ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر مین ایک مرید شیخ رکن الدین کا حجرۂ
خانقاہ مین مشغول تہا اُسنے ایک شخص کو خواب مین دیکھا کہ وہ کہتا ہے کہ تو حج کو جا
جب وہ خواب سے بیدار ہوا تو خدمت مین شیخ رکن الدین کے آیا پہلے اس سے کہ
وہ یہ خواب بیان کرے شیخ نے شروع کیا کہ یہ خواب تجھکو شیطان نے دکھایا ہے وہ
چاہتا ہے کہ تجھکو مشغولی سے تلف کردے اور تجھپر حج فرض نہین ہے تو تو ایک فقیر آدمی
ہے تو ہرگز مت جا حضرت مخدوم نے اسجگہ فرمایا کہ پیر و مرشد ایسا چاہیئے کہ کیا
دریافت کرلیا اس درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ شیطان نیک کامون کا

شیطان انسان کو ادنی کی طرف لیجاتا ہے

بہی رستہ بتاتا ہے جواب فرمایا کہ وہ تو اس بات پر دشمن ہے دیکھہ نہین سکتا ہے
اعلی سے طرف ادنی کے لیجاتا ہے وہ چاہتا ہے کہ حق کے ساتہہ مشغولی کلی رکہتا ہے
اُسکو اُس سے تلف کردے اور غیر کو جو کہ ادنی بہی نہین جانتے تو اُسکو فسق کا رستہ
بتاتا ہے نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ
عدوا یعنے بیشک شیطان تمہارا دشمن ہے پس تم بہی اُسکو دشمن ٹہیراؤ ایضا فرمایا
کہ اگر کوئی آدمی کرنیوالا صحیح توبہ کرے تو وہ اگر مٹی ہاتہہ پر لیوے تو سونا ہوجائے اور یہ
بیت بابا پہر لاسے ؎ گر ہترہ رخ تو تر گردد از خاک اندر کف تو زر گردد ازمنا سب
اسکے حکایت بیان فرمائی کہ امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی پہلے اُس سے
دنیا کے اسطے راہزنی کیا کرتے تھے لیکن جو سامان کہ چرالیتے تمام اُس سامان والے
کا کہہ لیتے تھے غرضکہ ایک دن اُس راہ مین قافلہ گذر کر رہا تہا جب اُس جگہہ پہونچا تو
قافلے والون نے فضیل سے خوف کیا کہ سپادار راہ مار ہین وہ اس کام مین نہایت معروف
و مشہور تھے اُس قافلے مین ایک عزیز حافظ تہا اُسنے اہل قافلہ سے کہا کہ ہم یہ آیت بلند
آواز سے پڑہتے ہین اور رحم ہاکو شاید یہ آیت اُسکے دل مین اثر کر جاے قل یا عبادی
الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم جسوقت اس آیت شریف کی آواز فضیل کے کان مین
پہونچی تو دل اُنکا نرم پڑگیا سلسلہ ازلی جنبش مین آیا اور بایتنہ واسطہ اُٹھہ کہڑا ہوا
نزدیک اُس حافظ بزرگوار کے آئے کہا کہ وہ مجہسے آدمی کو چہوڑ دیگا حافظ نے کہا کہ

بیان حال فضیل بن عیاض رحمہ اللہ تعالی المعروف

جب تک زندگی ہے جگہ صلح کی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے انما التوبۃ علی اللہ للذین یعملون السوء بجہالۃ ثم یتوبون من قریب فاولئک یتوب اللہ علیہم وکان اللہ علیما حکیما جبکہ توبہ کو لفظ علی کے ساتھ متعدی کرتے ہین تو متعدی ہوجاتا ہے یعنے اللہ تعالے توبہ دیتا ہے اُن لوگون کو کہ جو نادانی سے برائی کرتے ہین پھر وہ نزدیک سے توبہ کر لیتے ہین پھر آتے ہین تو وہی لوگ ہین کہ رجوع کرتا ہے اللہ تعالی اُنپر اور ہے اللہ تعالے دانا اور اسنوار کار یعنے وہ خوب جاننے والا ہو[الا] پختہ کار ہے پس حضرت فضیل رضے اللہ عنہ نے اُس حافظ کے ہاتھہ پر توبہ کی اور اُسنے توبہ کی تلقین کی حضرت فضیل اُن لوگون کے پاس جاتے کہ جنکا سامان اسباب چرایا اور اُسپر مالکونکا نام لکھہ رکھا تھا اُنمین سے ہر ایک کے پاس جاتے اور اوسکو خوش کرتے تھے سب کو پہونچا دیا چنانچہ حسد دینار ایک جہودی کے رہ گئے نہے موجود نہ تھے اُسکے پاس گئے اور خوشنودی چاہی وہ خوش نہین ہوتا تھا بہ الحاح وزاری کرتے تھے اُس جہودی نے حضرت فضیل سے کہا کہ مین نے توریت مین پڑھا ہے کہ اگر کوئی تائب امت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہاتھہ خاک پر مارے تو سونا ہوجاے جہودی نے ایک ہمیانی ٹھیکریون سے بھری اور حضرت فضیل کے ہاتھہ مین دی پھر اُنہون نے اُس جہودی کے ہاتھہ مین دیدی دیکھا تو ساری ٹھیکریان سونا ہوگئی ہین جہودی مع اپنے خاندان کے ایمان لایا اور کلمۂ محمدی پیش کیا حضرت موسی علیہ السلام کا دین رکھتا تھا حضرت مخدوم قدس سرہ

نے بیت مذکور پڑہی پس روے مبارک برین فقیر آورد ندفرمودند فرزندمن بنویس

پیر کی رات تیرہوین ماہ جمادی الاخرہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اُس رات اس فقیر کو سبحہ تسبیح عنایت کی فرمایا فرزندمن لے مین نے استعمال کی ہے اسی اثنا مین سید شمس الدین مسعود نے ایک لونڈی خرید کے خدمت مین عرض کیا کہ مین کیا کرون فرمایا استبرا کر ایک حیض اُسکے گردن ہٹکو پہر اُنہنے مطائبہ وخوش طبعی کی فرمایا مین تجہے ایک اور حیلہ سکہاتا ہون کہ استبرا ساقط ہو جاے تو جا اُس لونڈی کو مکاتب کر اور اُس پر مال مقرر کر پہر تو دوسرے سے اُسکا نکاح کردے اور اُس سے کہہ کہ قبل الدخول طلاق دیدے پہر تو اُس لونڈی سے مال طلب کر جب وہ مال کی ادا کرنے سے عاجز ہو گی تو بندہ ہو جائیگی جا مجامعت کر اور تبسم کیا اور فرمایا کہ اس حیلے کو کوئی نہین جانتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این مسئلہ بنویس

حیلہ اسقاط استبرا کنیز

ایضا شرائط مشیخت

فرمایا شرائط المشیخۃ ثلثۃ ان لم تکن لا تصح المشیخۃ احدہا ان یکون الشیخ عالما بالعلوم الثلثۃ علم الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ والثانی یقبلونہ بعض علماء زمانہ ویتعلقونہ ویعتقدونہ ویریدونہ والثالث ان لا یکون لہ من المطالب من الدنیا والاٰخرۃ وما سوی اللہ تعالی یعنے مشیخت کی شرطین تین چیزین ہین اگر وہ تینون نہون تو مشیخت درست نہو ایک شرط یہ ہے

کہ تین علم کا عالم ہو علم شریعت وطریقت وحقیقت دوسری شرط یہ ہے کہ بعض دانشمند
اُسکے زمانے کے اُسکو قبول کرین اور اُس سے پیوند کرین اور معتقد ہون اور اُسکے
مرید ہون تیسری شرط ہے کہ سواے خدا یتعالے کے اُسکو اور کوئی طلب نہو اور
یہ بیت فرمائی **بیت** مرا ہمتے بس بلند روزی کن ۞ کہ من از تو ہمین ترا میخواہم ۞
یاران بزرگ نے فرمایا کہ یہ تینون چیزین ذات عالی صفات مخدوم مین موجود ہین
بعد اسکے فرمایا لاتکن من جہال الصوفیہ فانھم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تو نادان صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ چور ہین
دین کے اور رہزن ہین مسلمانون کے اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ شرائط
شیخ کے جو مین نے بیان کئے لکھہ لے عزیب ہین بعد اسکے فرمایا کہ زمانہ برا ہو گیا ہے
پہاڑ مین رہنا چاہیے خصوصا اس زمانے مین بعد اسکے فرمایا کہ شیخ زادہ محمد متقی گازرونی
بیابانی اس شہر مین آیا ہے اوچہہ مین آیا تہا دعاگو کو نہ پایا سُنا کہ مین یہان ہون تو
قصد کرکے نزدیک دعاگو کے آیا اس جگہہ وہ میرے پاس بسبب انبوہ خلق کے نہین رہ سکتا
ہے اور وہ خلق سے گریزان ہے حظیرۂ صدر الدین مین کہ جسکو بنہبان کہتے ہین یہ رہتا ہے
وہانسے بیابان نزدیک ہے بیابان مین پہرتا ہے وہ محدث ہے اور علم سلوک بہی کہتا
ہے اللہ تعالی اُسکو وہ قوت دے کہ درمیان خلق کے رہ سکے کیونکہ کمال یہ ہے یہ مرتبہ
پیغمبرون کا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُس طرف جن لوگون نے
پہاڑ اختیار کیا ہے وہ سب اہل علم و محدث ہین مین نے پوچھا کہ تم کیون شہر مین نہین

رہتے ہو تاکہ خلق کو تم سے نفع ہو جواب فرمایا کہ ہم ایک کتا کتار کہتے ہین ہمنے اُسکو قید
کیا ہے تاکہ کسی کو کاٹ نہ کہائے وہ نفس ہے کہ برادر مومن کے ساتہہ بدگمانی اور اوسکی
غیبت و سخن چینی کرتا ہے اور مثل اسکے پس خلق کو رنج پہونچتا ہے ہمنے اس جہت سے
یہ پہاڑ اختیار کیا ہے تاکہ ان اوصاف ذمیمہ سے پاک ہو جائے اور ہم شہر مین نہ جائین
گے جب صفات حمیدہ اختیار کریگا تو بعد اُسکے جائین گے بعد اسکے فرمایا کہ ٹہٹہا
مسخراپن کرنا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے اور قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے یا ایہا
الذین امنوا لا یسخر قوم من قوم عسی ان یکونوا خیرا منہم ولا نساء من
نساء عسی ان یکن خیرا منہن ولا تلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان ومن لم یتب فاولئک ہم الظالمون
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ٹہٹہا نہ کرے یہ نہی غائب ہے ایک گروہ ایک گروہ سے
شاید کہ وہ مومن ہون اور بہتر ہون اُنسے اور نہ مومن عورتین مومن عورتون سے
ٹہٹہا کرین ساتہہ زنا کے شاید کہ جنسے ٹہٹہا کرتے ہین وہ بہتر ہون اُنسے اور بدگمانی
بہی حرام ہے قرآن شریف مین اس سے نہی فرمائی ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا
کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم ولا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا
یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو بچو بہت سے گمان سے بیشک بعض گمان گناہ ہے
اس باب مین یہ حدیث صحیح ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام ظنوا المؤمنین
خیرا یعنے تم مومنین کے ساتہہ نیک گمان کرو اور غیبت بہی حرام و گناہ کبیرہ ہے اور

قرآن شریف مین اس سے نہی کی ہے قولہ تعالی ولا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم

ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم لا یغتب

نہی غائب ہے یعنے غیبت نہ کرے بعض تمہارا بعض کے کیا دوست رکھتا ہے ایک تمہارا

کہ کہائے گوشت اپنے بہائی کا در انحال کہ وہ مردہ ہو سو تم اُسکو دشوار رکہوگے اور ڈرو

اللہ سے بیشک اللہ توبہ قبول کرنیوالا مہربان ہے غیبت کو گوشت برادر مردہ کا کہا

اسلئے کہ وہ حاضر نہین ہے گویا وہ مردہ ہے اور جو شخص غیبت کرتا ہے وہ اپنے برادر

مردہ کا گوشت کہاتا ہے جو گناہ کہ آدمی کے کہانے والے کا ہے اُسی قدر گناہ غیبت

کرنیوالے کا ہے غیبت بکسر غین معجمہ بدگوئی کو کہتے ہین اور بفتح غین معجمہ نیک گوئی کو

بولتے ہین استعمال عرب کے جہت سے فرق ہے بعد اسکے فرمایا حدیث صحاح ہے قولہ

علیہ الصلوٰۃ والسلام الغیبۃ اشد من الزنا یعنے غیبت زنا سے بہی زیادہ سخت

ہے پہر فرمایا کہ اُس طرف دعاگو نے ایک حدیث درست ترین صحاح سے سُنی ہے کہ

ہرگز ہندوستان مین نہین سُنی تہی قولہ علیہ السلام الغیبۃ اشد من ثلثین زنیۃ

فی الاسلام یعنے غیبت سخت تر ہے تیس زنا سے اسلام مین ای عقوبۃ الغیبۃ

اشد من عقوبۃ ثلاثین زنیۃ فی الاسلام یعنے عقوبت غیبت کی زیادہ تر سخت

ہے عقوبت تیس زنا سے اسلام مین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ حدیث

صحاح ہے لکہو اور ظاہر کرو خبر مین ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور ام المومنین حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا دونو بیٹہے تہے کہ ایک عورت چادر

اوڑہے ہوئے جاتی تہی حضرت عائشہ نے کہا یارسول اللہ آپ دیکہو کہ یہ عورت چادر درازاوڑہے ہوئے ہے آپنے فرمایا اے عائشہ تونے اُسکا گوشت کہایا اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین کہایا ہے آپنے فرمایا کہ تو اپنا تہوک باہر ڈال ڈالا تو دیکہا کہ ایک ٹکڑا گوشت کا مع خون کے حضرت عائشہ کے موںہہ سے باہر آپڑا فرمایا اے عائشہ اسی طرح ایک دوسریکا گوشت غیبت سے کہاتے ہین دل جو تاریک و سیاہ ہوجاتے ہین سبب اُسکا یہی ہے اور یہ آیت پڑہی ولا یغتب بعضکم بعضا الآیہ اور ہمکو جو ظاہر نہین ہوتا ہے سو ہماری شومی ہے ورنہ در معنی غیبت سے برادر مردہ کا گوشت کہاتی ہین

ایضاً ذکر مدح

فرمایا مبتدیون کو چاہیئے کہ مدح پر فخر نہ کرین لیکن جب منتہی ہوگیا تو وہ کامل ہے اب اگر کوئی اُسکی مدح کرے تو نقصان نہین ہے اسلئے کہ نفس نرہا بلکہ مدح دشوار معلوم ہوتی ہے جیسا کہ مشائخ صوفیہ نے فرمایا ہے ینبغی ان یکون عندک المادح والقادح فی قلبک سواء یعنے چاہیئے کہ نزدیک تیرے مدح وقدح یعنے تعریف و مذمت دونو تیرے دل مین برابر ہون

ایضاً ذکر میزر

حسن خادم سے فرمایا کہ واسطے دعا گو کے میزر لاؤ ہوا سرد ہے میزر لائے پوچھا ابریشمی ہے تو جائز نہین ہے حسن خادم نے کہا کہ ایک انگل بہی اسمین ریشمی نہین ہے بلکہ ایک تار بہی اور یہ بیت کتاب متفق کی پڑہی ع وان تلک الاعلام فی العمائم

میزر شلوار و مانند آن (۱۲ منہ)

اصابعا اربعة لو تحرم فرمایا کہ مسئلہ ہے ان کان الابریسیم فی ثوب مقدار اربعة
اصابع یجوز وان کان طویلا لان الاعتبار للعرض لا للطول یعنے اگر ابریشیم
کپڑے مین بقدر چار انگل کے ہو تو درست ہے اگرچہ لنبا ہو اسلیئے کہ اعتبار چوڑائی
کا ہے نہ لنبائی کا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد
کہ تقریر کردم بنویس بملفوظ۔

غرہ ماہ شعبان عمت میامنہ روز شنبہ

کو مخدوم دامت برکاتہ واسطے مبارکبادی شیخ الاسلام کے آئے اور یہ فقیر ہمراہ
رکاب سعادت کے تہا سلام کیا ایک نے دوسرے کو بغل مین لیا پہر بیٹھے فرمایا کہ دعاگو
کو راہ مین نیند آگئی تہی اور تر پڑا وضو کیا اسلیئے کہ بندگی یعنے جناب شیخ الاسلام کو بے وضو
کیونکر دیکہون شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ لوگ زندہ دل ہو کہا ان عینی تنامان
ولا ینام قلبی آپ فرزند متبع ہو ذکر اسکا نکلا کہ شیخ الاسلام نے پوچہا کہ مخدوم کے
وجود مبارک کو زحمت تہی اب تخفیف ہے فرمایا شکر ہے لیکن ابتک کچہہ اثر ہے
شیخ الاسلام نے کہا کہ مین نے ملک علی طبیب کو بہیجا تہا فرمایا کہ طبیب کیا کرے پھر
شیخ الاسلام سے التماس کیا کہ اگر تمہارا حکم ہو تو جو خانقاہ کہ شہر مین واسطے شیخ کبیر کے
بنائی ہے اسمین واسطے اربعین اعتکاف رمضان کے معتکف ہوجاون اور وہین آ رزو
رکہتا ہون کہ ہر روز دست بستہ خدمت کرون واللہ اُس خانقاہ سے ہم یکجا نماز
پڑہین شیخ الاسلام نے کہا کہ آپ اوچہ مین مسجد جمعہ کے اندر معتکف ہوتے ہو اسجگہہ بھی

مسجد جامع مین اعتکاف کرو اس درمیان مین ایک عزیز درویش آیا اور سلام کیا
اور ہاتھہ طرف مخدوم کے اُٹھایا حضرت مخدوم نے دست مبارک سے طرف شیخ الاسلام
کے اشارہ کیا کہ اول اُنکا ہاتھہ لے غرضکہ اُس درویش نے اول شیخ الاسلام کے ہاتھہ
کا مصافحہ کیا پہر مخدوم کا دست مبارک زور سے پکڑا کہ تکلیف پہونچے شیخ الاسلام اُس
درویش پر گرم ہوئے کہا کہ بوڑہے ہون سے آسان مصافحہ کرنا چاہیے حضرت مخدوم نے
فرمایا کہ تم کچہہ مت کہو اُسنے اعتقاد درست سے پکڑا ہے نہ اس قصد سے کہ تکلیف پہونچے
پہر اُٹھہ کہڑے ہوئے اور رخصت کیا۔

پانچوین تاریخ ماہ شعبان بُدہ کے دن

یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا جمعرات کی رات کو فرمایا کہ چراغ آگے نہین
ہے لاو تاکہ نماز مکروہ نہوئے اور خادمون کو اس باب مین بہت تاکید کی اُنہون نے
ویسا ہی کیا جب نماز فرض عشا کی پڑہ چکے تو واسطے سنت کے اُٹھے فرمایا کہ واسطے
مقتدی و مقتدی لیعنے امام و ماموم کے سنت یہ ہے کہ مقام فرض سے وقت سنت کے
عدول کرین یعنے جگہہ بدل لین فرض کی جگہہ سنت نہ پڑہین اور اگر سجدہ بہر یا قدم بہر
عدول کرلین تو درست ہے مکروہ نہین ہے ورنہ مکروہ ہے لیکن واسطے مقتدی کے
اولے کہا ہے کہ فرض کی جگہہ سے تجاوز کرے اور واسطے مقتدا کے سنت اور بہت
کتاب ملتقط کی پڑہی ـه بکرہ للامام لا الماموم نقل مکان فریضتہ
المحتوم وافصل النقل لاجل النفل للمقتدی والمقتدی بالنقل ای النقل

عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العجز احدکم اذا صلی ان سقدم او ساحر
یعنے کیا عاجز ہوتا ہے ایک تمہارا جسوقت کہ نماز پڑہ چکے اس سے کہ آگے بڑہ جاے یا
پیچھے ہٹ جاوے بعد اسکے فرمایا کہ ارسال جامہ یعنے کپڑے کا چہوڑ دینا ہی مکروہ ہے
فرض و نفل مین اور اگر مونڈہے پر ڈالے بطریق چادر کے تو مکروہ نہین ہے بلکہ سنت
ہے فقہ مین مذکور ہے وکا ترسل المصلی ثوبہ **ایضا** شب مذکور مین دو آدمیون
نے پیوند کیا ایک تو متعلم یعنے طالب علم نے اور دوسرے حافظ نے حافظ سے فرمایا
کہ تو علم فقہ پڑہ اسلئے کہ فرض و واجب ہے کہ حامل قرآن یعنے حافظ عالم ہو تاکہ احکام
شرع کے اُسپر کہل جائین ورنہ کیا جانے۔

ساتوین تاریخ ماہ مذکور شب جمعہ کو تہجد کے وقت

بہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا سحری کا کہانا ہریسہ لائے اس فقیر سے
اور یاران دیگر سے فرمایا کہ کہاؤ بہائو تم روزہ رکہتے ہو اسی اثنا مین فرمایا کہ مومن
کو چاہیئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے پیغمبرون کے متابعت
و پیروی کرے کبہی تو روزہ رکہے اور کبہی افطار کرے اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے
قال علیہ السلام من صام الدہر فلا صام ولا افطر یعنے جو شخص ہمیشہ روزہ
رکہتا ہے تو اُسنے نہ روزہ رکہا اور نہ افطار کیا نقصان کرتا ہے طاعت نہین
کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے پیغمبرون کو خطاب کیا ہے یا ایہا الرسل کلوا
من الطیبات واعملوا صالحا انی بما تعملون علیم یعنے اے پیغمبرو تم کہاؤ پاک

چیزون سے اور عمل صالح کرو بیشک مین خوب جانتا ہون جو تم عمل کرتے ہو اور کفار
نے پیغمبر علیہ السلام سے یون کہا قالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی
الاسواق یعنے کیا ہے اس پیغمبر کو کہ کہانا کہاتا ہے اور بازارون مین چلتا ہے جب
صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تو منغص آئے آپ نے
فرمایا اے میرے یارو تم کیون منغص معلوم ہوتے ہو عرض کیا کہ کفار یہ بات کہتے ہین
یعنے بات مذکور تو آپکا دل بہی منغص ہو گیا حق تعالے نے واسطے تسلی خاطر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ آیت شریف بہیجی وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا
انھم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق یعنے نہین بہیجا ہمنے تجہسے پہلے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسولونکو مگر بیشک وہ البتہ کہانا کہاتے اور بازارون مین
چلتے تہے پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل فیض منزل ساکن ہو گیا بس روے مبارک
برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بنویس۔

ایضاً التقوی شرط ہے واسطے علم من لدنی کے

ذکر اسکا کہ واسطے علم من لدنی کے تقوی شرط ہے جیسے کہ وضو واسطے نماز کے شرط
ہے علم من لدنی وہ معانی ہین جو کہ اللہ تعالی کی طرف سے اولیاء خدا کے دلون مین
وارد ہوتے ہین قولہ تعالی واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ یعنے تم تقوی اختیار کرو تا کہ
تعلیم کرے تمکو اللہ تعالی اپنے نزدیک سے علم اور فرمایا التقوی علی ثلثۃ انواع
احدھا تقوی العام وھو ان ینفو اعن الکفر والمعاصی والبدع والتالی

تقوی الخاص وھوان یتقوا عما لا یعنیہ ای مالا ینفعہ ولا یضرہ اعنی المباحات والثالث تقوی احص الخاص وھوان یتقوا عما سوی اللہ تعالے وھذہ التقوی بسببہا یجد الاولیاء المعانی من اللہ تعالی یعنے پرہیزگاری تین طرح پر ہے ایک تو پرہیزگاری عام کی ہے وہ یہ ہے کہ کفر و گناہون اور بدعتون سے پرہیز کرین دوسرا تقوی خاص کا ہے وہ یہ ہے کہ مالایعنی سے پرہیز کرین یعنے جو چیز کہ نہ نفع دے نہ نقصان پہونچائے مباحات مین سے تو اُس سے بچین تیسرا تقوی خاص الخاص کا ہے وہ یہ ہے کہ ماسوا اللہ تعالی سی پرہیز کرین یہ وہی تقوی ہے کہ جسکے سبب سے اولیاء اللہ اللہ تعالے سے معانی پاتے ہین یعنے وہ اُنکے دلونپر وارد ہوتے ہین پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ فرزند من یہ تین وجہین تقوی کی جو مین نے بیان کین انکو لو اور ملفوظ مین لکھو مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جن دنون مین دعاگو مکۂ مبارک مین مجاور تہا ایک بزرگ محدث تھے سات برس ہر روز فاتحہ کا وعظ کہتے تھے اس پر پورے سات برس گزر گئے تفسیر سورۂ فاتحہ کی تمام نہین کہہ چکے تھے مین ویسا ہی اُنکو چھوڑ آیا تھا دیکھئے کئی سال اور کہین گے اس علم کو علم لدنی کہتے ہین یعنے طرف سے اللہ تعالی کے ہے کہ کسی تفسیر مین نہین ہے ایک اور **حکایت** اسکے مناسب بیان فرمائی کہ ایک بزرگ محدث تھے اوچہ مین چند مدت مقیم ہو گئے تھے اُنہون نے سات جلد مین معانی الہام سے تفسیر کی تھی اور اور بھی کرتے تھے ایک دن دعاگو نے **حکایت** شیخ صدرالدین عارف

قدس اللہ سرہ کی بیان کی کہ ایک روز وہ بزرگوار شیخ کبیر بہاء الحق والدین اپنے والد
کے پاس آئے اور کہا بابا مجھکو فاتحہ مین ہر بار معانی من اللہ اور اور ظاہر ہوتے ہین
اگر حکم ہو تو مین لکھون شیخ نے منع کیا کہ مت لکھہ اسلیئے کہ بعض لوگ نہ سمجھینگے اور
انکار کرینگے اور وہ معانی من اللہ ہونگے تو وہ منکر ہو جائینگے اور گمراہی مین
پڑینگے جب اُس بزرگوار نے یہ حکایت دعاگو سے سُنی تو اُس تصنیف کو چھوڑدیا
اور وہ ساتون جلدین مجھکو بخشدین اور مسافر ہوگئے وہ جلدین لڑکون کی والدہ
کے پاس رکھی ہین دعاگو نے مصابیح اُنسے سُنی ہے قاری شیخ جمال الدین کے بیٹے
تھے **ایضا** فرمایا کہ جو لوگ سیر رکھین جسوقت اوپر سے نیچے آئین اور لوگونکے
حال پر مطلع ہون کہ اُنمین سے ہر ایک کس چیز مین مشغول ہے تو چاہیئے کہ ان
فروماندگان دنیا پر لعنت نہ کرین بلکہ ترحم کرین کہ بیچارون نے دنیا مین غوطہ مارا
ہے اور باہر نہین نکلے ہین اس جہان سے خبر نہین رکھتے ہین کاش وہ بھی مثل
ہمارے ہو جائین اگر دنیا کو ترک کر دین اور اگر ترک نہ کرینگے تو موت تو ترک کراہی
دیگی قولہ تعالی کم ترکوا من جنات وعیون وزروع ومقام کریم ونعمۃ
کانوا فیہا فاکہین کذلک واورثناہا قوما اخرین فما بکت علیہم السماء
والارض وما کانوا منظرین یعنے کتنے چھوڑے باغ اور چشمے اور کھیتیان
اور اچھے مکان مجلسین اور عیش آرام کہ جسمین کہاتے تھے اسیطرح اور ہمنے
وارث کر دیا اُنکا اور لوگون کو اور اُنسے دوسرونکو اور اسیطرح قیامت تک

سو نہ رویا اُنپر آسمان و زمین یعنے اُسکے لوگ اور نہ تہے وہ مہلت دئے گئے ان شمسکم
ھذہ ھی شمس قارون وفرعون وھامان ونمرود طلعت علی قصورھم
ثم طلعت علی قبورھم یعنے یہ تمہارا سورج جسکو تم دیکھتے ہو یہ وہی سورج ہے جو کہ
قارون وہامان وفرعون و نمرود کے محلون جہروکون پر طلوع ہوا اور یہ وہی ہے اب
انکی قبرونپر طلوع کرتا ہے اور یہی آفتاب ہے کہ انبیا و مرسلین کے مکانون پر نکلا
اب اُنکی قبرونپر نکلتا ہے یہی معنی کسی فاضل عربی نے نظم کئے ہین **شعر** رایت الدھر
مختلفا یدور ؛ فلا حزن یدوم ولا سرور ؛ وشیدت الملوک بھا قصورا ؛
فما بقی الملوک ولا القصور یعنے مین نے زمانے کو دیکھا کہ گویا گون گردش کرتا ہے
نہ غم ہمیشہ رہتا ہے نہ خوشی دوام رہتی ہے کبھی غم ہے تو کبھی خوشی بادشاہون نے دنیا
مین پکے مضبوط محل بنائے پہر نہ بادشاہ رہے نہ محل پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزندمن این فوائد کہ گفتم بنویس **ایضا** فرمایا سبق پڑہ مین نے
شروع کیا ترتیب تفسیر اس آیت مین تہی قولہ تعالی یمحو اللہ ما یشاء ویثبت یعنے
یمحو اللہ المعاصی عند التوبۃ ویثبت التوبۃ وقد احتج للمفسرون علیہ فان
قیل القول بالتبدیل یؤدی الی تجویز التبدیل علی اللہ تعالی واللہ متعال
عن ذلک قلنا المکتوب فی اللوح المحفوظ صفۃ العبد شقاوۃ وسعادۃ ولیس
صفۃ اللہ والعبد یجوز علیہ التغییر والتبدیل من حال الی حال فقضی علی
صفتہ واما قضاء اللہ تعالی وقدرتہ لا تغیر فیہ القضاء صفۃ الرب والرب

هو القاضی والمکتوب فی اللوح المحفوظ مقضی وصفه الرب وقدرته غیر محدث والمقضی محدث والحکم والقضاء غیر محدث والمقضی محدث وتعبیر المقضی لایکون تعبیر القضاء فالناس علی اربعة فرق فریق منهم قضی علیهم بالسعادة ابتداء وانتهاء مثل علی وولدیه الحسن والحسین رضی الله عنهم اجمعین وفریق قضی علیهم بالشقاوة ابتداء وبالسعادة انتهاءً مثل ابی بکر وعمر وسحرة فرعون رضوان الله علیهم وفریق منهم قضی علیهم بالشقاوة ابتداء وانتهاء مثل فرعون وهامان ونمرود لعنهم الله تعالی وفریق منهم قضی علیهم بالسعادة ابتداء وبالشقاوة انتهاء مثل ابلیس وبلعم لعنهم الله تعالی فیسعد فصارت فالتعبیر للمقضی علیه لا للقضاء یعنی یمحو الله ما یشاء ویثبت یعنے اللہ تعالی گناہونکو مٹادیتا ہے وقت توبہ کے اور مضبوط کرتا ہے توبہ کو مفسرین نے اسپر اجماع کیا ہے مذہب اہل سنت وجماعت مین اس قول کے خلاف اور کوئی قول نہین ہے اگر کوئی شخص سوال کرے کہ یہ قول تبدیل کا پہونچاتا ہے طرف روا رکھنے تبدیل کے اللہ تعالی پر اور اللہ تعالی اس سے منزہ ہے توہم اسکا یوں جواب دینگے کہ جو چیز لوح محفوظ مین لکھی گئی ہے وہ بندے کی صفت ہے بدبختی و نیک بختی اور وہ اللہ تعالی کی صفت نہین ہے اور بندے پر تغیر و تبدیل ایک حال سے طرف دوسرے حال کے جائز ہے سو بندے ہی کی صفت پر تغیر روا ہے رہا حکم اللہ تعالی کا اور اُسکی قدرت یعنے تقدیرات سو اُسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہے اور حکم صفت ہے

رب کی اور رب حکم کرنیوالا ہے اور لوح محفوظ مین جو لکھا گیا ہے وہ مقضی یعنے حکم کردہ
شدہ ہے اور رب کی صفت اور اُسکی قدرت محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور
حکم و قضا محدث نہین ہے اور مقضی محدث ہے اور تغیر کرنا مقضی کا تغیر کرنا قضا
کا نہین ہے پس لوگ چار گروہ پر ہین ایک گروہ تو وہ ہے کہ اول و آخر دونومین اُسپر
نیکبختی کا حکم کیا ہے جیسے حضرت علی اور اُنکے دونو صاحبزادے حضرت حسن و حسین
رضی اللہ عنہم اجمعین اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اُسپر اول مین تو بدبختی کا اور آخر
مین نیکبختی کا حکم کیا گیا ہے کہ وہ ایمان سے پہلے کافر تھے بت پوجتے تھے اللہ تعالی نے اُنکو
ایمان دیا جیسے حضرت ابوبکر و عمر اور فرعون کے جادوگر رضی اللہ عنہم اور ایک گروہ
اُنمین سے وہ ہے کہ اول و آخر اُسپر بدبختی کا حکم کیا گیا ہے جیسے فرعون و ہامان و نمرود
لعنہم اللہ تعالی اور ایک گروہ اُنمین سے وہ ہے کہ اول تو نیکبختی کا اور آخر کو بدبختی کا اُسپر
حکم کیا گیا ہے جیسے ابلیس و بلعم لعنہما اللہ تعالی کہ دونو معصیت سے پہلے مومن تھے پس
حقتعالی کی قضا جاری ہوتی ہے سو تغیر واسطے مقضی علیہ کے ہے نہ واسطے قضا کے
یہ سب کلام اہل سنت و جماعت کا ہے اسپر اعتقاد کرنا چاہیے اسلیئے کہ یہ سب حق ہے اور
ضد اسکی باطل ہے پس فرمودند فرزند من بگیرید یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تھی **ایضا** سبق مصابیح کا پڑھاتے تھے حدیث یہہ تھی
قولہ علیہ السلام اذا اراد اللہ بعبد خیرا یفقہہ فی الدین یعنے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسوقت اللہ تعالی چاہتا ہے ساتھہ بندے کے بھلائی تو دین

فا: فصلے در فہم القرآن و معنی بہتر

ہین اُسکو فقیہ کرتا ہے فائدہ بیان فرمایا کہ فقہ بضم العین فی الماضی علم الطبعی وبکسر العین علم الکسبی اور فقیہ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے وجود مین تین معنی موجود ہوں ورنہ وہ فقیہ نہوگا العلم والدلیل علیہ والعمل بہ یعنے فقیہ وہ ہے کہ علم جانے اور اُس علم پر دلیل رکھے اور اُس علم پر عمل کرے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من بیان فقہ کا جو مین نے تقریر کیا لکھ لے **ایضا** ذکر علو ہمت کا نکلا فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو سوا خدا کے اور کوئی چیز نہ چاہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت اوچہ مین ہے وہ واسطے زیارت دعاگو کے آتی ہے ایک دن آئے تو کہا اے مخدوم نظر مین عرش وکرسی وبہشت ودوزخ وغیرہ کا مکاشفہ ہے تم دعا کرو مین کیا کرونگی تا کہ حجاب ہو جائے زبان سندی مین کہا کہ مین تو تیرے جمال لایزال کی شیفتہ ہون تو مجھے یہ تماشا کیا دکھاتا ہے اور کہا کہ نماز فردوس کے واسطے پڑہتی ہون مجھکو فردوس مطلوب نہین ہے دعاگو نے اُس عورت سے کہا نماز فردوس کو تو اس نیت سے پڑہ کہ وعدہ لقا یعنے دیدار فائض الانوار کا بہشت مین ہے عجب عالی ہمت ہے **ایضا** فرمایا طالب کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے تا کہ تفرقہ اُسکا جمع ہو جائے پس این کہ حاصل شود مخالطہ باشد اور یہ شعر عربی پڑہی جو کہ کسی قائل نے کہے ہین **شعر** کانت لقلبی اھواء مفرقۃ فاستجمعت اذ رأتک العین اھوائی وصار یحسدنی من کنت احسدہ وصرت مولی الوری اذ صرت مولائی ترکت للناس دنیاھم ودینھم شغلا

سالک کو چاہیئے کہ خلوت اختیار کرے

بحلک بادیہ ودسائی ؛ العیس علی الفلا ۱ هوائی ؛ فاعل ماسحهعت یعنے
میرے دل کی خواہشین پراگندہ و پریشان تہین بس وہ ساری خواہشین ایک
ہوگئین جبکہ میرے دل کی آنکہہ نے تجہکو دیکہہ لیا اس جگہہ حسد بمعنی رشک ہے سو رشک
کرتا ہے میرا وہ شخص کہ جسکا مین حسد کرتا تہا یعنی رشک اور ہوگیا مین خداوند ساری
خلق کا جبکہ تو میرا خداوند ہوگیا اسجگہہ صار بمعنی کان ہے ورنہ باریتعالی صیرورت
سے منزہ و پاک ہے مین نے لوگون کے لیئے چہوڑ دیا اُنکے دین و دنیا کو واسطے شغل
تیری دوستی کے اے میرے دین و دنیا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہ اشعار عربی
کے جو مین نے پڑہے لکہہ لے بعد اسکے فرمایا النبوۃ کاس کامنۃ فی وجود النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کما قال کنت نبیا و آدم بین الروح والجسد وفی روایۃ بین الماء
والطین وظہر النبوۃ بالخلوۃ والعزلۃ کما ہو مروی فی حل حراء
وکذلک الولایۃ لا تظہر الا بالخلوۃ فینبغی للسالک ان یختار الخلوۃ ولا
یحب فلو کان بظاہرہ مع الخلق وکان باطنہ مع الحق ہذا ہو الکمال کما
ورد فی الحدیث الصحاح قولہ علیہ السلام المؤمن الذی یخالط الناس ویحمل
اذاہم خیر من الذی لا یخالط ولا یحمل علی اذاہم اس فقیر سے فرمایا فرزند
من یہ تقریر جو مین نے کی مع احادیث صحاح کے لکہہ لے ترجمۂ عربی یہ ہے یعنے نبوت
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وجود مبارک مین پوشیدہ تہے جیسا کہ آپنے
فرمایا ہے کہ مین نبی تہا اور آدم میان جان و تن کے تہے اور ایک روایت مین درمیان

آب و گل کے تہے پہر آپ کی نبوت بسبب خلوت و عزلت و تنہائی کے کوہ حرا مین ظاہر
ہوئی جیسا کہ روایت کیا گیا ہے اور یہی حکم ولایت کا ہے کہ وہ ظاہر نہین ہوتی
ہے مگر بخلوت سو سالک کو چاہیئے کہ سب حال مین خلوت و تنہائی اختیار کرے
اور عُجب نکرے کہ مین خلوتی ہون بس اگر وہ اپنے ظاہر سے خلق کے ساتہہ ہو اور
باطن اُسکا حق کے ساتہہ تو کمال یہی ہے کم کوئی ایسا ہوتا ہے جیسا کہ حدیث صحاح
مین آیا ہے کہ مومن کامل وہی ہے کہ ساتہہ لوگونکے میل جول رکہے اور اُنکے ایذا
دینکی برداشت کرے وہ اُس آدمی سے بہتر ہے جو کہ اُنسے خلط ملط نہ رکہے اور
اُنکی ایذا دہی کا تحمل نکرے اسجگہہ صفت محذوف ہے یعنے المومن الکامل **ایضا**
فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَثَل میری مانند اُس آدمی
کے ہے کہ چراغ کے سر پر کہڑا رہے اور پروانے کو جلنے سے نگاہ رکہے بس وہ کہانتک
نگاہ رکہے کہ وہ تو بہت اور وہ ایک وہ دوڑکر گرتے ہین مین بہی ایسا ہی ہون کہ تم تو
دوزخ مین گرتے ہو بسبب افعال قبیحہ کے اور مین بوعظ و نصیحت تمکو نگاہ رکہتا ہون
پس مین کہانتک نگاہ رکہون تم تو دوڑکر گرتے ہو اور یہ بہی فرمایا کہ مَثَل میری مانند
اُس مرد برہنہ کے ہے کہ کسی گانوٗن مین دوڑتا ہوا آئے خبر کرے کہ صبح کو لشکر پڑیگا
اور تمکو لوٹے گا اور غنیمت کریگا سو بعض تو اُسکی بات سنین اور بہاگ جائین اور
بعض اُسکی بات کو سخریہ پر حمل کرین اور کہین کہ مجنون و کاذب ہے اُسکا کہا نہ سنین
صبح کو لشکر آئے اور سب کو لوٹ لے اور غنیمت کرے اور وہ کہین یا لیتنی اتخذت

قطعہ
از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش
این چنین زیبا روش کم می بود اندر جہان

مع الرسول سبیلا یعنے آرزو کرین کہ کاش مین ساتہہ رسول اللہ کے راہ لیتا
رسول علیہ السلام اس دنیا مین درمیان امت کے ایسے ہی تہے کہ جسنے اُنکا کہا سُنا
اُسنے نجات پائی رستگارون سے ہوگیا اور جسنے نہ سُنا وہ ہلاک ہوا اور عاقبت کو عقوبت
مین مبتلا ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے قل یا ایہا الناس قد جاءکم الحق
من ربکم فمن اہتدی فانما یہتدی لنفسہ ومن ضل فانما یضل علیہا
وما انا علیکم بوکیل یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کہ اے لوگو مقرر آئی
راستی و درستی تمہارے پاس طرف سے تمہارے خداوند کے سو جس شخص نے راہ
پائی تو وہ راہ ہین پاتا ہے مگر واسطے اپنے نفس کے اور جس شخص نے راہ نہ پائی گمراہ
و بے راہ ہوا تو بے راہ نہین ہوتا ہے مگر اپنے نفس پر اور نہین ہون مین تمپر وکیل
یعنے کارران قولہ تعالی افانت تنقذ من فی النار یعنے کیا پس تو اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کتنے باہر لائیگا آگ سے جو کہ گرتے ہین پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من بنویس **ایضا** پوچہا کہ صبح اوگی ہے ایک عزیز نے
کہا کہ صبح کاذب ہے ایک یار نے پوچہا کہ صبح صادق وکاذب سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین نے سنا ہے الصبح الصادق ای الصادق مخبرہ والصبح الکاذب
ای الکاذب مخبرہ یعنے صبح صادق کیا ہے صادق ہے اُسکا خبر دینے والا
اور صبح کاذب کاذب ہے اُسکا خبر دینے والا اس فقیر سے فرمایا فرزند من یہہ
فائدہ لکہہ لے کم کوئی جانتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے خدمت مین عرضداشت

معنی صبح صادق وکاذب

تھی جسمین یہ بات تھی کہ فلان قریشی فرمایا کہ قریشی بیا گالی ہے قریش نام ایک دریائی
مچھلی کا ہے یہ مچھلی غلیظ ترین مچھلیون کی ہے عرب والے اگر کسی کو گالی دیتے
ہین تو قریشی کہتے ہین اور قریش ایک گروہ بھی ہے عرب مین کہ جنکی نسل سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین جسوقت کسی شخص کو طائفۂ قریش کی طرف نسبت کرین تو
حرف یا کو حذف کردین قُرَشی کہین جیسے مَدَنی بحذف یا کہین جبکہ مدینۂ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف نسبت کرین اور جسوقت کہ سوا اس مدینہ کے کوئی اور
شہر مراد ہو کیونکہ مدینہ شہر کو کہتے ہین اور طرف اُسکے کسی کی نسبت کرین تو مدینے باثبات
حرف یا کہین پس قریشی بیا خطا ہے اور قُرَشی بغیر یا صواب آین فقیر را فرسودند این
وجہ کہ تقریر کردم بگیرید **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ چہار ترک طاقیہ سے کیا مراد
ہے جواب فرمایا کہ چھہ ترک اور آٹھہ ترک بھی آئے ہین اور یہ آیت کریمہ پڑھی زین
للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من
الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ذلک
متاع الحیوۃ الدنیا واللہ عندہ حسن المآب یعنے زینت دی گئی واسطے
لوگون کے دوستی خواہشون کی عورتون اور بیٹون اور سونے چاندی کے ڈھیرون
اور گھوڑے داغ دئے ہوئے پایگاہ مین اور چارپایون اور کھیتی سے یہ سب برتنا ہے
زندگی دنیا کا اور اللہ کے نزدیک حسن مآب ہے ان سب کو ترک کرنا چاہئے اُسوقت
طاقیہ یعنے ٹوپی پہنا مسلم ہو گا اور طاقیہ چار ترک سے ان چار چیزون کا ترک کرنا بھی

طاقیہ چہار ترک

مراد ہے الاول ترک الدنیا مع اھلھا الثانی طھارۃ القلب من حب الدنیا
الثالث ترک ذکر کل شئ الا ذکر اللہ تعالی الرابع ترک النظر الی غیر اللہ تعالی
کما ورد فی الخبر حاکیا عن اللہ تعالی من ترک نصرہ عن غیری اکرمتہ بنظری
یعنے اول ترک کرنا دنیا کا ہے مع اُسکے اہل کے دوسرے پاک کرنا دل کا ہے دنیا کی
دوستی سے اور جو اُسمین ہے تیسرے چھوڑنا ہر چیز کے ذکر کا ہے مگر ذکر اللہ تعالی کا چوتھے
ترک نظر ہے طرف ہر چیز کے جو غیر خدا ہے جیسے کہ خبر مین اللہ تعالی سے حکایۃً وارد ہوا ہے
کہ جو شخص ترک کرے اپنی بینائی کو میرے غیر سے تو مین اُسکو مکرم و مشرف کرون
اپنے جمال و جلال کے طرف نظر کرنے سے پس ان سب کو ترک کرنا چاہیئے اوسوقت
طاقیہ چہار ترک پہننا مسلم ہوگا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
چہار ترک طاقیہ کہ تقریر کردم بنویس **ایضا** اس آیت کریمہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی
من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا فی ھذہ ای فی الدنیا
فرمایا کہ اعمی اول کو بامالہ بکسر میم اور دوسرے کو بفتح میم بدون امالہ کے پڑہین واللہ
مین نے اُس طرف سُنا ہے یعنے جو شخص کہ دنیا مین دل اُسکا طلب حق سے تاریک ہے
تو آخرت مین زیادہ تر تاریک اور گمراہ تر ہوگا طلب راہ حق سے **ایضا** اس آیت
شریفہ کا بیان فرمایا قولہ تعالی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا فھو
لہ قرین ای ومن یعرض عن ذکر الرحمن العشو الاعراض نقیض لہ ای نسلط
لہ شیطانا من الشیاطین فھو قرینہ یعنے جو شخص مونہہ پہیرے اللہ کی یاد سے تو ہم

بیان آیت من کان فی ھذہ اعمی

بیان آیت ومن یعش عن ذکر الرحمن

مسلط کرین واسطے اسکے ایک شیطان شیطانون سے پس وہ اسکا یار ہو اور اُسکے ساتھ
ہمیشہ رہے اور جس شخص کا کام برعکس اسکے ہو یعنے ذکر کی طرف متوجہ ہو تو یار و قرین
اُسکا اللہ تعالی ہووے کما ورد فی الخبر من الصحاح حکایۃً عن اللہ تعالی انا جلیس
من ذکرنی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین ہمنشین ہون اُسکا جو مجھے یاد کرتا ہے ذکر سے
مراد طلب مذکور کی ہے روی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ
والہ وسلم حکایۃً عن اللہ تعالی انا عند ظن عبدی بی وانا مع عبدی اذا
ذکرنی نقل من البخاری پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان
این ہر دو آیہ بنویس **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ خلوت و یا اربعین غیر مسجد مین
روا ہے جواب فرمایا کہ اربعین یعنے چلہ خلوت ہے غیر مسجد مین بھی روا ہے رہا اعتکاف
سو وہ سوا ے مسجد کے اور جگہہ درست نہین ہے اللہ تعالی فرماتا ہے وانتم عاکفون
فی المساجد اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ لا اعتکاف الا فی المسجد
یعنے اعتکاف نہین ہے مگر مسجد مین

بیان خلوت و اربعین در مسجد وغیرہ

ایضا ذکر قطب

فرمایا قطب اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکو تصرف اقلیمی و رکنی ہو جیسے کہ ولایت شیخ کبیر
بہاؤالدین قدس اللہ سرہ کی اودی پورسے کچھ مکران تک ہے اور ہرموز تک بھی اور
ولایت شیخ فریدالدین کی قدس اللہ سرہ اودی پور سے ہندستان تک **ایضا** ذکر اسکا
نکلا کہ زیارت مکہ معظمہ کے پہونچنے کو کہتے ہین اور یہ عربی اشعار پڑھی ~~ سألتھا

حِيْنَ زَارَتْ نَوَّرَتْ بُرْقُعَهَا الْقَانِي وَاَذَاعَ سَمْعِي اَطْيَبَ السَّمَرِ ، وَتَزَحْزَحَتْ
شَفَقًا عَنْهُ سَنَا قَمَرٍ ، وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرٍ ، حین زارت حصر ہے
سوال کی از روے لغت کے دو معنی ہین ایک تو پوچہنا دوسرے مانگنا اور یہان مانگنا
چاہنا مراد ہے اور شفق سرخ برقع کو کہا یعنے مین نے چاہا معشوقہ سے جبکہ وہ حاضر ہوئی
دور کرنا اُسکے سرخ برقع کا چہرے پر سے اور پہونچانا میرے کان مین پاکیزہ ترکہانے کا
سو اُسنے دور کر دیا شفق یعنے لعل برقع کو کہ جسنے چاند کی روشنی کو ڈہانک دیا تہا مراد
قمر سے اُسکا چہرہ ہے اور برسائے موتی اپنے معطر لب سے خاتم سے مراد لب ہین یعنی
جسوقت اُسنے اپنے چہرے پر سے سرخ برقع اُٹھایا تو ایسا معلوم ہوا کہ چاند کی روشنی
کو شفق چہپائے ہوئے تہا سو وہ دور ہو گیا اور جسوقت اُسنے باتین کین تو یون کہا گویا
کہ انگشتری معطر خوشبو دار سے موتی بکھر رہے ہے برس رہے ہین آنحضرت فرمایا کہ دعاگو نے
اس رباعی کو مکہ مبارک مین پڑہا تو مشائخ و فقہا و محدثین نے دعاگو سے کہا اتقول
ههنا حكاية الطرب یعنے کیا تو اسجگہہ حکایت طرب آور کہتا ہے اور اس فقیر سے فرمایا
کہ فرزند من اس رباعی کو لکہہ لے اسمین جہت لغت سے بہی چند فائدے ہین فرمایا کہ
زحزحه دور کرنے کو کہتے ہین اللہ سبحانہ فرماتا ہے فمن زحزح عن النار وادخل
الجنة فقد فاز یعنے جو شخص کہ دوزخ سے دور کیا جاے اور جنت مین داخل کیا جاے
پس مقررا اُسنے خلاصی پائی بعد اسکے فرمایا شفق عرب میں سرخی کو کہتے ہین جبکہ حضرت
امام اعظم رضی اللہ عنہ نے عرب سے سنا جیسے کہ یہ رباعی ہے تو اپنے قول سے کہ شفق

بیان معنی شفق

بیاص و سپیدی کو کہتے تھے رجع الی قولھما و ھو الاصح و علیہ الفتوی یعنے
طرف قول امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالی کے رجوع کیا اور یہی قول صحیح تر
ہے اور اسی پر فتوی ہے اُن دونون کے قول پر اور امام شافعی رحمہ اللہ کے قول پر
شفق سُرخی ہے وقال وھو روایہ عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ وھو قول الشافعی
الشفق ھو الحمرۃ نقل من الکافی قولہ علیہ السلام الشفق ھو الحمرۃ پس باتفاق
شفق سرخی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ شفق کیا ہے تو آپنے
جواب فرمایا کہ شفق سرخی ہے اور اُس طرف الجرد سرخی غائب ہونے کے نماز عشا
کی پڑھ لیتے ہین اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے اور سپیدی
کو کہا ہے کہ وہ غیبوبت نہین ہے نقل من الکافی تاخیر العشاء الی الثلث مستحب
والی نصف اللیل مباح والی نصف الاخر یکرہ قولہ علیہ السلام لو لا
ان اشق علی امتی لاخرت العشاء الی ثلث اللیل نقل من الکافی یعنے تاخیر
کرنا عشا کا رات کے تیسرے حصے تک مستحب ہے اور اسوقت پڑھنے مین ثواب ہے
اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی ہے اور آدھی رات تک مباح ہے
کہ اُسمین ثواب و عقاب نہین ہے اور تاخیر کرنا نصف اخیر تک یعنے نصف ثانی
مین بغیر عذر کے مکروہ ہے کچھہ ثواب نہین ہے بلکہ قبول نہ کرے اور عقوبت ہو لیکن
اگر بعذر تاخیر ہو گئی تو روا ہے تاخیر عشا کی تہائی رات تک مستحب اسلئے ہے کہ حدیث
صحاح مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر یہ بات نہوتی کہ مشقت

ڈالون اپنی امت پر تو ہر آینہ مین تاخیر کرتا عشا کو ثلث لیل یعنے تیسرے حصے
رات تک یعنی مین تاخیر نہین کرتا ہون بلکہ تعجیل کرتا ہون مجرد اسکے کہ شفق یعنی
سرخی غائب ہوجاے قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی یستحب التعجیل فی کل
صلوۃ لقولہ علیہ السلام عجلوا بالصلوۃ قبل الفوت وعجلوا بالتوبۃ قبل
الموت یعنے امام شافعی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجیل ہر نماز مین مستحب ہے اسلئے
کہ صحاح مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جلدی کرو نماز کی پہلے فوت
ہونے سے اور جلدی کرو توبہ کی پہلے موت سے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی قال الامام ابویزید البسطامی رضی اللہ عنہ لولا اختلاف علمائنا
لبقیت فی العمل یعنے اگر ہمارے علمار کا اختلاف نہوتا تو ہر آئینہ مین کام سے رہجاتا
یعنی اگر عذر ہوگیا تو کسی روایت پر عمل کرلے کام سے نہ رہیگا مثلاً اگر کسی شخص کو نیند
آگئی یا اُسپر غشی طاری ہوگئی نماز ظہر کی ایک مثل پر نہ پائی دو مثل مین جاگا یا بیہوشی
سے ہوش مین آیا تو اُس وقت ادا کرلے کام سے نہ رہیگا اسلئے کہ ایک روایت مین درست
ہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے تین روایتین ہین اصح یہ ہے
کہ جب سایہ ایک مثل ہوجائے تو وقت ظہر کا نکل جاتا ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ
ظہر کا وقت دو مثل تک ہے پس دو روایتین راجح ہین ایک روایت سے اور تینون
روایتون سے اصح یہ ہے روی الحسن عن ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہما اذا صار ظل
کل شیٔ مثلہ خرج وقت الظہر ولم یدخل وقت العصر حتی صار ظل کل شیٔ

فائدہ اختلاف علما رحمت ہے

فائدہ بیان وقت ظہر و عصر

مثلیه فعلی هذه الروایة یکون بینهما وقت مهمل وروی اسد بن عمر رحمه الله
عن ابی حنیفه رضی الله عنه اذا صار ظل کل شیء مثله خرج وقت الظهر ولم یدخل
وقت العصر حتی صار الظل مثلیه وقال ابوالحسن هذه الروایة اصح فعلی هاتین
الروایتین یکون بین الوقتین وقت مهمل لا من الظهر ولا من العصر وهو الوقت
الذی یسمیه الناس بین الصلوتین نقل من المحیط قال الامام ابوحنیفه وابویوسف
ومحمد رحمهم الله تعالی وهو قول الشافعی رحمه الله تعالی وقت الظهر الی بلوغ الظل مثله پھر اس فقیر
پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من اصح روایات کو لو اور ملفوظ مین لکھو اور اسپر کام کرو اور
ظاہر کرو اور اس بات مین کوشش کرو کہ مذاہب کا اتفاق ہو جاوے تاکہ جس مذہب
کا ہو اقتدا کر سکے اور عاجز نہ رہجائے مخدوم نے عربی تقریر فرمائی اس فقیر نے اون
روایتون کا ترجمہ کر دیا تاکہ عام خلق سمجھین یعنے حسن بن زیاد نے حضرت امام ابوحنیفہ
رحمہ الله تعالی سے روایت کی کہ جسوقت سایہ ہر چیز کا مثل اوسچیز کے ہو جاوے تو وقت ظہر
کا نکل جائے اور وقت عصر کا نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دوچند اوسچیز کے ہو جائے
سو اس روایت کی بناپر درمیان ایک چند کے دوچند تک ایک وقت مہمل بیکار ہوگا
کہ وہ نہ ظہر کا ہے نہ عصر کا اور امام اسد بن عمر نے حضرت امام اعظم رحمہ الله تعالے سے
روایت کیا ہے کہ جب سایہ ہر ایک چیز کا مثل اس چیز کے ہو جائے تو وقت ظہر کا نکلجائے
اور عصر کا وقت نہ آئے یہانتک کہ سایہ ہر چیز کا دو مثل اوسچیز کے ہو جائے ابوالحسن بن زیاد
نے کہا کہ یہ روایت اصح ہے پس ان روایتون کی بناپر درمیان دو وقتون کے ایک وقت

مہمل بیکار رہوگا کہ نہ تو وہ ظہر سے ہے نہ عصر سے اور یہ وہ وقت ہے جسکو لوگ درمیان دو
نماز کا کہتے ہین اور اسی سبب اختیار ہے امام ابوحنیفہ اور امام قاضی ابو یوسف اور امام محمد شیبانی اور
امام ادریس شافعی مطلبی رحمہم اللہ تعالی کا یہ روایت مصفی و محیط سے منقول ہے یہ دونو
کتابین معتبر ہین پس ان روایتون کے طریق پر اصح باجماع واتفاق وقت ظہر ایک مثل
مین ہے اور دو مثل مین روا ہین ہے علم اصول مین ایک اصل یعنے قاعدہ ہے کہ درمیان
اصح وصحیح کے فرق کیا ہے اصول کے امام صحیح تو درست کو کہتے ہین اور اصح درست ترکو
بولتے ہین اور اصح راجح تر ہے صحیح سے اور اصح بمنزلہ اعلے ہے اور صحیح بمنزلہ ادنی فالادنے
متروک بالاعلے **ایضا** ایک دیوانے کو لائے اور اسکے بائین کان مین یہ نام باواز
بلند کہا شیخ عبدالقادر جیلانی اور فرمایا اگر کسی شخص کو دیوانگی ہو یا جن کا گرفتار ہو
تو چاہیے کہ اسکے بائین کان مین یہ نام بلند کہدین جیسے کہ دعاگو کہتا ہے شیخ عبدالقادر
جیلانی اور فارسی مین گیلانی کہتے ہین **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ بعض اولیاء اللہ کو
دیکہا ہے کہ وہ کسی مصلحت سے ایک لحظہ و مجلس واحد مین آسمانو پر جاتے اور آتے ہین
اور انکی آنکہین آنسوون سے بہری ہوتی ہین دعاگو پوچہتا تہا کہ چشم پر آب کیون ہے تو
وہ جواب دیتے کہ مین خلق خدا پر براہ شفقت رویا کہ وہ دنیا مین اور اسکے کام مین مبتلا
ہین کاش وہ ترک دنیا کرین مثل ہمارے ہو جائین قولہ علیہ السلام ترک الدنیا
راس کل عبادۃ وحب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنے دنیا کا چہوڑنا سر ہے سب
عبادتون کا اور دوستی دنیا کی سر ہے سب گناہون کا **ایضا** فرمایا تشنہ معنوی

ذکر ابتلاے مصطفی حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ

شرط ہے نہ صوری جیسے کہ حدیث صحاح ہے قوله علیه السلام من تشبه بقوم فهو
منهم یعنے جو شخص کسی گروہ کے ساتہہ تشبہ کرے تو وہ اُس گروہ سے ہے دعاگو نے حضرت
محدثون سے سنا ہے کہ اس تشبہ سے تشبہ معنوی مراد ہے تشبہ صوری یعنے ظاہری مراد
نہین ہے مثلاً اگر کوئی ظاہر لباس مسلمانی کا کرے اور باطن اسکے برعکس ہو تو وہ منافق
ہوگا مسلمان نہوگا جب تک کہ ظاہر و باطن اُسکا یکسان نہو آین فقیر را فرمودند فرزند
من این احادیث بنویس **ایضا** فرمایا مومن کو واجب ہے کہ پہلے علم طلب کرے
بعد اُسکے عمل مین مشغول ہو راہ پرخطر ہے اسلئے کہ اگر عالم نہو تو عمل کس چیز سے کرے اور
نہ جانے گا تو غلط کریگا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ اُن دنون مین کہ دعاگو
مکہ معظمہ سے اوچہ مین آیا تو لوگون نے کہا کہ ایک شخص باہر یعنے شہر کے باہر ایک غار
مین مشغول رہا ہے مین اُسکے پاس گیا اُسنے مجہسے کہا کہ میرے پاس جبریل آتے ہین
اور کہتے ہین تو تو مقرب ہو گیا ہے تجہسے نماز موقوف کردی تجہے حاجت نہین ہے اور
بہشت کا کہانا لاتے ہین دعاگو نے اُس سے کہا کہ اے نادان وہ تو شیطان ہے اور یہ
کہانا جو وہ لاتا ہے نجاست ہے وہ پیغمبر جو کہ سارے پیغمبرون سے مقرب تر ہین اُنسے
تو نماز موقوف ہی نہین کی اے جاہل تجہسے کیونکر موقوف کردینگے مین نے اُسکو وصیت
کی کہ جسوقت وہ تیرے پاس آئے تو تو کلمۂ تمجید کہنا یعنے لاحول ولا قوة الا بالله العلی
العظیم تو اُسنے اس بات کو قبول کیا جسوقت وہ آیا تو اُسنے میری وصیت کو یاد رکہا
لاحول کہا شیطان اُسکے پاس سے غائب ہوگیا اور وہ کہانا نجاست بن گیا اوسکے

سارے کپڑے پلید ہوگئے دوسرے دن مین اُسکے پاس گیا اُسنے قصہ کہا دعاگو کے ہاتھہ
پر توبہ کی مین نے اُسکو توبہ کی تلقین کی اور اُس غار سے اُسکو باہر لایا مین نے کہا تو شہر
مین رہ اور علم سیکھہ اور مجلس علم جیسے وعظ و درس مین جا اور جو نماز تونے فوت کی
ہے اُسکی قضا کر چند ماہ نہ گزرے تھے کہ اُسنے قضا کر لی اور عورت کی اور کسب حیاکت
یعنے بنے تنے مین مشغول ہوا عثمان نام تھا بیچارہ ہندوستانی تھا اب باین حالت
مرا ہے الحمد للہ کہ با توبہ گیا یاران بزرگ نے کہا برکت مخدوم کی تہی کہ بر سر وقت
اُسکے پہونچ گئی وہ نیکبخت تھا بعد اسکے فرمایا کہ پیغمبرون سے صلوات اللہ علیہم تکالیف
موقوف نہین کین کیونکہ جتنے مقرب ہوتے ہین اُتنے ہی طاعت کا شوق زیادہ ہوتا
جاتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالْاِقَامَۃِ
یعنے اے بلال تو ہمکو راحت پہونچا اقامتِ نماز سے آین فقیر را فرمود فرزند من
بنو بس **ایضا** فرمایا سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی بُنی الاسلام
علی اثنتین[۶۲] وستین خصلۃ ان لا[۱] یشک فی الایمان و لا[۲] یخالف الجماعۃ
و[۳] یصلی خلف کل برّ و فاجرٍ و لا[۴] یکفر اھلَ القبلۃ بالکبیرۃ و[۵] یصلی علی جنازۃ
کل مسلمٍ و مسلمۃٍ صغیر و کبیر و لا[۶] یخرج علی المسلمین بالسیف و[۷] یصلی صلوۃ
الجمعۃ و[۸] العیدین خلفَ کل امیر و[۹] یمسح علی الخفین فی الحضر والسفر و[۱۰] یقرّ
بان الایمان عطاء اللہ تعالی و[۱۱] افعال العباد مخلوقۃ و[۱۲] القرآن کلام اللہ تعالی
غیر مخلوق و[۱۳] عذاب القبر و[۱۴] سوال منکر و نکیر حق و[۱۵] دعاء الاحیاء ینفع الاموات

وشفاعة النبي صلى الله عليه وآله وسلم لاهل الكبائر حق[17] والمعراج[18] وقراءة الكتاب[19] والميزان[20] والصراط حق[21] والجنة والنار[22] مخلوقتان لا تفنيان ابداً[23] والله تعالى خاسساً لا نرحمان[24] واصحاب الشجرة عشرة مبشرة من اهل الجنة وهم ابوبكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة وزبير وسعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف وابو عبيدة بن الجراح رضي الله تعالى عنهم[25] وافضل الناس بعد النبي صلى الله عليه وآله وسلم ابوبكر ثم عمر ثم عثمان ثم علي رضي الله تعالى عنهم[26] ولا نقع في الاصحاب[27] ونقر بان لله تعالى الرضا والغضب[28] ولا نقول بالجنة رضاه والنار غضبه[29] ونقر بالرؤية[30] ومنزلة الانبياء فيل منزلة الاولياء[31] ولا يتساوى عقل الانبياء وعقل الكفار[32] والله تعالى يسعد السعيد بفضله ويشقي الشقي بعدله[33] والله تعالى عالم قبل خلق العالم[34] والله تعالى عالم وله علم وقدرة[35] ويعذب[36] لاهل الكبائر على قدر ذنوبهم[37] يفعل الله ما يشاء ويحكم ما يريد[38] والقرآن هو المكتوب في المصاحف وما يقرأ[39] والايمان حقيقة لا مجاز[40] ومن لم يحصر يرفع حسابه اليه لم يرضى[41] والاستطاعة والتوفيق مع الفعل[42] والايمان باللسان والقلب عندنا وعند الجهمية بالقلب وعند الكرامية باللسان[43] ونفي التشبيه والمكان واجب[44] والكسب فريضة عند الحاجة وعند بعض الفقهاء سنة[45] ونفيه بدعة ورؤية الرزق من الكسب كفر[46] وايمان الانبياء والملائكة سواء[47] والعمل غير الايمان[48] والايمان هو الطاعة[49]

ولیس کل طاعۃ ایمانا کما ان الکفر معصیۃ ولیس کل معصیۃ کفرا و نفر[۵۰]
بالموت والسور[۵۱] والقیامۃ[۵۲] وان الوتر[۵۳] ثلث رکعات بسلیمۃ واحدۃ و حدث[۵۴]
الامام لیس حدث الماموم والامام[۵۵] ضامن القوم والایمان[۵۶] لا یزید ولا
ینقص وابلیس[۵۷] لعنہ اللہ کان من اہل الخطیئۃ مومنا وابوبکر[۵۸] وعمر کانا
فی الجاہلیۃ کافرین عند اللہ وعند الملائکۃ وفی اللوح المحفوظ ونخاف[۵۹]
العاقبۃ ولا[۶۰] یامن مکر اللہ تعالی والامر[۶۱] لا یرفع عن المحب بالمحبۃ والیاس[۶۲]
من روح اللہ کفر پس این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر یدیہ ساری ترتیب شروع
سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے نہی ترجمہ عبارت مذکور کا یہ ہے کہ اسلام
بنا کیا گیا ہے باٹہہ[۲] خصلتو نپر ۱ شک نکرے ایمان مین ۲ سنت وجماعت سے
مخالفت نکرے ۳ نماز پڑہے پیچہے ہر نیک وبد کے ۴ کافر نکہے اہل قبلہ
کو بسبب گناہ کبیرہ کے ۵ نماز پڑہے جنازے پر ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت
چہوٹی بڑی کے ۶ تلوار نہ نکالے مسلمانو نپر ۷ نماز پڑہے جمعے کی ۸ اور دونو
عید کی پیچہے ہر امیر کے ۹ مسح کرے موزون پر حضر وسفر مین جب سبق کا اسجگہہ
پہونچا تو ایک عزیز نے پوچہا کہ قال مالک رحمہ اللہ تعالی لا یجوز المسح للمقیم
یعنے امام مالک کے قول پر مقیم کے واسطے مسح موزے کا جائز نہین ہے اور وہ سنت
وجماعت کے مذہب پر ہین جواب فرمایا کہ دعا گو نے اسطرف سنا ہے فی روایۃ
عنہ یجوز المسح للمقیم یعنے ایک رواۃ مین امام مالک سے مروی ہے کہ مقیم کے

واسطے بھی موزے کا مسح جائز ہے ۱۰ اقرار کرے اس بات کا کہ بیشک ایمان اللہ کی عطا ہے ۱۱ افعال بندون کے پیدا کئے گئے ہین ۱۲ قرآن شریف اللہ تعالی کا کلام غیر مخلوق ہے یعنے پیدا کیا گیا نہین ہے ۱۳ عذاب قبر کا ۱۴ اور سوال منکر و نکیر کا حق ہے ۱۵ زندون کی دعا مردون کو نفع دیتی ہے ۱۶ شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے کبیرہ گناہ والون کے حق ہے ۱۷ معراج ۱۸ اور نامہ اعمال کا پڑہنا ۱۹ اور میزان یعنے ترازو جسمین اعمال تلین گے ۲۰ اور پل صراط جسپر سے گزر کر جنت مین جائین گے حق ہے ۲۱ جنت یعنے بہشت ۲۲ اور دوزخ دونو پیدا کی گئی ہین کبہی فنا نہو نگی ہمیشہ رہین گی ۲۳ اللہ تعالی ہمسے حساب لیگا بغیر ترجمان کے ۲۴ اصحاب شجرہ عشرہ مبشرہ اہل جنت سے ہین یعنے دس صحابی جنہون نے درخت کے نیچے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی اور آپ نے انکو جنت کی بشارت دی وہ لوگ یہ ہین حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی حضرت طلحہ حضرت زبیر حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبد الرحمن ابن عوف حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابیونکا انکار نہ کرین ۲۵ بہترین لوگون کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضرت ابوبکر ہین پہر حضرت عمر پہر حضرت عثمان پہر حضرت علی رضی اللہ عنہم ۲۶ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عیب وطعن سے زبان کو روکے سواے بہلائی کے انکو یاد نہ کرے ۲۷ اقرار کرے اس بات کا کہ اللہ تعالی کے لئے رضا و غضب ہے یعنے خوشنودی و خشم

خوش ہوتا ہے خفا ہوتا ہے ۲۸ یہ نہ کہے کہ بہشت اُسکی خوشنودی ہے اور دوزخ اُسکا خشم ہے ۲۹ اقرار کرے اُسکے دیدار فائض الانوار کا کہ حق ہے ۳۰ منزلت انبیاء علیہم السلام کی یعنے اُنکا مرتبہ پہلے ہے منزلت اولیاء کرام سے ۳۱ برابر نہین ہے عقل انبیاء علیہم السلام کی اور عقل کفار کی ۳۲ اللہ تعالی نیکبخت کرتا ہے بدبخت کو اپنے فضل سے اور بدبخت کرتا ہے نیکبخت کو اپنے عدل سے ۳۳ اللہ تعالے جاننے والا ہے پہلے جہان کے پیدا کرنے سے کہ ہر ایک کیا کریگا ۳۴ اللہ تعالے عالم یعنے جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے ۳۵ اللہ تعالی کے واسطے علم و قدرت ہے یعنے دانائی و توانائی ۳۶ اللہ تعالی عذاب کریگا گناہ کبیرہ والونکو بقدر اونکے گناہونکے ۳۷ اللہ تعالی کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ۳۸ قرآن شریف وہی جو مصحفون مین لکھا ہوا ہے اور پڑہا جاتا ہے ۳۹ ایمان حقیقت ہے نہ مجاز یعنے مجاز نہین ہے ۴۰ جسکا کوئی خصم ہوگا تو اُسکی نیکیاں اُسکو دینگے تاکہ وہ خوش ہو جائے ۴۱ استطاعت یعنے توانائی فعل کے ساتھہ برابر ہے نہ آگے اور نہ پیچھے ۴۲ نزدیک ہمارے ایمان زبان و دل دونو سے ہے اور نزدیک جہمیہ کے دل سے ہے اور نزدیک کرامیہ کے زبان سے ہے ۴۳ انکار کرنا تشبیہ و مکان کا واسطے اللہ تعالے کے واجب ہے ۴۴ کسب یعنے کمائی کرنا حاجت کے وقت فرض ہے اور نزدیک بعض فقہاء کے سنت ہے ۴۵ اور انکار کرنا کسب کا بدعت ہے ۴۶ دیکہنا رزق کا کسب سے کفر ہے ۴۷ ایمان انبیاء اور امت

ملائکہ کا برابر ہے ۴۸ عمل غیر ہے ایمان کا ۴۹ ایمان طاعت ہے یعنے فرمانبرداری اور نہین ہے ہر طاعت ایمان جیسی کہ کفر معصیت و نافرمانی ہے اور ہر معصیت کفر نہین ہے ۵۰ اقرار کرے موت کا ۵۱ اور نشور یعنے پراگندہ ہونے کا ۵۲ اور قیامت کا ۵۳ اور اقرار کرے اس بات کا کہ وتر تین رکعتین ہین ایک سلام سے ۵۴ حدث امام کا حدث مقتدی کا نہین ہے ۵۵ امام ضمان یعنے ضامن ہے قوم کا ۵۶ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے ۵۷ ابلیس پہلے گناہ سے مومن تہا نزدیک خدا کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین ۵۸ اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضے اللہ تعالے عنہما جاہلیت مین ایمان لانے سے پہلے کافر تھے نزدیک اللہ تعالی کے اور نزدیک فرشتون کے اور لوح محفوظ مین اور حال دوسرونکا بہی اسی قیاس پر ہے ۵۹ عاقبت سے ڈرے دیکہیئے کیا ہو ۶۰ اللہ تعالی کے مکر سے بیخوف نہو ۶۱ امر یعنے اللہ تعالی کا حکم دوست سے بسبب دوستی کے موقوف نہین ہوتا ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ حج غسل جنابت اور ہر فرض جو ہے ۶۲ ناامید ہونا اللہ کی رحمت سے کفر ہے اسلیئے کہ اس سے کلام مجید مین نہی فرمائی ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کہدو کلے میرے بندو جنہون نے اسراف کیا ہے اپنی جانونپر ناامید مت ہو اللہ کی رحمت سے بیشک اللہ بخشدیتا ہے سارے گناہونکو بیشک وہ بہت بخشنے والا نہایت

مہربان ہے یہ سب باسٹھہ خصلتیں بنائے اسلام کے ہین جنکا ترجمہ کیا گیا والحمد للہ علی ذلک

ایضا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا بحکم اس آیت کریمہ کے

ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک ای نافلۃ لاھلک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تم رات سے تہجد پڑہو تمہاری امت پر سنت ہے فرمایا کہ اسی سبب سے بلال رضی اللہ

عنہ رات کے نصف اخیر اذان کہتے تہے کیونکہ سنن و نوافل مین اذان نہین آئی ہے چونکہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہجد فرض تہا اسلئے بلال رضی اللہ عنہ نصف اخیر شب

مین اذان کہتے تہے اور جس وقت صبح طلوع ہوتی تو واسطے نماز صبح کے دوسری اذان

کہتے ولا یجوز الاذان لصلوۃ قبل دخول وقتھا والاذان سنۃ للصلوات

الخمس وقیل واجب وترکہ مکروہ لمخالفۃ السنۃ یعنے اذان جائز نہین ہے واسطے

کسی نماز کے پہلے داخل ہوئے اُسکے وقت سے اور اذان پانچون نمازون کے واسطے

سنت ہے اور بعض نے واجب کہا ہے اور ترک کرنا اذان کا مکروہ ہے بسبب مخالفت

سنت کے کیونکہ سنت یہ ہے کہ اول اذان کہین پہر نماز پڑہین این فقیر را فرمود فرزند

من بگیرید **ایضا** فرمایا قال المشایخ الصوفیۃ رجل و نصف رجل ولا شئ

فالرجل الواصل ونصف الرجل الطالب ولا شئ طالب الدنیا کما قال الشاعر

العربی فی الرباعی ؎ لا شئ عندی کل من طلب الدنیا ؛ والقاھرون

نفوسھم ابطال ؛ للطالبین تشابہ برحالھم ؛ والواصلون الی الحبیب

رجال ؛ لان الشئ اذا خلا عن المقصود حاز نفیہ اس فقیر سے فرمایا فرزند

حاشیہ: عالمگیری (اذان)

حاشیہ: عالمگیری [illegible]

من یہ قول مشائخ صوفیہ کا اور نظم رباعی عربی لکھہ تو غریب ہے اس فقیر نے ترجمہ کر دیا
تاکہ عام خلق سمجھے یعنے مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ایک تو پورا مرد ہے
اور ایک آدھا مرد ہے اور ایک کچھہ بھی نہین ہے سو پورا مرد تو واصل ہے یعنے جو کہ
دوست تک پہونچ گیا ہے اور آدھا مرد طالب ہے جو کہ اُسکو طلب کر رہا ہے اور جو کچھہ
بھی نہین ہے وہ طالب دنیا ہے اسلیئے کہ جو چیز مقصود سے خالی ہوئی تو اُسکی نفی یعنی
دور کرنا درست ہے اور یہ بیت عربی فرمائی **بیت** من ملک النفس فحر هوا ؛
والعبد من يملكه هواه ؛ یعنے جو شخص نفس کا مالک ہے آزاد وہی ہے اور غلام
وہی ہے کہ جسکی ہوا اُسکی مالک ہوئی ہے یعنے بندہ بندہ این فقیر را فرمودند فرزند
من این بیت عربی بنویس **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ سے
سنا ہے کہ شیخ شیوخ قدس اللہ سرہ نے اس طرف دو خلیفے بھیجے شیخ کبیر بہاء الحق
والدین کو سندھ مین اور شیخ حمید الدین ناگوری کو ہند مین قدس اللہ ارواحہم
ایضا ذکر سفر کا نکلا فرمایا دعاگو سفر مین ایک پہاڑ پر پہونچا دو دن مین تو اُسکے اوپر
گیا اور دو دن مین نیچے اوترا ایک رات مقام کیا مین نے اُس پہاڑ کے درمیان
مین نماز کی اذان سُنی اور اقامت مین آگے بڑھا مین نے دیکھا کہ حجرے اور غار بن
ہین درویش لوگ خلوت کیئے ہوئے ہین مین نزدیک ایک خلوتی کے گیا سلام کیا وہ
شخص دانشمند و محدث تھا مین نے کہا تو تو محدث ہے تو نے کیون عزلت اختیار کی
ہے تو آبادی مین جا تاکہ خلق تجھے نفع لیوے اُسنے خوب جواب دیا کہ مین ایک لٹنا کُتا

شیخ شیوخ کے دو خلیفے روانہ ہوئے واسطے ایک سندھ میں ایک ہندوستان

رکہتا ہون مین نے اُسکو قید کیا ہے تاکہ وہ کسی کو نہ کاٹے یعنے نفس جسوقت وہ بدخوئی چہوڑ دیگا نیک خوئی اختیار کریگا تو اُسوقت مین باہر نکل آؤنگا آبادی مین جاؤنگا یہ نہین کہا کہ خلق بد ہے اُسکی جہت سے مین نے خلوت اختیار کیا ہے بلکہ اپنی برائی کی اور خلق مین نیک گمانی فرمائی اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم مؤمنین سے نیک گمان رکہو اور اللہ تعالی فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رجل ای الناس افضل یارسول اللہ قال مؤمن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ قال ثم من قال ثم رجل یعتزل فی شعب من الشعاب یعبد ربہ وفی روایۃ یتقی اللہ ویدع الناس من شرہ اخرجہ البخاری ومسلم **ایضا** اسی درمیان مین ایک عزیز متعلم یعنے طالب علم ہندستان سے خدمت مین آیا قدمبوسی کی عرض کیا کہ بندے کو بندے کے باپ نے ایک شیخ سے پیوند کرایا تہا اور وہ شیخ نظام الدین قدس سرہ کا مرید تہا اور وہ مرید کرتا تہا جب اُسکا انتقال ہوگیا تو مین نے ہر کسی سے سنا کہ وہ اجازت نہین رکہتا تہا تو شبہہ پڑا اسلیئے مین نزدیک مخدوم جہانیان کے واسطے پیوند کے آیا ہون اور بندے کے والد نے بہی التماس طاقیہ کا کیا ہے تاکہ شبہہ چلا جاے فرمایا کہ دعاگو شیخ نظام الدین سے اجازت رکہتا ہے مین اُنہین کے یہان سے دونگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر کسی صغیر سن کو ولی اُسکا کسی جگہہ بیعت کرادے تو جسوقت وہ بالغ ہوجائے تو اُسکو درست ہے اگر وہ کسی شیخ سے پیوند کرلے

صغیر اگر ولی کے کرانے سے کسی شیخ سے بیعت کرے تو بعد بلوغ اسکو اختیار ہے

اور اگر وہ مراہق یعنے قریب بہ بلوغ ہو تو نہ چاہیے **ایضا** سبق مصابیح کا تہا حدیث یہ تہی قولہ تعالی الایمان یرجع الی المدینۃ یعنے ایمان رجوع کریگا طرف مدینے کے یعنے جبکہ آخر زمانہ ہوگا تو سب جگہہ کفر ہو جائے گا مدینے مین ہرگز کفر نہوگا کوئی کافر قدرت نہ پائیگا جیسے دجال وغیرہ سب وقت وہان اہل ایمان رہین گے روز قیامت تک این فقیر را فرمودند فرزند من بگیر یدا این معنی غریب ست۔

ساتوین ماہ شعبان شب جمعہ

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من قرأ سورۃ الدخان فی لیلۃ الجمعۃ غفر لہ و من قرأ سورۃ الواقعۃ کفت مہمانہ یعنے جو شخص پڑہے سورۂ دخان کو شب جمعہ مین تو وہ بخشا جائیگا یہ سورۃ مخدوم کا معمول ہے ہر شب جمعہ کو ہمراہ یارون کے بآواز بلند پڑہتے ہین اور جو شخص پڑہے سورۂ واقعہ کو تو اُسکے مہمات کی کفایت ہو این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید و بنویسید بعد اسکے فرمایا صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام من صلی لیلۃ الجمعۃ رکعتین لحفظ الایمان و یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ آیۃ الکرسی مرۃ و سورۃ اذا زلزلت ثلث مرات حفظ اللہ ایمانہ و فی الصحاح قولہ علیہ السلام من صلی یوم الجمعۃ اربعا سواء کان اول یوم او آخرہ مقیما او مسافرا و یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی عشرۃ مرۃ حفظ اللہ ایمانہ یعنے جو شخص پڑہے شب جمعہ مین دو رکعت واسطے حفظ ایمان کے اور پڑہے ہر رکعت مین

بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۂ اذا زلزلت تین بار تو اللہ اُسکے ایمان کو محفوظ رکہے اور جو شخص پڑہے جمعے کے دن چار رکعتین برابر ہے کہ اول دن یا آخر دن مین مقیم ہو یا مسافر اور پڑہے ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو اللہ تعالی اُسکے ایمان کو نگاہ رکہے بعد چار رکعت پڑہنے کے سو بار لاحول کہے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من لو اور یہ نماز پڑہو اسلئے کہ دعا گو پڑہتا ہے اور یہہ حدیثین لکہو مخدوم دامت برکاتہ بعد اس نماز کے یہ دعا پڑہتے ہین اور اول و آخر درود شریف کہتے ہین اللھم یا ولی الاسلام و اھلہ مسکنا بالاسلام حتی نلقاک بہ اور جس نماز ایمان مین کہ دعا مروی نہین ہے تو یہ دعاے مذکور پڑہین

ایضا ساتوین ماہ شعبان روز جمعہ وقت چاشت

کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا اس فقیر کو طلب فرمایا اور کہا فرزند من آ اور دستار مبارک اپنے استعمال کی اپنے سر سے اوتاری اور ویسی ہی بندہی ہوئی اس فقیر کے سر پر رکہی اور یہ دعا کی الہی توجہ بتاج السعادۃ والتوفیق بانواع العبادۃ یعنے اے خدا تو اُسکو پہنا تاج سعادت کا اور توفیق دے اُسکو گوناگون عبادت کی تاکہ دونو جہان کی سعادت حاصل ہو اُس درمیان مین خوان لائے فرمایا جو شخص روزہ دار ہو وہ نہ کہائے بہت فضیلت ہے حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام الصائم اذا اکل عندہ استغفرت لہ الملائکۃ مادامو یاکلون

یعنے روزہ دار جسوقت کہ اُسکے نزدیک کہانا کہایا جاتا ہے تو بخشش مانگتے ہین واسطے
اُسکے فرشتے جب تک کہ وہ کہاتے ہین کیونکہ اُسکا دل تو واسطے کہانے کے کہچتا ہے اور
وہ اُسکو روکتا ہے اور آپنے نمک منگایا فرمایا حدیث صحاح مین ہے قولہ علیہ السلام
یا علی ابدأ بالملح واختم بہ فان الملح دواء من سبعین داءً یعنے اے علی تو شروع
کر نمک سے اور ختم بہی کر نمک سے اسلئے کہ نمک علاج ہے ستر بیماریون کا اس فقیر سے
فرمایا فرزند من یہ حدیثین جو مین نے پڑہین لکہہ لو **ایضا** اس فقیر کو ایک مسئلہ
مشکل تہا مخدوم سے مین نے پوچہا تو وہ حل ہو گیا وہ مسئلہ یہ ہے کہ گردون یعنی گاڑی
مین نماز نفل درست ہے جواب فرمایا کہ درست ہے مین نے یہ بہی پوچہا کہ فرض بہی
درست ہے اگر قیام و رکوع ممکن ہو جواب فرمایا اگر عذر ہو تو درست ہے خوف وغیرہ
کے سبب سے فرمایا فرزند من لو **ایضا** فرمایا الرؤیہ بعین القلب حق فی الدنیا
وبعین الرأس فی الآخرۃ لقولہ تعالی قل ھل یستوی الاعمی والبصیر یعنے
اللہ تعالی کا دیکہنا دل کی آنکہہ سے دنیا مین حق ہے اور سر کی آنکہہ سے آخرت مین
ہے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے تو کہہ کیا برابر ہوتا ہے اندہا اور آنکہون والا **ایضا**
کہنے والے کہتے تہے کہ مولانا بدرالدین مفتی خدمت مین حاضر ہون پوچہا کیا ہی اشارہ
طرف کان کے کیا کہ مین دستار پہنے ہوئے ہون سنتا نہین ہون بعد اسکے فرمایا سالک
کو چاہئے کہ سید عالم کی متابعت پر چلے اُسکا کام زیادہ تر ہو جائیگا اور قربت و محبوبیت
ہو جائیگی اہل بدعت بدعت کو قربت جانتے ہین جیسے لوہا تانبا پہننا داڑہی تراشنا

اول و آخر کہانے کے نمک کہانا

جواز نماز نفل در گردون

رویت باری دنیا مین بعین قلب حق ہے

سالک کو چاہئے کہ سرور عالم کی پیروی کرے

جیسے کہ قلندرون کی ہوتی ہے یہ قربت نہین ہے بلکہ بُعد وضلالت ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ای فاتبعونی بالافعال والاقوال والاحوال یعنے اے محمد تم کہدو کہ اگر تم خدا کی محبت کا دعوے کرتے ہو تو تم میری پیروی کرو گفتار کردار رفتار مین پس اللہ تمکو دوست رکھیگا اور جو کوئی برعکس اسکے ہوگا تو حال اُسکا برعکس ہوگا یعنے جو کوئی آپ کی مخالفت کریگا تو اللہ تعالےٰ اُسکو دشمن رکھیگا قولہ علیہ السلام الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی یعنے شریعت تو میرا گفتار ہے اور طریقت میرا کردار ہے اور حقیقت میری رفتار ہے این فقیر را فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا** فرمایا اگر کوئی کیمیا بناتا ہے اور وہ مستقیم رہتی ہے تو روا ہے اور وجہ حلال ہے بعض لوگ اُس طرف بناتے ہین اور مستقیم رہتی ہے واللہ دعا گو بھی جانتا ہے ایسا آہستہ فرمایا کہ ہم چند یارون نے سُن لیا کہ سید شمس الدین مسعود مزاحم ہوئے تو مین نے کردی ولیکن مین منع ہوگیا **ایضا** ایک مریض کو لائے اور جب کسی مریض کو خدمت مین لاتے تو داہنے ہاتھ سے چھوتے اور یہ دعا پڑہتے اور اول و آخر مین درود شریف کہتے تھے اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا صحیح بخاری وصحیح مسلم مین حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مذکور ہے روی عن عائشة رضی اللہ تعالی عنها کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم یدعو بهذا الدعاء اذا اشتکی انسان مسحه بیمینه ثم قال اذهب الباس

حاشیہ: فائدہ کیمیا

حاشیہ: فائدہ در علاج مریض

رب الناس واشف انت الشافی لاشفاء الا شفاءک شفاءً لا یغادر سقما

روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا** ذکر اسکا نکلا کہ

مرید شیخ کی پیروی کرے مرید کو اتباع شیخ کا واجب ہے لقولہ علیہ السلام الشیخ

فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی شیخ اپنے مریدون مین ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت مین

پس امت کو نبی کا اتباع واجب ہے اسی طرح مرید کو اتباع شیخ کا مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی اُسوقت کہ شیخ کبیر بہاء الحق والدین شیخ الشیوخ کے مرید

ہوئے قدس سرہما تو شیخ نے بعد بیعت کے پوچھا کہ تو کون مذہب پر عمل کرتا ہے

مرید کو شیخ کا اتباع واجب ہے

جواب دیا کہ جس مذہب پر کہ مخدوم ہین پھر شیخ نے پوچھا کہ تیرے باپ دادے

کون مذہب رکھتے تھے اور تجھکو کس مذہب پر چھوڑ گئے ہین جواب دیا کہ مذہب پر

امام اعظم ابو حنیفہ کوفی قدس اللہ روحہ کے پس شیخ شیوخ نے فرمایا کہ فرزندم بہاء الدین

تو اُسی مذہب پر عمل کر اور شیخ امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کا مذہب رکھتے تھے اور جس جگہہ

کہ تو اپنے مذہب کے موافق دیکھے تو ہمارے مذہب کی موافقت کر نہ اُسجگہہ کہ مخالفت ہو

اور عدم جواز جیسے کہ یہ دعا گو ہے نماز تسبیح مین رب اغفرلی وارحمنی واھدنی

واجبرنی وعافنی واعف عنی بعد واجبرنی کے وارزقنی مذہب شافعی مین

پڑھتے ہین تو مت پڑھ اسلئے کہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالی مین ممنوع ہے کتب

فقہ حنفی کے متن مین مذکور ہے ویقرأ بعد التشهد بما یشبه الفاظ القرآن ولا

یقرأ بما یشبه کلام الناس مثل اللهم زوجنی فلانة وارزقنی پس شیخ کبیر نے

شیخ شیوخ شہاب الدین قدس سرہ شافعی مذہب تھے

قبول کیا تم اسی جہت سے دیکھو کہ شیخ الشیوخ کے اوراد مین لفظ وارزقنی کا ہے اور شیخ کبیر کے اوراد مین نہین ہے فرمایا کافی مین مسطور ہے کہ یجوز فی العبادات ان یعمل فی مذهب غیرہ ولا یجوز فی المعاملات الا فی مذهبه وفی العبادات یجوز حتی یکون العمل اجماعًا وهو اولی کما ذکر صاحب المتفق وکل ما وجوبه مختلف ففعله اولی ولا یخلف کی یخرج المرء بلا ارتیاب عن عهدة التکلیف والایجاب یعنے جو چیز کہ عبادات مین وجوب اُسکا مختلف فیہ ہے بجالانا اُسکا اولے ہے اور ترک کرنا نہ چاہیئے تاکہ لوگ عہدۂ تکلیف وایجاب سے بیشک باجماع باہر آجائین اور اسباب مین ایک حدیث صحاح ہے **ایضا** شب جمعہ کو فرض مغرب کے پہلی رکعت مین سورۂ کافرون اور دوسری مین سورۂ اخلاص پڑہین اور شب جمعہ کے فرض عشا کے پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑہنا چاہیئے اور فرض فجر جمعہ مین سورۂ الم سجدہ پہلی رکعت مین اور دوسری مین سورۂ دہر یا سبح اسم ربک مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑہا ہے پس مسنون ومستحب ہے مکروہ نہین ہے مکروہ اُسوقت ہے کہ نماز پڑہنے والا یہ جانے کہ سوا اسکے اور کچھہ پڑہنا درست نہین ہے اور اگر بغیر اسکے روا جانے تو پڑہنا درست ہے بغیر کراہت کے متن قدوری وہدایہ مین مذکور ہے ولیس فی شئ من الصلوات قراءة سورة بعینها لا یجوز غیرها ویکره ان یتخذ سورة بعینها لصلوة لا یقرأ غیرها فیها بحیث ان یعلم المصلی لا یجوز بغیر التعیین والا لا یکره پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بگیرید **ایضا**

بیان قراءت در مغرب و عشا و صبح

ذکر معرفت و اہل معرفت

ذکر معرفت و اہل معرفت کا نکلا فرمایا سمعت عن بعض المسائخ الصوفیہ دامت
برکاتھم اَنَّ قلوبَ اھلِ المعرفۃِ خزائنُ اللہ تعالی فی ارضہ تصعُ فیھا ودائع
سِرّہ و لطائفُ حکمتہ وحقائقَ محبتہ و امانۃ معرفتہ التی لا یطلع علیھا احدٌ
دونَ اللہ ولیس شئ فی خزائن اللہ اعلی ولا اعظم ولا اعز من المعرفۃ اخرجھا
اللہ تعالی من خزائن الفضل والامتنان وغلب نورھا علی جمیع الانوار لا یغلبھا
ظلمات الذنوب والاوزار ولا یحجبھا مقام الآفات ولا یُبدّ رکھا کثافۃ الشہوات
ولا یحجبھ غبار الجحل ولا الغفلات لانھا نور من نور النور نوّرھا قلوبَ
اھل النور لا یشبہ نورھا بسائر الانوار فقال بعضھم حقیقۃ المعرفۃ ھی
اطلاع القلب علی الحق قال الامام جعفر الصادق رضی اللہ تعالی عنہ لا یعرف
اللہ حق معرفتہ من التفت منہ الی غیرہ وقال بعض العارفین حقیقۃ
المعرفۃ رؤیۃ الحق و فقدان رؤیۃ ما سواہ حتی صار جمیع مملکتہ ھذہ فی
جنب رؤیۃ الحق اصغر من خردلۃ فی جمیع مملکتہ فھذا ما لا یحتملہ قلوب اھل
الغفلۃ و عامۃِ الناس وقال ابو عبد اللہ بن حفیف قدّس اللہ روحہ من
نظر الی اللہ تعالی بعین الحقیقۃ من المعرفۃ لا یلتفت الی الدنیا ولا الی العقبی
لان الدنیا والعقبی برُّ المولی والمولی احب علی العارف من برّہ وقیل حقیقۃ
المعرفۃ ھی اطلاع الحق علی اسرارہ کما ان الشمس اذا طلعت اشرقت الارض

بانوارها کذا اذا طلع الحق علی الاسرار اشرقت القلوب بانواره وقال بعضهم
حقیقة المعرفة نور من نور الله نور به قلوب اهل النور وهو اشارة الی قوله تعالیٰ
افمن شرح الله صدره للاسلام فهو علی نور من ربه پس آن امیر کبیر رب
منبر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بگیر پدین نمط ترجمه عبارت مذکور کا یہ ہے کہ
مین نے بعض مشائخ صوفیہ دامت برکاتہم سے سنا ہے کہ دل اہل معرفت کے خدا تعالے
کے خزانے ہین اسکے زمین ہین وہ رکہتا ہے اُن دلون مین اپنے بہید کی اما نتین اور
اپنے حکمت کے لطائف اور اپنے محبت کے حقائق اور اپنے معرفت کی امانت کو کہ جنپر
سوا اللہ تعالی کے کوئی مطلع نہین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کے خزانون مین کوئی شے
زیادہ تر عالی وعظیم وعزیز تر معرفت سے نہین ہے کہ جسکو اللہ تعالی نے فضل و احسان
کے خزانون سے نکالا ہے اور اُسکا نور سارے نورون پر غالب ہو گیا ہے نہ اوسپر
ذنوب واوزار یعنے گناہون کی اندہیریان غالب ہوتی ہین اور نہ اُسکو آفتون کا
مقام لاحق ہوتا ہے اور نہ شہوتون خواہشون کی کثافت اُسکو پاتی ہے اور نہ حجد
یعنی انکار وغفلتون کا غبار اُسکو چہپاتا ہے کیونکہ وہ تو ایک نور روشنی ہے نور النور
سے کہ جسکے ساتھ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور وروشن کردیا ہے اُسکا نور باقی نورون
سے مشابہت نہیں رکہتا ہے پس بعض نے تو یہ کہا کہ حقیقت معرفت کی دل کی اطلاع
ہے حق پر حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نہین پہچانتا ہے اللہ تعالےٰ
کو حق اُسکے پہچاننے کا وہ شخص جسنے اُس سے طرف اُسکے غیر کے التفات کیا اور بعض عارفین نے

فرمایا کہ حقیقت معرفت کی دیکھنا حق کا ہے اور اُسکے ماسوا کے دیکھنے کو گم کرنا ہی یہانتک
کہ اُسکی ساری مملکت جو یہ ہے رویت حق کی مقابل بین زیادہ تر چھوٹی ہو جاے ایک
رائی کے دانے سے جو کہ اُسکی ساری مملکت بین ہو سو یہ وہ بات ہے کہ اسکو اہل غفلت
اور عام لوگون کے دل نہین اُٹھا سکتے ہین اُنسے اسکی برداشت نہین ہو سکتی ہے اور
حضرت ابو عبد اللہ بن خفیف قدس اللہ روحہ نے فرمایا کہ جسنے نظر کی طرف اللہ تعالی
کے ساتھہ چشم حقیقت کے جو کہ معرفت سے ہے تو وہ نہ دنیا کی طرف التفات کرتا ہے نہ
طرف عقبی کے کیونکہ دنیا و عقبی تو مولے کا بر یعنے عطا و احسان ہے اور عارف کو مولے
اُسکے بر سے زیادہ تر محجوب ہوتا ہے بعض نے کہا کہ حقیقت معرفت کی مطلع ہونا حق کا ہی
اُسکے اسرار پر جیسے سورج کہ جسوقت وہ طلوع ہوتا ہے تو زمین اُسکے چمکارون سے جگمگا
اُٹھتی ہے اسی طرح جسوقت حق اسرار پر طلوع فرماتا ہے تو دل اُسکے چمکارون سے چمکنے
دمکنے لگتے ہین اور بعض نے فرمایا کہ حقیقت معرفت کی ایک نور ہے نور النور سے کہ جسکے
ساتھہ اُسنے اہل نور کے دلونکو منور کر دیا ہے اور وہ اشارہ ہے طرف اس قول الٰہی کے
کہ کیا پس وہ شخص کہ جسکے سینے کو اللہ تعالی نے واسطے اسلام کے کھول دیا ہے سو وہ
ایک نور پر ہے اپنے رب سے ۔

اکیسوین تاریخ ماہ شعبان عمت میامنہ روز جمعہ

کو فرمایا کہ دعا گو نے اعتکاف اربعین کی نیت کی ہے بعد اسکے اس فقیر سے پوچھا کہ تو
بھی نزدیک ہمارے چالیس دن معتکف ہوگا بندے نے عرض کیا کہ مین نے نیت کی ہے

بیان اعتکاف

قول کیا فرمایا مبارک ہو بعد اسکے فرمایا فرزند من آج مسجد مین داخل ہو جائین اور اعتکاف
کرین اسلئے کہ بروایت امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے اکثر نہار یعنے دن واسطے دخول اعتکاف
کے روا ہے جب مسجد مین تشریف لائے تو سورج ڈہل گیا تہا فرمایا کہ امام محمد بن حسن شیبانی
رحمہ اللہ تعالی کے قول پر مینے اعتکاف کیا اور اُنکے نزدیک تو گہڑی بہر ہی اعتکاف درست
ہے بعد اسکے فرمایا جو یار لوگ کہ چالیس دن کی نیت نہین کرتے ہین تکلیف نہین ہے وہ
اخیر دہی مین معتکف ہو جائین کیونکہ وہ سنت مؤکدہ ہے وہل واجب یعنے بعض علماء

فضیلت نماز در مسجد جامع

نے واجب کہا ہے **ایضا** فرمایا الصلوۃ فی جامع مصرہ بخمسمأنہ درجۃ
وفی مسجد الحی بخمس وعشرین درجہ وفی موضع آخر بعشرۃ درجات یعنی
نماز مسجد جامع شہر مین پانسو درجہ ہے اور محلے کی مسجد مین پچیس درجے اور دوسری
جگہہ دس درجے ہے **ایضا** فرمایا کہ مین ہر روز نیت اعتکاف کے تجدید کرتا ہون
اسلئے کہ مین نے اُس طرف مشائخ کو دیکہا اور سُنا ہے کہ اگر کوئی مہم پیش آجاے تو باہر
آنا روا ہے اور کچہہ باک نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ فتاوی مین مسئلہ ہے المعتکف اذا
خرج للطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک لا یفسد اعتکافہ
وان خرج بغیر نیۃ الطہارۃ ثم عاد المریض او صلی الجنازۃ او غیر ذلک
یفسد اعتکافہ وذلک حیلۃ وہذا کلہ علی قول ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی
وعلیہ الفتوی وعندہما لو خرج نصف النہار لا یفسد یعنے معتکف جس وقت کہ
وضو کی نیت سے باہر آئے پہر بیمار کے پوچہنے کو جائے یا نماز جنازے کی پڑہ لے یا اسکے

تو اُسکا اعتکاف فاسد نہوگا اور اگر وہ بغیر نیت طہارت کے نکلا ہے پھر اُسنے بیمار کی عیادت کی یا جنازے کی نماز پڑھ لی یا سوا اسکے تو اُسکا اعتکاف بگڑ جائیگا اور یہ ایک حیلہ ہے اور یہ سب حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر ہے اور اسی پر فتوی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف و امام محمد رحمہما اللہ تعالے کے اگر معتکف دو پہر کے وقت نکلے تو اسکا اعتکاف فاسد نہوگا بعد اسکے فرمایا فتاوی مین مسئلہ ہے لا ینام المعتکف حتی تغلبہ النوم یعنے معتکف نہ سوئے یہانتک کہ نیند اُسپر غلبہ کرے۔

ایضاً آخر شب جمعہ بائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تین علمون کے ساتہہ مخصوص تہے ایک تو علم شرائع یعنے حدود و قصاص دوسرا وہ علم کہ آپنے بعض صحابہ سے باندازۂ حوصلہ فرمایا جو کہ اُسکے لائق تہے نہ سب سے کما قال علی رضی اللہ عنہ علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبعین باباً من العلم ما علّمہا لغیری یعنے جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجہکو ستر قسم کا علم سکہایا کہ سوا میرے اور کو نہین سکہایا تیسرا وہ علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ خاص تہا اُسکو کسی سے نہ کہا مبہم رکہا اور مبہم کہا اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم کثیرا یعنے اگر تم جان لو جو مین جانتا ہون تو ہنسو تہوڑا اور رؤو بہت ایک عزیز نے پوچہا کہ ضحک قلیل سے کیا مراد ہے فرمایا مین نے دو طریق سے ہین ایک یہ ہے کہ ضحک قلیل سے

مراد تبسم یعنے مسکرانا ہے عرب والون کی رسم ہے کہ ضحک قلیل کو معنی تبسم کہتے ہین تم تبسم
بہی نہ کرو سب وقت روتے رہو دوسرا طریق یہ ہے کہ اس قلیل ضحک سے نفی مراد ہے یعنی
تم نہ ہنسو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے واللہ یالیتنی کنت شجرۃ تعضد
یعنے قسم ہے اللہ کی کاش مین ایک درخت ہوتا کہ اُسکو پارہ پارہ کر ڈالتے یہ بہی اُسی علم
سے ہے جو آپ کے ساتہہ مخصوص تہا اسجگہہ حضرت مخدوم روئے بخدا کہ بات نہین نکلتی
تہی اور حاضرین مجلس سے ایک غلغلہ اُٹہا دیر تک رونے مین اور اسی فکر مین تہے خوب وقت
تہا بعد اسکے فرمایا کہ جہان افضل انبیاء ایسا فرمائین وہان ہم بیچارے کہان کے ہین
بعد اسکے فرمایا کہ اس حدیث مذکور کو واعظون سے کہو کہ اس حدیث کو خلق سے کہین
تاکہ اُنکے دلون مین خوف جم جائے پہر یہ عربی ابیات احوال قیامت کے فرمائین اور
چند بار تکرار کی ~ عظم خوفہ والناس فیہ حیاری مثل مبثوث
الفراش بہ یعید الالوان حومًا وتصطک الفرائص ما رتعاش
ہنالک کل ماقد من بیں وفعلک ظاہر والسر فاش یعنے قیامت کا
خوف وہول بڑا ہے لوگ اُسمین پروانی کی طرح حیران و سرگردان ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے
یوم یکون الناس کالفراش المبثوث یعنے جسدن کہ لوگ مثل پروانے کے سرگردان
ہونگے اور خوف کے مارے قیامت کے ہول سے رنگ بدل جائین گے اور سینے کی
ہڈیان سب کانپنی کے جہل جائین گے اور اسجگہہ یعنے قیامت مین جو تو آگے بہیج چکا ہے
ظاہر ہوگا سو تیرا عیب تو کہل جائیگا اور بہید ظاہر ہوگا بعد اسکے فرمایا حیاری جمع ہے

حدُاءکی جیسے کہ صحادی جمع ہے صحرا کی اور فراش بثوث پروانۂ سرگردان کو کہتے ہین
اور فرائص جمع ہے فریصہ کی فریصہ سینے کی ہڈی کو کہتے ہین اور ارتعاش کانپنے کو
بولتے ہین اور کل فاعل ہے تبدو کا اور مقدم ہے فعل پر اسمین مذکر و مونث برابر ہے
اور السر مبتدا اور فاش خبر مبتدا ہے جیسے کہ حبیبک ظاہر مبتدا و خبر ہے فاش اصل
مین مرفوع ہے کیونکہ خبر ہے مگر منقوص کی حالت رفعی و جری بحر ہوتی ہے اس لئے
مجرور ہوا اور کسرہ بجہت موافقت نظم ہے اسلئے کہ ابیات مذکورہ سارے مکسور ہین پھر
اس حقیر پر متوجہ ہوئے اور فرمایا فرزند من یہ دونو حدیثین اور اشعار عربی جو مین نے
کہے لکھ لو بعد اسکے موافق اس نظم کے **حکایت** اپنے والد مخدوم بزرگ کے بیان
فرمائی دامت برکاتہ کہ وہ کسی وقت خوف کے مارے بستر پر نہین سوتے تھے سردی
و گرمی مین کوئی چیز اوپر کھینچ لیتے تھے اور اُسی پر کفایت کرتے اور ہر روز دو ختم
قرآن شریف کے کرتے ایک دن مین اور ایک رات مین سوائے اور مشغولیون کے
نہایت بزرگ آدمی تھے **ایضا** فرمایا کہ یہ فتوحات جو کہ نزدیک دعاگو کے آتے ہین
سب کو قبول کرتا ہون اور رد نہین کرتا ہون اسواسطے کہ اُس طرف کے مشائخ نے
مجھسے کہا ہے جیسے شیخ مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ مدینہ عبداللہ مطری
اور دیگر مشائخ رحمہم اللہ تعالے کہ تو فتوحات قبول کر اور دوسرون کو پہونچا و ظیفہ
مقرر کر اور خود بھی بضرورت کہا اس کے مناسب **حکایت** شیخ جمال الدین
اوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان فرمائی کہ وہ فتوحات کو قبول کرتے اور رد نہین فرماتے تھے

مناقب والد حضرت مخدوم رضی اللہ عنہما

قبول فتوح

مناقب شیخ جمال الدین رضی اللہ تعالی عنہ

اور اگر فتوح وجہ شبہہ سے ہوتی تو ذرا دیر سر جہکاتے اللہ تعالی کی طرف سے آواز سنتے
مَلَّکْنَاکَ لَکَ یعنے ہمنے تیری ملک کر دی بعد اسکے لیتے العبد وما بیدہ ملک لمولاہ
یعنے بندہ اور جو اُسکے ہاتہہ مین ہے مولی کی ملک ہے یہ ایک مسئلہ ہے مین نے اُس طرف
مشائخ سے سُنا ہے کہ یہ مرتبہ جو وہ رکہتے تہے اُس وقت کے مشائخ کو نہ تہا بعد اسکے فرمایا
کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور ابراہیم غوری ایک جگہہ بیٹہے ہوئے تہے کہ ایک عزیز دو
طباق حلوے کے لایا ایک واسطے شیخ جمال الدین کے اور دوسرا واسطے ابراہیم غوری
کے وہ صاحب کشف تہے اُنہون نے لانے والے سے کہا کہ تو یہ وجہ سود سے لایا ہے
پہیر دیا شیخ جمال الدین نے وہ دوسرا طباق بہی لے لیا اور ذرا دیر سر نیچا کیا اور ابراہیم
غوری کو بلایا کہا حکم ہوا ملکناک لک یعنے ہمنے تجہکو مالک کر دیا اب تو آ اور کہا دونون نے
کہایا **ایضاً** فرمایا ذکر مُصلح مزکّی کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر بکسر الذال عام
یقع علی القلب واللسان وبضم الذال خاصۃ للقلب فحسبُ یعنے ذکر بکسرہ
ذال عام ہے زبان ودل دونوکو شامل ہے اور بضم ذال خاص دل کا ذکر ہے اور یہ
حدیث فرمائی قولہ علیہ السلام افضل الذکر لا الہ الا اللہ یعنے بہترین ذکر
لا الہ الا اللہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ ذکر محبون کا ساتہہ مد کے کہنا ہے تاکہ غیر خدا کو مد
مین نفی کرین اور اثبات خالص دل مین بیٹہہ جائے بعد اسکے فرمایا من قال لا الہ
الا اللہ الف مرۃ علی الدوام زکی باطنہ یعنے جو شخص لا الہ الا اللہ ایک ہزار بار
ہمیشہ کہے تو اُسکا باطن پاک ہو جائے اور ذکر محبوبون کا بسرعت ہے اسلئے کہ انکے دل مین

فائدہ فرق در میان ذکر بکسر الذال و بضم الذال

فائدہ پاکی باطن بہ ہزار بار گفتن لا الہ الا اللہ

عمر خدا کو منتقی ہو چکا اب باقی نہین رہا مگر اللہ تعالی پھر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا
فرزندمس فائدہ ذکر کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا اسی اثنا مین ایک
عزیز آیا کہ ترابی جو نہار … ہے اُسنے سلام و قدمبوسی پہونچائی ہے سلام کا جواب
دیا علیہ السلام بعد اُسکے اُسکی **حکایت** بیان فرمائی کہ وہ ایک بدل ابدال سے
ہو گیا ہے اور اُسنے بواسطہ دعاگو کے خرقہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کا پہنا ہے اور
وہ میرے اذن سے حج کو گیا کعبے کا مجاور بن گیا ترک مجاورت کعبے سے منجملہ ابدال
ہو گیا یاران بزرگ نے کہا کہ مخدوم قطب عالم کی برکت سے اُسکا یہ مرتبہ ہو گیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وہ عالم طیر بھی رکہتا ہے ایک دن نزدیک خانقاہ اوچھ کے اُڑتا
ہوا گذر کر رہا تھا نیچے اُترا اور سلام کیا مین نے پوچھا تو کہان جاتا ہے کہا مرد دست
کو واسطے کسی مصلحت کے جاتا ہوں ان مکانون مین بفراغ مشغول ہونگا تاکہ کوئی
شخص مزاحم ہو **ایضا** فرمایا خاص اُس شیخ کو ولایت دیتے ہین جو کہ عالم ہوتا ہے
بلکہ تینون علمون کا عالم ہوتا ہے شریعت و طریقت و حقیقت بعد اسکے فرمایا ولایہ
بفتح الواو المحبوبیۃ و بکسر الواو هو تصرف الاقلیم اسی درمیان مین فرمایا کہ ایک
عورت محبوبہ ہے واسطے زیارت دعاگو کے سیوستان سے اوچھ مین آئی ہے وہ عالم طیر
رکہتی ہے اور تصرف رکہی جیسے کہ شیخ رکن الدین متصرف سند کے تھے اور شیخ نصیر الدین
متصرف ہند کے **ایضا** مشارق کا سبق ہوتا تھا حدیث شریف یہ تھی قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام من ابتاع سبئاً فلا یبیعہ حتی یستوفیہ یعنے جو کوئی کچھہ چیز خریدے تو اُسکو

حکایت مرابدال مرحضرت مخدوم قدس سرہ

ذکر ولایت دو گروہ محبوبہ

نہ بیچے یہانتک کہ اسکا استیفا کرے بعد اسکے فرمایا دین لے اسنیہ کے دو معنی نسے ہین ایک
معنی یہ ہین کہ اگر کوئی شخص کوئی چیز خرید کرے تو اسکے واسطے تصرف نہین ہے یہانتک
کہ اسکو ماپ لے یا تول لے جو چیز ماپنے سے تعلق رکھی ہے اسکو ماپ لے اور جو چیز
تولنے سے تعلق رکھتی ہے اسکو تول لے اگر زیادہ نکلے تو بائع کو دیدے اور جو کم نکلے تو
اپنا حق اس سے لیلے دوسرے معنی یہ ہین کہ تصرف اسکا روا نہین ہے یہانتک کہ
بائع سے قبض نہ کرلے بعد اسکے فرمایا اس مسئلے مین ایک حیلہ ہے مشتری کو چاہیئے کہ
بائع پر شرط کرے کہ اس روپیہ سے تو نے اپنا سامان میرے ہاتہہ بیچڈالا بائع کہے کہ مین نے
بیچڈالا اگر کم و زیادہ جانبین کا ہوگا تو درست ہے اسلئے کہ معنی مین کیلئے وزنی نہین
ہے یعنے اس تقریر و حیلے مین بائع و مشتری دونو کیل و وزن سے جدا ہو جاتے ہین
ورنہ زیادتی خریدنے والے کو اور کمی فروشندہ کو درست ہوگی پہر اس فقیر پر متوجہ
ہوئے فرمایا فرزند من دونو وجہین اس حدیث کی اور یہ مسئلہ حیلے کا جو مین نے کہا لکہہ لو

مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے

ایضاً فرمایا جامع الفتاوی مین مذکور ہے یکرہ التحدث فی المسجد بحدیث
الدنیا لقوله علیه السلام التحدث فی المسجد بحدیث الدنیا یاکل العمل
کما تاکل النار الحشیش یعنے مسجد مین دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسجد مین دنیا کی بات کرنا کہاتا ہے عمل کو جیسے کہ
آگ گہاس کو کہاتی ہے۔

مسجد مین کہانا مکروہ ہے

ایضا فرمایا جامع الفتاوی مین مسطور ہے یکرہ الاکل فی المسجد الا للمعتکف یعنے مسجد مین کہانا مکروہ ہے مگر واسطے اعتکاف والے کے پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسائل و حدیث جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہے پس مین نے لکہہ لیا

ایضا فرمایا جسوقت مؤذن شہادت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہونچے تو انگوٹہے کو آنکہہ مین ملین بعد اسکے فرمایا اس بات کا بہید یہ ہے کہ جسوقت اللہ تعالے نے حضرت آدم علیہ السلام پر صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور آپ کی امت کی پیش کی تو حضرت آدم نے کہا یارب کس کی نسل سے ہوگا حکم ہوا کہ تیری نسل سے ہوگا پس حضرت آدم نے کہا مین آرزو رکہتا ہون کہ اُسکو دیکہون پس حکم ہوا کہ اپنی انگلی مین دیکہہ جب دیکہا تو حلیہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسمین ظاہر ہوگیا اُنہون نے چوم لیا اور آنکہہ پر ملا پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا۔

بالجرین دیرا انگشت مسح چشم وقت شہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شرائط ذکر کے چار ہین

ایضا فرمایا شرائط الذکر اربعة احدها التصدیق وان لم یکن یکون منافقا والثانی التعظیم وان لم یکن یکون مبتدعا والثالث الحلاوة وان لم تکن یکون مرائیا والرابع الحرمة وان لم یکن یکون فاسقا یعنے ذکر کی شرطین چار چیزین ہین ایک تو تصدیق ہے اگر تصدیق نہوگی تو منافق ہوگا دوسری شرط تعظیم

ہے اگر تعظیم نہوگی تو بدعتی ہوگا تیسری شرط حلاوت ہے یعنے ذکر سے لذت و مزہ لینا اگر
حلاوت نہوگی تو مرائی یعنی دکہاوا کرنیوالا ہوگا چوتہی شرط حرمت ہے اگر حرمت نہوگی
تو فاسق ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ یہ چار چیزین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تہین
اسلئے کہ وہ کامل حال تہے جب کہ آپ کو اللہ تعالی نے خطاب کیا تو فاعلم فرمایا ای
فاعرف لم یقل علم ای عرف اسلئے کہ معرفت کی کوئی حد و نہایت نہین ہے اور
جب اللہ سبحانہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خطاب کیا تو اسلم فرمایا قال
اسلمتُ لرب العالمین یعنے حضرت ابراہیم نے کہا کہ مین مطیع و منقاد ہوا واسطے
رب العالمین کے اسلئے کہ اسلام کی ایک حد و نہایت ہے **ایضا** فرمایا اول الذکر
باللسان ثم یوافقہا مع القلب ثم تسکت اللسانُ و یقول بالقلب و یوافقہ
باعضائہ کلہا یعنے اول ذکر ساتہہ زبان کے ہے پہر موافق کرے زبان کو ساتہہ
دل کے یعنے دل و زبان دونوسے کہے پہر زبان چپ رہجاتی ہے اور دل سے ذکر کرتا
ہے اور موافق کرتا ہے دل کو ساتہہ سارے اعضا کے یعنے اُسکے سارے اعضا ذکر
مین ہوجاتے ہین **ایضا** فرمایا المرید الطالب یعنے اصطلاح مین مرید طالب
کو کہتے ہین پہر روے منیر طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من فائدہ ذکر کا جو
مین نے کہا لکہہ لے مشائخ مرید طالب کو کہتے ہین اور طالب راہ حق کو بغیر رفیق کے
چارہ نہین ہے اور رفیق شیخ کو کہتے ہین کہ جو رستہ چلا ہوا اور امن و خوف راہ کو خوب
دریافت کیا ہوا اور امن کے رستے کو اختیار کیا ہو خوف کی راہ کو چہوڑ دیا ہو جیسا کہ

فا — بیان ذکر زبان و دل و اعضا

فا — معنی مرید

پختہ رہبر ہوتا ہے یہ بات حدیث شریف مین آئی ہے کہ الرفیقَ ثم الطریقَ ھما منصوبان
علے الاغراء ای الزم الرفیقَ ثم الطریق کما فی النحو الورعَ الورعَ ای الزم الورعَ
یعنے تو لازم پکڑ رفیق کو پہر رستے کو رفیق وطریق دونو بنابر اغرا منصوب ہین جیساکہ
علم نحو مین ہے لازم پکڑ تو ورع یعنے پرہیزگاری کو فرمایا کہ یہ حدیث شریف بر طریق
مَثَل ہے معنی مَثَل کے بیان فرمائے المَثَل ما یشبہ بہ الشئ یعنے مَثَل وہ ہے
کہ تشبیہ دین اُسکے ساتہہ کسی چیز کو بعد اسکے ہم معنے اسکے یہ حدیث بیان فرمائی
قولہ علیہ السلام الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنے شیخ اپنے قوم مین ایسا ہے
جیسا نبی اپنی امت مین بعد اسکے فرمایا کہ اس سے مراد شیخ معنوی ہے کیونکہ اوسکی
تشبیہ نبی کے ساتہہ دی ہے یہانتک کہ اگر کسی کو بسبب مال یا کبرسن کی شیخ کہین
تو شیخ لغوی ہوگا بعد اسکے یہ حدیث بیان فرمائی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
بسبب الزھد والتعبد والرشد والارشاد یعنی میری امت کے عالم مثل
پیغمبرون بنی اسرائیل کے ہین بسبب ترک دنیا اور عبادت کرنے اور راہ حق پانے
اور راہ حق بتانے کے علما سے مراد مرشد ہین نہ مجرد عالم اسلئے کہ پیغمبرون سے تشبیہ
دی ہے ع علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت ست ٭ لان الانبیاء علیہم السلام
کانوا عابدین وزاھدین وراشدین ومرشدین وامرین بالمعروف
وناھین عن المنکر یعنے اسلئے کہ انبیاء عبادت کرنیوالے تھے اور بے رغبتی کرنیوالے
دنیا مین اور راہ پانیوالے اور راہ بتانیوالے اور نیک بات کا حکم کرنیوالے اور بُری بات

سے منع کرنیوالے تھے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ
فائدہ مشیخت کا اور ارادت کا اور حدیثین مناسب اُسکے جو مین نے کہین سب کو لکھ لو
ایضاً فرمایا کہ سلطان محمد نے دعاگو کو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری
تصرف مین کردین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین نے مجھسے کہا کہ تو چھوڑ دے
حج کو چلا جا مجھکو بیچ سے نکالا مین نے چھوڑ دیا ورنہ تم جانتے ہو کہ کتنا تکبر حاصل
ہوتا مین نے اُس طرف بڑے بزرگ مشائخ کو پایا سب نے بجہت وکالت مجھکو اجازت
دی اسوقت ایک بھی باقی نہین رہا سب کے سب چلدئے اور یہ شعر فرمایا **ع**
ذهب الذين يعاش في اكنافهم ؛ وبقيت في خلق كجلد الاجرب ؛ یعنی
جن لوگون کے اطراف وحمایت مین زندگی بسر کی جاتی تھی وہ سب چلدیے اور
مین ایسے خلق مین رہگیا کہ جیسے خارش والے اونٹ کی کھال **ع** یاران
دگر رخت بمنزل بردند ؛ بارم چو گران بود ازان پس ماندم ؛ بعد اسکے فرمایا کہ شیخ
مکہ عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو سے کہا کہ جسوقت تو لوٹے تو ختلی مین جانا
اسلئے کہ ایک شخص خلفاء شیخ رکن الدین سے باقی رہا ہے اُسکو پالے یعنے اُس سے ملاقات
کرلے مین نے ایسا ہی کیا اُن بزرگوار کو پالیا نام اُنکا شیخ قوام الدین ہے اُنھون نے
مجھے خرقہ پہنایا اور اجازت پہنانے کی بھی دی بعد اُسکے مین گازرون مین آیا شیخ
امین الدین نے واسطے میرے تمام سجادہ و مقراض و عصا امانت رکھا تھا وہ مین نے
پایا **ایضاً** ایک عرب نے مخدوم کی مدح نظم کی تھی وہ اُسکو پڑھتا تھا تو فرمایا قال

شیخ الاسلام ہونا حضرت مخدوم کا اور ترک کرنا اسکا

المشائخ الصوفية سبعة ان يكون عندك وصف المدح والذم سواء یعنی
مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمایا ہے لائق یہ ہے کہ وصف مدح وذم نزدیک تیرے
دونو برابر ہون پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ
جو مین نے کہا لکہہ لو۔

اسماے الہی کو مع حرف ندا کے پڑہے

ایک عزیز نو دونہ نام کی شرح پڑہتا تہا فرمایا کہ ہر اسم کے اول مین حرف ندا لائین
جیسے کہ یا سلام و یا غفور بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مینے
اس شرح کے مؤلف شیخ جلال الدین تبریزی کو اُنہین کے مقام سُنار کانو فرودست
مین خواب مین دیکہا مین نے سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا فرمایا ستید ہر
نام کے اول مین حرف ندا کا پڑہ مین اس سے پہلے بغیر حرف ندا کے پڑہتا تہا پس
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ شرح نو دونہ نام
باریتعالی کا لکہہ لو **ایضا** حکایت حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ
کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک شخص کو قبر کا عذاب کر رہے تہے اور اُس شخص نے شیخ کو دیکہا
تہا تو مین نے کہا کہ اُن بزرگوار نے کیون نہ کہا طوبی لمن رانی و رأی من رانی
و رأی من راہ اور رأی من راہ یعنے خوشی و خنکی ہوجیو واسطے اُس شخص کے کہ جسنے
مجہکو دیکہا یا اُس شخص کو جسنے مجہے دیکہا یا اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا یا
اُس شخص کو دیکہا کہ جسنے اُسکو دیکہا پانچ آدمیون تک اور مینے اُس شخص کو دیکہا

مدح و ذم دونو برابر ہون

قول حضرت سلطان المشائخ طوبی لمن رانی

ہے کہ جسنے اُنکو دیکہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اپنے جی مین کہا کہ اُنہون نے تو
حق کے اذن سے کہا ہے مین نے سُنا کہ وہ شخص یعنے جسپر عذاب ہو رہا تہا زیارت
کا قصد نہین رکہتا تہا وہ تو کوچے مین چلا جاتا تہا شیخ کو دیکہا کہ آگے سے آگئے بعد اسکے
فرمایا کہ مین نے دعا کی الٰہی خَلِّصْہ من العقوبۃ لانہ رأی من قال باذنک
طوبیٰ لمن رآنی یعنے اے اللہ تو اس مرد کو عذاب سے خلاصی دے اسلئے کہ اُسنے
اُس شخص کو دیکہا ہے کہ جسنے تیرے حکم سے کہا ہے کہ خوشی و خنکی ہو جو واسطے اُس
شخص کے کہ جسنے مجکو دیکہا اُس سے عذاب اُٹہا لیا بعد اسکے فرمایا کہ دیکہنے کا تو یہ اثر
ہے کہ البتہ خلاصی پائے اگر صحبت کرے تو کیا کچہہ اثر ہو کمتر صحبت اربعین یعنے چالیس
دن ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من جیسے کہ تم دعا گو
کے صحبت کے ملازم رہتے ہو اور ایک اربعین ہمارے ساتہہ معتکف ہوئے بعد اسکے
فرمایا کہ شیخ عبد القادر بغداد مین آسودہ یعنے آرام فرما ہین

ایضاً واعظ باعمل ہو

فرمایا کہ واعظ عامل ہونا چاہیے یعنے جس چیز کا لوگون کو وعظ کرے تو خود بہی اُسپر
عمل کرتا ہو اگر وہ عامل نہوگا تو لوگ اُسکی بات کو نہ لین گے اُسکا قبول نہ ہوگا
اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک بزرگ تہے اُنسے نماز چاشت
کی ثواب کا پوچہا اُنہون نے کچہہ نہ کہا اندر گئے نماز چاشت کی پڑہکر آئے کہا کہ ثواب
چاشت کا حدیث شریف مین ہے قولہ علیہ السلام من[1] صلی اثنتی عشرۃ

[1] جامع صغیر مین یہ حدیث شریف یون ہے من صلی فی الیوم واللیلۃ اثنتی عشرۃ رکعۃ تطوعا بنی اللہ له بیتا فی الجنۃ رحم مسلم وابو داود عن ام حبیبۃ اور صحیح کی حدیث یون ہے من صلی الضحی ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ له قصرا فی الجنۃ من ذہب قال [illegible] الثناء [illegible] ثنتی عشرۃ [illegible] هو [illegible] الروضۃ [illegible] الترمذی [illegible] عن انس واسنادہ ضعیف

رکعۃ فی کل یوم بنی اللہ لہ فی کل یوم قصرا فی الجنۃ یعنے جو کوئی پڑہے بارہ رکعتین
ہر دن مین تو بنائے اللہ تعالی واسطے اُسکے ہر روز ایک محل جنت مین بعد اسکے فرمایا
کہ جسقدر اُسکی عمر ہوگی ہر روز ایک محل بنے گا تو کتنے محل ہونگے بعد اُسکے اوس
پوچھنے والے نے اُن بزرگوار سے کہا کہ جسوقت مین نے ثواب چاشت کا پوچھا تو اُسوقت
آپنے نہ کہا اب آپنے کہا اسکا کیا سبب ہے اُنہون نے کہا کہ مین نے نہین پڑہی
تہی تو نے یاد دلادی مین جب تک نہین پڑہتا ہون نہین کہتا ہون واعظ ایسے
چاہئین کہ جب تک خود نہ کرلین نہ کہین **ایضا** ایک عزیز خدمت مین جوتی کا
جوڑا لایا قبول کیا بعد اُسکے فرمایا کہ نعلین پہنا سنت ہے مین نے مدینۂ مبارک مین
نعلین مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیکہین مین نے اُنکو آنکہون پر رکہا
اور ازار یعنے تہمد مبارک بہی دیکہا **ایضا** ایک عزیز نے یارون مین سے شاخین
لگائی نہین یہ حدیث بیان فرمائی قولہ علیہ السلام ان امثل ما تداویتم
بہ الحجامۃ والقسط البحری یعنے بیشک بہتر اُس چیز کا کہ جسکے ساتھ تم دوا کرو شاخین
لگانا ہے اور دریائی کُٹ جو کہ دریا مین ہوتا ہے اور خشکی کا کُٹ واسطے علاج بدن
کہجلانے اور کان کے درد کی ہے یہ اوس علم طب سے ہے کہ جسکا دعوی اوپر مذکور
ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا یہ فائدہ اور یہ حدیث جو مین نے کہے
سب کو لکھہ لو غریب ہے پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** ایک عزیز نے کنوین کے پانی
کا پوچہا کہ لونڈیان لاتی ہین دل مین شک آتا ہے جواب فرمایا کہ شک شبہہ مین ہے

ذکر نعلین و ازار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکر سینگی و قسط بحری

آب آوردہ کنیزکان

اور یقین طاہر ہے یعنے پانی بالیقین پاک ہے والیقین لا یزول بالشک یعنے یقین
شک سے زائل نہین ہوتا ہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ مرد کو سونے کی انگوٹھی
پہننا کیسا ہے جواب فرمایا لا یجوز الا ان یکون الفضة غالبا والذهب مغلوبا
وکذلک الابریسم یعنے روا نہین ہے مگر یہ کہ چاندی سونے پر غالب اور سونا
مغلوب ہو اور اسی طرح ریشم کا حکم ہے پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
اور فرمایا فرزند من یہ دو تو مسئلے جو مین نے کہے لکھ لو پس مین نے لکھ لئے **ایضا**
ایک عزیز نے چند مسئلے لکھے تھے اُنکو پڑھتا تھا پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر ایک شخص چھ
روزے شوال کے تین تو ایام بیض مین اور تین اُسکے سوا اور دنون مین رکھے تو
وہ محسوب ہونگے جواب فرمایا کہ محسوب ہونگے لیکن بہتر یہ ہے کہ بعد عید کے متصل
رکھے ایک عزیز نے پوچھا کہ اتصال تو منع ہے جواب فرمایا کہ علماء ہند نہین جانتے
ہین مین نے اُس طرف فقہا سے سنا ہے کہ فرق عید ہے اور اتصال مکروہ ہے
ساتھ روزہ عید کے اُس طرف سارے فقہا و مشائخ بعد عید کے متصل رکھتے ہین
اور دعا گو بھی اُسوقت سے بے ناغہ ویسا ہی کرتا ہے اور ایام بیض کے روزے علیحدہ
رکھتا ہے دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کفر کا کلمہ کہے اور اُسکو نہ جانے اور
کلمہ طیبہ و شہادت کہہ لے تو وہ مسلمان ہو جاویگا جواب فرمایا کہ مسلمان نہوگا جب تک
کہ اپنے اُس کہے ہوئے سے توبہ نہ کرے گا اسلئے کہ وہ اپنے کہے ہوئے کو جانتا ہے تیسرا
مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی روزہ دار محتلم ہو جاوے تو غرغرہ کرے جواب فرمایا نہ کرے

فائدہ: انگوٹھی سونے کی مرد کو درست نہیں

فائدہ: مسئلہ روزہ شوال وغیرہ

پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من جواب این مسائل کہ گفتم بنویسید

ایضاً فرمایا قال اللہ تعالی للجنۃ لمن خلقت قالت لاھل لا الہ الا اللہ یعنی
اللہ تعالی نے بہشت کو ندا کی کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے اُسنے کہا کہ خاص واسطے
لا الہ الا اللہ والون کے روے مبارک ہمارے طرف لائے اور فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالے
تم بہشت کو دنیا مین دیکھو گے مین تمکو بشارت دیتا ہون یار لوگون نے کہا کہ بطفیل
مخدوم دیکھین گے بعد اسکے فرمایا کہ دیکھنا بہشت کا دنیا مین دو طرح ہے ایک نوع یہ
ہے کہ ولی ہوجاے کرامت سے بہشت مین پہونچے دوسرے یہ ہے کہ حدیث شریف
مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی رکعتین یوم الجمعۃ بین الظہر
والعصر ویقرأ فی الرکعۃ الاولی آیۃ الکرسی مرۃ وقل اعوذ برب الفلق خمسا
وعشرین مرۃ او خمس عشر مرۃ فی روایۃ وفی الثانیۃ قل ھو اللہ احد مرۃ
والناس خمساً وعشرین مرۃ وفی روایۃ خمس عشر مرۃ واذا فرغ من الصلوۃ
یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم خمسین مرۃ لا یخرج من الدنیا حتی
یری مکانہ فی الجنۃ ویری ربہ فی المنام وسوی صلوۃ حفظ الایمان یعنے
جو شخص پڑہے دو رکعت دن جمعے کے درمیان ظہر وعصر کے اور پڑہے پہلی رکعت
مین بعد فاتحہ کے آیۃ الکرسی ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق پچیس بار اور ایک روایت
مین پندرہ بار اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد ایکبار اور قل اعوذ برب الناس
پچیس بار اور ایک روایت مین پندرہ بار اور جب نماز سے فارغ ہوجاے تو

جنت واسطے لا الہ الا اللہ والون کی مخلوق ہوئی ہے

درکار نماز حفظ الایمان برای دیدن بہشت در دنیا و رویت حق تعالی در خواب

لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم پچاس بار کہے یہان العلی کا لفظ مروی نہین ہے تو وہ نہ نکلے گا دنیا سے یہانتک کہ دیکھہ لیگا اپنی جگہہ بہشت مین اور دیکھہ لیگا اپنے پروردگار کو خواب میں اور نسبت نماز حفظ ایمان کی کرے اس کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت مین مکۂ مبارک مین تہا تو روافض کا بادشاہ زادہ ایک عورت پر عاشق ہوگیا وہ اس فکر مین تہا کہ اگر وہ حلال ہوجاے اپنے مذہب مین صالح تہا ایک دن وہ نزدیک شیخ مدینہ عبداللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور اپنا احوال بیان کیا تو شیخ نے اس طرح دعا کی کہ الٰہی اَرِہِ الجنۃ یعنے خدایا تو اُسکو جنت دکہادے شیخ مدینہ کی دعا مستجاب ہوگئی اُسنے بہشت کو دیکھہ لیا بیہوش ہوگیا گر پڑا بعد ایک مدت کے ہوش مین آیا تو مین نے پوچہا کہ تو نے کیا دیکھا کہا مین نے بہشت دیکہا مع حور وقصور کے قولہ تعالیٰ ولکم فیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین یعنے بہشت مین وہ چیز ہے کہ جسکو جی چاہتے ہین اور آنکہین لذت لیتی ہین اُس بادشاہ زادے نے شیخ کے روبرو توبہ کی مذہب روافض کا چہوڑ دیا سُنّی ہوگیا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت اُس شہزادے کا باپ مرگیا تو سب نے کہا کہ بادشاہی تجہکو پہونچی ہے اُسنے بادشاہی چہوڑ دی اور گودڑی پہنی درویش ہوگیا بادشاہی اپنے بہائی کو دیدی بہشت کے دیکہنے نے عورت کا عشق اور بادشاہی چہڑادی تو جو شخص حق کا جمال دیکہتا ہے وہ کب دنیا وآخرت کی طرف نظر اُٹہا کر دیکہے گا بعد اسکے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ والون کو نہ وقت موت کے وحشت ہوتی ہے اور نہ قبر مین اور نہ قیامت مین اور نور لا الٰہ الا اللہ

حکایت شیخ مدینہ کی دعا سے بہشت دیکہنا اور عشق زن ترک کرنا

کا ایسا طالع ہوتا ہے کہ سارے نوروں کو چھپا دیتا ہے یعنے آفتاب اور مہتاب اور ستاروں کے نور کو و ذلک قولہ تعالی اذا الشمس کورت و اذا النجوم انکدرت اسلئے کہ نور لا الہ الا اللہ کا حقیقی ہے اور اُنکا نور مجازی ہے اذا طلع الحقیقۃ اندرس المجاز یعنے جس وقت حقیقت طالع ہو جاتی ہے تو مجاز ناپید ا ہو جاتا ہے بعد اسکے فرمایا قال اللہ تعالی للجحیم لمن خلقت قالت للجحود کلمۃ لا الہ الا اللہ یعنے اللہ تعالے نے دوزخ سے خطاب فرمایا کہ تو کس کے واسطے پیدا کی گئی ہے تو اُسنے کہا کہ واسطے منکرین کلمۂ لا الہ الا اللہ کے ایک عزیز نے پوچھا کہ درمیان جحد و انکار کے کیا فرق ہے فرمایا الانکار عام والجحد الانکار مع الیقین وذلک قولہ تعالی وجحدوا بہا واستیقنتہا انفسہم ظلما و علوا یعنے انکار تو عام ہے اور جحد انکار ہے باوجود یقین کے بعد اسکے فرمایا کہ اہل لا الہ الا اللہ کے حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے قیامت تک سب داخل ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ سکرات موت کے اُنکو ہوتے ہین جواب فرمایا کہ ہوتے ہین لقولہ تعالی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذلک ما کنت منہ تحید سکرات موت کے حق ہین لیکن اللہ تعالی آسانی کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ اس اہل میں سب داخل ہین لیکن مین سماع رکہتا ہون کہ اس اہلیت سے مراد موافق شریعت کے ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بہ فائدہ لا الہ الا اللہ کا لکہو اور فرق جحد و انکار کا جو مین نے بیان کیا غریب ہے **ایضا** فرمایا کہ شیخ کبیر قدس اللہ روحہ کے وصال کا دن سہ شنبہ ہے یعنے منگل کا دن اور شیخ فرید الدین قدس اللہ روحہ

فرق درمیان جحد و انکار

کا وصال بہی روز سہ شنبہ کو ہے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ کبیر منگل کے دن خوش ہوتے اُنکے یوتے کہتے کہ آج سبق نہین ہے اس سبب سے خوش ہین ایک پوتا اُنکے پوتون مین سے ولی اللہ تہا اُسنے کہا کہ خوشی شیخ کی یہ ہے کہ اُنہون نے لوح محفوظ مین دیکھہ لیا ہے کہ منگل کے دن اُنکا وصال ہوگا وہ اس سبب سے خوش ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنے موت ایک پل ہے کہ دوست کو طرف دوست کے پہونچاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ منگل کے دن مین واسطے زیارت مخدومون کے گیا شیخ رکن الدین قدس سرہ کے قبر سے مین نے سُنا کہ یا سعد عظم یوم الثلثاء لانہ وصال جدی وتوسل بہ بعد اسکے فرمایا کہ مین اس سے پہلے منگل کے دن سبق نہین پڑہاتا تہا اُسوقت سے پہر سبق پڑہاتا ہون اور باین طریق توسل کرتا ہون الٰہی نتوسل بھذا الیوم یوم وصال الشیخ الکبیر ان تجعلنا من المقربین لدیک والواصلین الیک بعد اسکے فرمایا شیخ ہر کہ تو پیوند میکند او درامان ست اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالیٰ وابتغوا الیہ الوسیلۃ ای توسلوا الی اللہ باولیائہ یعنے تم توسل کرو طرف خدا تعالیٰ کے ساتہہ دوستون خدا کے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا سب لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا بعد اسکے فرمایا کہ قرص خانقاہ شیخ کبیر قدس سرہ کے مکہ و مدینہ مبارک مین واسطے تبرک کے لیجاتے ہین مین نے دیکہا ہے کہ بیمارون کو دیتے ہین وہ صحت پاتے ہین اُس طرف کے مشائخ ایسا اعتقاد رکہتے ہین اُسی درمیان مین **حکایت** شیخ رکن الدین

فائدہ: قرص کا فائدہ [illegible]

کی بیان فرمائی کہ ایک دن سندھی اُنکی خانقاہ سے حج کو گیا وہان غلہ گران تہا اُسکو نہایت
اضطرار ہوا کہا کہ مین تو شیخ کبیر کی خانقاہ مین چار قرص پاتا تہا اور یہان ایک بہی
نہین پاتا ہون ایک بزرگ تہے اُنہون نے اُس سے کہا کہ شیخ تب جمعہ کو یہان آتے
ہین بے ناعہ مقام شیخ کا بنایا جس جگہہ کہ وہ مشغول ہوتے تہے اس سندہی نے شیخ کو
پہچان لیا سلام کیا اُنہون نے سلام کا جواب دیا شیخ نے ملتانی زبان مین کہا کہ مین
تجہے کیون حیران دیکہتا ہون آپنے اپنا واقعۂ حال ملتانی زبان مین کہا شیخ نے اُس سے
فرمایا کہ چار قرص تیرا وظیفہ یہان بہی پہونچیگا ہر روز اُسی وقت کہ وہان پہونچتا تہا
تو لینا ہر روز چار قرص خانقاہ کے اور دو پیالے سالن کے پاتا اور کہاتا اور رہتا تہا
بعد اسکے فرمایا کہ شیخ رکن الدین نے واقعہ مین مجہسے کہا کہ سالک کی غذا قلیل الکمیۃ
وکثیر الکیفیت ہونی چاہیئے حتی الوسع اور اد دادا کے لینے تاکہ وہ میرے دادا کے
اوراد کی مراعات کرے بعد اسکے فرمایا کہ قلیل الکمیۃ وکثیر الکیفیۃ وہ ہے کہ وزن مین کم
ہو اور اگر کسی کو اُسکی کیفیت پہونچے تو بہت ہو چند میوون کو گہی مین یا دودہ مین جوش
دین اُنکو کہالے وضو و طاعت مین مقوی ہونگے بعد اسکے فرمایا ایک دن مین نے اپنے
واسطے ایسی غذا کی تو شیخ کو بغایت خوش آئی پہر کسی نے واسطے میرے نہ کی دو تین تنکہ
چاہیئے مین تہا کیونکر کہاؤن اور اشارہ طرف خادمون کے کیا کہ وہ واسطے ہمارے
ایسا نہین کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن شیخ رکن الدین کے خاندانی فرید طبیب
ملتانی کو بلایا اور اُس سے کہا کہ شیخ کہانا نہین کہاتے ہین اور شیخ دوپہر کو وہی غذا کہاتے

ملنا شیخ رکن الدین قدس سرہ کا مرد سندہی سے اور پہنچانا وظیفہ اسکا

غذا سالک کی قلیل الکمیۃ کثیر الکیفیۃ ہو

تھے جو مین نے کھے اُسدن ہی بیمار ہوا ئے پس خوردہ فرید طبیب کو دیا اُسنے کھالیا کھا
مین سات دن کھانا نہ کھاونگا ابتدا جو شخص کھاتا ہے وہ تھوڑے سے سیر ہوجاتا
ہے اور طاعت و وضو مین قوت ہوتی ہے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکھ کہ تو سالک ہے کام آئیگا بعد اسکے فرمایا
کہ شیخ کامل حالت ممات مین وہ تربیت کرتا ہے کہ جو زندگی مین کرتا تھا جیسے کہ دعا گو
کو شیخ رکن الدین قدس سرہ نے تربیت کیا منجملہ اُس تربیت کے ایک یہ ہے کہ سلطان محمد
نے مجھکو شیخ الاسلام کیا اور چالیس خانقاہین میری تصرف مین کردین شیخ مجھکو خواب مین
دکھائی دیے کہا تو حج کو چلا جا تو غرق ہوجائیگا صبح کو شیخ کے امام نے کہا کہ سب جلد
روانہ ہوجا کیا تیاری کرتا ہے شیخ نے تجھے اشارہ کیا ہے مین نے مخدوم والد دامت
برکاتہ سے اجازت چاہے روانہ ہوگیا میرے پاس کوئی وجہ یعنے خرچ نہ تھا اللہ تعالے
نے اتنے فتوحات پہونچائے ایک عزیز حج کو روانہ ہوا تھا اُسکے گھر والے اُسے پھیر لائے
وہ لوٹ آیا وہ زادراہ مجھکو دیا مین پیادہ تھا گھوڑا دیا لیکن
مین نے وہ گھوڑا مولانا نظام الدین کرہ کو دیدیا وہ مدقوق تھے شہر مین لوٹ آئے
اور دعا گو پیادہ گیا حج سے پہلے پہونچ گیا بانواع نعمت مشرف ہوا دوسری تربیت
یہ ہے کہ اُنہون نے دو بار خواب مین مجھکو خرقہ پہنایا مین نے بعینہ وہی خرقہ اپنے سر
پر پایا ایک خرقہ تو یہ ہے کہ ایک دن مین مکے سے واسطے زیارت فقیہ بصّال قطب کے
عدن مین آیا اُنکو مین نے پایا کہ وہ مریض تھے بعد چند دن کے وفات پائی تیسری

رات مین نے شیخ کو یعنے شیخ رکن الدین کو خواب مین دیکھا کہ انہون نے مجھے خرقہ پہنایا
اور کہا کہ یہ خرقہ صبح کو وقت زیارت کے پسر خرد فقیہ بصال کو پہنانا اور سجادہ اوسکو
دینا جسوقت مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے پایا اور تیسرے دن اُسکی زیارت
کے واسطے حاضر ہوا سارے امام واسطے زیارت کے حاضر تھے چاہتے تھے کہ بڑے
بیٹے کو سجادہ دیوین ایک بزرگ تھے انہون نے بآواز بلند مجھسے کہا یا سید البس
الخرقہ التی البسہا لک الشیخ قطب العالم رکن الحق والدین واجاد ہا لہذا
الصغیر یعنے اے سید تو پہنا وہ خرقہ کہ جو تجھکو شیخ رکن الدین نے خواب مین پہنایا ہے
اور اجازت پہنانے کی دی ہے تو اُسی فقیہ بصال کے چھوٹے بیٹے کو پہنا دے مین نے
اپنے جی مین کہا کہ مین نے تو یہ خواب کسی سے نہین کہا ہے اس سے کس نے کہدیا شاید یہ
اہل مکاشفہ ہے پس مین اٹھا اُس لڑکے کے نزدیک گیا وہ خرقہ مین نے اُسکو پہنا دیا
مین نے دیکھا کہ اُسکے سب بڑے بہائی آئے ہاتھ باندھے اُسکے آگے کھڑے ہوئے اور
سجادہ اوسکو دیا اور کہا کہ ہم خادمی کرینگے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ لڑکا تمہارا مرید ہوگا
فرمایا مین شیخ نہین ہون مین تو وکیل ہون وہ میرے واسطہ سے شیخ رکن الدین کا مرید
ہوا بعد اسکے فرمایا اب مین نے سنا ہے کہ وہ بڑا ہوگیا ہے اور اُسدن بالغ نہین ہوا تھا
مقام ولایت مین پہونچا ہے اور میرے واسطے خطوط لکھتا ہے بعد اسکے فرمایا دوسرا
خرقہ یہ ہے کہ مین نے شہر کا قصد کیا خانقاہ مین چند روز مقیم ہوگیا مین نے خواب مین
شیخ کو دیکھا کہ انہون نے مجھے خرقہ پہنایا جب مین جاگا تو بعینہ وہی خرقہ مین نے اپنے سرپر

بابا امین نے لڑکون کے مان کے پاس رکھہ چھوڑا ہے اور اجازت پہنانے کی دی ایسی کم کسی کو
ہوتی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ خرقہ کس چیز سے ہے فرمایا بفرمان ملائکہ لائے بعد اسکے
شیخ نے کہا تو قطب عالم ہو گیا بشرط تواضع و مسکنت کے ایک عزیز نے پوچھا کہ قطب
اقلیم کے یا اقالیم کے فرمایا کہ ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ قطب الدین مؤلف رسالۂ
مکیہ کے بہی قطب تہے فرمایا کہ اُسی اقلیم مین کے نہ اقالیم کے اس جگہہ سے ہشتم نظر ہے
ایضا ایک جوان آیا طاقیۂ شیخ نجم الدین کبری قدس سرہٗ التماس کیا اور کہا
کہ مین نے اُنکی طاقیہ یعنے ٹوپی پہنی ہے فرمایا کہ ہم کسی کی تکذیب کیون کرین لاؤ پہناؤن
پہر پہنادی یارون نے یقین کرلیا کہ یہ کرامت مخدوم کی ہے **ایضا** فرمایا کہ پیوند
ایسے شیخ سے کرین کہ علماے زمانہ اُسکے مرید و معتقد ہون ساتہہ متشبہہ روستائی یعنی
دہقانی کے مغرور نہ ہو جائین اسلئے کہ راہ مین خطر بہت ہے اتنے لوگ ہلاک ہوگئے ہین
دین بہی برباد کردیا ہے وہ سخت کام ہے **ایضا** یہ حدیث بیان فرمائی لا الہ الا اللہ تواند
بعد کل کا مراد کافر ہا یعنے ثواب اس کلمے کا بشمار منکرین اس کلمے کے ہے اسلئے کہ
اُنہون نے رد کیا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جب شیخ رکن الدین نے مجہسے کہا کہ تو قطب عالم
ہو گیا تو ترا ای کہ جسنے بواسطۂ دعاگو کے شیخ کبیر کا خرقہ پہنا ہے مکے سے واسطے مبارکبادی
کے آیا اور کہا کہ اُس طرف بہی مشائخ کو یہ خبر ہو گئی ہے وہ بہی مبارکبادی مین آئینگے
چونکہ مین آپکا مرید ہون اسلئے پہلے آیا بعد اسکے شیخ مدینہ عبد اللہ مطری اور دیگر مشائخ
بہی واسطے تہنیت کے آئے اور بارہا آتے تہے اسوقت بہی آئے ہین بعد اسکے فرمایا

ذکر قطب عالم شدن حضرت مخدوم قدس سرہ

اس پیر شیخ کہ مرید ہون اگر علما در بیان مغرور نشوند

آمدن شیخ مدینہ و مشائخ دیگر برای مبارکبادی حضرت قطب

کہ جب مین اس خطاب قطبی کے ساتھہ مخاطب ہو گیا تو مین نے دل مین ٹہیرایا کہ کسی جگہہ
نہ جاؤن بعض عزیز مزاحم ہوئے کہ شہر مین آ اور ہماری غرضین حاصل کر مین چاہتا
تہا کہ للکھکر طرف بادشاہ کے بہیجدون کہ واقعہ مین شیخ عبداللہ مطری اور مشائخ دیگر کو
مین نے دیکہا کہ اُنہون نے کہا کہ تو جا اور اُنکی غرضین حاصل کر اسلئے کہ شیخ قطب عالم
نے تواضع و مسکنت کے ساتہہ تیری صفت کی ہے مین روانہ ہو گیا بعد اسکے فرمایا
تاکہ ہر کوئی جانے کہ عامی ہے آمد و شد رکہتا ہے ابتک انکسار ہے یارون نے کہا
کہ اعتقاد عام و خاص کا آپ کے حق مین خاص ہے اسلئے کہ اتنی ہزار توبہ و تعلق
کرتے ہین **ایضا** وقت تہجد کا خالی تہا ہم چند یار حاضر تہے فرمایا کہ سید مسعود میرے
مزاحم ہوئے کہ سونا کردے مین نے کر دیا لیکن منع ہو گیا بعد اسکے یہ بیت فرمائی ۵
گر مژہ رخ تو تر گردد ❊ خاک اندر کف تو زر گردد ❊ بعد اسکے فرمایا کہ بعض اصحاب
میرے ان شاء اللہ تعالی ایسے ہو جائینگے بن امید رکہتا ہون ہم سب نے قدمبوسی
کی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من اینکہ گفتم جملہ بنویسید نوشتم
ایضا تو کل مؤذن نے اذان کہی فرمایا اجابۃ الفعل اولی من القول یعنے اجابت
فعلی بہتر ہے قولی سے یعنے ہم مسجد مین ہین اگر بات کرین تو درست ہے بعد اسکے فرمایا
کہ فتاوی مین ہے یکرہ الکلام اذا طلع الصبح ای کلام الدنیا یعنے جب وقت صبح
اوگے تو دنیا کی بات کرنا مکروہ ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر سبق پڑہین اور دینی فائدہ
یا حکایت اخروی ہو تو روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند

۵ ترجمہ اگر تیرا رخ سبز ہو جائے تو خاک تیرے ہاتھ میں سونا ہو جائے

۶ اجابت فعلی قولی سے بہتر ہے

ذکر حاضر شدن شیخ شیوخ بخدمت شریف حضرت غوث الاعظم

من این مسائل و حدیث که گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا که شیخ ضیاء الدین چچا شیخ
شہاب الدین کے ایکدن اُنکو خدمت مین شیخ عبد القادر قدس سرہ کے لے گئے کہا
که میرے اس بھتیجے نے علم کلام و مناظرے مین غلو کیا ہے شیخ نے اُنکے سینے پر ہاتھہ ملا
علم کلام و مناظرہ محو ہو گیا مگر اُسقدر که مسائل اعتقاد کے فرض ہین دوسرے بار
ہاتھہ ملا تو علم سلوک رکہدیا اور خرقہ تبرک کا پہنایا اور فرمایا کہ شیخ شیوخ ہوگا پس وہ مشغول
ہو گئے بعد اسکے اُنکے چچا نے علم مناظرے کا ایک مسئلہ پوچھا جواب نہ دیا سب بہول گئے

فائدہ معنی اوابین

ایضا ایک عزیز نے پوچھا کہ اَوّابین کے کیا معنی ہین فرمایا الاَوْبُ الرجوع الی الله
عما سوی الله تعالی والانابة مثله والتوبة عام یعنے اَوب کے معنی رجوع ہونا ہے
طرف الله تعالی کے اُسچیز سے جو که سوا الله سبحانه کے ہے اور معنی انابت کے بہی یہی ہین
اور معنی توبہ کے عام ہین یعنی معنے مذکور کو شامل ہین اَور دوسرے معنی یہ ہین کہ الرجوع
من المعصیة الی الطاعة ومن الدنیا الی العقبی ومن الشر الی الخیر ومن الشرک
الی التوحید ومن النفاق الی الاخلاص ومن الکفر الی الایمان ومن الظلم الی الصلاح
ومن الحرام الی الحلال یعنے پہرنا ہے نافرمانی سے طرف فرمانبرداری کے اور دنیا سے
طرف آخرت کے اور برائی سے طرف بہلائی کے اور شرک سے طرف توحید کے اور نفاق
سے طرف اخلاص کے اور کفر سے طرف ایمان کے اور ظلم سے طرف صلاح کے اور حرام
سے طرف حلال کے پس روے مبارک برین فقیر آورد و فرمود فرزند من این فائدہ
که گفتم بنویس پس نشستم **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا که گلیم یعنے کمل پر نماز پڑہنا کیسا ہے

جواب فرمایا یجوز عندنا وعند الشافعی وعند احمد بن حنبل خلافاً لمالک فانہ یقول اذا کان الکساء یحسا یکرہ الصلوۃ علیہ واذا کان رقیقا یحست یصل سن الارض فی جبھتہ لا یکرہ عندہ یعنے نزدیک تینون امامون کے کمل پر نماز پڑہنا بغیر کراہت کے درست ہے اگرچہ وہ سخت ہو بخلاف امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے کہ وہ کہتے ہین کہ اگر کمل سخت ہو تو اسپر نماز مکروہ ہے اسلئے کہ سختی زمین کی اُسکی پیشانی کو نہین پہونچتی ہے ویسے کمل دمشق مین ہوتے ہین یہان نہین ہین اور اگر کمل باریک ایسا ہو کہ سختی زمین کی اُسکے پیشانی کو پہونچے تو باتفاق نماز مکروہ نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہمارے دیار کے کمل پر زمین کی سختی پیشانی کو پہونچتی ہے تو نماز باتفاق مکروہ نہین ہے اور ویسے سخت کمل دمشق مین ہوتے ہین اور جگہہ نہین ہین پہر اس فقیر پر متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ گلیم اور فائدہ جو ہمنے کہا لکہہ لو غریب ہے **ایضاً حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے اور ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ پیادہ جاتے تہے تہک گئے کہنا شروع کیا یارسول اللہ اذرکنی فقال الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا اُذرکبك واللہ ثم قال واللہ اُذرکبك فاذرکہ یعنے ابو موسی نے کہا یارسول اللہ مجہکو سوار کرلو مین تہک گیا ہون پس آپنے فرمایا واللہ مین تجہکو سوار نکرونگا وہ پیچہے رہگئے ذرا دیر بعد آپنے فرمایا کہ تو آ واللہ مین تجہکو سوار کرونگا پہر اُنکو سوار کردیا بعد اسکے فرمایا یہ کیونکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کہائی کہ مین سوار نہ کرونگا

بعد اسکے قسم کہائی کہ مین سوار کرونگا فرمایا کہ پہلے قسم اور حالت مین تہی قافلہ کسی خوف کی وجہ سے جلد جاتا تہا اگر مین سوار کرلونگا تو اونٹ گران مار ہین زیادہ تر گران بار ہوجائین گے یہان سے تو سکتر گزرجائین آخر کو جب خوف جاتا رہا امن ہوگیا آہستگی آئی تو آپ نے قسم کہائی کہ مین تجہکو سوار کرتا ہون اول قسم اور حالت مین تہی اور دوسری قسم اور حالت مین ایسا درست ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ سوگند کہ گفتم بنویسید پس نشتم **ایضا** ایک عزیز سبق مصابیح کا خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من علامات الساعۃ ان یکون العراۃ الرعاء التساہ یتطاولون فی البنیان یعنے ایک نشانی قیامت سے یہ ہے کہ نااہل فرمان فرما ہوجائین یعنے نالائق حاکم ہون پس بڑے بڑے مکان بنائین بعد اسکے فرمایا کہ غلام ہون اور اس دیار کے امیرون کا یہی حال ہے جسوقت ولایت اقطاع مین جاتے ہین تو لوگون کے گھر بغصب لیتے ہین اور خود انمین رہتے ہین بر سر چند روز دوسرا آتا ہے وہ اس جگہہ بیٹہتا ہے اور یہ بات واقعی ہے

ع بچند روز دگر بارگاہ بوم شود ۞ نگار خانۂ دولت کہ بار جاے نہست ۞

ع این منظر نو بلند افراشتہ گیر ۞ صد نقش درو زرنگ انگاشتہ گیر ۞ در روے ہمہ ساز خرمی داشتہ گیر ۞ روزے دو سہ نبشتہ وبگذاشتہ گیر ۞

ع طلب منصب فانی نکند صاحب عقل ۞ عاقل آنست کہ اندیشہ کند پایانرا ۞ اور یہ آیت شریف پڑہی ولقد جئتمونا فرادیٰ کما خلقناکم اول مرۃ وترکتم ما خولناکم وراء ظہورکم

وما نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انهم فیکم شرکاء لقد تقطع بینکم وضل
عنکم ما کنتم تزعمون ای لقد تقطع وصلکم بعد اسکے فرمایا کہ لفظ بین مرفوع ہے
فاعل تقطع کا نہ یہ وہ بین ہے جو کہ بمعنی وسط ہے وہ منصوب ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا
کہ بین کے معنی اضداد مین اسکو فراق مین بہی استعمال کیا ہے اور وصال مین بہی
اور یہان اس آیت شریف مین بمعنی وصل کے مستعمل ہے یعنے تمہارا وصل کٹ گیا
جو کہ درمیان شریکون یعنے معبودون تمہارے کے تہا اور یہ بیت عربی پڑہی شعر
لولا البین لم یکن الهوی ؛ ولولا الهوی ما سر البین ؛ اول بین کے معنی فراق
ہین یعنی اگر فراق نہوتا تو ہوی نہوتی اور دوسرے بین کے معنی وصال ہین یعنے
اگر ہوی یعنے محبت نہین ہوتی تو وصال خوش نہ کرتا پس روے مبارک برین فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ با بیان آن آیت و شعر عربی بنویسید کہ
غریب ست پس نوشتم **ایضا** ایک عزیز قصیدہ لامیہ کا سبق پڑہتا تہا نظم اس باب
مین تہی شعر تراہ المؤمنون بغیر کیف ؛ وادراک وضرب من مثال ؛
مخدوم دامت برکاتہ نے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لا تدرکہ الابصار
وهو یدرک الابصار بعد اسکے فرمایا الادراک رؤیة الشیء مع الجوانب
والجهات والله تعالی متعال عن ذلک والمخلوقات کلها فی الجوانب والجهات
فتحقق الادراک یعنے معنی اصطلاحی ادراک کے یہ ہین کہ دیکہنا کسی چیز کا مع جانبون
طرفون جہتون کے اور اللہ تعالی انسے منزہ ہے اور ساری مخلوقات جانبون جہتون

بیان معنی ادراک و رویت حق سبحانہ

مین ہے پس ادراک متحقق ہوتا ہے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
فرزندمن فائدہ ادراک کا لکہو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنا ہے ہرگز ہندوستان مین
نہین سنا تہا **ایضا** فرمایا کہ ایک دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی بی بی کے
حجرے مین تشریف رکہتے تہے دوسری بی بی نے اپنے حجرے سے ایک پیالہ کہانا بہر کر
بہیجا اُن بی بی کو جنکے حجرے مین تہے غیرت آئی اسلئے کہ آپ اُنکے حجرے مین تہے اُنہون
نے وہ پیالہ توڑ ڈالا اور کہا کہ آپ میرے حجرے مین اُسکا کھانا کہاتے ہو پس آپ نے
وہ پیالہ لے لیا اور جمع کیا اور کہانا اُسمین ڈالا اصحاب کو بلایا اور اُنکے ساتھ کہایا اور
فرمایا کہ تمہاری مان نے غیرت کی پہر دوسرا برتن اُن بی بی کے حجرے مین بہیجدیا اور
ٹوٹا ہوا پیالہ اُنہین بی بی کو دیا بعد اسکے فرمایا کہ جہان پیغمبر علیہ السلام کی بی بیان
ایسی ہون جو کہ ساری عورتون سے بہتر و برتر ہین تو اور عورتون کی رشک کا کیا
کہنا ہے **ایضا** فرمایا ولذکر اللہ اکبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا
کہ اسکے دو معنی ہین ایک یہ ہین کہ اضافت طرف فاعل کے ہے تو معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا
اللہ تعالی کا تمکو بہتر ہے تمہاری یاد کرنے سے اسکو دوسرے یہ ہین کہ اضافت مصدر
کی طرف مفعول کے ہے معنی یہ ہونگے کہ یاد کرنا تمہارا اللہ تعالی کو بہتر ہے ساری طاعت
سے جو کہ سواے ذکر کے ہے ای اکبر من کل طاعتکم پس روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے اور فرمایا لا یصل احد الی اللہ الا بذکرہ یعنے نہین پہونچتا ہے
کوئی طرف اللہ تعالی کے مگر اُسکے یاد کرنے سے فرمایا کہ واسطے ذکر کے تنہا حجرہ چاہئے اور

ذکر رشک امہات المومنین رضی اللہ عنہن

معنی ولذکر اللہ اکبر

وجہ حلال چاہیئے شبہات نہو یہان کیونکر میسر آئے اوچہ مین لوگ آتے ہین اُنکو حجرے
دیتا ہون اور ذکر مین مشغول کرتا ہون روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے کہ بہائیو چاہیئے کہ رات دن مین ایک دو وقت یا تین وقت ذکر مین مشغول
ہوؤ تو بہی نافع ہے ہم سب نے قبول کیا اپنے حجرون مین مشغول بذکر ہوئے بعد اسکے یہ
حکایت بیان فرمائی حاکیا عن اللہ تعالی انا مع عبدی اذا ذکرنی وتحرکت
بی شفتاہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالے سے حکایت کی کہ اللہ سبحانہ
فرماتا ہے کہ مین اپنے بندے کے ساتہہ ہون جس وقت کہ وہ مجھکو یاد کرے اور اُسکے دونو
ہونٹہہ ہلین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مشائخ مریدون کو اوراد مین مشغول نہین کرتے
ہین ابتداءً ذکر کا حکم دیتے ہین جب بعد ذکر کے تصفیہ پاگیا تو اوراد مین مشغول کرتے
ہین مین کیا کرون مین تو اوراد کے نگاہ رکہنے کا حکم دیتا ہون تاکہ بیکار نہ رہین بعد اسکے
فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کیا ہے کہ واذکر ربک فی نفسک
تضرعا وخیفۃ ودون الجہر من القول بالغدو والآصال فرمایا تضرعا ای
جہرا لان التضرع من الضراعۃ وھو الاظہار اور خیفۃ مشترک ہے بمعنی سر وجہر
دونو کے اور ودون الجہر مین واو عطف کا ہے یعنے صبح وشام مین پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ حدیث اور بیان اس آیت کا جو مین نے
کہا سب کو لکہہ لو بعد اسکے ایک عزیز نے تلقین ذکر کا التماس کیا فرمایا مربع بیٹہہ یعنے
چارزانو اور دونو ہاتہہ رانو پر رکہنا چاہیئے یا ہاتہہ باندہ لین جیسے کہ نماز مین باندہتے

اسطرف مریدو اوراد کا حکم دیتے ہین

تلقین ذکر

ہین بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو تلقین ذکر کی بطریق سند کے اول ہوئی ہے یعنے ہاتھون کو
رانو پر رکھنا چاہیئے بائین طرف سے لا کا مد شروع کرین اور دائین جانب نفی کو تمام
کرین پہر اثبات بہی بائین جانب مین کرینا اسلئے کہ دل بائین طرف ہے جب دل سے
نفی کرے اور دل ہی مین اثبات کرے اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی
ہے کہ آپ نے صحابہ کو تلقین ذکر کی فرمائی ہے اور ذکر خفی دل مین کہے زبان کو بند کرے
لیکن ساتہہ حرکت مذکور کے بعد اسکے قعود بہی وہی فرمایا کہ قعود دو طرح کا ہے ایک تو تشہد کا
قعود جو کہ ارکان سے ہے دوسرا بدل قیام سے کہ بیٹھکر پڑہے بعد اسکے فرمایا وہ قعود کہ
قائم مقام قیام کے ہے ہمارے مذہب یعنی مذہب حنفی مین مربع بیٹھے تاکہ فرق ہو جاے
درمیان قعود نماز کے اور اُس قعود کے جو کہ قائم مقام قیام کے ہے اسی اثنا مین ایک عزیز
نے پوچھا کہ مربع بیٹھے جواب فرمایا کہ احد فاقول مالک رحمہ اللہ تعالی بعد اسکے فرمایا
کہ مربع بیٹھنا بادشاہون کے ساتہہ مشابہ ہو جاتا ہے اس جہت سے ہمنے چھوڑ دیا ہے
اور ہمنے تفحص و تلاش بہم کیا تو ہمارے مخدوم لوگ مربع نہین بیٹھتے تہے اور بہ روایت
معمول بہ نہین ہے کہ کوئی مربع بیٹھے پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من فائدہ ذکر و قعود کا اور اُسکا اختلاف لکھو غریب ہے کم کوئی جانتا ہے پس مین نے لکھہ لیا
بعد اسکے اس آیت شریف کے معنے بیان فرمائے قولہ تعالی الیہ یصعد الکلم الطیب
والعمل الصالح یرفعہ فرمایا کہ یصعد فعل لازم ہے پس معنی یون ہونگے کہ طرف اللہ عز وجل
کے چڑہتی ہین باتین پاک اور یرفعہ فعل متعدی ہے پس معنی یہ ہونگے کہ نیک کام کو اوپر

لیجاتا ہے یعنے فرشتے اوپر لیجاتے ہین پس ذکر تو بیواسطہ ہے اور عمل صالح باواسطہ ہے اور
ذکر واصل ہے اور موصل بہی ہے یعنے خود پہونچتا ہے اور صاحب اپنے کو بہی پہونچا دیتا ہے
ایک عزیز نے سوال کیا کہ الکلم جمع ہے اور الطیب واحد ہے پس واحد صفت جمع کی
کیونکر مستقیم ہوگی فرمایا کہ طیب بروزن فعیل ہے اجوف یائی سے یاے اول اصلی ہے اور
دوسری زائدہ ہے دونو جمع ہوئین اور یہ مکروہ ہے اسلئے ایک کو دوسرے مین ادغام
کردیا جیسے کہ سید و میت تعلیل بہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ فعیل مشترک ہے درمیان مذکر و مونث
کے اور درمیان واحد و جمع کے یہان طیب بہی بمعنی جمع کے ہے پس صفت جمع کی ہوسکے گی
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من بیان آیت مذکور کا لکھہ لو
پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ ایک عزیز منجملۂ ابدال کے عالم طیر رکھتا ہے وہ شب جمعہ
کو دروازے کے آگے پہونچا تہا خانقاہ بادشاہ کی جہت سے اندر نہین آیا اُسنے ایک آدمی
بہیجا اُسنے سلام کہا اور زمین چومی اور کہا کہ تم ہر لحظہ ملوک کا کہانا کہاتے ہو یہ وظیفہ جو کہ
فوت ہوتا ہے اُسی سبب سے ہے اور وہ فوت وظیفے کا مسبعات عشر تہی بعد اسکے فرمایا
کہ تہجد بہی فوت ہوگیا جو کہ کسی وقت فوت نہین ہوا ہے مین نے اُسدن خان جہان کا
کہانا کہایا تہا اُس طرف تاجر لوگ خانقاہ بناتے ہین اور وجہ حلال خرچ کرتے ہین اور
خانقاہ کے نیچے حجرے وقف کردیتے ہین ہندوستان مین اصلا یہ رسم نہین ہے بعد اسکے
فرمایا کہ اُس طرف مشائخ کبار سے کوئی نہین رہا ہے عزیزان مجاورین دعاگو کو التماس
خرقے کا لکہتے ہین مین اسی جگہہ سے بہیجدیتا ہون اور نیز بواسطۂ دعاگو مخدوم لوگون کے

مرید ہوئے ہین آسی حکایت مین ہے کہ ایک عزیز پہونچا بہت رویا ذرا دیر کے بعد اُسکو
تسکین ہوئی پوچہا تو کہان سے آتا ہے اور تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ مین مجاور ت کعبہ
سے آتا ہون چند سال مین مجاور رہا ہون مخدوم جہانیان کے اشتیاق مین آیا ہون
اور نام میرا فخرالدین ترمذی ہے اور تولد میرا ترمذ مین ہوا ہے پوچہا کہ اُس طرف
مشائخ مین سے کوئی باقی رہا ہے اُسنے کہا کہ مثل مخدوم قطب عالم کے کوئی نہین ہے
مشغول لوگ بہت ہین بعد اسکے بیعت کی مرید ہوا اور واسطے تین سو آدمیون کے خرقہ
طلب کیا کہ اُنہون نے بیعت کا التماس کیا ہے فرمایا دیتا ہون سر مبارک پر ملبوس
کیا پہر اُسکو دیدیا بعد اسکے اُسنے کہا کہ جو خانقاہ کہ بنام مخدوم اُس طرف نصب کی
ہے آپ اُس بادشاہ کو لکہدو کہ اُس خانقاہ کی خادمی مجہکو دین ہمنشینون سے فرمایا کہ
لکہدو اُنہون نے لکہکر دیدی چند مدت وہ شخص اسی جگہہ خدمت مین تہا پہر اُسکو
رخصت کیا **ایضاً** فرمایا کہ منصور نے انا الحق کہا مین نے اُس طرف مشائخ سے
دو طریق سنے ہین ایک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے طرف سے حکایت کرنیوالے تھے
اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی کہ مجنون سے پوچہا ما اسمک قال لیلے
حاکیا عن محبوبہ یعنے تیرا کیا نام ہے اُسنے کہا کہ میرا نام لیلی ہے غایت غلبہ محبوبہ سے
خود نا پیدا ہو گیا وکذلک المنصور یعنے منصور بہی اسی طرح تہے دوسرا طریق یہ ہے
کہ وہ منبر پر وعظ کہہ رہے تہے ندا سُنی کہ مَن یَفدی لنا روحہ فقال انا الحق ای
الناس نفدا روحی یعنے کون ہے کہ اپنی نازنین جان کو ہمارے واسطے قربان

ف در منصور کے انا الحق

کرے منصور نے منبر پر سے کہا کہ مین ثابت و استوار ہون واسطے فدا کرنے اپنی جان کے
بعد اسکے یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون ای لن
تنالوا البر حتی تبذلوا ارواحکم بالمجاهده یعنے تم ہرگز نہ پہونچوگے اللہ عزوجل
کو یہانتک کہ تیغ مجاہدہ سے جانبازی نہ کرو ؎ جانِ عود بود ہمیشہ در مجمر ما ؎
خون ریز بود ہمیشہ در کشور ما ؎ داری سر ما وگرنہ دور از بر ما ؎ ما دوست کشیم تو نہ داری
سر ما ؎ پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ دونو وجہین منصور
کی اور بیان اس آیت کا لکہہ لو غریب ہے **ایضا** فرمایا کیا حکمت ہے کہ پس افگندہ یعنے
فضلہ مکہی کا شہد شیرین ہو جاتا ہے اسلیئے کہ اُسنے فرمانبرداری کے فرمان بری کی تاثیر سے
شہد ہوا اور لوگون کی شفا ہو گیا اور یہ آیت کریمہ پڑہی قولہ تعالی واوحی ربک
الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا ومن الشجر ومما یعرشون ثم کلی من کل
الثمرات فاسلکی سبل ربک ذللا یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه فیه
شفاء للناس ان فی ذلک لایة لقوم یتفکرون نحل سے مراد شہد کی مکہی ہے کہ شیرین
و تلخ درخت سے کہاتی ہے فرمانبرداری کی تاثیر سے ایسا پاکیزہ شہد اُسکے پیٹ سے باہر
آتا ہے اور آدمی کی نافرمانی سے اُسکا پس افگندہ ایسا پلید باہر آتا ہے یہ اُسکی نافرمانی
کی تاثیر سے ہے اور یہ آیت شریف پڑہی قولہ تعالی ولا تقربا هذه الشجرة فتکونا
من الظالمین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو مین نے
کہا لکہہ لو پس مین نے لکہہ لیا **ایضا** فرمایا کہ جسوقت اعادی یعنے دشمن غلبہ کرین تو

ٹوپی کو اُلٹی پہنیں وہ اُسی وقت مقہور ہو جائینگے جب دفع ہو جائین تو سیدہی کرلین
اور پہن لین مجرب ہے آوچہ مین ہوا تہا دعا گونے ایسا ہی کیا تہا وہ مقہور ہو گئے فرمایا
کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور
آپ وضو کر رہے تہے سلام کا جواب نہ دیا جب وضو کر چکے تو سلام کا جواب دیا اور ایک
روایت مین ہے کہ تیمم کیا اور جواب دیا اُس صحابی نے پوچہا یا رسول اللہ آپنے کیون سلام
کے جواب مین دیر فرمائی آپنے فرمایا کہ السلام ایک اسماے صفات اللہ عز وجل سے
ہے مین کیونکر بے وضو زبان پر کہون بعد اسکے فرمایا واسطے سالک کے بہی یہ شرط ہے کہ
ذکر مین باطہارت ہو اور بدن مین پاک ہو اور دل مین پاک ہو اور کپڑے مین پاک ہو اور
جاے پاک مین ہو اُس ذکر کا اثر اُسمین پیدا ہوگا اور ایسا ہی ذکر موصل ہے طرف حقتعالے
کے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی چہینکے اور حمد نہ سُنے تو یون کہے یرحمک اللہ ان حمدت
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من بہ فائدہ جو مین نے کہا لکہو
جملہ غریب ہے مین نے لکہہ لیا **ایضا** ملک مین بلاد عرب کا ذکر نکلا فرمایا کہ وہان
کی مسجدون مین مردون کے حجرے علحدہ اور عورتون کے حجرے علحدہ واسطے اعتکاف
کے ہوتے ہین اور اُنمین عورتین علحدہ مشغول ہوتے ہین اُس جگہہ نہین ہے اور بلاد
فارس مین بہی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف خواجگان تجار خانقاہین اوپر
بناتے ہین اور خانقاہ کے پیچہے حجرے اُنکو وقف کر دیتے ہین اور کنیزکان سُرّیّہ یعنے
لونڈیان بازار سے خرید کرتے ہین جب کوئی مسافر پہونچتا ہے اور جو رو والا ہے تو

اُسکو ہبہ کر دیتے ہین یعنے بخشدیتے ہین اور اُسکی ملک کر دیتے ہین اسلئے کہ واسطے دخول
کے ملک شرط ہے جب تک کہ وہ رہین جسوقت وہ جاتے ہین تو اُس بخشی ہوئی لونڈی
کو خصم یعنے مالک کے سپرد کر دیتے ہیں اور اگر مسافر جورو نہین رکھتا ہے تو نکاح کر دیتے
ہین جب تک کہ وہ رہے جب جاوے تو چھوڑ دے اور مالک کو سونپ دے اُس طرف
یہ بات نہین ہے اگر مسافر کو حاجت ہو تو وہ کہان جائے بعد اسکے فرمایا کہ خواجگان تجار
نے بنام دعاگو کے خانقاہین اوپر بنائی ہین اور اُنکے نیچے حجرے بنائے ہین مسافر آرام
پاتے ہین **ایضا** مخدوم جہانیان نے اس فقیر سے فرمایا کہ چند روز ہوئے کہ تو سبق
نہین پڑہتا ہے بندے نے خدمت کی یعنی سلام کیا اور سبق رسالے کا شروع کیا
ترتیب اسمین یہی کہ اول مرتبہ شریعت ہے مرید کو چاہئے کہ شرائط صحت شریعت پر
مواظبت یعنے مداومت و ہمیشگی کرے اور اُسکی محافظت و نگہداشت مین کوشش
فرمائی جب کہ اس باب مین باندازۂ وسع و طاقت کوشش کرے گا اور اُسکا حق پورا پورا
ادا کریگا اور ہمت عالی رکھیگا تو بسبب برکت ادا کرنے حق شریعت کے اور ثمرۂ علو ہمت
کے طریقت کا دروازہ اُسے مونہہ دکہائیگا جو کہ دل کی راہ ہے اور جسوقت طریقت کے
حقوق ادا کریگا اور اُسمین کسی طرح کی تقصیر نہ لائیگا اور اسمین بہی ہمت اعلی رکھے گا
کیونکہ بے ہمت مرید کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے اور جب عہدۂ طریقت سے باہر آئیگا اور
حق تعالی اُسکے اندر سے یہ بات جان لیگا کہ وہ ہمت عالی رکھتا ہے اور سوائے حق کے
کسی چیز سے آرام نہین پکڑتا ہے تو وہ اُسکی آنکھ کے روبرو سے پردے اُٹھادیگا اور معنی

حقیقت کے جو کہ مقصود سالکون کا ہے اُسپر کشف ہو جائیگا اُسوقت لوگون نے عرض
کیا کہ حقیقت کیا ہے جواب فرمایا کہ دل کی آنکھہ سے اپنا دیدار بیچون و بیچگون اوسکو
دکھادیگا جسوقت مرید صادق کو یہ معنی ظاہر ہوتے ہین تو وہ سب سے مونہہ پہیر کر
حق کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اُسکی طلب مین کمر بند جد و اجتہاد یعنے سعی و کوشش
کا جان کے کمر پر باندہتا ہے اور ہمیشہ اُسکا طالب رہتا ہے اگر دنیا و آخرت کو اُسکے
دل کی آنکھہ کے روبرو رکہین تو اُسمین نہین دیکہتا ہے اور جو کچہہ جانتا ہے اُس سے
بہی غیرت رکہتا ہے اُسکا نقش اپنے روبرو سے مٹا دیتا ہے اور سخت کام اُسپر آسان
ہو جاتے ہین کوئی چیز زیادہ تر سخت بے تعلقی و بے چیزی و تنہائی دل سے نہین ہے
یہ سب چیزین اُسکے مطلوب ہو جاتی ہین اور اگر تو کسی کو دیکھے کہ یہ چیزین اُسکے مطلوب
نہین ہوئی ہین تو تو جان لینا کہ اُسکو یہ معنی ظاہر نہین ہوئے ہین اور اُسکی نظر طریق
پر نہین کہلی ہے اور جام جمعیت کا اُسکو نہین دیا ہے اسلئے کہ آرام وہم کا پانے مین
اور پریشانی مین اور وجود اسباب و کاردانی مین ہے اور آرام دل کا نہ پانے مین اور
جمعیت مین اور ترک اسباب و ناتوانی مین ہے اگر مرید صادق ہے اور صدق مین
صادق سچا ہے یعنے زیرک دانشمند ہوشیار تو وہ درویشی و بے اسبابی و بے چیزی
کو اختیار کریگا اور اُسمین مفتخر و مباہی ہو گا کیونکہ فخر و مباہات سب چیزون مین حرام
ہے مگر فقر مین حرام نہین ہے اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی وجہ کے
ساتہہ فخر نہین فرمایا مگر ساتہہ فقر کے کیونکہ آپکا قول ہے الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہے

میرا یہہ مرتبہ عالی ہے اور یہہ درجہ متعالی ترین آپنے فخر نہین کیا اور اُسکے ساتہہ مباہات
نہ فرمائی اور جب فقر پر پہوچے تو اُسمین مباہات کی اور اُسکے ساتہہ فخر فرمایا اور اس
مرتبے کا بزاری و ابہال حضرت ذوالجلال سے سوال کیا اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین یعنے اے اللہ تو مجہکو زندہ رکہہ
مسکین اور مار مجہکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون کے گروہ مین پہلی راہ سلوک کی
توبہ نصوح ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے توبوا الی اللہ جمیعا ایھا المؤمنون
لعلکم تفلحون یعنے توبہ کرو تم طرف اللہ کے سب اے ایمان والو شاید تم فلاح
پاؤ یہہ آیت شریف حق مین صحابہ رضوان اللہ علیہم کی نازل ہوئی ہے اور وہ تائب
ہوئے ہین اور اُنہون نے کفر سے اعراض اور طرف ایمان کے اقبال و توجہ اور گناہ
کی طرف پیٹہہ کی تہی اور طاعت کے طرف متوجہ ہوئے تہے مین نے پوچہا کہ جب وہ
ایسے صفت کے تہے تو پہر توبوا الی اللہ کے کیا معنے ہین جواب فرمایا کہ توبہ تو سب پر
فرض ہے ہر ساعت مین اور ہر سانس مین لیکن کافرون پر فرض ہے کہ وہ کفر سے
توبہ کرین اور فاسقونپر فرض ہے کہ وہ طاعت و فرمان برداری کے طرف جہکین اور
مومنونپر فرض ہے کہ وہ محسن ہوجائین اور محسنونپر فرض ہے کہ وہ احسن بنجائین
اور واقفونپر یعنے ٹہیرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ نہ ٹہیرین اور چلے جائین اور مقیمون پر
یعنے اقامت کرنیوالونپر فرض ہے کہ وہ حضیض سے طرف اوج کے چڑہ جائین مین نے
پوچہا کہ حضیض کیا ہے فرمایا ضد اوج کے یعنے فرو ماندن یعنے نیچے رہجانا اور ابرار کے

فرض ہے کہ وہ مُقرّب ہوجائین اور طالبون پر فرض ہے کہ وہ واصل ہوجائین ہر رستہ
چلنے والا کہ کسی مقام مین مقیم ہوجاے تو وہ گناہ ہے اُس سے توبہ کرنا چاہئے اور آگے
چلنا چاہئے بہر اس معنی کا ہے کہ توبوا الی اللہ جمیعا ایہا المؤمنون توبہ گناہ کے اندازے
پر ہوتی ہے گناہ شریعت اور گناہ طریقت سے تاکہ رستگار نجات پانیوالے ہوجائین مقصود
یہ ہے کہ توجس مرتبے مین ہے اُس سے اور مرتبہ برتر ہے اُس مرتبے سے اس مرتبے
مین آنا فرض ہے ورنہ سلوک سے رہ جائیگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کا قول ہے سیروا سبق المفردون تم سلوک کی راہ چلو سبقت یعنے پیش دستی کر گئے
تنہا کرنیوالے یعنے غیر حق کو اپنے دل سے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی سالک سیر سلوک مین
توقف کرے اور نہ گزرے تو وہ اُسکے حال کا گناہ ہوگا اسکے مناسب **حکایت** بیان
فرمائی کہ شیخ عبدالرحمن بغدادی کا ایک مرید تہا چار برس اُسنے کوئی چیز نہ کہائی اُس
مرید کے واقعہ حال کی شیخ کو خبر پہونچی شیخ نے فرمایا کہ بیچارہ ترقی سے رہ گیا فرشتون
کے مقام مین منزل کی مین نے پوچہا کہ وہ تو بصفت ملائکہ ہوگیا اس مرتبے سے اونچا
کوئی مرتبہ بالاتر ہے کہ اُس سے ترقی ہوجاے مین نے اسکا جواب پایا کہ فرمایا مرتبہ نبوت
کا اس سب سے ترقی کا ہے یہانتک کہ وصال ہوجاے بعد اسکے فرمایا کہ شیخ عبدالرحمن
نے کہا کہ لوح محفوظ مین اسکے نام پر چار برس کا رزق لکہا ہے پس اُس مرید کو طلب کیا
اور ایک لقمہ اسکے مونہہ مین دیا اُسنے کہا لیا اُسی وقت اُسکو ترقی ہوگئی اللہ تعالی کا قول
پاک ہے یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق کہانا کہاتا اور بازارون مین چلتا پھرتا

پیغمبرون کی صفت ہے سب کہانا کہاتے اور بازارون مین پیادہ چلتے تہے اور سودا
سُلف لاتے تہے المشی پیادہ رفتن یعنے مشی عربی زبان مین پیادہ پا چلنے کو کہتے
ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول مبارک ہے من حمل سلعۃً من السوق فقد
بَرِئَ من الکبر یعنے جو شخص کہ سامان اُٹہا لائے بازار سے تو مقرر وہ بری ہوا کبر سے کبر
کے معنے ہین بزرگی کردن اور براءت کے معنے بیزار شدن یعنے وہ اپنے آپ کو بڑا
سمجہنے سے پاک صاف ہو گیا یہ سب ترتیب آغاز سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہے
ایضا مخدوم کے پوتے سید حامد خدمت مین مصحف یعنی قرآن شریف پڑہتے تہے فرمایا
کہ مین ساتون قراتون کا سماع رکہتا ہون اُس طرف مین نے استادون سے سُنی ہین
اور اسناد حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اور اُنسے اللہ تعالی تک ہے جو شخص
مجہسے سُنے تو اسناد اُسکا صحیح ہے **ایضا** فرمایا کہ امام مجاہد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت کرتے ہین کہ اُنہون نے کہا کہ مین بہوک کے مارے واسطے قوت کے پیٹ پر
پتہر باندہتا اور نماز سے دونو ہاتہہ زمین پر رکہکر اُٹہتا تہا ایک دن مین بر سر راہ
بیٹہا امیر المؤمنین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گزر کیا مین نے ایک آیت بیان مین
بہوک کی پیٹ بہرنے کی پڑہی مین بہوکا تہا او اطعام فی یوم ذی مسغبۃٍ یتیماً ذا
مقربۃٍ او مسکینا ذا متربۃ انہون نے مجہے سیر نہ کیا اُنکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ
نے گزر کیا مین نے وہی آیت پڑہی اُنہون نے بہی سیر نہ کیا اسی طرح بہت سے صحابہ نے گزر
کیا کسی نے میرا پیٹ نہ بہرا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گزر فرمایا

مجھپر نظر کی جو کچھہ میرے دل مین تہا اُسکو دریافت کرلیا اور تبسّم فرمایا پہچان گئے کہ مین بہوکا ہون مجھسے فرمایا اے ابو ہریرہ تو میرے گہر مین آ اپنے برابر مجکو اندر لے گئے ایک پیالہ دودہ کا آگے لائے اور مجھسے فرمایا تو اصحاب صُفّہ کو بُلا لا مجھے دشوار معلوم ہوا کہ اس ایک پیالے مین مین ہی تو سیر ہونگا مین چاہتا تہا کہ نہ جاؤن بعد اسکے آپنے فرمایا اے ابو ہریرہ اطیعوا الله واطیعوا الرسول یعنے تم اطاعت کرو اسد کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی تو جا اور بُلا لا مین بُلا لایا مجھسے فرمایا کہ اس پیالے کو اُنمین سے ایک کے ہاتہہ مین دے جب مین نے اُسکے ہاتہہ مین پیالہ دیا تو وہ سیر ہوگیا اور پیالہ ویسا ہی باقی تہا چنانچہ سارے اصحاب صفہ سیر ہوگئے اور دودہ کا پیالہ برقرار رہا پس آپ نے میرے ہاتہہ سے پیالہ لیا اور سب سے آخر پیا اور یہ حدیث شریف فرمائی ساقی القوم اٰخرھم شربا یعنے لوگونکے پلانیوالے کو چاہیے کہ وہ سب کے آخر پیے پس اس حکایت مذکور مین دو چیزین ہین ایک تو یہ ہے کہ فضل اُفقر کا فقیر پر مقدم رکہا اسلئے کہ اصحاب صُفّہ اُفقر تہے اور ابو ہریرہ فقیر تہے دوسرے یہ ہے کہ آپ کا معجزہ ہوا کہ سارے اصحاب ایک پیالے سے سیر ہوگئے اور خود بہی پیا اور سیر ہوگئے پس ازان آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید

ایضاً ذکر حق تعالیٰ کے خوف کا نکلا

فرمایا کہ یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ ایک دن روتے اور خروش کرتے تہے اور کہتے تہے کہ ہم ہی اپنے واسطے آگ کا شعلہ روشن کرتے ہین اگر ہم گناہ نہ کرین تو مستوجب

عقوبت دوزخ کی کیون ہون اور زار زار روتے تہے سارے اہل مجلس رونیٹہہ
بیہوش ہوگئے تہے اُس دن اُنکے مجلس سے تیرہ جنازے باہر لائے بداسکے و
حبازہ بفتح الجیم ہوالمیت وبکسرالجیم ہوالسریر یعنے جبازہ بفتح جیم مردے کو کہتے
ہین اور بکسر جیم پلنگ اور کہاٹ کو بولتے ہین **ایضا** سردی کے موسم مین ہوا سرد
تہی انگلیان آگ پر رکہی ہوئی تہی فرمایا کہ اگر آگ شعلہ مارتی ہوئی ہو تو نزدیک اُسکے
نماز پڑہنا مکروہ ہے اسلئے کہ آتش پرستون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے اور اگر آگ شعلہ
مارتی ہوئی نہو انگشت یعنے انگاری ہون تو مکروہ نہین ہے اسلئے کہ انگشت کو کوئی
نہین پوجتا ہے مگر آتش افروختہ کو پوجتے ہین ــ

کراہت نماز بر نزدیک آتش افروختہ

ایضا ذکر سماع

ایک عزیز نے پوچہا کہ سماع کس سبب سے منع ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
تو مروی ہے کہ آپنے دو بیتین باعی کی سُنی ہین **بیت** لقد لسعت حیۃ الھوی
کبدی ؛ فلا طبیب لھا ولا راقی ؛ الا الحبیب الذی شغفت بہ ؛ فانہ رقیتی
وتریاقی ؛ فرمایا کہ بروایت صحیح نہین ہے غیر صحیح ہے بطریق احتمال والاحتمال
ترکہ واجب یعنے احتمال کا ترک کرنا واجب ہے اور ہاتہہ پر ہاتہہ نہین مارا ہے اور نہ تغنیہ
کیا ہے باآواز خوش شعر کے طریق پر پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ہاتہہ پر ہاتہہ مارنا منع ہے
اسلئے کہ سرودگویون یعنے گویّون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے مگر ایک طریق ہے کہ جسوقت
کسی کو بُلائین تو سیدہے ہاتہہ کی پیٹہہ بائین ہاتہہ کی ہتیلی پر مارین اسلئے کہ اسمین تشبہ

سماع نفع بر دو رون و علی مجمع آواز لطف و نعمہ سرود ۱۲ عبار

نہین ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے بس روے مبارک برین حقیر آورد مد فرمود مد فرزند
من این فائدہ کہ گفتم در ملفوظ سویسید پس ہشتم۔

روز یکشنبہ وقت چاشت غُرّہ ماہ رمضان مبارک

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز شہر سے آیا قدمبوسی کی کہا کہ ماہ رمضان کا
ہلال طالع ہوگیا تو نیت نفل کی صبح کی روزہ فرض کی نیت فرمائی اور فرمایا مسئلہ ہے
کہ اگر کسی نے سلخ شعبان میں روزہ نفل کی نیت کے بعد اُسکے معلوم ہوا کہ رمضان کا
چاند ہوگیا تو نیت اُسکی درست اور روزہ اُسکا درست ہے خلافاً للشافعی
رحمہ اللہ تعالی کیونکہ اُنکے نزدیک رات کی نیت معتبر ہے اور اگر کسی نے سلخ شعبان
مین روزہ نہین رکہا تہا پہر معلوم ہوا کہ ماہ رمضان کا چاند طلوع ہوگیا اور کچہ کہایا
نہ تہا تو واسطے موافقت روزہ دارون کے امساک کرے اور اگر کہا لیا ہے تو روا
ہے بعد اسکے **کیفیت ہلال** کی بیان فرمائی کہ فتاوی مین ہے ان کان الہلال
تغیب قبل الشفق فلاول لیلۃ وان کان تغیب بعد الشفق فللیلۃ
الماضیۃ یعنے اگر ہلال شفق سے پہلے غائب ہوجائے تو اول رات کا ہے اور جو بعد
شفق کے غائب ہو تو گزری رات کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جس ماہ مین کہ شبہہ ایام کا
ہو تو البتہ اُسمین عظیم خطر ہے کیونکہ اوقات افاضل یعنے افضل وقت شبہے مین پڑینگے
خلق ثواب سے محروم رہی گے اور اگر شبہہ نہو گا تو اچہی طرح سے گزرینگے بعد اسکے
فرمایا کہ ماہ رمضان مین **ایک ختم قرآن شریف کا تراویح مین سنت ہے**

وقیل واجب یعنے کسی نے کہا کہ واجب ہے لیکن مستحب وہی ہے مین نے کتاب مین
اس طرح پایا ہے کہ ہر رات ایک سیپارہ اور کچھہ پڑہین ستائیسوین رات کو ختم ہوجائے
صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این مسائل کہ گفتم غریب ست بنویسید بعد اسکے فرمایا کہ کسی حافظ کو لاؤ تا کہ
ختم کرے ویسے ہی مولانا محمد حافظ مہانی نے التماس کیا کہ بندہ ختم کرے گا اگر حکم
ہو فرمایا مبارک ہو۔

شب دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان

کو اس فقیر کو طلب کیا اور اپنے پہلو مین جگہہ دی اور بہت اکرام کیا فرمایا مین نے
تجھکو اجازت دی کہ تو ہر شب وقت افطار اور سحرے کے دسترخوان پر نزدیک میرے
بیٹھے جیسا کہ تو اسوقت بیٹھا ہے مین نے قدمبوسی کی اور قبول کیا ع چہ کند بندہ
کہ گردن نہ نہد فرمان را اس فقیر کو کہانا کہانے مین جہد یعنے اصرار کرتے اور یاران
دیگر کو بہی اور فرماتے تہے کہ حدیث شریف مین ہے من اکل فوق شبع فھو حرام
الا السحور لقوۃ الصوم وللضیف لاجل الضیف یعنے جو شخص پیٹ بہرے پر
کہائے تو وہ حرام ہے مگر سحور واسطے قوت روزی کے اور واسطے مہماندار کے مہمان
کی خاطرداری کے لیئے بعد اسکے یہ حدیث شریف پڑہی قولہ علیہ السلام تعجیل
الافطار و تاخیر السحور سنۃ یعنے جلد کرنا افطار کا اور دیر کرنا سحری کا سنت ہے
بعد اسکے فرمایا کہ وجہ حلال چاہیئے اسی واسطے دعاگو ملوک کا کہانا نہین کہاتا ہے

حت تک کہ وہ نہین کہدیتے ہین کہ ہمنے قرض لیا ہے کیونکہ اُنکے وجوہات مین شبہہ ہوتا ہے
بعد کہانے کے فقاع لائے اُسکو کہاتے تہے اور فرماتے تہے کہ روافض خذلہم اللہ تعالے
فقاع کو حرام کہتے ہین بسبب تشبیہہ شراب کے اسلئے کہ متغیر ہے مین اُس طرف پوشیدہ
کہاتا تہا کہ مبادا وہ دیکہہ لین اس جہت سے کہ وہ مجہکو ڈکارلاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ جو
کچہہ ہو سیدہی طرف سے لین اسلئے کہ ان اللہ یحب التیامن یعنے اللہ تعالی دوست
رکہتا ہے تیامن کو اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجلس مبارک مین ایک اعرابی سیدہی جانب بیٹہا تہا اور حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بائین طرف بیٹہے تہے تو آپنے پانی کا پیالہ حضرت ابوبکر کو
ندیا کیونکہ وہ بائین طرف تہے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اُس طرف ایک یہ روایت بہی
سُنی ہے کہ مراد اس سید ہے جانب سے ساقی کے ہاتہہ کی ہے نہ مُسقی کے فرمایا
لاتشربن بعد الاکل عاجلاً یعنے بعد کہانا کہانے کے جلد پانی مت پی آپس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این فائدہ و مسائل کہ گفتم بنویسید غریب ست
کار خواہد آمد تراو یارانرا۔

دوسری تاریخ ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا قاضی علاء الدین صدر جہان نے سوال کیا کہ ختم
تراویح کے رات مین امام کو چاہیئے کہ بعد چند آیتونکے سورۂ اخلاص پڑہے تا کہ جواز
نماز کا متفق علیہ ہو جائے اسلئے کہ نزدیک امام مالک رحمہ اللہ کے سورت کا پڑہنا فرض ہے

مع سورۂ فاتحہ کے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ نزدیک امام مالک کے تمام سورت فرض
مین شرط ہے نہ نفل مین بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے مالکیونکو دیکھا ہے کہ تراویح
ختم کرتے ہین اور آخر مین کوئی سورت نہین پڑھتے ہین صحابہؓ نے بھی ایسا ہی کیا ہے
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے امام مالک کی کتاب مین پڑہا ہے کہ فرض مین پوری
سورت شرط ہے نفل مین نہین ہے اور وہ اس حدیث شریف سے تمسک کرتے ہین کہ
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وسورۃ معہا یعنے نہین ہے نماز مگر ساتھہ فاتحۃ الکتاب
کے اور ساتھہ ملانے کسی سورت کے ہمراہ اُسکے بعد اسکے فرمایا کہ اس صلوۃ سے نماز مکتوبہ
یعنے فرض مراد ہے نہ تطوّع یعنے نفل ہمارے نزدیک یہ نفی فضیلت کی ہے ہمارے
مذہب مین افضل یہ ہے کہ ساتھہ فاتحہ کے کوئی سورت پڑھین اور یہ بات فقہ مین مذکور
ہے ویقرأ الفاتحۃ وسورۃ معہا او ثلث آیات من ای سورۃ شاء والاول اولی
یعنے پڑھے سورۂ فاتحہ کو اور کسی سورت کو ہمراہ اُسکے یا تین آیتین جس سورت سے
چاہے اور قول اول اولے ہے اور فرمایا کہ کتاب متفق مین یہ بیت مذکور ہے ؎
وکُلُّ مسئلۃٍ فیہا اختلافٌ وفعلہ اولیٰ ولا اختلافٌ پس روے مبارک برین فقیر
آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسی داند کار
خواہد آمد پس نوشتم **ایضا** اس فقیر نے التماس کیا کہ مین چاہتا تہا کہ اپنے مبارک
مین جاؤن فرمایا کہ ان شاء اللہ تعالی تجھکو اسی جگہہ تربیت حاصل ہو جائے گی۔

ایضا ذکر مسجد سے نکلنے کا بعد اذان کے

فرمایا کہ فتاوی مین ہے یکرہ الخروج من المسجد بعد الاذان لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لا یخرج من المسجد بعد الاذان الا منافق الا ان یکون محدثا او یکون جنبا او یکون اماما لمسجد اخر او یکون مؤذنا لمسجد اخر یعنے بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے یہانتک کہ نماز پڑہ لین اسلیئے کہ آپکا قول ہے کہ نہین نکلتا ہے مسجد سے بعد اذان کے مگر منافق بعد اسکے فرمایا مگر یہ کہ نکلنے والا بے وضو ہو یا جنب ہو یا نہانے کی حاجت رکہتا ہو یا کسی اور مسجد کا امام یا مؤذن ہو کہ ان سب کو بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ نہین ہے

ایضا ذکر مسجد مین جماعت سے نماز پڑہنے کا

فرمایا مؤمن کو چاہیے کہ نماز بجماعت مسجد مین پڑہے اور باوضو منتظر نماز کا رہے کہ المنتظر للصلوٰۃ کانہ فی الصلوٰۃ یعنی انتظار کرنیوالا نماز کا گویا فی المعنی عین نماز مین ہے اور اگر جماعت مین حاضر نہوگا تو ہرگز کچہ چیز نہوگا اور یہ حدیث شریف پڑہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من سمع اذان الحی ولم یحضر لا یموت حتی قدرہ اللہ ان ولم یطف عن قبرہ النیران یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسجد محلے کی اذان سُنے اور حاضر نہو تو کیڑے اسکے قبر مین نہ مرین گے اور اُسکی قبر سے آگ نہ بجہے گی وہ سب وقت عذاب مین رہیگا بعد اسکے فرمایا کہ اگر معذور ہو جیسے مریض تو یہ وعید اُسکے حق مین نہین ہے۔

ذکر فاتحہ پڑہنے کا پیچہے امام کے

ایضاً فرمایا کہ دعاگو نماز مین فاتحہ پڑہتا ہے امام شافعی رحمہ اللہ تعالے کے قول پر امام و مقتدی دونون کے واسطے فرض ہے ہمارے مذہب مین بھی ایک روایت ہے کہ نماز جہریہ مین جیسے مغرب و عشا و فجر مین فاتحہ کا پڑہنا واسطے مقتدی کے مستحسن ہے مین نے امام سے کہدیا ہے کہ جو دعا عوارف مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے اُسکو درمیان فاتحہ و سورت کے پڑہے تاکہ اُسقدر دیر ہوجاے کہ مین فاتحہ پڑہ سکون کیونکہ استماع یعنے سننا قرآن کا فرض ہے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون یعنے جبوقت قرآن پڑہا جائے تو تم اُسکو سنو اور چپ رہو شاید تم رحم کئے جاؤ بعد اسکے فرمایا کہ مذہب مین امام شافعی رضی اللہ عنہ کے اگر مقتدی نے امام کو رکوع مین پایا ہے تو فاتحہ کا پڑہنا ساقط ہے اسلئے کہ تمکن یعنے قدرت پڑہنے کی نہین ہے بعد اسکے فرمایا کہ اگر فاتحہ سے کچھ باقی رہگیا ہے اور امام رکوع مین چلا گیا تو رکوع مین تمام کرے اور مین اسی طرح کرتا ہون پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این مسائل در روایات و احادیث کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

ذکر گناہ و استغفار

ایضاً فرمایا کہ گناہ براندازہ حال ہے اور استغفار براندازہ گناہ جیسا کہ حق تعالی نے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اس ذنب یعنے گناہ سے مراد شریعت کا گناہ نہین ہے

طریقت کا گناہ مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکیان نیک لوگونکی
گناہ ہین مقربین کے اسلئے کہ ابرار خدا کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب کی طمع بہی
دل ہین ہوتی ہے اور مقرب لوگ خاص اُسکی ذات کے واسطے عمل کرتے ہین اور ثواب
پر کچہہ بہی نظر نہین کرنے اگر وہ کرین تو اُنکے حال کا گناہ ہو جائے اُس سے استغفار
کرین استغفروا اللہ فانی استغفرہ فی کل یوم مائہ مرۃ یعنے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کی تربیت فرماتے ہین کہ تم اللہ تعالے سے بخشش مانگو اسلئے کہ
مقربین ہر روز اُس سے سو بار مغفرت مانگتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اگر راہِ سلوک مین
لحظہ بہر فتور ہو جاے تو اُسی وقت استغفار کرلے پس وہ سترقی ہو جائیگا پس وے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید تو سالکی کار آید

بیان ذکر اللہ تعالیٰ جل جلالہ وعم نوالہ

ایضاً ذکر اللہ کا ذکر نکلا فرمایا ذکر اللہ تعالی فرض دائم علے المسلمین عدم موقت
کالصلوۃ والزکوۃ والصوم والحج لقولہ تعالی والزمھم کلمۃ التقوی وکانوا
احق بھا واھلھا ای اوجبھم کلمہ لا الہ الا اللہ لقولہ تعالی واذکروا اللہ
ذکرا کثیرا یعنے اللہ تعالی کا ذکر سب وقت فرض ہے مسلمانون پر لیکن کسی وقت معین
پر نہین ہے مثل نماز وزکوۃ وروزہ وحج کے اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے اور لازم
کر دیا اللہ نے اُنپر کلمۂ تقوی کو اور تہے وہ زیادہ تر حقدار اسکے اور اہل اُسکے یعنی واجب
کر دیا اُنپر کلمۂ لا الہ الا اللہ کو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے اور یاد کرو تم اللہ کو یاد کرنا

بہت لیکن اسکا کوئی وقت معین نہین فرمایا فویل للقاسیہ قلوبھم من ذکر اللہ
فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پس خرابی ہے واسطے اُن لوگون کے کہ جنکے دل سخت
ہین اللہ کی یاد سے سو وہ مثل پتھرون کے ہین بلکہ اُسسے بھی زیادہ تر سخت مراد اس سے
منافقون کافرون کے دل ہین یہان اَو بمعنی بَل ہے جیساکہ او ادنی یعنے بل ادنی
پس ذاکر کو چاہیئے کہ ساتھہ شدت و سختی کے ذکر کرے تاکہ وہ قساوت و سختی زائل ہوجائے
اور طریقہ ذکر کا اس طور پر فرمایا کہ نفی کو بائین طرف سے شروع کرے دائین جانب مین
لائے اور اثبات کو بھی بشدّت بائین طرف مین القا کرے اسلئے کہ دل بائین جانب
ہے تاکہ یہ شدت و سختی ذکر کی اُس شدت و سختی دل کو صیقل کردے بعد اسکے یہہ
آیت شریف پڑہی ومن یعش عن ذکر الرحمن نقیض لہ شیطانا من الشیاطین
فھو لہ قرین فی الدنیا والآخرۃ یعنے جو شخص مونہہ پھیرے رحمن کی یاد سے تو مقرر کرین
ہم واسطے اُسکے ایک شیطان شیطانون مین سے پس وہ شیطان اُسکا قرین اور ساتھی
ہو دنیا و آخرت مین بعد اسکے فرمایا کہ جو شخص ذکر کی مداومت و ہمیشگی کرے تو اُسکا
حال برعکس اسکے ہوگا یعنے اُسکا قرین اللہ تعالی ہوجائیگا اور وہ مقربان حق تعالے
سے ٹھیریگا اسلئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا جلیس من ذکرنی
یعنے مین جلیس ہون اُس شخص کا کہ جو مجھے یاد کرے بعد اسکے فرمایا کہ لفظ شیطان کا
بروزن فعلان کے ہے اور اُسکے اشتقاق کے دو وجہین بیان فرمائین کہ اگر وہ مشتق
شطن سے ہوگا نون اصلی یا زائدہ تو اُسکے معنے بُعد من اللہ عزوجل ہونگے یعنے وہ اللہ تعالے

اشتقاق لفظ شیطان لمعہ التوفالی

سے دور ہوا ہے اور اگر مشتق شیط سے ہوگا بیاے اصلی و نون زائدہ تو اسکے معنی ہلاک کرے ہونگے یعنے وہ ہلاک شدہ ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این فوائد ذکر و ہر دو وجہ اشتقاق شیطان بنویسید۔

ایک شیخ کا مرید ہو

ایضا فرمایا کہ طالب کو بغیر شیخ مرشد کے چارہ نہین ہے کہ وہ اسکو ارشاد کرے اور واسطے طلب حق کے اسکا سبب ہو جاے اور طالب کو چاہیے کہ ایک کا مرید ہو جاے اور اگر اور مشائخ کا بہی مرید ہوگا تو طریقت کا مفسد ہوگا کہ کسی طرح مُصلح نہوگا اور اگر خرقہ تبرک پہنے تو روا ہے اسلیئے کہ خرقہ تبرک کا ارادت نہین ہے۔

ہاتہہ چومنا

ایک عزیز زائر آیا اور دستِ مبارک کو چوما فرمایا فتاوی مین ہے کہ تقبیل الید ان کان للطمع مکروہ وان کان لتعظیم الاسلام یجوز ولا یکرہ یعنے ہاتہون کا چومنا اگر طمع کے واسطے ہے تو مکروہ ہے اور اگر اسلام کے تعظیم کے واسطے ہے تو درست ہے مکروہ نہین ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید و سبق بخوانید۔

منازل سلوک

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا بات اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم نے راہ خداوند جل ذکرہ مین واسطے راہ چلنے والونکے بر سبیل اجمال چار منزلون کا

بتا دیا ہے تاکہ اُنسے گزر کر کے مقصود کو پہونچ جائین پہلی منزل ناسوت ہے دوسری
منزل عالم ملکوت کی ہے تیسری منزل عالم جبروت کی ہے چوتھی منزل لاہوت کی
ہے فرمایا کہ **ناسوت** تو عالم حیوانات کا ہے اور فعل اس منزل کا پانچون حواس
سے ہے جیسے کہانا پینا سونگہنا دیکہنا سننا چہونا اور جو مثل انکے ہے جسوقت سالک
ریاضت و مجاہدہ کر کے اس عالم سے گزر جاتا ہے اور ان صفتون کو چہوڑ دیتا ہے
تو وہ عالم **ملکوت** مین پہونچ جاتا ہے اور ملکوت فرشتون کا عالم ہے فعل اس
منزل کا تسبیح و تہلیل و قیام و رکوع و سجود و قعود ہے جسوقت اسکی طرف نظر
ترک کر کے اس منزل سے گزر جاتا ہے تو عالم **جبروت** مین پہونچتا ہے یہ عالم
روح کا ہے تاکہ صفات حمیدہ حاصل کرے جیسے شوق ذوق محبت طلب وجد سکر
صحو اثبات محو جب ان صفتون سے مجرد ہو جاتا ہے تو عالم **لاہوت** مین پہونچتا ہے
یہ ایک عالم ہے بے نشان جسوقت سالک اُس جگہہ پہونچ جاتا ہے تو خود سے رہائی
پاتا ہے جسوقت خود سے رہائی پا لیتا ہے تو خود مین پہونچتا ہے اور اسکو لامکان کہتے
ہین یہان نہ گفتگو ہے نہ جستجو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وان الی ربک المنتہی یعنے
بیشک تیرے ہی رب تک پہونچنا ہے جیسا کہ کوئی قائل کہتا ہے ؎ در دیدہ
دیدہ دیدہ بنہادند ٭ وآنرا زرہ دیدہ غلامی دادند ٭ ناگہ بسر حد کمال افتادند ٭
اندیدہ دیدنی کنون آزادند ٭ اور یہ عربی نظم فرمائی کہ اسمین اس فارسی کے معنی
ہین ؎ کانت لقلبی اھواء مفرقۃ ٭ فاستجمعت اذ رأتک العین

اَھْوَائِیْ ؎ فَصَارَ یَحْسُدُنِیْ مَنْ کُنْتُ اَحْسُدُہٗ ؎ وَصِرْتُ مَوْلَی الْوَرٰی مُذْ صِرْتَ
مَوْلَائِیْ ؎ تَرَکْتُ لِلنَّاسِ دُنْیَاھُمْ وَدِیْنَھُمْ ؎ شُغْلاً بِحُبِّکَ یَا دِیْنِیْ وَدُنْیَائِیْ

ف صبرو دل و دین و ہوش جملہ زمن گم شدند ؎ روح مجرد بماند دامن
دلبر گرفت ؎ پہر اس فقیر کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ عربی شعر اور فارسی
شعر لکہہ لو و بعبارت دیگر فرمودند از راہ شفقت و اشارت بر من کردند عبارت
ازین منقطع است و اشارت با تمام باین ہم گفتیم بدل تا خاص و عام برسد ناسوت
صفت نفس کی ہے اور ذمیمہ ہے جسوقت صفات محو ہوجاتی ہین تو عالم ناسوت سے
نکلتا ہے ملکوت مین جا ملتا ہے اور ملکوت فرشتون کی صفتین ہین سب کی سب
حمیدہ ہین جب سالک بتوفیق آلہی اسکو بہی گزر کر جاتا ہے تو عالم جبروت مین جا ملتا
ہے اور یہ خاص روح کی صفتین ہین اور ذات مقدس آلہی سے قریب ہین -
اور صفات کے ساتہہ مشغول ہونا ذات کا حجاب ہوجاتا ہے اور مین کہتا ہون
کہ مجموع آدمی یعنی سارا آدمی ہی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح نفس تو شیطان
کی جگہہ ہے اور دل فرشتون کا مجمع ہے اور روح محل نظر رحمن ہے اور انمین سے
ہر ایک کی ایک صفت اُسکے لائق ہے پس صفت نفس کی جہکنا ہے طرف اس جہان
کے اور صفت دل کی میل کرنا ہے طرف بہشت جاودان کے اور صفت روح کی
طلب کرنا رحمن کا ہے اور پوشیدہ بہیدون کا جو کوئی نفس کی پیروی کریگا تو وہ
دوزخ کی آگ مین پڑیگا اور جو شخص دل کی متابعت کریگا تو دار نعیم مین پڑیگا اور جو کوئی

روح کی فرمانبرداری کریگا تو وہ خداوند کریم کے پڑوس مین پڑیگا **مصرعہ** گر در رہ

تن روے مہیا نارست ٭ ور در رہ دل روے بہشت دارست ٭ ور در رہ جان

روے اے جان بدہی ٭ قصہ چہ کنم کہ حاصلت دیدارست ٭ یہ ساری ترتیب حق

مین بندے کے تہی کیونکہ سبق بندے کا تہا ایسے کرم فرمانے تہے بعد اسکے موافق

معنی مذکور کے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن مین کسی درویش کے گہر مین

اُترا تہا اور وہ عالم ملکوت رکہتے تہے عالم ملکوت عالم سماوی کو کہتے ہین کہ آسمان پر

چلے جاتے ہین مین نے دیکہا کہ وہ میرے روبرو سے غائب ہوگئے ذرا دیر کے بعد آگئے

مین نے معلوم کیا کہ عالم ملکوت رکہتے ہین اُنکی بی بی نے کہا کہ اسی وقت تو غائب ہوا

اور آگیا کہان تہا سچ کہہ کہ مین تجہکو مہر بخشدونگی اُن درویش نے کہا کہ مین آسمان

مین گیا تہا اُس بی بی نے اپنا مہر اُنکو بخشدیا بعد اسکے فرمایا کہ ملک روے زمین کے

تصرف کو کہتے ہین اور ملکوت تصرف آسمانی ہے یہ ترتیب ساری شروع سبق سے

فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من یہ ترتیب جو مین نے تمکو کی لکھہ لو۔

ذکر خلق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایضاً حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ ایک دن

ایک اعرابی یعنے جنگلی آدمی آیا اُسنے مسجد نبوی مین پیشاب کر دیا وہ جانتا نہ تہا اور

آپ مع اصحاب کے بیٹھے تہے صحابہ نے چاہا کہ اُسکو رنج پہونچائین آپنے منع فرمایا

کچہہ مت کہو اسلئے کہ اُسکو ضرر پہونچیگا یعنے درمیان پیشاب کرنے کے اُٹھہ کہڑا ہونا

نقصان ہے جب وہ فارغ ہوچکا تو آپنے اُسکو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ اللہ کا گھر ہے
نماز و تلاوت قرآن و ذکر رحمن کی جگہہ ہے آپنے شیرین زبانی سے فرمایا کہ یہان پیشاب
پاخانہ نہ کرنا چاہیئے بعد اسکے ایک ڈول پانی کا منگایا اور اُس جگہہ کو پاک کردیا بعد اسکے
فرمایا اے یارو اسے پانی سے مسجد پاک ہوگئی کسواسطے ایک ناداں کے دل کو رنجیدہ
کروایسا ہو کہ اُسکو دشوار معلوم نہ ہو **حکایت** ایک دن اَور ایک اعرابی خدمت
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور کسی چیز کی توقع کی آپ برد پہنے ہوئے
تھے یعنے دبیز کپڑا پس اعرابی نے اُس کپڑے کو اپنے طرف کھینچا چنانچہ حضور کا سینۂ
مبارک چہل گیا تو آپنے سختی سے نہین زبان شیرین سے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے اُسنے
کہا کہ تم مجھے بیت المال سے مال دو آپنے صحابہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ دیدو بعد اسکے
فرمایا یعنے حضرت مخدوم نے کہ خلق میری ہاتھہ پاؤن زور سے کھینچتے ہین مین تاب
نہین لاسکتا ہون ضعیف ہوگیا ہون مین بہی اس بات پر تحمل کرتا ہون اسلئے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحمل فرمایا ہے **حکایت** ایک دن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک ایک اعرابی آیا اُسنے سوال کیا آپنے کچہہ اُسکو دیا بعد اسکے
آپنے فرمایا تو جا مین نے تیرے حق مین احسان کیا وہ بولا کہ تم نے کچہہ احسان نہین کیا
صحابہ اسپر ہوئے کہ اُسکو مار ڈالین اسلئے کہ اُسنے تکذیب کی آپنے منع کیا کہ تم کچہہ مت کہو
پھر آپ اُسکو اپنے خانۂ مبارک مین لے گئے زیادہ تر احسان کیا پھر فرمایا کہ مین نے تیرے
حق مین احسان کیا اُسنے کہا کہ تمنے احسان کیا پھر آپ نے بزبان شیرین کہا کہ اس

سبب سے کہ تونے نفی کی صحابہ تجھسے رنجیدہ ہوئے تو اُنکے آگے بہی کہدے جیساکہ تونے میرے روبرو کہدیا اُسنے ویسا ہی کیا پہر آپ صحابہ پر متوجہ ہوئے فرمایا کہ مثل میرے اوس شخص کے ساتہہ مشابہ ہوتی ہے کہ اونٹنی اُس سے بہاگ گئی ہو ایک خلق واسطے پکڑنے کے اُسکے پیچہے دوڑے اور وہ اُنکے ہاتہہ نہ آئے جسوقت اُسکا مالک آئے تو کہے کہ تم باز رہو پہر وہ اُسکو گہاس چارہ دکہائے تو وہ اونٹنی اپنے مالک کو پہچان لے پس وہ جائے بہتر طریق پر اُسکو پکڑلے جیسا کہ مین ان جنگلیون کو ہاتہہ مین لاتا ہون **ایضا** فرمایا کہ تراویح مین تین رات متابعاً لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرین مخدوم کا معمول یہی تہا نیت بلند کرتے تہے۔

ادب پانی وغیرہ پینے کا

ایضا فرمایا کہ پانی یا شربت یا فقاع کو تین سانس مین پینا چاہیے اگر ساقی یعنے پلانیوالا کہڑا رہے جبکہ غلام ہو تو درست ہے اور اگر آزاد ہو تو بیٹہنے کا حکم دے پس تین سانس مین پیتین مخدوم کا معمول یہی ہے اور اس فقیر سے فرمایا فرزند من این اخلاق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ونیت تراویح ومسئلہ آب خوردن کہ گفتم جملہ بنویسید۔

شریعت طریقت حقیقت

ایضا یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا ترتیب اسمین تہی کہ شریعت ہے اور طریقت ہے اور حقیقت ہے اور مجموع آدمی تین چیز ہے نفس اور دل اور روح دنیا نفس کی جگہہ ہے اور عقبیٰ دل کا محل ہے اور جان کا مقصود مولی ہے اور آج کے دن یہ تینون چیزین

دنیا مین ساکن ہین اور اُسکے اسباب ہین آور ان تینون کو امر کیا ہے کہ اس جگہہ سے
نکلین اور اس مقام سے تجاوز کرین نفس کو امر کیا ہے کہ الی مععرہ من ربکم اور دل
کو امر کیا ہے کہ واللہ ید عوا الی دار السلام آور روح کو اسکی ندا کی ہے کہ یا ایتھا
النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ اور ان تینون کے واسطے رستے
رکہے ہین نفس کے واسطے شریعت اور دل کے واسطے طریقت اور روح کے واسطے حقیقت
نفس شریعت کی راہ سے عالم مُلک سے جہان ملکوت مین جاتا ہے اور دل کی صفتین لیتا ہے
آور دل طریقت کے رستے سے عالم ملکوت سے سُکّان جبروت مین جا ملتا ہے اور صفت
روح کی لیتا ہے تاکہ ساتہہ صفات قدسیہ کے متحقق ہو جائے اسلئے کہ حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے تخلقوا باخلاق اللہ یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ نفس دل
ہو جاتا ہے اور دل روح ہو جاتا ہے یہانتک کہ تینون ایک حکم لیتے ہین اس معنی کو
توحید مطلق کہتے ہین جسوقت سبق فقیر کا اسجگہہ پہونچا کہ العشق والعاشق والمعشوق
واحد یعنے عشق و عاشق و معشوق ایک ہین تو مین نے گستاخی کی پوچھا جواب فرمایا کہ
یہ بات وہ شخص جانتا ہے کہ جسکو عشق مجاز کا اتفاق پڑا ہو اور اشارہ طرف اس فقیر کے
کیا اور تبسم فرمایا کہا کہ کسی وقت تجھے عشق مجاز کا اتفاق ہوا ہے مین نے قدمبوسی کی میرا
بدن کانپنے لگا حود اُنہون نے کرم کیا فرمایا کہ ایک دن دعا گو اسی محل مین یعنی العشق
والعاشق والمعشوق واحد نزدیک شیخ مدینہ عبد اللہ مطری قدس اللہ روحہ کے پڑہتا
تہا مین نے پوچھا جیسا کہ تو نے مجھسے پوچھا تو شیخ نے فرمایا کہ اگر تو کسی وقت عاشق ہوا ہے

تو سمجھہ جائیگا پس مین نے شیخ سے کہا کہ والد کا ایک کنیزک زادہ تہا لغایت مرغوب مجھکو
اُسکے ساتہہ ایک خیال پڑگیا پس مین خدا سے ڈرا کہ وہ والد کا مملوک ہے میری کیا حد ہے
مین نے اُس خیال کو ترک کیا اور یہ بات جو مذکور ہوئی اسکو توحید مطلق کہتے ہین کہا
قال المشائخ الصوفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم التوحید افراد الھمم باجماع الاھم
یعنے جب تک کہ ایک ہمت اور ایک نظر نہین ہو جائے تب تک جمعیت کے دروازے
اُسپر نہین کہلتے ہین اور اسباب وحدت کے واسطے اُسکے آمادہ نہیں ہوتے ہین سر اس
بات کا یہ ہے کہ جس جگہہ تو ہو روے دل طرف اُسکے لا اور جس حال مین ہو روے جان
طرف اُسکے حضرت وبارگاہ کے رکہہ اللہ تعالے فرماتا ہے وھو معکم اینما کنتم یعنے وہ
تمہارے ساتہہ ہے جہان کہین تم ہو تم اُس سے غائب نہین ہو ونحن اقرب الیہ
من حبل الورید یعنے ہم قریب تر ہین طرف اُسکی جان کے رگ سے جسوقت تونے یہ
بات جان لی تو لحظہ بہر اُس سے غائب وغافل مت رہ جبکہ تو سنے کہ وہ حاضر ہے اور
جان رکہہ کہ تیرا دل تیرے ہاتہہ مین نہین ہے اور طریقت جو کہ اُسکی راہ ہے کسی کو معلوم
نہین ہے اور روح کو کوئی نہین پہچانتا ہے قل الروح من امر ربی یعنے اللہ پاک نے
حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تم کہدو کہ روح میرے رب کی
امر سے ہے الا ماشاء اللہ اور حقیقت جو کہ اُسکا کام ہے وہ عبارت مین نہین آتی ہے
اور نہ اشارے مین سماتی ہے رہی اسجگہہ شریعت سو جو کوئی چاہے کہ طریقت کا دروازہ
اُسکی طرف کہولین اور حق حقیقت اُسکو دکہاوین تو اُسے چاہئے کہ شریعت کا حق ادا

کرے اور امر و نہی کی حرمت کو نگاہ رکھے اور جب بولے یہ جان لے تو اب کہہ کہ کیا کہا یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی شروع سلوک سے فارغ ہونے تک۔

منگل کی رات تیسری تاریخ ماہ رمضان

کو یاران بزرگ خدمت مین حاضر تہے جیسے ا سید صدرالدین محمد ۲ سید شرف الدین ۳ سید شمس الدین مسعود ۴ سید راستین ۵ سید رکن الدین راجا ۶ سید رفیع الدین ۷ سید معین الدین ۸ مولانا فریدالدین ۹ مولانا مختار ۱۰ مولانا تاج الدین محمد ۱۱ مولانا نجم الدین شیخ زادہ ۱۲ مولانا حسام الدین بہکری ۱۳ مولانا تاج الدین مالکپوری ۱۴ مولانا مسعود دہونی ۱۵ مولانا محمد دہونی ۱۶ مولانا نظام الدین ابراہیم ۱۷ خواجہ بدرالدین بہزاد درویش ۱۸ مسعود درویش ۱۹ خواجہ خسرو دہلوی ۲۰ خواجہ مظفر سامانی ۲۱ خواجہ نصرت اور یاران دیگر جیسے ۲۲ ملک زادہ نصیرالدین ۲۳ مولانا رکن الدین دیپالپوری ۲۴ مولانا علاءالدین مالکپوری ۲۵ ملک زادہ شہاب الدین عرف پییان ۲۶ خواجہ مسعود باخرزی ۲۷ مولانا خواجگی ۲۸ مولانا سالار سرسی ۲۹ شمس الدین الغرض سب خدمت مین حاضر تہے کہ عزیزان حفاظ شیراز سے آئے پائے بوسی کی پانچ آیتین قرآن شریف کی پڑہین اور چند شعر بہی پڑہے حلق انکا نے کی طرح آواز کرتا تہا یارون کو رقت و بکا بہت ہوا مولانا تاج الدین نے نعرہ مارا اور گر پڑے ہاتہہ پانون مارنے لگے اور مونہہ سے کف نکلتا تہا یارون نے انکو پکڑ لیا اور حضرت مخدوم مراقبے

مین تھے پوچھا یہ کیا ہے یارون نے عرض کیا انکے حق مین دعا کی باین طور کہ الھی قوہ فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اسکو اپنی راہ مین قوت دے پس وہ ہوش مین آگئے حافظ لوگون کی تحسین کی اور فرمایا کہ کتب فتاوی مین باین عبارت مذکور ہے کہ نقدمون درست خوان و لا نقدمون خوش خوان یعنے امامت کا درست خوان سے کہین نہ خوش خوان سے اگر وہ درست نہین پڑہتا ہے یعنے اُن حافظون نے درست و خوش پڑہا شربت کا گہڑا انکا ایک ایک پیالہ دیتے تھے اس فقیر کو طہارت کی حاجت ہوئی مین باہر گیا بعد اسکے خوان لائے اُسکو کہولا اور یارون کو یاد کیا اس فقیر کو بھی بعادت قدیم یاد کیا فرمایا کہ میرے نزدیک آپہنچے خادمون نے کہا کہ یہان نہین ہے باہر گیا ہوگا پس کہانا کہا چکے یہ فقیر پہونچا پوچھا آیا یا نہین خدام نے عرض کیا کہ آگیا پس خادمون سے فرمایا کہ ایک صحنک اُسکی علحدہ لاؤ خادم لے آئے فرمایا کہ وہ تنہا کیونکر کہائے گا یار لوگ تو سب کہا چکے ہین فرمایا کہ مین نے ایسا پیٹ بہر کر نہین کہایا ہے وہ میرے ساتھہ کہائیگا پس اس فقیر کو اپنے نزدیک بلایا اور اس فقیر کے ساتھہ کہانے لگے مین اور وہ تھے کوئی تیسرا آدمی نہ تہا اور فرمایا کہ فرزند من تو کہان تہا مین نے تجھے یاد کیا مین نے عرض کیا کہ طہارت کے واسطے باہر گیا تہا جب ہم کہانے سے فارغ ہوئے تو مین نے قدمبوسی کی اپنے حجرے مین آگیا بعد اسکے یاران بزرگ جنکا ذکر ہوا وہ سب واسطے تہنیت کے آئے مبارکبادی دی اور اس فقیر کا ہاتھہ چوما اور کہا کہ آج کی رات تو نعمت لے گیا کہ تو نے مخدوم کے ساتھہ ایک صحنک مین کہانا کہایا ایسے طور پر کہ کوئی تیسرا درمیان مین

نہ تہا ایسا کبھی مخدوم کے ساتہہ کسی نے نہین کہا یا ہے جیسا کہ تونے ایک صحنک مین کہایا
بعض لوگ تو انکے پس خوردہ کی آرزو رکہتے ہین سو وہ بہی نہین پاتے شب مذکور مین
وقت سحر کے بندہ نزدیک مخدوم کے تہا یارون سے پوچہا کہ نوبت بجادے تو بعض
نے عرض کیا کہ بجادے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ مبارک اور گازرون اور دوسرے شہرون
مین بہی پانچون وقت نوبت بجاتے ہین اچہی بات ہے تاکہ ابر مین وقت معلوم ہوجائے
ایک عزیز نے طاس کا پوچہا تو کچہہ نہ فرمایا بعد اسکے یہ فرمایا ہے صرب المزامیر کذا
استماعہا و درہ سوی طبل الحرب فی الوغا و ضرب الطبل ایضا ورب الاولی الوغا
والقافلۃ یعنے مزامیر کا بجانا اور اسکا سننا گناہ ہے اور طبل کا بجانا بہی گناہ ہے مگر لڑائی
مین اور قافلے مین کہ بمنزلہ عبادت ہے بعد اسکے فرمایا صرب النای لا یجوز خلافا
للشافعی رحمہ اللہ تعالی یعنے نائے کا بجانا درست نہین ہے بعد اسکے فرمایا صرب
الدف لا یجوز وقال بعض اصحابنا و مالک رحمہم اللہ تعالی یجوز ضرب الدف
عند النکاح لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام اعلنوا النکاح ولو بالدف یعنے
دف کا بجانا روا نہین ہے مطلقا بنا بر قول صحیح اور ہمارے بعض اصحاب و امام مالک
نے کہا ہے کہ نکاح کے وقت دف بجانا درست ہے اسلئے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ تم ظاہر
کرو نکاح کو اگرچہ ساتہہ دف کے ہو بعد اسکے فرمایا کہ اس دف سے عرف مراد ہے ساتہہ
اُس چیز کے کہ اُسمین شہرت ہو لیکن قضاۃ و ائمہ اور فرمان دہ لوگون کو نہین چاہیے
اسلئے کہ یہ لوگ صُدور ہین انکے حق مین دف وغیرہ بجانا منع ہے پس روے مبارک

برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسائل که گفتم بنویسید در ملفوظ غریب ست

پس نشتم **ایضا** عوارف کا سبق ہوتا تہا بات اسمین تہی که انابت کیا ہے الرجوع من الله الا لطلب من عنده یعنے انابت پہرنا ہے اُس سے طرف اُسکے یعنے اُس سے کوئی چیز نہ چاہی مگر اُسی کو خدا سے اُسی کی ذات کو طلب کرے اور کوئی چیز طلب نہ کرے

ایضا قطب کے فرشتے مطیع ہو جاتے ہین

فرمایا که جب ولی قطب کے مرتبے مین ہو جاتا ہے تو فرشتے اُسکے مطیع ہو جاتے ہین اسی درمیان مین **حکایت** بیان فرمائی که ایک دن حوالی ملتان مین مغل پہونچے تاکہ لوٹین لوگون نے شیخ رکن الدین قدس سرہ کو خبر کی که مغل پہونچے ہین شیخ نے ذرا دبر سر نیچا کیا اور فرمایا که مغل اُس سے دفع ہو گئے کنارۂ آب پر پہونچے ہزیمت پڑگئی ایک عزیز محرم راز تہا اُسنے پوچھا تو شیخ نے فرمایا که باری تعالی نے فرشتون کا لشکر بہیجا چند لاکہہ آگئے سب کو منہزم کر دیا جیسے که بدر کی لڑائی مین رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم تین سو صحابه کے ساتہہ لڑائی کے واسطے پیش آئے تو پانچ ہزار فرشتون کی مدد ہوئی اور سب کو منہزم کر دیا نصرت خاص اسلام کی ہوئی الله تعالی نے فرمایا ہے ولقد نصرکم الله ببدر وانتم اذلة فاتقوا الله لعلکم تشکرون اذ تقول للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلاثة آلاف من الملائکة منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا ویاتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة آلاف من الملائکة مسومین بعد اسکے فرمایا که جب ولی الله قطب ہو جاتا ہے

تو اللہ تعالی سرّ قدر یعنے اپنے تقدیرات اُسکو دکہا دیتا ہے اور وہ اُسکا متصرف ہو جاتا
ہے جیساکہ حضرت خضر کا قصہ ہمراہ موسی علیہما السلام کے قرآن شریف مین مذکور ہے
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز ملتان مین شیخ عارف صدر الحق
والدین رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوس مین ایک بیوہ عورت کا لڑکا مرگیا وہ بڑہیا زار زار روتی
ہی چنانچہ اُسکا رونا شیخ کی سمع مبارک مین پہونچا پوچہا یہ کیا رونا ہے لوگون نے واقعہ حال
عرض کیا پس شیخ نے جوتا پہنا اور خانقاہ سے اُسکے گہر مین آئے اُس جوان کے نزدیک
گئے اور کہا یا حی یا قیوم قم باذن الله وہ جوان مردہ زندہ ہو گیا اُٹھکر بیٹھ گیا اور
کہا کہ مین مرگیا تہا اور مین نے موت کے سکرات چکہے مین کیونکر زندہ ہو گیا اوس
جوان کی مان شیخ کے پانون پر گر پڑے اور اُسکو بہی ڈالا شیخ نے فرمایا کہ تو تو بیہوش
ہو گیا تہا چپ رہ کچہہ مت کہہ بعد اسکے حضرت مخدوم نے فرمایا کہ یہ ہے سرّ قدر اور
اُسکا تصرف پہر وہ جوان بوڑہا ہوا ابہی مرا ہے جب وہ یارون مین ہوتا تو اُنسے کہتا
کہ مین مرگیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے مین بولایت شیخ زندہ ہو گیا پس
آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید اور
سبق پڑہ پس یہ فقیر خدمت مین سبق پڑہتا تہا روز دوشنبہ دوسری تاریخ ماہ رمضان
کے وقت چاشت کا تہا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور ترتیب فرمائی
جان اے مسعود کہ اس معنی کے طلب کرنے سے تو محمود ہو گیا ساتہہ اس عبارت کے
کہ اللہ تعالی کے راہ چلنے والے کی تین حالتین ہین ایک تو سلوک دوسرے وقوف تیسرے

سالک کی تین حالتین

رجوع **سلوک** عبارت ہے مقامات کے چلنے سے کہ مقصود کو پہونچ جائین اور **وقوف** سے یہ مراد ہے کہ کسی مقام مین توقف کرین یہ وقوف تین حال سے خالی نہین ہے یا تو ترقی ہوجاے کہ اُس مقام سے گزر کرے یا اُسی مقام مین رہجاے آگے نہ جائے یہانتک کہ مرجائے یا یہ کہ کام مین خذلان وزیان کاری ہوجائے رجوع کرے اُس سے بہی پہرآئے اور **رجوع** عبارت ہے پہرنے سے اور سبب پہرنے کا چند چیزین ہین سالک مین سالک مین نعوذ باللہ حرام مین یا مکروہ مین یا مالایعنی مین مشغول ہوجاے یا یہ ہے کہ کوئی تعلق پیش آجاے اسلئے کہ وہ راہ بے تعلقی کی ہے جو کوئی تعلق ہو جسکہ سالک مین واقع ہو تو چاہیئے کہ صابر رہے اور اگر نہو تو صحیح تائب تو ہوجاے ختم مقابر درس مدارس امامت مساجد کسب مکاسب تعلیم صبیان عہدۂ دیوان اور جو انکے مانند ہے یا یہ کہ سالک مین کوئی فتور وکسل یعنی بیکاری پڑجاے یہ بہی رجوع کا سبب ہے یا یہ کہ ابناے دنیا کے ساتہہ اختلاط کرے پس ان تینون حالون کا کوئی نفع ومضرت نہین ہے بغیر مشیت وارادت حق سبحانہ وتعالی کے لیکن بندے کو واسطے محافظت فرمان حق واعبد ربك حتی یاتیك الیقین کے کام مین رہنا چاہیئے اور واسطے امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سیروا سبق المفردون سبکبار رہونا چاہیئے تاکہ حق کی عنایت بندے کے لئے آئے جسوقت سالک خلق سے روگردانی کرتا ہے اور حق کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اُسکو جمعیت کا جام پلاتے ہین اور چشمۂ جمع مین اُسکو غرق کرتے ہین اور یہ بیت فرمائی **بیت** کانت لقلبی اهواء مفرقة ۞ فاستجمعت اذ رأتك العین اهوائی

اور جس شخص کو کہ حق جل وعلا نے اپنے ساتھ اور اپنے کام مین مشغول کیا ہے تو جان لینا
چاہیئے کہ عنایت اُسکے کام پر سابق ہو چکی ہے اور حقیقت اُسکے بارے مین لاحق ہو گی
جب یہ بات معلوم ہو گئی تو کام مین رہنا چاہیئے اور انتظار مین بڑہنا چاہیئے ۵
زنہار دلا چو آمدی باز مرو ۞ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ۞ بعد اسکے اس فقیر کو تربیت
فرمائی کہ فرزند من اگر تو چاہتا ہے کہ حق تعالی تجھکو بنظر عنایت دیکھے تو تو بعد اول سنت
جمعے کے ایک سو ایک بار یا نصیر کہہ اور مین بھی بآواز بلند کہون تا کہ مذاکرہ ہو جاے
مین نے عرض کیا کہ شرح نود و نہ نام مین اس بندے کی نظر پڑی تھی تو ایک سو ایکبار
ہمیشہ بے ناغہ بعد سنت جمعے کے کہتا ہون فرمایا کہ اسی سبب سے ہے کہ تو میری صحبت
کا ملازم رہتا ہے اور سالک ہو گیا اور ملفوظ جمع کرتا ہے اور سلوک مین امن وخوف کا
رستہ دریافت کر لیا اس دن مین بہت کچھ مرحمت ارزانی فرمائی اور تسبیح اپنی استعمال
کی عطا کی اور دعا فرمائی اور باطن کی نظر اس فقیر کے باطن مین ڈالی یہ ساری ترتیب
آغاز سبق سے تا فراغ حق مین اس فقیر کے تھی **ایضا** فرمایا دوام الذکر ای المحبۃ
لقولہٖ من احبّ شیئًا اکثر ذکرہ لا سیما افضل الاذکار وھو قول لا الہ الا اللہ
یعنے ہمیشہ ذکر کرنا نشان دوستی کا ہے اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول
ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکھتا ہے تو وہ اُسکو بہت یاد کرتا ہے خاصکر بہترین
ذکر اور وہ کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ دعا گو کو اسناد تلقین ذکر کی حضرت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک رکھتا ہے درمیان میرے اور شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ کے

دوام ذکر علامت محبت

تلقین ذکر کا ایک واسطہ ہے اور وہ واسطہ اُنکے خلیفہ شیخ سرث الدین سودنتانسری
قدس اللہ ارواحہما ہین بعد اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز عہد دولت حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اعدا کی تشویش تہی یارون کو طلب کیا اور فرمایا
ارفعوا وارفعوا ایدیکم وقولوا لا الہ الا اللہ یعنے آپنے یارونسے فرمایا تم مربع بیٹہو سیدہے پانؤنکو
بچہاؤ اور بائین پانؤنکو اسپر رکہو اور ہاتہونکو آستین سے کہینچو اور ران پر رکہو اور بائین بات
سے نفی شروع کرو یدہی جانب کو لیجاؤ ساتہہ جہد کے وہان تک کہ سانس یاری
کرے پہر اثبات بائین طرف کرو یارون نے ویساہی کیا پس تشویش اعدا کی مندفع
ہوگئی اور یارون سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلقین ذکر کی ہمکو
اسی طرح کی ہے اور آپ بہی کہتے تہے **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کیا حکمت ہے کہ مونہہ
اور ہاتہہ وقت دعا کے آسمان کی طرف اُٹہاتے ہین جواب فرمایا کہ یہ بات سنت شریف
مین ہے قولہ علیہ الصلوۃ والسلام السماء قبلۃ الدعاء والکعبہ قبلۃ الصلوۃ
یعنے آسمان دعا کا قبلہ ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے

تلقین ذکر

حکمت سر و دست بر آسمان وقت دعا

ختم سورۂ انعام

ایضا فرمایا کہ واسطے کفایت مہمات کے اکتالیس بار سورۂ انعام پڑہین ساری
مہمات کفایت کو پہونچین گے بعد اسکے فرمایا کہ اچہ مین اکتالیس بار اس سورت کو لکہا ہے
اور اُسکی جلد باندہ لی ہے جب کوئی مہم پیش آتی ہے تو اکتالیس آدمیون کو بلاتا ہون یا
دس آدمیون کو تو وہ چار بار پڑہتے ہین وہ مہم کفایت کو پہونچتی ہے پس سورت مبارک

برین قصر آوردند و فرمودند فرزند من این فائدہ و کرد حدیث قلاوہ و دعا و فائدہ سورۂ انعام بنویسد۔

ایضاً شب پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا سحرے کے وقت کندوری مائدہ مین تہوڑی سی چیز تہی ایک عزیز بازار سے ہریسہ لایا تہوڑا تہوڑا ہمراہ یارون کی اُس سے تناول کرا بعد اسکے فرمایا کہ جسوقت مین مکۂ مبارک مین تہا تو ماہ رمضان مین ایک رات سحری کچہ نہی جسسے کہ آج کی رات مین نے پانی پی لیا اور روزے کی نیت کر لی فرادیر کے بعد کسی نے اُس حجرے کا دروازہ ٹہوکا کہ جسمین مین رہتا تہا مین نے دروازہ کہولا تو دیکہا کہ شیخ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ مین سحری کا کہانا اور چند دینار فتوح کے میرے ہاتہ مین دئے مین نے قبول کئے اور حق تعالی کا شکر بجا لایا

ایضاً روز پنجشنبہ پانچوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ رات کو مین چاہتا تہا کہ دوگانہ استحباب بیٹہکر شروع کرون تو مین نے آواز سنی کہ محب باشی و دوگانۂ استحباب چون نشستہ بگزاری یعنے تو محب ہوئے اور دوگانہ استحباب کا بیٹہکر کیون پڑہی مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے شروع کیا بعد اسکے فرمایا کہ مین یہ بہی چاہتا تہا کہ واسطے نفع یارون کے دوگانہ ادا کرون اور دعا کرون مین نے ندا سنی کہ تو دعا یارون کی کرے اور دوگانہ بیٹہکر پڑہے مین اُٹہہ کہڑا ہوا اور مین نے شروع کیا **ایضاً** بروز مذکور بعد ادائے نماز ظہر کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا یارون کو نزدیک بلایا پس ہم نزدیک گئے فرمایا مین چاہتا
تہا کہ صلوۃ ظہر بیٹہکر شروع کرون مین نے دیکہا کہ ایک صوفی آیا سلام کیا اور کہا
کہ مین نے تجہسے کہا ہے کہ تو دس رکعتین پڑہ اور تو پانچ پڑہتا ہے کیونکہ دس رکعتین
بیٹہکر از روے ثواب کے پانچ ہوتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے
صلوۃ القاعد نصف علی صلوۃ القائم یعنے بیٹہکر نماز پڑہنے کا ثواب آدہا ہے
اُس نماز سے جسکو کہڑے ہوکر پڑہین پس مین اُٹہہ کہڑا ہوا مین نے کہڑے ہوکر نماز
شروع کی بعد اسکے فرمایا کہ مین ضعیف ہوگیا ہون اگرچہ مین چاہتا تہا کہ بیٹہکر شروع
کرون حضرت خضر کو مین نے پایا کہ اُنہون نے یہ وعظ کیا وعدہ کیا ہے کہ مین تیرے
یارون سے ملاقات کرونگا پس تمکو چاہیئے کہ تم ہمیشہ پڑہو اور اس بات مین کوشش
کرو کہ کہڑے ہوکر پڑہو **ایضا** فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے
اس سے پہلے صفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انجیل مین پڑہی تہی جب
مین نے اُنکو دیکہا تو اُنپر ایمان لے آیا اور مین نے چند صفتین اور پائین ایک یہ تہی
کہ سبق حلمہ علی جہلہ یعنے سابق ہوا ہے اونکا حلم اُنکے جہل پر بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
مکہ مبارک مین سُنا ہے للجھل معنیان احدھما السفاھۃ والثانی الاختصام
یعنے جہل کے دو معنی ہین ایک تو نادانی دوسری خصومت اگر جہل علم کی ضد پڑے
تو مراد سفاہت ہوتی ہے اور اگر اُسکی ضد حلم پڑے تو خصومت مراد ہوتی ہے اور
اسجگہہ بہی خصومت مراد ہے کیونکہ ضد اُسکے حلم ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

صلوۃ ظہر بیٹہکر پڑہنے سے ثواب کم ہوتا ہے

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

جہل کے دو معنی

وسلم کم خصومت تھے بعد اسکے فرمایا کہ اس جگھہ بھی اگر کوئی خصومت کرتا ہے تو کہتے
ہین کہ جہل چھوڑ یعنے خصومت چھوڑ تبسم فرمایا پس آن امیر روے منیر برین فقیر آوردند
فرمودند فرزند من این فائدہ وہر دو وجہ معنی جہل بنویسید غریب ست کم کسی میداند
من آن طرفہا سماع دارم پس نبشتم

ایضا بیان خوف و رجا

ذکر خوف و رجا کا تھا مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت
بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مریدون مین سے ایک مرید انکے پاس آیا اسنے انکو دیکھا کہ
ایسے موٹے ہوگئے ہین کہ تمام گھر کو بھر دیا ہے پھر بار دیگر آیا تو دیکھا کہ پانی کی طرح
ہوگئے اور پگل گئے ہین یعنے دبلے ہوگئے ہین پس اس مرید نے خادم سے پوچھا کہ
شیخ کا کیا حال ہے خادم نے کہا کہ جسوقت انکو رجا یعنے امیدواری ہوتی ہے تو
پہلی حالت پر ہوجاتے ہین جیسے کہ تونے دیکھی اور جب خوف کرتے ہین تو دوسری
حالت پر ہوجاتے ہین جیسے کہ تونے دیکھی

ایضا شب جمعہ چھٹی ماہ رمضان

کو ہر تراویح مین یعنے چار رکعتون مین دو رکعت نماز پڑھتے تھے ایک عزیز نے پوچھا
کہ یہ کیا نماز ہے فرمایا مین بعد نماز عشا کے آٹھہ رکعتین پڑھتا ہون دو رکعتین حفظ ایمان
کی شب جمعہ مین بعد اسکے فرمایا کہ نماز تسبیح کی وتر پر مقدم رکھتا ہون اس سبب سے
کہ اگر کوئی کاہلی کرے تو نماز تسبیح کو چھوڑ دے اور چلا جائے مکہ مبارک مین بھی نماز تسبیح کو

وتر پر مقدم رکہتے ہین اور خانقاہ شیخ کبیر مین بہی وتر پر مقدم کرتے ہین بعد اسکے فرمایا
کہ ماہ رمضان مین بعد وتر کے دو رکعتیں مروی ہیں اُنکو پڑہین تواب بہت ہے دونو
رکعتون مین فاتحہ اور اخلاص تین بار پڑہین اور یہ مخدوم کا معمول ہے پہر طرف اس
فقیر کے متوجہ ہوئے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو کام آئے گا اور اسی
شب مذکور مین اُن یارون کو جو کہ خدمت مین معتکف ہوئی امیدوار کیا کہ اس شب
قدر مین تم بہی میرے ساتہہ ہوگے اور جو اصحاب کہ میرے ساتہہ معتکف ہین اُنکے واسطے
مخصوص دعا کرونگا اور شب قدر کے خرقے پہناؤنگا جیسے کہ ہر سال پہناتا ہون اور
واسطے جملہ مسلمانون کے بہی دعا کرونگا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو کو شب قدر میراث سے
پہونچی ہے مع جملہ اجداد کے تا امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ تا حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والد دعاگو کے چہوٹے تہے اور اُنکے برادران دیگر اُنسے بڑے تہے یہ
نعمت اُنہین کو پہونچی اور اُنسے مجہکو پہونچی دیکہئے مجہسے کس کو پہونچتی ہے بڑے کو یا چہوٹے
کو بعد اسکے فرمایا کہ مین ایک رات ماہ رمضان کی راتون سے سو گیا اور وہ شب قدر
تہی اور مجہے اُسکی خبر نہ تہی مخدوم والد دامت برکاتہ آئے مجہکو جگا دیا اور وہ شب قدر
ہے جب مین بیدار ہوگیا تو شب قدر طالع ہو رہی ہے مین نے سوچا کہ اگر میں وضو
کرونگا تو شاید وہ وقت مخصوص گزر جائیگا مین نے تیمم کر لیا اور دعا مین مشغول ہوگیا
بعد اسکے فرمایا کہ شب قدر کی دو علامتین ہین ایک یہ ہے کہ اُس رات مین اول
رات سے آخر رات تک کتا آواز نہین کرتا ہے دوسرے یہ ہے کہ قطرات باران کے

حضرت مخدوم رضی اللہ عنہ کو شب قدر میں اٹھا دینا

علامات شب قدر

ہوتے ہین اور ہوا نہ سرد ہوتی ہے نہ گرم خنک ہوتی ہے اور علامت یہ ہے کہ اگر کسی کی
وہ آنکھہ ہووے تو ساری موجودات سجدہ کرتی ہے مناسب اسکے حکایت بیان
فرمائی کہ مین بماہ رمضان مسجد مین معتکف تہا مین نے دیکھا کہ مسجد کے دیوارین سجدے
مین ہوگئین اور چہت ویسا ہی برقرار تہا۔

شب مذکور شب جمعہ

مین بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز جمشید نام نے مخدوم کے مریدون مین
سے ایک حدیث لکہکر غیر کے ہاتہہ بہیجی تہی اُسکو خدمت مین عرض کرتے تہے اور یہہ
لکہا تہا کہ یہ بندہ اربعین ماہ رجب مین معتکف تہا کبہی ایک سیر طعام کبہی آدہ سیر اور
کبہی وانگ سیر کہاتا تہا اور کبہی فاقہ کرتا تہا کچہہ فتح باب نہوا جواب فرمایا کہ جو کوئی اربعین
یعنے چلہ یا کوئی طاعت واسطے فتح باب کے کرتا ہے لا یفلح ولا تفتح لہ الباب قط
یعنی وہ رستگار نہین ہوتا ہے اور نہ کبہی اُسکے واسطے دروازہ کہولا جاتا ہے اسلیئے
کہ اُسنے خاص خدا کے واسطے نہ کی پس آدمی کو چاہیئے کہ جو کوئی طاعت کرے تو واسطے
تزکیۂ نفس و تصفیۂ قلب کی کرے تو وہ خاص واسطے خدائے عز وجل کے ہے جب تک
کہ نفس اوصاف ذمیمہ سے پاک نہو جائیگا ہرگز خالص واسطے خدا کے نہو گی۔

روز شنبہ ساتوین ماہ رمضان وقت اشراق

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا چند نفر دانشمند شہر سے آئے اور شرف قدمبوسی
حاصل کیا اور ختم تراویح کا پوچہا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا ایک قوم کے ساتہہ

کیا تو اُس شخص کے گردن سے اور اُس قوم سے سنت ساقط ہو گئی پہر اگر دوسرا ختم شروع کرے اور دوسری قوم اُسکی مقتدی ہو تو ختم تراویح کا اُنکی گردن سے ساقط ہو گا یا نہین اور ختم ثانی واسطے امام کے مستحب ہو گا جواب فرمایا کہ ساقط ہو گا اور وہ سنت ہے وقراءة المقتدی قراءة المقتدی پس ساقط ہو گا اور اِس سب پر روایت و سماعت ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکہ و مدینہ مبارک مین بہی ایسا ہی کرتے ہین بعض دانشمندون سے جو کہ سالک ہوئے ہین ہمکو سماع ہے کہ اگر کوئی جسکی عمر چالیس برس سے کم ہو سلوک طریقت مین مشغول ہو گا تو فتح باب ہو جائیگا ورنہ نہو گا جواب فرمایا اکثر یہی ہیکہ چالیس برس کے اندر فتح باب ہو جاتا ہے وللاکثر حکم الکل لیکن چالیس برس سے زیادہ مین بہی بعض نادر کو ہو جاتا ہے۔

ایضا سردی مین تیمم کرنا

ہوا سرد تہی فرمایا فتاوی مین ہے یجوز التیمم فی البرد علی قول ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ وعلیہ الفتوی یعنے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر سردی مین تیمم درست ہے اور فتوی اسی قول پر ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من فائدہ ختم تراویح و فائدہ فتح باب و تیمم سردی جملہ بنویسید غریب است کار خواہد آمد تراو یاران تراپس نشستم۔

روز مذکور ساتوین ماہ رمضان کی شب

کو خدمت مین حاضر تہا اس فقیر کو سبق پڑہنے مین جہد بہت کیا اور فرمایا فرزند

من سبق پڑہ اسلئے کہ شنبے کا دن ہے نباید کہ فوت ہوجاے آور یہ حدیث فرمائی جو کہ
صحاح سے ہے فَوْتُ السَّبْتِ فَوْتُ السِّتِّ یعنے فوت شنبے کا فوت ہے چہہ دن کا
بعد اسکے فرمایا کہ اُس طرف مین نے اس حدیث کے عجب معنی سُنے ہین کہ ہرگز ہندوستان
مین نہ سنی تہی یعنے جو کوئی شنبے کے دن فوت کریگا تو چہہ دن نہوگا پانچ دن ہوگا اور
جمعے کے دن سبق نہین ہے یہ معنی نہین ہین کہ سارے چہہ دن چلے جائنگے معنی
اس حدیث شریف کے یہ ہین پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من اس حدیث کے معنے جو مین نے کہے لکہہ لو غریب ہین اور سبق پڑہو پس
اس فقیر نے سبق شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ بعد تحقیق ایمان و تصحیح توبہ کے مرید کو چاہیے
کہ دائم الوضو رہے اور پانچون وقت کی نماز جماعت کے ساتہہ پڑہے اور حفاظت رکہے
تاکہ کوئی نماز فوت نہو جائے اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے حافظوا علے الصلوات
یعنے تم محافظت کرو نمازون پر بلکہ جب نماز پڑہ چکے تو دوسری نماز کا منتظر رہے المنتظر
للصلوۃ فی الصلوۃ یعنی منتظر نماز کا عین نماز مین ہے اور جب نماز پڑہ چکے تو اور نماز
کا انتظار کرے اور جو ورد کہ اپنے اندازے کے موافق خود پر مقرر کرلیا ہے اسمین مشغول
ہو اور وہ قرآن شریف کی تلاوت ہے اور نفل نماز ہے اسلئے کہ کہا ہے کہ اگر تو چاہتا ہے
کہ حق تعالی تیرے ساتہہ بات کرے تو تو قرآن پڑہ اور اگر چاہتا ہے کہ تو اللہ تعالی سے
بات کرے تو تو نماز پڑہ اور اخلاص اُسمین نگاہ رکہہ نماز دوسرون کے واسطے مت پڑہ
اور قرآن شریف دوسرون کے واسطے مت پڑہ باطن کی طہارت کو ظاہر کی طہارت

روز شنبہ سبق فوت نکرے

منتظر نماز در نماز

کے ساتھ یار کریہ سب جو مین نے کہا کچھ فائدہ نہین رکھتا ہے جب تک کہ پہلے اوصاف
ذمیمہ کو نہ چھوڑے جیسے غل و غش و غضب و حسد و حقد و بغض و کینہ و حرص و رغبت
و کبر و منزلت و جاہ و قبول خلق اور اُنکا تعریف کرنا اور عُجب و ریاء و ہوا و جفا و شرک خفی
یہ سب بیس چیزین ہین کہ یہ اوصاف بمنزلۂ طہارت کے ہین واسطے نماز کے جیسے کہ نماز
بغیر طہارت ظاہر کے درست نہین ہوتی ہے تو سلوک کہ باطن کی نماز ہے بے طہارت
باطن کے درست نہوگا یہ ساری ترتیب آغاز سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کی ہی

اوصاف ذمیمہ

ایضاً ذکر مُردون کا نکلا

فرمایا کہ حدیث صحاح مین ہے قال علیہ الصلوٰۃ والسلام من قال لا الہ الا اللہ
مأتہ الف مرۃ وجعل الثواب للمیت غفر لہ وان کان موجبا للعقوبۃ یعنے
جو کوئی لا الہ الا اللہ کو ایک لاکھ بار کہے اور اُسکا ثواب میت کو بخشے تو وہ میت بخشا جائے
اگرچہ عقوبت کے لائق ہی کیون نہو ایک عزیز نے پوچھا کہ مجلس واحد شرط ہے فرمایا کہ مجلس
واحد شرط نہین ہے فرمایا مین نے مکۂ مبارک مین دیکھا ہے کہ ایک سو تسبیح ہزار ہزار
مہری کی صندوق مین رکھی ہین سو آدمیون کو دیتے ہین فی الحال ایک لاکھ تمام ہوجاتا
ہے اور میت کو بخشدیتے ہین پھر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند
من یہ حدیث ملفوظ مین لکھ لو غریب ہے پس مین نے لکھ لی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے برادرم
محمد حاجی کی نیت سے کہا اُسکو بخشدیا اور فرمایا کہ کوئی اُسکے رشتہ دارون مین سے حاضر
ہے ایک عزیز نے کہا کہ اُسکا بھتیجا حاضر ہے اُسکو بلایا اور کہا کہ مین تمکو بشارت دیتا ہون

ذکر لا الہ الا اللہ برائے میت

کہ اُسکو بخشدیا اُسنے قدمبوسی کی اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچھا کہ مُردان کا حال کس
طرح ہے فرمایا مین ہر روز چاہتا ہون کہ اُسکی نیت سے کہون نہین کہہ سکتا ہون لیکن
ان شاء اللہ تعالی کہونگا خان زادہ سلطان شاہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ واسطے
سلطان محمد کے بخشش مانگی ایک دانشمند خدمت مین حاضر تہا کہا کہ اپنے والد خان جہان
کے واسطے بہی کہہ فرمایا کہ مین کون ہون کہ دعا کرون لیکن مین واسطے زیارت خان
کے گیا تہا بخشش مانگی اُسکی عاقبت بخیر ہوئی سلطان کی زیارت کے واسطے نہین
گیا ان شاء اللہ تعالی اُسکی بخشش بہی مانگونگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاء خدا مین بعض
کو دل کی آنکہہ سے رؤیت ہے مشائخ جو کہ واصلین سے ہین نماز فرض و نفل مین
اللہ تعالی کو دل کی آنکہہ سے دیکہتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ عین ذات دیکہتے ہین۔
جواب فرمایا بالقسم واللہ عین ذات دیکہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ یہ مرتبہ جب حاصل ہوتا ہے
کہ یہ شرط حاصل ہو جائے جو کہ مشائخ صوفیہ نے کہی ہے کہ الطہارۃ فصل و الصلوۃ
وصل فمن لم ینفصل فی الوضوء عن الکونین لم یتصل فی الصلوۃ الی صاحب
الکونین یعنے طہارت جدا ہونا ہے اور نماز ملنا ہے سو جو شخص کہ وضو مین دنیا و
آخرت سے جدا نہوگا تو وہ نماز مین ہرگز طرف مالک دو نو جہان کے نہ پہونچیگا مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ قطب عالم رکن الحق والدین قدس اللہ
روحہ شروع حال مین وضو کرتے تہے جب فارغ ہوئے تو الحمد للہ کہا خادم نزدیک
جد مادر شیخ کے گیا کہا کہ آج بعد وضو کے شیخ رکن الحق والدین نے الحمد للہ کہا جو دعا مین

شیخ رکن الدین قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

کہ آئے ہین اُنکو نہین پڑہا وہ نزدیک شیخ کے آئے اور واقعہ حال پوچہا شیخ نے کہا کہ
آج وضو مین دنیا و آخرت دل مین نہین گزرے مین نے جانا کہ آج میرا وصال
ہوگا اس جہت سے مین نے الحمدللہ کہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست **ایضا** فرمایا کہ صفت سالک کی
ناطق و ساکت و غائب و حاضر و موجود و مفقود ہے حال واحد مین شخص واحد
مین یہ صفت کیونکر درست ہوگی فرمایا کہ ناطق بحق اور ساکت غیر حق سے غائب
خلق سے اور حاضر ساتہہ حق کے اور موجود ساتہہ وجود خالق کے اور مفقود و معدوم
خود سے **ہ** غائب ز خود و بدوست باقی ؛ این طرفہ کہ نیستند و ہستند ؛
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مخدوم والد دامت
برکاتہ مین ایک مسافر سیّاح مہمان ہوا اُچہ مین تین خانقاہین ہین ایک تو والد کی
دوسری شیخ جمال الدین کی تیسری خانقاہ گازرونیون کی پس اُس سیاح نے
والد سے کہا سید جید مین نے تمہاری اچہ مین ایک شخص جمال الدین نام دیکہا مین نے
اتنی سیاحی کی مثل اُسکے نہین دیکہا ظاہر با خلق بشاشت نمودن و باطن با حق
بودن یعنی ظاہر مین تو خلق سے بشاشت کرنا بکشادہ پیشانی پیش آنا اور باطن
مین حق کے ساتہہ ہونا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے مکہ مبارک مین مشائخ کبار سے سُنا ہے
کہ شیخ جمال الدین کی زمانے مین مثل اُنکے کوئی دوسرا اُنکے مرتبے کا نہ تہا۔

صفت سالک

فضیلت شیخ جمال الدین قدس سرہ

معنی شیخ

ایضاً ایک عزیز نے پوچھا کہ شیخ کس کو کہتے ہین جواب فرمایا الشیخ ھو العالم بالعلوم الثلثہ علم الشریعۃ و علم الطریقہ و علم الحقیقہ و ان تعلقہ و یعتقدہ بعض علماء زمانہ والشیخ ھو الذی یحیے و یمیت یعنے شیخ اُس شخص کو کہتے ہین کہ اُسکے واسطے تین چیزین ہون ایک تو یہ ہے کہ وہ تین علمون کا عالم ہو علم شریعت و علم طریقت و علم حقیقت دوسری چیز یہ ہے کہ بعض علما اُسکے زمانے کے اُس سے تعلق کرین اور اُسکے معتقد ہون تیسری چیز یہ ہے کہ وہ زندہ کرے اور مارے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن ملتان مین خانقاہ شیخ کبیر کے جوار مین بعہد شیخ عارف صدر الحق والدین قدس اللہ روحہا ایک بیوہ عورت کا لڑکا مرگیا وہ بڑہیا زار زار روتی تہی شیخ نزدیک اُس جوان کے آئے اُسکا ہاتہہ پکڑکے بٹہا دیا وہ زندہ ہوگیا اُس جوان نے کہا کہ مین مرگیا تہا اور مین نے سکرات موت کے چکہے یہ سر ہے اس معنی کا کہ الشیخ یحیے و یمیت ایک عزیز نے پوچھا کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احیاء و اماتت یعنی جلانا مارنا کیا ہے جواب فرمایا کہ معدود جیسا کہ عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے کہ جس زمانے مین آپنے مکہ مبارک سے ہجرت فرمائی مدینے مین تشریف لائے امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپکے ہمراہ تہے جو لوگ توانگرون مین سے آپکے معتقد تہے اُن سب نے آپکے واسطے مہمان خانہ آراستہ کیا یہ عبد اللہ انصاری فقیر تہے اُنہون نے اپنے فقیری کے سبب سے کہا کہ ہم بہی کچہہ کرین ایک بکری تہی اُسکو ذبح کر ڈالا اور مہمان خانہ درست کیا اور دروازے کے آگے واسطے

اونٹ کے گہاس رکہا کہ شاید اس درویش کے گہر مین نزول فرمائین آپنے شتر مبارک
کو اُنکے گہر کے دروازے مین اوتارا اور خود اندر تشریف لے گئے عبد اللہ انصاری نے
جان پائی اسلئے کہ اول قدم مبارک مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجہہ درویش کے
گہر مین آیا بکری ذبح کی ہوئی کا کہانا موجود تہا وہی آگے لے آئے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ کہانے مین ہاتہہ ڈالین کہ جبریل علیہ السلام اللہ تعالی کا حکم
لائے کہ تم کہانے مین ہاتہہ مت ڈالو یہانتک کہ عبد اللہ انصاری کے لڑکے تمہارے
ساتہہ نہ کہائین عبد اللہ نے اُنکو طلب کیا بی بی سے پوچہا کہ لڑکے کہان گئے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا ہے کہ تم کہانا مت کہاؤ یہانتک کہ وہ حاضر نہ ہوجائین
اون لڑکونکا واقعہ حال یہ تہا کہ جسوقت اُنہون نے اُس بکری کا ذبح ہونا دیکہا
تہا تو بڑے بہائی نے نادانی سے چہوٹے بہائی کو ذبح کرڈالا جب وہ مرگیا تو اس
بڑے بہائی نے اپنے تئین اوپر سے نیچے گرا دیا گردن تن سے جدا ہو گئی یہ بہی مرگیا
جسوقت عبد اللہ کی بی بی نے یہ ماجرا دیکہا تو اُنکو کپڑے سے ڈہانکدیا اسلئے کہ آج
شادی ہے اگر مین رُوونگی تو غم پیدا ہوگا اور اپنے جی مین کہا کہ نعمت غم سے بدل
جائے گی جب عبد اللہ نے طلب کیا تو وہ بی بی اُنکو لڑکونکے نزدیک لے گئین کپڑا
اُنکے اوپر سے دور کر دیا جسوقت عبد اللہ نے دیکہا تو کہا کہ مین کیونکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہون شادی کا دن ہے غم پیدا ہوجائیگا نہ کہا یہ عرض کیا کہ وہ کسی
جگہہ کہیلنے کو گئے ہونگے آپنے چاہا کہ کہانے کی طرف ہاتہہ لیجائین پہر حکم آیا کہ تم مت کہاؤ

جب تک کہ وہ حاضر نہ ہوجائین پہر ہاتہہ کہانے سے کہینچ لیا فرمایا کہ عبد اللہ حکم نہین ہے یہ بیٹے
کیونکر کہاؤن وہ جہان کہین ہون اُنکو ڈہونڈ کر لے آ جب عبد اللہ نے ایسا دیکہا تو واقعہ حال
بیان کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک اُن لڑکونکے تشریف لائے اور اپنا
دست مبارک اُنکے حلق کے نیچے لیگئے ہاتہہ پکڑا اٹہادیا دونو زندہ ہوگئے اور آپ کے ساتہہ
کہانا کہایا غم شادی سے بدل ہوگیا یہ ہے احیاء اماتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
بعد اسکے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود قوت کے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام
کی رعایت کو نگاہ رکہتے تہے کیونکہ حضرت عیسی علیہ السلام مردے کو زندہ کرتے ایک
معجزہ اُنکے معجزون سے یہ تہا یحیی الموتی باذن اللہ یعنے وہ اللہ تعالی کے حکم سے
مردے کو زندہ کرتے تہے اور اسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام کی رعایت کو بہی نگاہ
رکہتے تہے جبکہ یارون نے پوچہا کہ جن وشیاطین اُنکے زیر فرمان تہے تو آپ نے فرمایا
کہ برادرم سلیمان نے کہا ہے رب ھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنے
اے میرے رب تو مجہے ایسا ملک دے کہ میرے بعد کسی کے واسطے لائق نہو ایک عزیز
نے پوچہا کہ یہ تو حسد ہے فرمایا حسد نہین ہے حسد تو وہ ہوتا ہے کہ مثل ہوس سوے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ گفتم بنویسید غریب ست نبشتم

ایضا اللہ سبحانہ بعض اولیا رضی اللہ عنہم سے بات کرتا ہے

فرمایا کہ حق تعالی بعض اولیا سے بات کرتا ہے خلق صوت ہوجاتا ہے اُسکے ساتہہ بات
کرتا ہے جیسے کہ موسی علیہ السلام سے اور اور پیغمبرون سے باتین کی ہین اللہ تعالی کا

قول پاک ہے وکلم اللہ موسی تکلیما یعنے اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام سے باتین
کین اولیاء کرام سے اس طور پر بات کرتا ہے کہ ھذا افعل وھذا لاتفعل یعنے یہ کر
اور یہ مت کر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن شیخ جمال الدین اور
عمر غوری جو کہ حرم شیخ مین آرام کئے ہوئے ہین دونو ایک جگہہ تہے جبکہ تغلق نے مولانا
علم الدین کو ملتان مین شیخ کیا اور شیخ رکن الدین کو اس جگہہ بلایا تو عمر غوری ملتان
سے اُچہ مین چلے گئے اسلیئے کہ اسنے شیخ رکن الدین کی مخالفت کی ہے شیخ اسجگہہ نہین
ہین تو مین اسجگہہ ملتان مین کیا کرون **ایضا** ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کوئی شخص
صلاحیت مین ہو اور کسی شیخ سے پیوند نکرے تو یہ بات کیسی ہے یہ معنی ہاتہہ آئین یا
نہین جواب فرمایا کہ نہین ہاتہہ آئین شیخ چاہیئے کہ خود کو اُسکی کنف حمایت مین ڈالے
اور اُسکی صحبت کرے راہ امن وخوف کی دریافت کرے مگر وہ آدمی کہ مجتہد کامل ہو
جیسے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کہ کمال نعمت اللہ تعالی کی طرف سے اُنمین تہی
ایضا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی شخص کو شیخ کامل قبول کرلے تو مقبول ہوجائیگا
اور مردود نہوگا فرمایا کہ مقبول ہوجائیگا لیکن خوف مین رہنا چاہیئے اور یہ بیت پڑہی

بیت از ہیبت آن دو راہ خون شد دل من ؛ بود منزل امن ؛

ایضا اسدن یعنے **ساتوین ماہ رمضان** مین بندہ خدمت مین حاضر تہا مولانا
تاج الدین محمد مفتی دام فتواہ نے مخدوم سے گزارش کی کہا کہ سید علاء الدین نے فوائد
مخدوم سے جمع کیا ہے روے مبارک طرف بندے کے لائے پوچہا کہ فرزند من تو نے

پیر کامل صحبت درکار ہے

کسقدر ملفوظ جمع کیا ہے مین نے عرض کیا کہ ایک جلد ضخیم ہو گی فرمایا کہ بہت ہو گیا ہے
تجھے چاہیئے کہ میرے مریدون اور معتقدون سے اصحاب دول کو پہونچائے تقصیر
نہ کرے تا کہ جن لوگون نے میری صحبت نہین کی ہے اُنکو یہی کافی ہو جائیگا تو نے بہت
زحمت دیکھی ہے خدا تجھپر رحمت کرے راحت سے بدل ہو گی کیونکہ تو نے دعا گو سے
فوائد وارشاد کو لیا ہے اور سلوک مین امن وخوف کی راہ کو دریافت کر لیا ہے اور
تو سالک ہو گیا ہے اور تو نے صحبت کی ملازمت کی ہے امن کی راہ کو اختیار کیا ہے
خوف کے رستے کو چھوڑا ہے اور ہاتھ اُٹھائے اور بہت سی دعائین کین کہ مین شرمندہ
ہو گیا وَاَنْ تُنَوِّرَ قَلْبَہٗ بنور معرفتک الٰہی اِجْعَلْ وَلَدِیَ المعنویّ سبل
علاء الدین من المفردین لدیک والواصلین الیک وَاَنْ تُحْلِمَ اَمْرَہٗ
بالایمان وَاَنْ تَجْعَلَ عاقبتہٗ بالخیر وَاَن تَجْعَلَہٗ للمتقین اماما واَنْ تَجْعَلَہٗ
محبوبا فی قلوب اھل الایمان فی الاھل وَاَنْ تَقْضِیَ حوائجہٗ وان تُحَصِّلَ
مقصودہٗ بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا بعد اسکے فرمایا کہ جن لوگون نے
اس دعا گو سے بیعت کی ہے اُنکو اور اور خلق کو واجب ہوا کہ نزدیک تیرے آئین اور
فتوح لائین اور تکبر نہ کرین اور فوائد حاصل کرین پس تو اُنکو ارشاد کرے بعض سے مین کہونگا اور بعض سے
مین نے مجلس ہی مین کہدیا ہے کہ تیرے پاس آئین اور فتوح لائین گویا وہ میرے
پاس آئے بعد اسکے فرمایا کہ اگر کوئی مزاحم ہوئے تو میری طرف سے خرقہ پہنانا اور
مین نے تجھکو وکیل کیا اس واقعے کی مبارکی کو یاران بزرگ جانتے ہین پس مین نے

قدمبوسی کی اور مین اپنے جی مین سوچا کہ مین کیا اُسکے لائق ہون لیکن بسبب ملفوظ
جمع کرنے کے نعمت پہونچی والسد مین نے خود نہین طلب کی ہے اُنہون نے خود ساتہہ
اس تربیت کے فرمایا جو کہ مذکور ہوا مین نے اسکا بیان اس جہت سے کیا کہ لوگ
گمان نکرین کہ شاید مین نے طلب کی ہے **ع** چہ کند بندہ کہ گردن نہند فرمان را
ایضا فرمایا کہ دعاگو جمعے کے دن دوسرے خطبے مین نماز پڑہتا ہے اس جہت سے
کہ نام سلاطین کا کان مین نہ پڑے بعد اسکے فرمایا کہ یہ بات فتاوی کامل مین ہے ادا
خطب الخطیب خطبۃ ثانیۃ یجوزان یذکر اللہ او یسبح او یصلی صلوۃ
حتی لا یسمع ذکر الظلمۃ لانہم یوصفون بخلاف اوصافہم یعنے جسوقت
خطیب دوسرا خطبہ پڑہے تو ذکر اللہ کرنا یا تسبیح کرنا یا نماز پڑہنا درست ہے علت
یہ ہے کہ ظالمون کا ذکر نہ سُنا جائے کیونکہ وہ بخلاف اُنکے اوصاف کے صفت کئے
جاتی ہین جو کہ اُنمین نہین ہین بعد اسکے فرمایا یہ بہی فتاوی کامل مین ہے لو قال
رجل لسلاطین زماننا عادل کفر والاصح انہ لا یکفر لانہ عدل فی
عمرہ مرۃ واحدۃ ولو قال علی الاطلاق کفر اتفاقا یعنے اگر کسی آدمی نے ہمارے
زمانے کے بادشاہون کو عادل کہا تو وہ شخص کافر ہوگیا صحیح تر یہ ہے کہ وہ کافر
نہوگا اسلئے کہ اُسنے اپنی عمر مین ایکبار عدل کیا ہو اور اگر اُسنے مطلق کہا ہے کہ وہ
عادل ہے کسی وقت اُسنے ظلم نہین کیا ہے تو باتفاق کافر ہوجائیگا **ایضا** فرمایا
کہ موسے بند ابریشم اور جور یعنے جوڑے مین نماز مکروہ ہے اسکے ساتہہ قبول نہوگی

خطبۂ ثانی مین وقت ذکر سلاطین کے ذکر یا نماز پڑہنا درست ہے

[illegible]

ولیکن روا ہوگی بایں جہت کہ اُسکی گردن سے نماز ساقط ہوجائےگی فرشتے گناہ لکہین گے **ایضا** فرمایا کہ اگر کوئی مکلف ساری رات بیدار رہے تو اُسنے ترک سنت کیا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول تو یہ ہے کہ اما اصلے وانام یعنے مین نماز پڑہتا ہون اور سوتا ہون۔

اتوار کے دن آٹہوین تاریخ ماہ مبارک رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعا گواس سے پہلے بسبب ضعف کے بعض نوافل بیٹہکر پڑہتا تہا اسوقت مین کہڑے ہوکر پڑہتا ہون اسلئے کہ فضیلت کے دن ہین بعد اسکے فرمایا کہ تضعیف عمل کی یعنے بڑہنا عمل کا تین چیز مین ہے ایک تو مکان مین جیسے خانۂ کعبہ اور مسجدین دوسرے زمان مین جیسے ماہ رمضان اور مواسم دیگر تیسرے نسب مین جیسے شریف لوگ یعنے سادات انمین بہی تضعیف عمل کی ہے اور بہت فضیلت ہے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یضاعف لمن یشاء

ایضا فضیلت سورۂ ملک

میت غائب کی خبر پہونچے سورۂ ملک پڑہے ہمراہ یارون کے واسطے آسانی سوال قبر کے اور ثواب اُس میت کو بخشا اور یہ حدیث شریف فرمائی من مات غریبا فقد مات شہیدا حدیث صحاح کی ہے یعنے جو شخص کہ مرے غربت یعنے مسافرت مین تو مقرر وہ شہید مرا یعنے شہیدونکا درجہ اُسکو دینگے اسی درمیان مین ایک قلندر پہونچا قدمبوسی کی اور یہ کہا کہ مدت پندرہ سال کی ہے کہ مین عالم جہ مپوشی مین ہون

یعنے پندرہ برس سے چمڑا پہنتا ہون اسوقت مین توبہ کرتا ہون اور مرید ہوتا ہون
اور چمڑا اوتارتا ہون صوفی ہوتا ہون صوفیون کے کپڑون کا التماس رکہتا ہون
فرمایا مبارک ہو دستی اُسکو مرید کیا اور فرمایا کہ چمڑا مست آتار یہانتک کہ کپڑے پیدا
ہون کیونکہ بعض اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے پہر روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من فائدہ تضعیف عمل کا اور حدیث غریب کی
لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ فرزند من سبق پڑہو مین نے قدمبوسی کی اور شروع کیا بات
صفت سالک مین تہی کہ ابتدا سلوک کی بیداری ہے ظاہرا و باطنا جسوقت مرید نیند
سے جاگے تو طہارت پاک بجا لائے اور دو رکعت تحیت طہارت کی ادا کرے جب
صبح نکلے تو دو رکعت سنت وقت کی پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے قل
یا ایہا الکافرون اور دوسری مین بعد فاتحہ کے اخلاص پڑہے اسلئے کہ حضور
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے بعد اسکے ستر بار اس طور پر استغفار کرے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ و اسألہ التوبۃ
اور سو بار تسبیح و تحمید و تہلیل و تکبیر کہے جیسے کہ دعا گو کہتا ہے اللہم انی اسألک
رحمۃ من عندک تہدی بہا قلبی یہانتک کہ اللہم زدنی نورا و اعطنی
نورا و اجعل لی نورا قوت القلوب مین اس طرح لایا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے اسکے پڑہنے مین ملازمت فرمائی ہے بعد اسکے فرض نماز صبح کی
ادا کرے اور اسمین کوشش کرے کہ بحضور دل پڑہے اور جب سلام پہیرے تو یہ

صفت سالک

کہے اللھم انت السلام نا دادا الجلال والاکرام بعد اسکے اُن دعاؤن مین مشغول ہو جو کہ آئی ہین جسقدر کہ مداومت کر سکے اپنا ورد کرے اور ہر دم استغفار کرتا رہے اور توبہ از سر نو کرے اور واسطے گزری ہوئی عمر کے بخشش مانگے اور زیادہ بات نہ کرے مگر نیک بات کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے اور صلاح مسلمانونکی دعا مانگے یا وہ بات کہے کہ جسمین مسلمان بھائی کا نفع ہو یا کوئی بات علم کی کہے اور جہانتک ہو سکے جس حال مین کہ ہو قبلے کی طرف مونہہ کر کے بیٹھے اگر کسی صاحب دل کی زیارت یا کسی پیر کی صحبت یا کسی عالم ربانی کی مجالست کرے تو یہ اُس سے بہتر و فاضلتر ہے کہ مصلے پر اوراد مین مشغول ہو کیونکہ اوراد ذکر کی یاد دہی کرتے ہین اور صحبت مذکور کو یاد دلاتی ہے اگر ایسی باتین میسر نہون تو اسوقت مسجد جماعت مین مصلے پر بیٹھنا یا خلوت مین اللہ تعالی کے ذکر مین مشغول ہونا بہتر ہے اور جسوقت سورج نکل آئے تو بعد طلوع آفتاب کے اشراق کی دو رکعت نماز پڑہنے مین بہت فضیلت ہے اور جسوقت آفتاب بلند ہو جائے تو چاشت کی نماز ادا کرے چنانچہ یہ نماز سنت ہے یہ ساری ترتیب حق مین اس فقیر کے تہی یہانتک کہ مین سبق سے فارغ ہوا۔

نوین تاریخ ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے یارون مین سے دعا سے فتح باب کا التماس کیا اس سے پہلے بھی بارہا التماس کرتا تہا فرمایا کہ جب تک علائق کا انقطاع

[illegible]

نہو جائیگا تب تک فتح باب نہوگا **ایضا** فرمایا کہ اولیاے خدا یتعالی کسیہ آدمی سے اور
کسی چیز سے نہین ڈرتے ہین مگر خداے عزوجل سے اللہ سبحانہ فرماتا ہے یخشونہ ولا
یخشون احدا الا اللہ یہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفت مین ہے اگر کہین کہ یسجون
رحمتہ ویخشون عذابہ کس کی صفت ہے تو جواب دینگے تفسیر مین ہے کہ یہ عامۂ
مومنین کی صفت ہے **ایضا** فرمایا کہ جاہل ہرگز شیخ نہین ہوتا ہے اے تم کہانی
تاکہ تم یقین کرو بعد اسکے فرمایا کہ شیخ شیوخ شہاب الدین رضی اللہ عنہ نے اپنے مریدونکو
وصیت فرمائی ہے کہ لا تکونوا من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص الدین وقطاع
الطریق علی المسلمین یعنے تم جاہل صوفیون سے مت ہوؤ اسلئے کہ وہ دین کے چور اور
مسلمانونکے رہزن ہین **ایضا** فرمایا کہ فتاوی کامل مین ہے یکرہ الصلوۃ اذا
حرکت الریح الرجل والا لا یکرہ یعنے نماز مکروہ ہے جسوقت کہ ہوا آدمی کو ہلادے ورنہ
مکروہ نہین ہے **ایضا** ایک شخص چھینکا جواب دیا اور فرمایا کہ الحمد للہ علی
کل حال کہین عوارف مین ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ جسوقت کل حال کہے گا تو شر
بھی داخل ہوجائیگا جواب فرمایا کہ مین نے دو وجہین سنی ہین ایک وجہ یہہ ہے کہ
حال شر مین امہلنی وما اہلکنی یعنے حالت شر مین حمد اسپر ہے کہ اُسنے مجھے مہلت
دی اور مجھے ہلاک نہین کیا دوسری وجہ یہہ ہے علی کل حال من النعم والحمد
بمقابلتہ یعنے حمد بمقابلۂ نعمت ہے پس دونو طریق پر الحمد للہ علی کل حال کہنا روا
ہوگا **ایضا** ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر کوئی بغیر تکیہ لگائے بیٹھا ہوا سو گیا تو اُسکا وضو

اولیاء اللہ سوا خدا کے کسی سے نہیں ڈرتے

وصیت شیخ شیوخ رضی اللہ عنہ

ٹوٹے گا یا نہین جواب فرمایا کہ اگر مقعد زمین پر چپکی ہوئی ہے تو وضو اُسکا درست ہے
ورنہ ٹوٹ جائیگا صحیح روایت یہی ہے بعد اسکے فرمایا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے
قول پر وتر ایک رکعت ہی ہے اور قنوت نہین پڑہتے ہین مگر نصف رمضان مین
اور فجر مین تو سب وقت پڑہتے ہین اور ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہین پہر روی مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من مسئلہ ریح اور دونو وجہین حمد چہینک کے
اور وضو ٹوٹنے کا مسئلہ سب کو لکہہ لو **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ عالی ہمت ہو
خدا یتعالی سے سوائے اُسکے اور کو طلب نہ کرے مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ سند مین ایک عورت ولیہ تہی مکاشفہ رکہتی تہی بارہا میری زیارت کو آتی تہی
اور کہتی کہ دعا کرو بہشت و عرش و کرسی وغیرہ کا تماشا دکہاتے ہین مین کہا کرونگی
مجہسے دور کرے مین تو اُسکی شیفتہ ہون سندی زبان مین کہتی تہی جسوقت اوسنے
انتقال کیا تو اُسنے اپنی چادر و مصلا نزدیک دعاگو کے بہیجدی مین نے اُس چادر
کے خرقے بنائے اور یارون کو پہنائے اور مصلا لڑکونکی مان کے پاس ہے یہ بیت
پڑہی **بیت** آن زن کہ باز ہزار مرد ست توئی ہا وآن مرد کہ از زنے بخجل ماندہ
منم ہا بعد اسکے فرمایا کہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ نے یہ بیت حق مین رابعہ رضی اللہ
تعالی عنہا نے کہی تہی جسوقت کہ اُنسے سوال کیا تو جواب دیا منجملہ اُن سوالونکے ایک یہ تہا
قولہ رابعہ نے بایزید سے پوچہا کہ اگر پہونچے تو تم کیا کرو بایزید نے فرمایا کہ مین کہا لون
اور اگر نہ پہونچے تو صبر کرون پہر بایزید نے رابعہ سے پوچہا کہ تم کیا کرو کہا اگر پہونچے

فا سالک کو عالی ہمت ہونا چاہیئے

فا حکایت زن ولیہ

فا حکایت حضرت بایزید و رابعہ

تو مین نہ کہاؤن اور کہلاؤن ورنہ صبر کرون پس رابعہ نے بایزید سے کہا کہ یہ جو تمنے کہا بازار کے کُتّے بہی یہ صفت رکہتے ہین اگر پہونچتا ہے تو کہا لیتے ہین ورنہ بیٹہے رہتے ہین **ایضاً** آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق مین فرمایا کہ آپ پشت برہنہ گدہے پر سوار ہوتے اور اگر یارون مین سے کوئی تہک جاتا تو اپنے پیچہے سوار کر لیتے تہے ایک دن جنگلی آدمی آیا اور آپکے جامۂ مبارک کو کہینچا چنانچہ بدن مبارک چہل گیا پس آپنے یارون سے فرمایا کہ اسکو بیت المال سے کچہہ دیدو فقیر ہے بعد اسکے فرمایا کہ بیت المال درست نہین ہے مگر اُس شخص کو کہ جو اُسکے لایق ہے قولہ تعالی

انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلفة قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضة من اللہ واللہ علیم حکیم فهؤلاء ثمانیة اصناف وقد سقطت المؤلفة قلوبهم لان اللہ تعالی اعز الاسلام واغنی عنهم فبقی سبعة واما الفقیر فمن له ادنی شیٔ والمسکین من لا شیٔ له وقیل علی العکس وهو قول الشافعی رحمه اللہ علیه والعامل من یدفع الیه الامام بقدر عمله والرقاب ای المکاتبون یعان فی فك رقابهم والغارم من لزمه دین ولیس عنده شیٔ وفی سبیل اللہ هو الغازی منقطع الغزاة وابن السبیل المسافر وان کان له مال فی وطنه وهو فی مکان لا شیٔ له فیه فهؤلاء مستحق لبیت المال والامام یدفع الی کل واحد منهم یعنے بیت المال کے مستحق

در اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحقیق بیت المال

آٹھہ آدمی ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن شریف مین اُنکا ذکر فرمایا ہے مؤلفۃ القلوب کو
نہ دین شروع اسلام مین اُنکو دیتے تہے وہ عرب کے بوڑہے لوگ تہے پہر اللہ تعالے
نے اسلام کو عزت دی اور اُنسے مستغنے کر دیا پس یہان سات آدمی باقی رہے
ایک اُنمین سے **فقیر** ہے فقیر اُس آدمی کو کہتے ہین کہ اُسکے پاس نصاب سے کم ہو
دوسرا **مسکین** ہے مسکین اُسکو کہتے ہین کہ اُسکے ملک مین کوئی شئے نہو بعض نے
یون کہا کہ فقیر اُسکو کہتے ہین کہ اُسکی ملک مین کوئی شئے نہو اور مسکین وہ ہے کہ
اُسکے پاس نصاب سے کم ہو یہ قول امام شافعی رحمہ اللہ کا ہے لیکن قول اول
صحیح تر ہے اور فتوے بہی اوسی پر ہے تیسرا **عامل** جیسے عالم و کاتب اور مثل اسکے
امام اُنکے کام کے موافق اُنکو دے چوتہا **مکاتب** اسکی بیت المال سے مدد
کیجائے تا کہ وہ غلامی سے خلاصی پائے پانچوان **قرضدار** اگر اُسکے پاس کچھہ نہو تو
اُسکے قرض خواہونکو دین تا کہ وہ قرض سے رہائی پائے چہٹا **غازی** راہ خدا
یعنے لشکری ساتوان **مسافر** کہ وطن مین اُسکے پاس مال ہے اور یہان فقیر ہے
تو اُسکو بہی دین یہ سب بیت المال کے مستحق ہین امام ہر ایک کو انمین سے دے
بعد اسکے فرمایا کہ اس طرف خانقاہ بیت المال سے بناتے ہین اور اوسطرف خواجگان
تجار نے خانقاہین بنائی ہین اور اُنکے واسطے حجرے وقف کئے ہین بعد اسکے فرمایا
فتاوے کامل مین ہے یعطے لھؤلاء من بیت المال بقدر کفاھم و اھالیھم
وقضاء دیونھم یعنے اُن لوگونکو بقدر اُنکے کفاف اور گہر والونکے اور ادای قرض

کے بیت المال سے دے تب نے یہ مسئلہ بادشاہ سے بیان کیا اور کہا کہ عورتونکا مہر
بھی دین ہے پس اُسکو بیت المال سے دین بادشاہ نے کہا کہ خدا کے واسطے آپ
اس روایت کو ظاہر مت کرو ابھی سب سعی کرینگے اور دامن پکڑینگے تبسم فرمایا
بعد اسکے فرمایا کہ اسوقت بیت المال کے مستحقون کی لابدی ضروری بھی گزر
نہین ہوتی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن این
مسائل بیت المال کہ گفتم بنویسید کہ کار خواہد آمد پس نوشتم **ایضا** فرمایا کہ موٹے
ابریشم اور حبد اور ریشمی کپڑے مین اور اُس کپڑے مین کہ جسمین ایک تار حرام کا
ہو یا لقمہ حرام کا پیٹ مین ہو ان صورتون مین نماز مکروہ ہے قبول نہین ہے نماز
پڑھنے والے کے مونہہ پہ مارتے ہین اسلئے کہ سبب قبولیت کا تقوے کی شرط ہے
وشرائط التقوی عظیمہ قولہ تعالی انما یتقبل اللہ من المتقین یہ حصر ہے
ای لا یتقبل اللہ الا من المتقین یعنے اللہ تعالی قبول نہین کرتا ہے مگر متقیون
سے **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیئے کہ حلال طلب کرے کہانا پینا پہننا کرنا سونگہنا
کہنا سننا پکڑنا جانا سب حلال پر کرے کیونکہ یہ سب فرض ہے حضور صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا قول ہے طلب الحلال فریضۃ بعد الفریضۃ یعنے طلب حلال
کی فرض ہے بعد فرض کے یعنے اول حلال طلب کرے کہ فرض ہے وکلوا من الطیبات
بعد اسکے فرائض و واجبات وسنن ومستحبات مین اور نوافل مین مشغول ہو اسلئے
کہ کلام اللہ مین اللہ کی طرف سے پیغمبرون کو یہ خطاب ہے کہ یا ایہا الرسل کلوا

طلب حلال

من الطیبات واعملوا صالحا یعنے اے میرے پیغمبر و اول حلال طلب کرو بعد اُسکے
عمل صالح کرو تاکہ ثمرہ دے اللہ تعالے فرماتا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء
والمنکر والبغی حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے من لم تنھہ صلوٰۃ
عن الفحشاء والمنکر لم یزد من اللہ الا بعدا یعنے جسکو اُسکی نماز حرام و مکروہ سے
باز نہ رکھے تو وہ زیادہ نکریگا اللہ سے مگر دوری کو پس روے مبارک برین فقیر
آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ وجہ حلال کہ گفتم بنویسید **ایضا** فرمایا کہ
مذہب روافض مین ایک عجب رسم ہے مہمان اُنکے پاس اُترتا ہے تو عورت اپنے
خاوند پر حرام ہو جاتی ہے اور مہمان پر حلال جب تک کہ وہ مہمان اُنکے گھر مین ہے
جب وہ چلا جاتا ہے تو پھر وہ خاوند پر حلال ہو جاتی ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن مین اُس طرف ایک گھر مین مہمان ہوا مین نے دیکھا کہ اُس
گھر کی عورت میرے نزدیک آئی اور بیٹھی اور کہا کہ حُرّمتُ علی زوجی وحُلّلتُ
لك مادمت فی البیت یعنے مین اپنے خاوند پر حرام ہو گئی اور تجھپر حلال جب تک
کہ تو اس گھر مین مہمان ہے مین نے دریافت کر لیا کہ یہ عورت رافضیہ ہے پس مین
اُس جگہہ سے بھاگا اور میرے ہمراہ اور یار بھی تھے ہم ایک مسجد مین آئے اور اعتکاف
کی نیت کر لی تاکہ ہم اُس علت سے خلاصی پائین اور ہمنے کہا کہ اس مقام سے بہتر
کہان جائین بعد اسکے فرمایا کہ وہ لوگ صحابہ کے منکر نہین ہین حضرت علی رضی اللہ عنہ
کو اور اصحاب پر تفضیل دیتے ہین الحمد للہ کہ ہمارے دیار مین نہین ہین یہ بہت ہی

ایضاً ۱۰ جمادی الاول

بُری رسم ہے ورنہ یہان بہی جاہل ہین فساد مین پڑجائین عورتونکے فاسد کرنے کو ہر ایک مہمان ہوجائے اور تبسم کرکے فرمایا کہ اُس جگہہ سُنّی لوگ اُنکے گرد نہین آتے ہین مگر وہی جو اُنکے ہم مذہب ہین بعد اسکے فرمایا بلا تو یہ ہے کہ مدارس کا درس اور کتاب و احادیث سے تمسک کرتے ہین اور آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے تاویل کرتے ہین اور یہ یعنے تاویل آیتون حدیثون کی بغیر سماع کے ہرگز جائز نہین ہے

ایضا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ سالک کو چاہیئے کہ بعد فراغ کے نماز چاشت سے واسطے حاجت مسلمان بہائیون کے مصلے سے اُٹھے جیسے بیمار کی عیادت کرنا جنازے کے ساتھہ جانا بوڑہے ضعیف کمزور کی مدد کرنا یا امر بمعروف و نہی عن المنکر کرنا اللہ تعالی نے بدونکو امر فرمایا ہے کہ وتعاونوا علی البر والتقوی ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان بر صلہ رحم ہے یا کسی عالم کی زیارت کو جائے یا مجلس وعظ مین بیٹھے یا سبق پڑہائے اگر عالم ہو یا تحصیل علم کرے اگر متعلم یعنے طالب علم ہو اگر ان سب باتون مین سے کچہہ نہو تو اُسوقت تلاوت قرآن شریف کی کرے یا نماز نفل پڑہے یا ذکر مین مشغول ہو اور نفس کے ساتھہ محاسبہ کرے کہ تو نے رات مین کیا کیا اور آج کیا کیا اگر اچہا کیا ہے تو اللہ تعالی کا شکر کرے ورنہ استغفار کرے اور اگر یہہ سب بہی نہو تو عیال کا نفقہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ یہ آیت شریف پڑہی

اور اگر یہ سب نہو تو قیلولہ کرے ان فی النوم سلامہ کی حقیقت جانے پس قیلولے
مین چلا جائے جسوقت اس راہ پر چلے تو سارے کتب منزل اور سارے انبیاء
و رسل کی متابعت کی بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت مین چند قول سُنے ہین ایک
قول یہ ہے کہ بیع و شرا یعنے خرید و فروخت کرو کیونکہ جمعے کی نماز سے پہلے ممنوع ہتی
وذروا البیع دوسرا قول یہ ہے کہ بعد ادائے نماز کے عالم ربانی کی مجلس مین
یا کسی واعظ کی مجلس مین حاضر ہو تیسرا قول یہ ہے کہ واسطے زیارت اولیاء اللہ کے
جاؤ چوتہا قول یہ ہے کہ صلۂ رحم کرو پانچوان یہ ہے کہ بیمار کی عیادت کرو چہٹا قول
یہ ہے کہ ذکر مین مشغول ہو اور یہ قول ہے اللہ تعالی کا وابتغوا من فضل اللہ
واذکروا اللہ کثیرا ساتوان قول یہ ہے کہ اگر جنازہ ہو تو اُسکے ساتہہ جاؤ آٹہوان
قول یہ ہے کہ اگر درمیان دو آدمیونکے خصومت ہو تو صلح کرادو نوان قول یہ ہے
کہ اگر کسی کو تارک فرائض و واجبات و سنن کا دیکھے تو امر بمعروف کرے دسوان
قول یہ ہے کہ اگر کسی کو معصیت مین دیکھے تو نہی عن المنکر کرے گیارہوان قول
یہ ہے کہ بوڑہے ضعیف کی مدد کرو بارہوان قول یہ ہے کہ فقیر و مسکین کو صدقہ دو
تیرہوان قول یہ ہے کہ باہم مصافحہ کرو چودہوان قول یہ ہے کہ پڑوسیون کی مدد
کرو پندرہوان یہ ہے کہ نفقۂ عیال کا حاصل کرو کیونکہ فرض ہے سولہوان قول
یہ ہے کہ وجہ حلال حاصل کرو سترہوان قول یہ ہے کہ اپنے خاندان کو نصیحت
نیک کرو اٹہارہوان قول یہ ہے کہ اپنی اور مسلمانون کی دعا کرو انیسوان قول

یہ ہے کہ حق مین والدین کے احسان کرو بیسوان قول یہ ہے کہ اگر دعوت مین
بلائین تو جاؤ اکیسوان یہ ہے کہ بارگاہ باریتعالی سے آخرت انگو بائیسوان یہ ہے
کہ اللہ تعالی سے اُسکی ذات مانگو لعلکم تفلحون یعنے شاید تم رستگار ہوجاؤ یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

ایضا فرمایا خرقہ دو نوع ہے

خرقہ تصوف و خرقۂ تشبہ خرقۂ تصوف خرقۂ صحبت ہے اور اسکو خرقۂ ارادت
کہتے ہین وکل من الاصحاب لبسوا خرقة الصحبة وهی خرقة الارادة
والارادة هو طلب الله تعالی یعنے سارے صحابہ نے خرقہ صحبت کا پہنا ہی
اور وہ خرقۂ ارادت ہے اور ارادت طلب خدا کو کہتے ہین اقل صحبت شیخ کی
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے خبر مین ہے کہ سلف مین کہتے ہین کہ
فلان شیخ کے اسئی مرید یا ستو ہین اور اسوقت ہزار ہا پیوند کرتے ہین اور صحبت
ایک بہی نہین کرتا ہے اور جانتے تہے کہ مرید طالب حق کو کہتے ہین پس کوئی نادر
ہوتا کہ دنیا سے اور دنیا کے کام سے تارک ہوتا لیکن واسطے توبہ کے بہت آتے تہے
جیسے کہ دعاگو کے پاس توبہ کرتے ہین یہ سب تائب ہین جو کہ تعلق کرتے ہین لیکن
مرید وہ آدمی ہے کہ صحبت کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا
جیساکہ فرزند میرا سید علاء الدین دعاگو کی صحبت مین رہتا ہے اور شیخ زادہ نجم الدین
اور مولانا فرید الدین اور دوسرے چند عزیز معدود جب یہ فرمایا تو مین نے شکر حق

ادا کیا الحمد للہ کہ مین نے مدت دس ماہ اور دو چلے ایک اربعین ہوئے) دوسرا اربعین ماہ رمضان مین اپنے پیر بزرگوار کی صحبت حاصل کی دوسرا خرقہ تشبہ بتصوفہ ہے اور اسکو خرقۂ تبرک کہتے ہین کہ خرقہ پہنے اور پیوند کرے اور صحبت مذکور نہ کرے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این ارادت وصحبت وبیان دو خرقۂ ارادت و تبرک چنانکہ بیان کردم شنویسید پس نشستم **ایضاً** ایک عورت آئی کچھہ کہنے لگی فرمایا کتاب مین ہے صوتُ العورۃ عورۃ یعنے عورت کی آواز بہی عورت ہے نہ سننا چاہیئے منع فرمایا۔

دسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو وقت چاشت کے یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کبیر کے حاضر تہا ایک عزیز مصلے فتوح لایا فرمایا نشانی کرو تاکہ مین نماز پڑہون پوچہا کہ سیدہی جانب نشانی کرین یا بائین جانب جواب فرمایا کہ روبرو چاہیئے اس جہت سے کہ جاے سجدہ ہے سبحان ربی الاعلی کہا ہے اور سانس اُسپر پہونچی ہے پانون کے نیچے نہ رکہا جاے ایک عزیز نے پوچہا کہ چادر سر پر ڈالین یا مونڈہے پر جواب فرمایا دونو طریق مسنون ہین لیکن اگر دستار نہو تو سر پر نہ ڈالین کہ اسمین عورتون کے ساتہہ تشبہ ہوتا ہے **ایضاً** فرمایا کہ سحور یعنے سحرے مین خلال کرنا سنت موکدہ ہے اور غیر سحرے مین مستحب ہے بعد اسکے فرمایا خلال القصب مکروہ لانہ غیر مسنون یعنے نَلے کا خلال نہ کرنا چاہیئے کیونکہ مکروہ ہے اسلیئے کہ سنت نہین ہے اسی اثنا مین ایک عزیز

نے پوچھا کہ بعد کہانا کہانے کے اگر کلی نکرین اور نماز پڑہین تو کیسا ہے فرمایا کہ نماز مکروہ ہوگی اسلئے کہ لذت کہانے کی موںہہ مین ہے۔

ایضاً ذکر ولایت کا نکلا

فرمایا قوت القلوب مین ہے کل من صح لہ ولایۃ یحضر لیلۃ الجمعۃ والعیدین فی مکۃ المبارکۃ والمدینۃ المشرفۃ یعنے جسکی محبوبیت درست ہوتی ہے تو وہ شب جمعہ وعیدین کو مکۂ مبارک ومدینۂ مشرفہ مین حاضر ہوتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ولایۃ بفتح الواو وھی المحبوبیۃ اور اسجگہہ بفتح واو ہے محبوبیت مراد ہے وبکسر الواو العطیۃ وھی تصرف الاقطاب مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک عورت محبوبہ ہے ہر شب جمعہ کو مکہ ومدینۂ مبارک مین حاضر ہوتی ہے اور بارہا واسطے میرے کچہہ نشانی وہانسے لاتی ہے اور مین اُسکو بانٹ دیتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ واسطے بعض محبوبین خدا کے کہانا اور پانی بہشتی پہونچتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ مکۂ مبارک مین ایک عزیز جبل ابوقبیس مین حجرہ رکہتا مشغول رہتا تہا ایک دن مین اُسکی زیارت کے واسطے گیا اُسنے بہشت کے قرص مجہے دئے نبات مصری سے زیادہ تر شیرین تہے کچہہ مین اُنمین سے بہی لایا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ جیسا دنیا کا کہانا ہوتا ہے ویسا ہی ہوگا جواب فرمایا ویسا ہی ہے لیکن لذیذ ہے قولہ تعالی واتوا بہ متشابہا یعنے طعام بہشت کا مشابہ طعام دنیا کے ہے۔

ایضاً تاثیرات ذکر اللہ کا ذکر نکلا

فرمایا ان فی الجنۃ یسقط جمیع العبادات الا ذکر اللہ تعالی یعنے بہشت عنبر سرشت
مین ساری عبادتین ساقط ہوجائین گی مگر ذکر اللہ عزوجل کا اسلئے کہ اہل جنت ذکر کرینگے
اللہ سبحانہ فرماتا ہے وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا حتی اذا جاؤھا وفتحت
ابوابھا وقال لھم خزنتھا سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین وقالوا الحمد للہ
الذی صدقنا وعدہ وھذا ذکر الجنۃ مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ مولانا شمس الدین برادر قتلغخان مرید شیخ علاء الدولہ کے تھے رحمہا اللہ تعالی اور انسے
نعمت لی تھی اور خانہ کعبہ کے مجاور ہوگئے تھے ذکر مین ایسے مستغرق ہوئے کہ اگر کسی وقت
سوتے تو انکے سینے سے آواز ذکر کی نکلتی جسوقت اُنہون نے وفات پائی دعاگو نے
اُنکو دیکھا تھا پس مین اُنکے جنازے پر حاضر ہوا شیخ مکہ عبد اللہ یافعی اور مشائخ دیگر بھی
حاضر تھے اُنکے جنازے سے ذکر کی آواز آتی تھی چنانچہ سب حاضرین نے سنی اور سب کے
سب ذکر مین مشغول ہوگئے ایک شور اُٹھا بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو سے کہا کہ جس جگہہ تو
اختیار یعنے پسند کرے اُس جگہہ دفن کرین مین نے اُنکو اپنی دادی ام المومنین خدیجہ
رضی اللہ عنہا کے پائنتی نزدیک قبر ابراہیم ادہم رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اور دوسرے
مسافرون کو گورستان غریبان مین دفن کرتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ ذکر خدا کا ایسا
اثر ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتم
وتاثیر آن این جملہ بنویسید پس نبشتم۔

ایضاً ذکر مزاح یعنے خوشطبعی کا تکلا

ایک عزیز نے پوچھا کہ مزاح کیسا ہے جواب فرمایا کہ مزاح شرعی روا ہے اسلئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی لامزح ولا اقول الاحقا یعنے مین البتہ مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا ہون مگر حق یعنی مین سچی خوشطبعی کرتا ہون مناسب اسکے

حکایت بیان فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے ساتھہ مطائبہ فرمایا ہے جیسے کہ ایک دن صحابہ مین سے ایک صحابی پیادہ تھے انہون نے کہا یا رسول اللہ احملنی انا ماشی قال احملک علی القصلان یعنے تم مجھکو سوار کردو مین پیادہ ہون تو آپنے مطائبہ کیا کہ مین تجھکو اونٹنی کی بچے پر سوار کرونگا یعنے اونٹ بے شبہہ اونٹنی کا بچہ ہے ایک دن اور نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑھیان تھین آپنے مزاح کیا فرمایا لاتدخل العجائز فی الجنة یعنے بڑھیان جنت مین داخل نہونگی بڑھیون نے کہا یا رسول اللہ ہمنے کیا کیا ہے کہ ہم بہشت مین نہ جائین فرمایا کہ بڑھیان سب جوان ہوجائین گی بعد اسکے بہشت مین داخل ہونگی ایک اور دن خدمت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عورت آئی اور کہا کہ مین ہمراہ اپنے شوہر کے ایسا ملاعبہ کرتی ہون اور وہ بہی میرے ساتھہ ایسا ملاعبہ کرتا ہے آپنے فرمایا کہ روا ہے اور یہ آیت شریف پڑہی نساءکم حرث لکم فأتوا حرثکم انی شئتم یعنے عورتین تمہاری کہیتی ہین تمہاری پس تم آؤ اپنی کہیتی مین جس طرح چاہو بعد اسکے زبان ہندی مین فرمایا کہ چوراسی یعنی ہشتاد وچہار طریق پر عورتون سے صحبت کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین دیکہا ہے فأتوا حرثکم انی

ارشاد ۱۰

جماع کے ۸۴ طریقے

ستئمر ای قائما و راکعا و قاعدا و مصطجعا ً مسکنا عریا ما صحبا ر لاحقا لستکے

مثل چو راسی طریق ہین یعنے تم صحبت کرو اپنی عورتون سے د ر حال کہ خود کہڑے

ہو اور بطریق رکوع اور بیٹہکر اور لیٹ کر اور تکیہ لگا کر اور کپڑے پہنکر اور ننگے ہو

اور اوپر کہینچکر مثل لحاف کے خواہ خود اوپر ہو کر پس تبسم کرتے جاتے تہے اور یہی

فرمایا کہ شرح مین کہا ہے کہ جماع کو شکل شعب پر اختیار کیا ہے ابتدا اور شکلین مرد

کو نقصان پہونچاتی ہین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مزاح ہین

ایسا تبسم فرماتے تہے حتی یری داخل فمہ یعنے یہانتک کہ درون دہن مبارک کہائی

دیتا تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بیان مزاح در بیان

این آیت کہ گفتم بنویسید غریب است ہر کسی نمے داند

ایضا ذکر نصیحت کرنیکا نکلا

مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام

ایک یار کو وعظ و نصیحت کرتے تہے فرماتے تہے کہ یا اخی اذا رایت رجلا فکلمہ

بمقدار عقلہ وفہمہ فان کان طالب الشریعۃ فقل من الشریعہ وان کان

طالب الطریقۃ فقل من الطریقۃ وان کان طالب الحقیقۃ فقل من الحقیقۃ

فان لم تقل فصرت فی حقہ یعنے اے میرے بہائی جسوقت تو کسی لائق آدمی کو

دیکہے تو بمقدار اسکے عقل و فہم کے اسکے ساتہہ بات کر پس اگر وہ شریعت کا طالب ہے

تو شریعت سے کہہ اور اگر طریقت کا طالب ہے تو طریقت سے کہہ اور اگر حقیقت کا

طالب ہے تو حقیقت سے کہہ پس اگر تو نہ کہیگا تو تو نے تقصیر کی اور اگر ہر ایک کے
اندازہ عقول پر نہ کہیگا تو تو ظالم ہوگا اسلیئے کہ وہ اور چیز کا طالب ہے تو اُسکو اور
چیز بتاتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مناسب اسیکے امام شافعی رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ہے
من منح الجہال علما فقد اضاعہ ؛ ومن منع المستوجبین فقد ظلما ۔ الخ
کالماء یبدی ضمائرہ مع الصفا و یخفیہا مع الکدر ؛ المرء ہو العطاء یعنی
جو شخص عطا کرے نادانوں کو علم طریقت کا یہان علم سے مراد علم طریقت ہے تو مقرر
اُسنے اُس علم کو ضائع کیا اور جو لوگ کہ لائق طریقت کے ہین اُنسے جسنے باز رکھا تو
مقرر اُسنے ظلم کیا اسلیئے کہ حکم باریتعالی کا یہ ہے واذا قلتم فاعدلوا یعنے جب تم بات
کرو تو عدل کرو بعد اسکے فرمایا کہ یہ حکم ہے تکلموا الناس علی قدر عقولہم یعنے تم
بات کرو لوگوں سے اُنکے اندازہ عقول پر مثلا ایک شخص شریعت کو خوب نہین جانتا ہے
تو اُس سے طریقت کہتا ہے وہ کب جانیگا **ایضا** ایک عزیز دانشمند و سالک واسطے
زیارت مخدوم کے آیا فرمایا من زار فقیرا یکتب فی دیوانہ بکل خطوۃ سبعین
الف حسنۃ ویقول الملائکۃ یا رب صل بہ کما وصل لولیک یعنے جو شخص
کسی درویش کی زیارت کو آتا ہے تو ہر قدم مین ستر ہزار نیکیان اُسکے نامۂ اعمال
مین لکھے جاتے ہین اور فرشتے کہتے ہین الٰہی تو اُسکو اپنا وصال روزی کر جیسا کہ
اُسنے تیرے ولی سے وصال کیا دنیا مین وصال ایک اسی قول سے ثابت ہے پھر
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ نصیحت کا جو کہ حضرت

ثواب زیارت درویشان

عیسے علیہ السلام نے اپنے یارون کو بتایا اور اشعار عربی جو کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے کہے مع اس حدیث کے جو مین نے کہے سب کو لکھہ لو نہ سبب ہے تمکو اور تمہارے یارون کو کام آئیگا پس مین نے لکھہ لیا۔

بارہوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ

کو فرمایا کہ امام جسوقت نماز مین سجدۂ تلاوت پڑہے اگر جماعت کثیر ہو تو ایک یہہ روایت ہے کہ رکوع کے ساتہہ کفایت کرے اور ایک روایت یہہ ہے کہ سجدۂ نماز مین کفایت کرے اور واقع مین وہی ہو جائیگا **ایضا** امام نے ختم تراویح مین توقف کیا ایک عزیز نے کہا کہ امام رکوع مین گیا فراغ کے بعد دو رکعت پڑہنے کا اُسکو حکم دیا کہ تو اپنی نماز پہیر لے بعد اسکے فرمایا کہ اگر امام بند ہو جائے تو دوسرا آدمی اُسوقت بتائے کہ امام نے مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نہ پڑہا ہو اور اگر مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ پڑہ چکا ہے تو نہ بتائے اور مقدار ما یجوز بہ الصلوۃ نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ما یتناولہ اسم القراءۃ ہے لقولہ تعالی فاقرأوا ما تیسر من القرآن یعنے جسکو اسم قرارت کا شامل ہو اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے پس پڑہو تم جو آسان ہے قرآن سے اور نزدیک اصحاب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے چہوٹی تین آیتین ہین مثل سورۂ اخلاص کے یا ایک لنبی آیت مثل آیت الکرسی کے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ مسئلہ سجدۂ تلاوت کا اور حصر یعنے رکجانے امام کا جو مین نے کہا لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ایضا** فرمایا کہ گیارہوین تاریخ کے شب کو

ہین منتظر رہا کہ شاید شب قدر ہو پانی کے قطرے برستے تھے لیکن میں نے کتّے کا بہونکنا سنا مخدوم کے پوتے سید حامد نے پوچھا کہ اُسی وقت لطیف میں یا ساری رات فرمایا کہ اُس رات مین اصلا کتا نہین بہونکتا ہے بعد اسکے پوچھا کہ اس زمانے مین عورتون مین سے بہی کوئی عورت شب قدر پاتی ہے جواب فرمایا کہ تیری دادی شب قدر کو پاتی ہے **ایضا** ایک عزیز مشارق کا سبق خدمت مین پڑہتا تہا حدیث شریف یہ تہی قوله علیه الصلوٰة والسلام من اثنیتم علیه خیرا وجبت له الجنة ومن اثنیتم علیه شرا وجبت له النار انتم شهداء الله فی الارض قال ثلث مرات یعنے آپنے فرمایا ہے کہ جس شخص کو تم نیک کہو تو واجب ہوئی واسطے اُسکے بہشت اور جسکو تم بُرا کہو تو واجب ہوئی واسطے اُسکے دوزخ تم گواہ ہو اللہ تعالی کے روے زمین مین یہ خطاب ہے پس تمکو چاہئے کہ درمیان بہائیونکے نیک زندگی کرو تاکہ وہ پس پشت تملو نیک کہین کیونکہ اُنکے اچہا بُرا کہنے سے آدمی بہشتی و دوزخی ہوتا ہے **ع** بدنام زیستن بتر از مرگ کافرست ؎ مردن بہ نیک نام این حیات اولیاست ؎ بعد اسکے یہ حدیث شریف فرمائی قوله علیه السلام من ابطأ به عمله لم یسرع به نسبه یعنے جس شخص کو اُسکے عمل نے پیچہے ڈالدیا تو نسب اُسکا کچہہ نفع نہ کریگا اور یہ آیت شریفہ پڑہی فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون فمن ثقلت موازینه فاولئك هم المفلحون ومن خفت موازینه فاولئك الذین خسروا انفسهم فی

حالانکہ تلفح وجوھہم النار وھم فیھا کالحون یعنے جسوقت صور پہونکا جائیگا تو اسوقت
نسب نفع ندینگے اُسدن تو جسکے اعمال کا وزن بہاری ہوگا تو وہ رستگاروں سے
ہوگا اور جسکا ہلکا ہوگا وہ زیانکاروں سے ہوگا بعد اسکے فرمایا کہ سید ونکو سیادت نفع
نہ دیگی جب تک کہ عمل صالح نہو اور یہ اشعار عربی پڑہے ؎ بجدٍ لا
بجدٍ کل مجدٍ ؛ وما جدٌ بلا جدٍ بمجدٍ ؛ فکم عبدٍ یقوم مقام حُرٍ ؛
وکم حُرٍ یقوم مقام عبدٍ ؛ ؎ الجدّ یدنی کل امرٍ شاسعٍ ؛ والجدّ
یفتح کل بابٍ مغلقٍ ؛ واذا سمعت بان مجدودًا حوی ؛ عودًا فاثمر فی یدیہ
فصدّقِ ؛ واذا سمعت بان محرومًا اتی ؛ ماءً لیشربہ فغاص فحقّقِ ؛ جد اول
بکسر جیم ہے کیونکہ معنی اُسکے کوشش کے ہین اور دوسرے جد بفتح جیم ہے اسلئے کہ اسکے
معنی دادا کے ہین پہر جد اول بفتح جیم بمعنی دادا کے ہے اور دوسرے جد بکسر جیم
بمعنی کوشش ہے معنی اشعار کے یہ ہین کہ ہر بزرگی بسبب کوشش کے ہے نہ بسبب
دادا کے کیونکہ دادا بغیر کوشش کے نفع نہین دیتا ہے کہ وہ بزرگ کردے پس کتنے
غلام کہڑے ہونگے آزاد کی جگہہ مین اور کتنے آزاد کہڑے ہونگے غلام کی جگہہ مین پہر
یہ شعر فرمایا ؎ من ملک النفس فحرٌ ماھو ؛ والعبد من یملکہ ھواہ ؛
یعنے جو شخص کہ مالک نفس کا ہے وہ آزاد ہے اور جو شخص نفس و ہوا کا بندہ ہے
وہ بندے کا بندہ ہے جیسا کہ کسی قائل نے کہا ہے ؎ از حرص و ہوا دو
بندہ دارم ؛ پس بر سر آن ہر دو بادشاہم ؛ تو بندہ بندگان مائی ؛ از بندہ بندگان

چہ خواہم ؁ بعد اسکے فرمایا شریف کو چاہیئے کہ جد و اجتہاد و سعی و کوشش کرے نسب پر کفایت نفرمائے اور دین کے کام مین ناز نہ کرے کہ مین سید ہون چاہیئے کہ اپنے دادا کی متابعت و پیروی کرے آخیر شعرون کے یہ معنی ہین کہ سعی و کوشش ہر بعید کام کو قریب کر دیتی ہے اور ہر بند دروازے کو کہولدیتی ہے اور جسوقت تو سنے کہ کسی سعید و نیکبخت آدمی نے سوکہی لکڑی کو ہاتہہ مین لیا تو وہ اسکے ہاتہون مین میوہ دار ہو گئی پس تو اسکو سچ جاننا اور جب تو سنے کہ کوئی محروم و شقی و بدنصیب و بیچارہ پانی پر آیا تاکہ اسکو پیئے پس وہ خشک ہو گیا تو تو اس بات کو سچ سمجہنا بعد اسکے فرمایا کہ دنیا مانند زمین کے ہے اور حیات مثل پانی کے ہے اور عمل مثل کہیتی کے ہے آور یہ حدیث شریف پڑہی الدنیا مزرعة الاخرة یعنے دنیا کہیتی ہے آخرت کی بعد اسکے فرمایا کہ ہر سانس جو تجہسے گزرتی جاتی ہے ملک دو جہان کی قیمت رکہتی ہے اگر تو اسکو خیر مین صرف کرے ورنہ دنیا و آخرت دو نو جہان کی خرابی ہے بعد اسکے یہ بیت پڑہی۔

بغفلت میگزاری روزگارے ؁ مگر در گور خواہی کرد کارے ؁ کارے کن و کار بگزار ؁ گفتار کے کردار دکار ؁ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این حدیث بیان نسب و عمل و آیت کہ گفتم مناسب آن اشعار عربی ہر ہفت یا اشعار پارسی دیگر بنویسید بملفوظ غریب ست کار خواہد آمد ترا و یاران ترا پس نبشتم

گر ہمہ عمر خود با تو برآرم دمے ؁ حاصل عمر آن دم است باقی ایام رفت ؁ ہر انکہ غائب از وے یک زمان ست ؁ دران دم کافر ست

اما نہانست ٭ مبادا غائبے پیوستہ باشد ٭ درِ اسلام بروے بستہ باشد ٭ حضوری بخش اے پروردگارم ٭ کہ من غائب شدن طاقت ندارم ٭ بعد اسکے فرمایا کہ یہہ اشعار شیخ امین الدین گازرونی نے کہے ہین **ایضا** فرمایا کہ جس عمل کرنیوالے کی صحت توبہ نہو گی تو اُسکا عمل مقبول نہو گا اول توبہ صحیح کرنا چاہیئے بعد اُسکے عمل کرے تاکہ اس صفت مین داخل ہو قولہ تعالی التائبون العابدون۔

ایضا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا

فرمایا کہ آپنے کسی صبح کی نماز مین قصار مُفصّل کی سورتین پڑہین تو یارون نے پوچہا یا رسول اللہ آپ تو صبح کی نماز مین طِوال مفصل پڑہتے ہین آج کیا ہے کہ آپنے قصار مفصل پڑہین فرمایا کہ مین نے ایک بچے کا رونا سن لیا اسلیئے مین نے جلد نماز ادا کی تاکہ اُسکو گود مین لون اور رونے سے اُسکو باز رکھون کیونکہ اُسکی مان فتنے مین پڑے گی یعنی اُسکا وقت غارت جائیگا آپنے فرمایا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا ای من متابعینا یعنے جو شخص کہ مہربانی نہ کرے بچون پر اور بزرگی نہ رکہے بزرگونکی تو وہ ہمارے پیروی کرنیوالون سے نہین ہے **ایضا** فرمایا ہر عمل کہ پیر سے دیکہین اُسکو یقین کیونکہ کامل غیر مشروع کام ہرگز نہ کریگا اور یہ عمل جو کہ فعل مین ہو دوسرے کے دل مین اثر کریگا لسان الحال افصل من لسان المقال یعنے حال کی زبان مقال کی زبان سے بہتر ہے پس آن امیر روے منیر برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من این فائدہ عمل

بآیت کہ خواندم و آن حدیث کہ گفتم جملہ بنویسید پس نشستم۔

تیرہوین تاریخ ماہ رمضان روز جمعہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا بادشاہ نے کپڑے بہیجے خانجہان لایا قدمبوسی کی اور عرض کیا کہ بادشاہ نے خدمت مین کپڑے بہیجے ہین فرمایا قبول ہین بعد اسکے فرمایا کہ اگر مشروع ہین تو مین پہنونگا ورنہ نہین پہنونگا واسطے لڑکونکی والدہ کے رکہہ چہوڑونگا خانجہان نے قسم کہائی کہ مشروع کپڑے ہین یارون نے کہا کہ مشروع کپڑے ہین اور اگر مشروع نہون تو مردون کو درست نہین ہین عورتونکو حلال ہین لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ھٰذان محرمان لذکور امتی وحلال لاناثھم یعنے ریشم اور سونا میری اُمت کے مردونپر حرام کیا گیا ہے اور حلال ہے واسطے اُنکی عورتونکے غرضکہ دین کے کام مین اتنا احتیاط رکہتے ہین سارے مسلمانون کو بہی ایسا ہی چاہیئے پس خان جہان رخصت ہوا عرض کیا کہ مین غلام بجان و دل مخدوم کے زیر قدم ہون اگرچہ بعد دیر کے قدمبوسی کی جاتی ہے اُسپر یہہ حدیث شریف پڑہی من احب قوما فھو معھم یعنے جو شخص کسی قوم کو دوست رکہتا ہے تو وہ اُنکے ساتہہ ہے پس تو معنی مین ہمراہ دعاگو کے ہے پوچہا کہ سلطان نے کتنے کپڑے بہیجے ہین عرض کیا کہ چونتیس جوڑے حسن خادم ذراسی نبات یعنی مصری واسطے تبرک کے لایا اپنے دست مبارک سے اُسکے مونہہ مین دی اور یہہ دعا فرمائی الٰہی ادرقہ حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو اُسے ایمان کی حلاوت

روزی کر بعد اسکے فرمایا کہ جب دوسرے کو شیرینی کہائے تو اس طرح دعا کرین
اور اگر خود کہائین تو یون کہین الہی ارزقنی حلاوۃ الایمان یعنے اے اللہ تو
مجھے ایمان کی حلاوت روزی کر اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اسی طرح دعا فرمائی ہے غرض یہ ہے کہ جس حال مین ہون خدا کو یاد کرین کہانے
اور سونے مین بہی جیسا کہ اوراد مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور صحابہ
وتابعین رضی اللہ عنہم سے مروی ہے خان جہان چلا گیا بعد اسکے فرمایا کہ مین نے
بادشاہ کا کپڑا پہن لیا اسلئے کہ امتثال بادشاہ کے حکم کا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا
ہے اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم۔

امتثال حکم بادشاہ

شب پنجشنبہ چودہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ دعاگو سے فرمایا ہے کہ غرہ پیر کے دن تہا اتوار
کے دن خلاف گواہی دی اور جملہ اطراف مین یہی ہے اور مین نے یہ بہی سنا ہے
کہ لشکر منصور مین بہی غرہ پیر کے دن تہا دعاگو چاہتا تہا کہ صدر جہان آتا ہے
اُس سے کہدون اور مین نے نہ کہا اسلئے کہ اسکا حکم ہوجائے لیکن اوقات شریف
سے تو نہ چاہیئے کہ محروم ہو جائین **ایضا** فرمایا کہ مین ہر تراویح یعنے چار رکعتون
مین دو رکعت پڑہتا ہون اسلئے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر تراویح
۳۶ رکعت ہین مکہ و مدینۂ مبارک مین مین نے دیکہا ہے حنفی و شافعی و حنبلی مذہب
والے بہی اسی طرح کرین تا کہ اتفاق ہوجاے اسی درمیان مین خوان لائے

سلطان تراویح

اُسکو صرف کیا فرمایا کہ اُس چیز کے کہانے کے بعد کہ جسکو آگ پہونچی ہو مونہہ دہو ڈالین
کیونکہ سنت ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی جو کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام الوضوء مما مستہ النار ای المضمضہ بعد اسکے فرمایا کہ اس وضو سے
مراد کلی ہے بنا بر سنت کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کلی فرماتے تہے نہ کہ
وضو کو دُہراتے اور اگر کوئی کلی نہ کریگا تو بسبب خلاف سنت ہونے کے نماز مکروہ
ہوگی لیکن اگر ایسی چیز کہائین کہ جسکو آگ نہین پہونچی ہو تو کلی کی حاجت نہین ہے
مخدوم کا معمول یہی تہا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
بگیر پیدا این فائدہ تراویح وحدیث مضمضہ بنویسد غریب ست۔

شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا مائدہ سحور یعنے سحری کا خوان لائے اُسمین پیاز بہی
فرمایا کہ پیاز نہایت مفید ہے اور یہ حدیث شریف پڑہی من اکل حفاء الارض
لو یضرہ ماؤہا الحفا ای البصل یعنے جو شخص زمین کی پیاز کہائیگا تو اُسکو اُس
زمین کا پانی ضرر نہ پہونچائیگا ایک عزیز نے پوچہا کہ اگر کسی کو زمین کے پانی نے
پکڑ لیا ہو اور وہ پیاز کہالے تو پانی کی گرفتگی اُس سے جاتی رہے گی فرمایا جاتی رہیگی
اسلئے کہ حدیث صحاح کی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
این حدیث فائدہ پیاز کہ گفتم در ملفوظ بنویسید **ایضا** اس فقیر کو ایک مشکل
تہی مین نے خدمت مین عرض کیا کہ محراب داخل مسجد ہے یا خارج جواب فرمایا

کہ داخل مسجد ہے پہر مین نے پوچہا کہ اُسمین قدم رکھنے سے نماز کیون مکروہ ہوتی ہے فرمایا کہ خلاف سنت ہونے کی جہت سے دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی آنیوالا آئیگا تو جانیگا کہ واسطے فرض کے کہڑا ہے وہ بہی شروع کریگا لیکن نوافل مکروہ نہین ہین **ایضا** فرمایا کہ مصیبت زدہ پر نوحہ و فریاد کرنا درست نہین ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ جسوقت حضرت ابراہیم فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وفات قریب ہوئی اور وہ آپکے گود مین تہے تو آپ نے دریافت کرلیا آپ کا دل فیض منزل غمگین ہوا اور چشم مبارک سے آنسو بہتے تہے اور کچہہ فریاد نہین فرماتے تہے پس چاہیئے کہ اپنے پیغمبر کا اتباع کرین اُنکا خلاف نکرین بعد اسکے فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک مین تربت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے بقدر ایک گز کے ہے کچہہ زیادہ مین نے پیمائش کی ہے ایک عزیز نے پوچہا کہ ابراہیم کونسی حرم سے تہے فرمایا کہ جاریۂ ماریہ نام رضی اللہ عنہا سے تہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسی لونڈی نہ تہین کہ بازار سے خریدتے ہین ایک بادشاہ نے اپنی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلامی کے واسطے بہیجی تہی **ایضا** فرمایا کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کوئی دشوار کام آتا تو آپ الحمد للہ علی کل حال فرماتے **ایضا** اخلاق نبوی سے فرمایا کہ جب آپ مجلس مین تشریف لاتے تو تین بار سلام کی تکرار فرماتے اور اگر کوئی چیز قرآن مجید یا حدیث شریف سے کہتے تو تین بار تکرار کرتے اور باآواز بلند فرماتے تاکہ یارون کے دل مین

بیٹھہ جائے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد کہ گفتیم بنویسید۔

شب پنجشنبہ پندرہوین ماہ رمضان

ایصال ثواب بمیت

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز واسطے روح اپنی میت کے کہانا لایا تہا اُسکو قبول کیا فرمایا کہ جب کسی کی روح کے واسطے کہانا کرین تو چاہیئے کہ دوسرونکو کہلائین اور خود ہی اُنکے طفیل مین کہالین اُسکی روح کو پہونچیگا **شب مذکور** مین بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا فانکحوا ما طاب لکم من النساء مثنی وثلاث ورباع بعض روافض نے اس آیت سے نو عورتین حلال رکہی ہین اور بعض نے اٹہارہ اُنکے مذہب مین اختلاف ہے کہتے ہین کہ مثنی دو عورتین ہوئین اور ثلاث تین اور رباع چار مجموع نو عورتین ہوئین اور بعض کہتے ہین اٹہارہ مثنی دو دو اور ثلاث تین تین دس ہوئین اور رباع چار چار یہ آٹہہ ہوئین مجموع اٹہارہ ہوئین بعد اسکے فرمایا کہ یہ باطل ہے صحیح مذہب اہل سنت وجماعت کا ہے اس مذہب صحیح مین یہی چار عورتین مراد ہین کیونکہ متعارف ہوچکا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کرام رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے **ایضا**

تفسیر آیت

فرمایا سنا بالقصر الضوء قولہ تعالی یکاد سنا برقہ ای ضوء برقہ وبالمد ھو العلو پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو غریب ہے کام آئیگا۔

سولھوین تاریخ ماہ رمضان پیر کے دن

اخلاق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کا ذکر نکلا فرمایا آخر مین ہے
کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا مشی علی الارض مشی منسیا تکفئا ای تحملا
یعنے بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسوقت زمین پر چلتے تو جلد چلتے نہ بطور کاہلون
کے گویا پہاڑ سے اُترتے ہین بازمین خلاش مین جلد جاتے ہین اگر کوئی چاہتا کہ سلام
کرے تو دوڑتا اُسوقت سلام کرتا اور زمین مین بہت دیکھتے آسمان مین کم نظر فرماتے
راہ چلنے مین دائین بائین نہ دیکھتے تہے سر جہکا کر چلتے اور اگر کسی جگہہ دیکھتے تو تمام
بدن مبارک کو پہیرتے کنارۂ چشم سے نہین دیکھتے تہے اور اگر کسی جگہہ سوار ہوتے
تو صحابہ کو اپنے آگے روانہ کرتے آپ کے عقب مین فرستے چلتے اسواسطے کہ جلد پہرین

طرۂ دستار

ایضا ایک عزیز سر سند فتوح لایا قبول کیا فرمایا کہ طرۂ دستار یعنے پگڑی کے شملہ
چہوڑنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تین طریق مروی ہین کسب مین
ہے طرۃ العمامۃ یکون قدر شبر او الی وسط الظہر او الی موضع الجلوس ھذا
الطریق مسنون لا غیر واختار اھل الصوفیۃ مقدار شبر لان فیہ فضیلتین
احدھما مسنون والثانی بیان رسل الملائکۃ مقدار شبر یعنے شملہ عمامے کا بقدر
ایک بالشت کے ہو یا وسط پشت تک یا بیٹھنے کی جگہہ تک یہ تینون طریق سنت ہین
نہ انکا غیر اور مختار مشایخ صوفیہ کا ایک بالشت ہے اسلئے کہ اسمین دو فضیلتین ہین
ایک تو سنت دوسرے یہ ہے کہ فرشتے طرۂ دستار کو ایک بالشت چہوڑتے ہین آگے

بائین جانب میں لیس روے مبارک ریں فقیر آورد ند فرمودند فرزند من ابن احلاق

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ گفتم وطرۂ دستار جملہ بنویسد **ایضا** فرمایا فرزند

من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین یہی کہ جب وقت نماز ظہر کا آئے تو

سالک نیند سے جاگے وضو کرے اور بعد اُسکے شکر طہارت چار رکعتین صلوۃ

زوال کی پڑہے بعد اُسکے سنت ظہر کی ادا کرے بعد اسکے فریضۂ ظہر بجماعت پڑہے

جب نماز ظہر کے وردسے فارغ ہوجاے تو تلاوت کرے یا ذکر کرے عصر کی نماز

تک اور اگر دل فارغ نہین رکہتا ہے تو فراغت دل مین کوشش کرے اسلئے کہ

حضرت داود علیہ السلام کے حق مین خطاب ہے یا داؤد فرغ قلبک یعنے اے

داؤد تو اپنے دل کو فارغ کرتا کہ وہ ذکر کے واسطے مہیا ہوجاے اسلئے کہ ذکر اعمال

قلوب کا جامع ہے فرائض کو مسجد مین پڑہے اور نوافل کو گہر مین کیونکہ دین کی سلامتی

اور دل کی جمعیت یہی ہے اور جو چیز سلامتی وجمعیت سے نزدیکتر ہے اُسکی نگاہداشت

زیادہ تر اولی ہے مگر یہ کہ مرشد ہو تو اُسکے واسطے عمل کا ظاہر کرنا واجب ہے تاکہ دوسرے

دیکھین اور اُس سے عمل اخذ کرین جب عصر کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعتین سنت

عصر کی پڑہے اور فرض کو بجماعت ادا کرے اور جب فارغ ہو تو ذکر وفکر مین مشغول

ہوجاے کہ یہ دل کا کام ہے اور وہ اعضا کا کام ہے اور جسوقت آفتاب زرد پڑ جاے

تو تلاوت ادعیہ وتسبیح مین جو کہ بعد عصر کے آئی ہین مشغول ہو یہانتک کہ سورج ڈوب

جائے اور اسوقت کا زندہ رکہنا فضیلت مین مثل زندہ رکہنے ورداول کے ہے

وصیت سالک

فرائض مسجد مین اور نوافل گہر مین پڑہے

ہے صبح کے جاگنے سے طلوع آفتاب تک اسلئے کہ اول النہار الدین و آخرہ العصی
اور دوست تر یہ بات ہے کہ استغفار مین رہے کہ سورج ڈوب جاے اور ساتھہ نفس کے
محاسبہ کرے کہ دن مجھسے گزر گیا تو کیا کام مین لایا کیونکہ خبر مین آیا ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا بورک لی یوم لا ازداد فیہ خیر یعنے برکت نہین ہے اُس دن مین کہ
جسمین خیر زیادہ نہو بہہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی

ایضا معنی رمضان

فرمایا کہ اسم صفات خداوند تعالی کا ہے فعلان کی وزن پر بمعنی فاعل ہے رمض
سے اے احرق یعنے بندون کے گناہونکا جلانیوالا اور ماہ رمضان کو شہر رمضان
کہتے ہین تاکہ فرق ہوجاے درمیان اسم صفات کے دوسرے یہ کہ کلام مجید کا اتباع
ہے شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن فرمایا رمضان الذی نہین کہا معنی
رمضان کے محرق ہین یعنے جلانیوالا اسلئے کہ اسمین گناہ گارون کے گناہ بسبب روزے
کے مٹتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی رمضان
کہ گفتم بنویسید غریب ست۔

ایضا ذکر وصال حق کا نکلا

فرمایا کہ وصال خدا تعالی کا ہرگز نہ پائین جب تک مجاہدہ نہ کرین اسلئے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ای الذین جاھدوا الاجلنا
لنھدینھم سبل وصالنا یعنے جو لوگ کہ ہمارے واسطے مجاہدہ کرتے ہین تو ہم اپنے انکو

اپنے وصال کی راہین بتاتے ہین بعد اسکے فرمایا المجاہدۃ ھو ترک الماکولات والمشروبات والملبوسات والمنکوحات ای حلھا یعنے مجاہدہ ترک کرنا ہے بہت سے کہانے پینے پہننے عورتین کرنیکا بعد اسکے فرمایا کہ اگر ایسا واصل وفات پائے تو لذت وصال کی اسکو بہی ہو بعد اسکے فرمایا کہ بعض ایسے واصلونکو گور مین تنہا نہیں چہوڑتے ہین عرش کے نیچے لیجاتے ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این معنی مجاہدہ ووصال کہ گفتم جملہ بنویسید غریب ست۔

ستر ہوین ماہ رمضان شب سہ شنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ختم تراویح کا ذکر نکلا فرمایا کہ اُس طرف ہر رات نماز تراویح مین قرآن شریف کا ایک سپارہ اور کچہہ پڑہتے ہین ستائیسوین رات کو ختم کر دیتے ہین مخدوم کا معمول یہی تہا بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین رات تراویح پڑہی ہے اسی سبب سے مین تین رات متابعاً لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیت کرتا ہون اور باقی راتون مین خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ادا کی ہے اسلئے مین متابعا للخلفاء الراشدین نیت کرتا ہون بعد اسکے فرمایا کہ اس طریق کی نیت خاصہ میرا ہے کسی کتاب مین یہ طریق نہین ہے تمنے پایا ہے حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ ہمنے کسی کتاب مین نہین پایا ہے فرمایا کہ مقصود تراویح سے ختم ہے اگر کوئی ایک رات مین ختم کر لے پہر اور راتون مین تراویح نہ پڑہے تو گنہگار نہو گا کیونکہ مطلوب ختم ہے بعد اسکے فرمایا کہ نزدیک بعض کے ختم تراویح کا واجب ہے لیکن صحیح قول یہ ہے کہ سنت ہے

ضروری

اسی اثنا مین ایک عزیز نے پوچھا کہ اگر ایک شخص نے ختم تراویح کا کر لیا تو اُسکے گردن سے سنت ساقط ہو گئی اگر وہ دوسرا ختم تراویح مین شروع کرے تو مستحب ہوگا اور ایک دوسری جماعت اُسکا اقتدا کرے تو اُنسے ختم تراویح کا سنت مین محسوب ہوگا یا نہین جواب فرمایا کہ محسوب ہوگا اسلئے کہ سنت و مستحب قریب الحکم ہین اور نفس تراویح اسمین حاصل ہے اور اُسطرف محدث و مشائخ کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ جس جماعت نے تراویح کا ختم نہین کیا ہے وہ اُس امام کے ساتھہ پڑہین کہ جسنے دوبارہ ختم تراویح کا شروع کیا ہے اور یہ کام شیخ جمال الدین اُچھی رحمۃ اللہ علیہ بہی کرتے تہے اور دوسرون کو فرماتے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ بیت تراویح کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** فرمایا کہ یہ دعا جو کہ اوراد مین ہے کس طرح مستقیم یعنے درست وراست ہو سکتی ہے کہ کما اتیت ابراھیم رشدہ فارشدنا وکما اتیت موسی سؤالہ فاعطنا سؤلنا وکما غفرت لمحمد ذنبہ فاغفر لنا ذنوبنا حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہ ختم انبیاء اور سب سے افضل ہین اُنکا گناہ کے ساتہہ کیونکر ذکر کرین فرمایا کہ دعا گو نے اُس طرف محدثون مشائخون سے پوچھا کہ شیخ شہاب الدین نے کس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گناہ کے ساتہہ ذکر کرتے ہین مین نے یہ جواب پایا کہ یہ دعا مروی ہے وہ کیا کرین لیکن تم اس بات کا بہید سنو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سبب سے گناہ کے ساتہہ یاد کیا ہے تاکہ اُنکی امت کے گناہگارون کے دل آرام پکڑین اگرچہ اس ذنب سے ذنب شرعی مراد

ہمن ہے ذنب حال مراد ہے حسنات الابرار سیئات المقربین یعنے نیکونکی نیکیان مقربون کی بدیان ہین اور وہ نیکی ابرار کے عمل با طمع اجر ہے اور مقرب لوگونکا عمل بغیر طمع اجر کے ہوتا ہے اُسکی طاعت واسطے اُسکی ذات کے کرتے ہین اور اگر اونکی خاطر وضمیر مین اجر کی طمع گزرتی ہے تو یہ اُنکے حال کا گناہ ہے اُس سے استغفار کرنا چاہیئے جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین یعنے بیشک میری نماز اور میراحج اور میری زندگی اور میری موت اور میری ساری طاعتیں واسطے ذات خداوند کے ہین جو کہ پروردگار ہے جہان والونکا نہ واسطے طمع اجر کے تیس روے مبارک برین فقیر آورد ند فرمودند فرزند من اس فائدہ کہ گفتم بنویسید بنوشتم۔

سترہوین ماہ رمضان

کو یہ فقیر خدمت مین اُس امیر کے حاضر تہا سید صدر الدین راجا برادر مخدوم منصور کے لشکر سے آئے قدمبوسی کی بغلگیر ہوئے پوچہا تو جواب دیا کہ سلطان نے بہت مرحمت کی کہ تقریر مین نہین آتی ہے ایک گانون میرے نام پر کر دیا اور دو ہزار تنکہ پیشکش کیا اور خلعت پہنایا پہر رخصت کیا اور خط بہیجا اور کہا کہ میری طرف سے پابوسی بندگی مخدوم کو پہونچاؤ اور معذرت کرو کہ میں لقاے مبارک کا سخت مشتاق ہون مہم پیش آئی ہے انشاء اللہ تعالی فتح ہوگی بعد فتح کے خدمت مین حاضر ہونا ہوگا روز مذکورمین یہی فرمایا کہ طالب حق کا کام بسبب جد واجتہاد

سکے وہا تک پہونچتا ہے کہ اُسپر مکاشفہ ہوتا ہے اگر اُس سے قطع نظر کی تو مقصود کو
پہونچ گیا ورنہ اُسی مین رہجاتا ہے مقصود کو نہین پہونچتا ہے اور وہ یعنے مقصود
ذات حق ہے مثلاً اگر ملتان سے دہلی کا قصد کیا اور منزل گزرنی ہے آگے ہونا جاتا
ہے یہاں تک کہ اسی اثنا مین ادہر ادہر مین رہگیا تو وہ مقصود کو نہ پہونچا پس طالب حق
کو چاہئے کہ انوار مکاشفہ کے جو اُسپر منکشف ہوتے ہین اُنسے ترک نظر کرے اُنکو دفع فرمائے
آگے جائے اُنپر فریفتہ ہو جاے کیونکہ کام تو آگے ہے یہانتک کہ نور تجلی اُسپر متجلی
ہو جاے خداے عزوجل کو دل کی آنکہہ سے دیکھے اُسکی ذات پاک کو اکثر نماز مین
دیکھے اور یہ وہ نور ہے یہ آیت شریف پڑہی فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا
وخر موسی صعقا ولی کا دل پہاڑ سے کمتر نہیں ہے فرمایا کہ مین نے ایک درویش
سے بہت یاد رکہی ہے **بیت** طاقت دیدن رخ تو کراست ؛ من مسکین شدہ
حیرانم ؛ اور یہ وہ مقام ہے کہ خود سے فانی اور دوست کے ساتہہ باقی ہو جائیں
خود کی کچہہ یاد نہ لائین اُسی کی یاد مین رہین اور ہمیشہ خطاب کرین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن امام ذوالنون رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ مین
آئے ایک مرد سیاہ رنگ یعنے حبشی کو دیکھا کہ اپنی خبر نہین رکھتا ہے میرے آنے کی
اُسکو کب خبر ہوگی اُسنے میرے طرف کچہہ نہ دیکھا ویسا ہی مستغرق تہا اور آہستہ کچہہ
کہتا تہا مین نے اپنا کان نزدیک اُسکے رکہا تو مین نے سُنا کہ وہ کہتا ہے انت انت
یعنے تو ہی تو ہے بعد ایک زمانے کے ہوش مین آیا مجھکو دیکھا تو مین نے سلام کیا

اُس سے پوچھا کہ تو یہ خطاب کس سے کرتا تھا اُسنے جواب دیا کہ وہ سرّ ہے کہ محبوب جانتے
ہین ہر کسی سے نہ کہنا چاہیئے کہ فضیحت ہو جائین تو نہین دیکھتا ہے کہ اگر کوئی
عاشق مجاز معشوقہ کا ذکر کرے تو بالضرور فضیحت ہو جائے ؎ یک شربتِ
وصلِ تو بہ از طاعتِ صد سال ؛ کز طاعتِ پندار نشد حاصل دیدار ؛ پوشیدہ
بنوشیدہ ضیاء وصلش ؛ اظہار نمی باید کرد این ہمہ اسرار ؛ یہ قول مولانا ضیاء الدین
رحمۃ اللہ علیہ کا ہے بعد اسکے فرمایا کہ تو نہین دیکھتا ہے کہ خانقاہ شیخ کبیر قدس اللہ
سرہ مین شروع کلمہ لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہین جب خود سے فانی ہو جاتے ہین
تو اللہ اللہ کہتے ہین اسلئے کہ جملہ خواطر کی نفی کر چکے تو اثبات مین ہو گئے بعد اسکے
فرمایا کہ وہ درویش کہان رہے ہین اس زمانے کے ولی اُن درویشونکے اتباع
کو نگاہ رکھتے ہین شاید بعض ویسے بہی ہون خالی نہین ہین پس روے مبارک برین
فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فوائد انوار و تجلی اسرار کہ گفتم بنویسید تو سالکی
کار خواہد آمد ترا۔

شب چہار شنبہ اٹھارہوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا تہجد کے وقت مائدۂ سحور لائے مخدوم کہانے سے
پہلے ہاتہہ نہین دہوتے ہین اُسی طرح کہاتے ہین علی الدوام اور بعد کہانے کے
ہاتہہ دہوتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ کہانے کے اول و آخر ہاتہہ دہونا سنت ہے
جواب فرمایا کہ اول مستحب ہے اور آخر مین سنت ہے بعد اسکے فرمایا کہ درویش اول

ہاتھ ہہیں دھوتے ہین اس جہت سے کہ مذہب مفرد یعنے محتاجی کو لیجاتا ہے جو کہ نقر
صدق افتقار ہے اسلئے اول ہاتھ دھونا ترک کیا ہے حسن الدین الفقر وتیر اللسم
بعد اسکے ایک عزیز نے پوچھا اگر کسی کا ہاتھ بھرا ہوا ہے فرمایا تو دھو ڈالے ورنہ حاجت نہین ہے

اٹھارہوین ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تھا ذکر عطریات کا نکلا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم عطریات کو بہت دوست رکہتے تہے اور بدن مین اور کپڑے مین ملتے ہے
اور خود بھی ایسی خوشبو تھی کہ آپکا پسینا بہی اسی طرح کا تہا یعنے اگر مدینہ مبارک مین
بوئے خوش آتی تو لوگ کہتے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ مین گذر فرما ہے
ہین اور جس جگہہ آپ مستراح کرتے یعنے قضاے حاجت فرماتے تو خوشبو آتی اگر آپ
راہ مین گزر فرماتے اور آپ کو لوگ نہ دیکہتے تو جان لیتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم گزر فرما رہے ہین اور یہ بھی خبر مین ہے کہ آپ آخر شب کو بدن اور کپڑے
مین عطر ملتے تہے باین نیت کہ صبح کو درمیان یاروں کے جاوینگا تو انکو خوشبو پہونچاویگا
اسی لئے جمعے کے دن غسل کرنا کپڑے دھونا خوشبو ملنا سنت ہے اسلئے کہ پسینے کے
سبب سے بدن مین بدبو آنے لگتی ہے تاکہ ارد گرد کے لوگونکو مضرت نہ پہونچے بعد
اسکے فرمایا کہ جب باین حد برادر مومن کا ضرر روا نہیں رکہتے ہین تو ہاتھ اور زبان
سے کب رنج پہونچائین گے قولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام المسلم من سلم المسلمون
من یدہ ولسانہ یعنے مسلمان وہی ہے کہ اسکے ہاتھ اور زبان سے مسلمان

سلامت رہیں بعد اسکے فرمایا کہ اولیاے کامل کے عذرہ مین خوشبو آتی ہے اور اگر کامل نہیں ہے تو بدبو بہی نہین آتی ہے دعاگو نے اسکا امتحان کیا ہے مناسب اسکے حکایت فرمائی کہ احچہ مین ایک عورت حاملہ ہے لڑکون کی مان کے پاس عوارف پڑہنے کو آتی تہی اُس سے عطر کی خوشبو آتی ایک دن لڑکون کی مان نے اُس سے پوچہا کہ تو دن مین عطر ملتی ہے اُسنے کہا برسین ہوئین کہ میرے خاوند نے انتقال کیا ہے مین کسکے واسطے عطر ملون معلوم ہوا کہ وہ ولیہ ہے اور یہی عورت جمعے کی راتون کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہوتی ہے وہان ایک عورت ہے اُس سے کہا گیا ہے بارہا واسطے دعاگو کے قرص مکہ اور نبات مصری لاتی ہے سید شمس الدین مسعود نے کہا کہ بارہا مین نے بہی اُس سے کہا یا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ عطر کہ گفتم بو یسید غریب ست۔

ایضاً شب قدر پانے کا ذکر نکلا

ایک عزیز نے پوچہا کہ شب قدر طاق شب مین ہوتی ہے یا جفت شب مین جواب فرمایا کہ دعاگو نے ہر سال طاق شب مین پائی ہے اور اسی طرح مروی ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ عورت ولیہ ہی پائی ہے اور صبح کو خود آتی ہے یا آدمی بہیجتی ہے کہ مین نے شب قدر پائی آج کی رات ہی صحیح ہے یا نہین اُسی رات مین دعاگو نے بہی پائی تو مین جواب دیتا کہ آج کی رات شب قدر تہی بعد اسکے فرمایا کہ سال گزشتہ کو مین نے شب قدر شب بست وسوم کو پائی ہے اور حسن شحص سالگرہ سال گزشتہ من مہر۔۔۔ شب قدر

پائی تھی وہ اس بار معتکف نہین ہے دہلی مین رہتا ہے بندے نے پوچھا وہ کون ہے
آہستہ فرمایا کہ سید شرف الدین بعد اسکے فرمایا محمد ظفاری بھی دو سال ہوئے کہ معزول
ہو گیا ہے میرے پاس بھی نہین آتا ہے **ایضا** ایک زائر نے عرض کیا کہ مین نے
حج کی نیت کی ہے آپ کسی بادشاہ کو لکھدین تاکہ وجہ توشہ یعنے کچھہ زاد راہ دیدے
منشیون سے فرمایا کہ لکھدو بعد اسکے فرمایا فقہ کی کتاب مین ہے من اراد الحج وباخذ
من الملوک زاداً و یاکل فی طریق الحج لا یقبل منہ حج ولا عمرۃ یعنے جو شخص چاہے
کہ حج کو جاوے اور توشہ وجہ ملوک سے کرے اور اُسکو حج کی راہ مین کہائے تو اللہ تعالے
اُسکے حج وعمرے کو قبول نہ فرمائے بعد اسکے فرمایا کہ بعض لوگ یہ مسئلہ نہین جانتے ہین
حج کا توشہ وجہ ملوک سے کرتے ہین اور اصل اعمال مین وجہ خالص چاہیئے تاکہ قبولیت
ہو اور فقرا پر تو حج ہے فرض نہین ہے جسوقت فرض ہو جائے تو اُسوقت چلا جاوے
قولہ تعالی ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنے واسطے
اللہ کے ہے لوگون پر حج خانہ کعبہ کا جو شخص کہ طاقت رکھے طرف اُسکے راہ کی حج اُسوقت
فرض ہوتا ہے کہ راہ کا زاد و راحلہ ہو اور عیال کو اتنا خرچ دیجائے کہ جاوے اور پھر
آجائے اور راہ مین امن ہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من
مسئلۂ حج کہ گفتم بنویسید غریب ست کم کسے میداند **ایضا** روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی کہ جسوقت سالک
فرض مغرب کے پڑہ چکے تو کسی سے بات نہ کرے یہانتک کہ چھہ رکعت نماز ادا نکرے کیونکہ

سنت ہے فقہ مین ذکر کیا ہے ویندب الست بعد المغرب لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام من صلی المغرب ثم صلی بعدھا ست رکعات قبل ان یتکلم بسوء کتب لہ عبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ یعنے بعد مغرب کے چہہ رکعتین مندوب ہین اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مغرب کی نماز پڑہے پہر بعد اُسکے چہہ رکعت نماز پڑہے قبل اسکے کہ کوئی بُری بات بولے تو لکہی جائے گی واسطے اُسکے عبادت بارہ برس کی بعد اُسکے بیس رکعت صلوۃ الاوابین کی پڑہے ہمیشہ درمیان مغرب وعشا کے اسلئے کہ حق مین اوابین اداکرنیوالونکے یہ آیت شریف نازل ہوئی ہے تتجافی جنوبھم عن المضاجع یعنے الگ ہوتی ہین کروٹین اونکی بچہونون سے یہ اُنہین کے حق مین ہے کہ درمیان مغرب وعشا کے وقت کو زندہ رکہتے ہین یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

شب پنجشنبہ اونیسوین ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا مسعود درویش گوشت نہین کہاتا تہا فرمایا حدیث شریف مین ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام سید ادام اھل الدنیا والجنۃ اللحم یعنے آپنے فرمایا کہ دنیا وجنت والون کے سالن کا سردار گوشت ہے

قال المناوی والقلیل فی بعضہ اکثر عبادۃ مما یحصل من الاوقات ... من صلی ست رکعات بعد المغرب ... قال المناوی ... الواقعۃ ... ابن نصر عن ابن ... باسناد ضعیف ... من صلی بین المغرب والعشاء ... یحتمل ان من شرطیۃ والجواب محذوف ... فانھا صلاۃ الاوابین ... قال المناوی ... ثم قال قولہ تعالی ... للاوابین غفورا ... نصر عن محمد بن المنکدر ... من صلی ما بین المغرب والعشاء ... عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ... قال المناوی ... اللحم ... افضل المطعومات ... فی الدنیا والآخرۃ

ایک عزیز نے پوچھا کہ بہشت مین گوشت کہائین گے جواب فرمایا قولہ تعالی ولحم طیر مما یشتہون یعنے بہترین گوشتون کا بہی پرندون کا گوشت ہے۔

ایضا توحید و شرک کا ذکر نکلا

فرمایا کہ مشائخ کی اصطلاح ہے التوحید افراد الحق عن غیرہ والشرک اشراک الغیر معہ یعنے توحید جدا کرنا حق کا ہے اُسکے غیر سے اور شرک شریک کرنا ہے غیر کا ساتہہ اُسکے پس ہوے مبارک بر ین فقیر آوردند فرمودند فرزندمن حدیث فائدہ گوشت و معنی توحید و شرک کہ تقریر کردم عزیز ست بنویسد۔

ایضا شب مذکور مین وقت تہجد کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ یہ کہانے کا دانہ کہ وقت کہانے کے گر پڑتا ہے اسکے کہانے کا کیا فائدہ ہے جواب فرمایا کہ قضائے مہور حور ہے بعد اسکے فرمایا کہ حرمت اس دانۂ طعام کی واسطے رضائے خدا کے ہے بس خدا کی رضا بجالائی جائے اور یہ مثل اُس بات کی ہے کہ کوئی شخص اپنی لونڈہی کو کسی کے نکاح مین دیوے تو اُس لونڈی کا مہر واسطے مولی کے ہوگا سو وہ حورین اللہ تعالے کی لونڈیان ہین اور وہ اُنکا ولی ہے یہ اُنکا اجر اُسکو دیوے بعد اسکے فرمایا کہ مہر با جسم آتا ہے جیسا کہ نکاح شعیب علیہ السلام کے صاحبزادی کا موسیٰ علیہ السلام سے ہوا یہ قصہ قرآن شریف میں ہے قولہ تعالی انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ہاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید

ان اشق علیک ستجدنی ان شاء الله من الصالحین قال ذلک
بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی والله علی ما نقول
وکیل یعنے حضرت شعیب نے حضرت موسی سے کہا کہ مقرر مین چاہتا ہون
کہ تیرے نکاح مین دون ایک کو میرے ان دو بیٹیون سے اس شرط پر کہ تو میری
خدمت کرے ساتہہ چرانے بکریونکے آٹہہ برس پہر اگر تو دس برس پورے کردے
تو تیرے طرف سے ہے اور مین یہ نہین چاہتا ہون کہ تجہپر مشقت رکہون سر انجام
کو تو مجہے پائیگا اے موسے اگر اللہ نے چاہا صالحون نیک مردو سے حضرت
موسی نے کہا کہ یہ شرط درمیان میرے اور درمیان تیرے ہے جونسی مدت
مین پوری کردون تو کوئی زیادتی مجہپر نہین ہے اور اللہ وکیل ہے اُسپر جو ہم
کہتے ہین پس وے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند مین فائدہ مہور بنویسید

انیسوین ماہ رمضان روز پنجشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا حضور مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لباس مبارک کا ذکر نکلا فرمایا کہ آپ پیراہن یعنے کرتا پہنتے اور اُسکو دوست
رکہتے تہے لیکن بے گرہ بند کے یعنے جیب نہ ہوتی تہی آپ کا قول ہے کہ احب
الاثواب الی القمیص والحبرۃ یعنے دوست ترین کپڑونکا طرف میرے پیراہن
اور بارانی ہے اور اگر آپ بارانی پہنتے تو بار ہا بند کہلے ہوتے بعد اسکے فرمایا کہ

پیراہن باجیب پہننا بدعت ہے ہندوستان مین پہنتے ہین اور اُسطرف پیراہن
باجیب کوئی نہین پہنتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ آستین مبارک آپکی ایک روایت مین
ہے کہ بند دست تک ہوتی اور ایک روایت مین تا سر انگشتان اس سے زیادہ نہین
ہوتی تہی اور آپ جامہاے کوتاہ پہنتے تہے یعنے اونچے کپڑے پہنتے اسلیے کہ اللہ تعالے
نے فرمایا ہے وثیابک فطہر ای فقصر مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی
کہ ایک دن آستین امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کی اُنگلیوں سے زیادہ تہی تو اتنی کاٹ
ڈالی اور دور کردی پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ
لباس مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تقریر کردم بنویسید پس نوشتم **ایضا** روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ جب عشا کی نماز کا وقت آئے تو چار رکعت سنت پڑہے پہر فریضہ عشا
ادا کرے بجماعت بعد اسکے دو رکعت سنت اور اوشیخ کبیر مین دوسرا طریق مروی ہے
لیکن دعاگو نے اُس طرف ایک اور طریق سُنا ہے اور مین اُسی طرح پڑہتا ہون حدیث
شریف مین ہے من صلے بعد رکعتے سنۃ العشاء اربع رکعات سنۃ ونفل
فی الرکعۃ الاولی اٰیۃ الکرسی ثلاث مرات وفی الثانیۃ سورۃ الاخلاص ثلاث
مرات وفی الثالثۃ الفلق ثلاث مرات وفی الرابعۃ الناس ثلاث مرات
قضیت لہ حوائجہ وقالت الصحابۃ واطبا ھذہ الصلوۃ قضیت حوائجنا
کلہا یعنے جو شخص پڑہے بعد دو رکعت سنت عشا کے چار رکعتیں سنت کی اور پڑہے

بعد دو رکعت سنت عشا اوابین صلوٰۃ الاوابین

پہلی رکعت مین آیۃ الکرسی تین بار اور دوسری رکعت مین سورۂ اخلاص تین بار
اور تیسری مین سورۂ فلق تین بار اور چوتھی مین سورۂ ناس تین بار اُسکی حاجتین
پوری ہوجائین اسکو صلوۃ الحاجۃ بھی کہتے ہین جیسے کہ صحابہ نے کہا کہ ہمنے اس نماز
کی مواظبت و مداومت کی تو ہماری ساری حاجتین روا ہو گئین بعد اسکے فرمایا کہ
نیت متابعۃً للنبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کرے کیونکہ آپنے اس نماز کو پڑہا ہے اور یہ
میرا معمول ہے بعد عشا کے جو سورتین کہ آئی ہین انکو پڑہے سورہ یٰس وحٰم الدخان
والم تنزیل و تبارک اور اگر نماز مین پڑہے تو بہتر ہے بعد اسکے فرمایا کہ پائچہ ازار مصطفے
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹخنے سے اوپر رہتا تہا ٹخنے سے نیچے نہ تہا قوم لوط لعنہم اللہ تعالے
کی افعال مین سے ایک فعل یہی تہا کہ پائچہ ازار کا ٹخنے سے نیچے پہنتے تہے بد قوم تہی
ٹخنے سے نیچے پہننا اس طور پر کہ ٹخنا چھپ جائے مکروہ و بدعت ہے اسلئے کہ آپکا قول
ہے من صلی وکان ازارہ تحت الکعبین لا ینظر اللہ الیہ یعنے جو شخص نماز پڑہے
اور اُسکی ازار ٹخنون سے نیچی ہو تو اللہ تعالی طرف اُسکے نظر نہ فرمائیگا اسی درمیان مین
ایک زائر آیا اور سر زمین پر رکہدیا با آواز بلند فرمایا کہ ایسا کرنا روا نہین ہے ہاتھ پکڑنا
چاہیئے مصافحہ کرنا چاہیئے بعد اسکے فرمایا کہ سر جہکانا بھی مکروہ ہے فقہ مین مذکور ہے
یکرہ الانحناء للسلطان وغیرہ یعنے مکروہ ہے سر نیچا کرنا واسطے بادشاہ کے
اور غیر بادشاہ کے اسی کے مناسب **حکایت** بیان فرمائی کہ مولانا بہاء الدین
قاضی اوجہ دعاگو کے اوستاد تہے مین اُنکے پاس پڑہتا تہا اور تواضع کرتا تہا ایک دن

مجہسے کہاکہ تو سر کو بلند کرکے سلام کر نیچا کرکے سلام مت کر کیونکہ مکروہ ہے پس روے
مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این مسئلہ کہ گفتم بنویسید پس نشستم تاریخ
مذکور مین بعد اداے نماز ظہر کے بندہ خدمت مین حاضر تہا بات مکاشفہ
و مشاہدے مین تہی فرمایا کہ اول سالک کو زمین کا مشاہدہ ہوتا ہے جو کچہہ
روے زمین پر ہے سب کو دیکہتا ہے بعد اسکے جو کچہہ زمین کے پیٹ مین ہے وہ
منکشف ہوتا ہے جیسے کشف قبور اور احوال مردون کا اور جو کچہہ کہ زمین کے نیچے
ہے جیسے سونا چاندی خزانے وغیرہ بعد اسکے جنون پریون کا مشاہدہ ہوتا ہے
اُنکو دیکہتا ہے بعد اسکے آسمان کا مشاہدہ ہوتا ہے جیسے فرشتے اور بہشت و عرش
و کرسی و لوح و قلم اور جو اسکے سوا ہے بعد اسکے ارواح کا مکاشفہ ہوتا ہے بعد اسکے
روحانیون کا مکاشفہ ہوتا ہے یعنے مردان غیب کا جیسے اَبدال و اوتاد و نُقبار
و نُجبار و قطب اُنکو دیکہتا ہے اور انکے غیر کو بہی بعد اسکے اولیار کا مشاہدہ ہوتا ہے
بعد اسکے انبیار علیہم السلام کا مشاہدہ ہوتا ہے اور صحابہؓ و تابعین کا بعد اسکے اپنے
پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا مشاہدہ ہوتا ہے بعد اسکے
مشاہدہ حق کا متجلی ہوتا ہے یہ مقام وصال کا ہے واصلون سے ہو جاتا ہے
مناسب اسکے حکایت بیان فرمائی کہ ایک دن حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی
قدس اللہ سرہ منبر پر خلق کو تذکیر و وعظ فرما رہے تہے اسی اثنا مین منبر سے اوتر آئے
اور نیچے کے زینے پر بیٹہہ گئے اور خلق کی طرف پشت کی اور منبر کی طرف مونہہ کیا

... تمام سر جھکایا اور بیٹھ گئے وعظ سے رک گئے اہل مجلس نے کہا شاید شیخ دیوانے
ہو گئے انکا ایک راز دار تھا اُسنے پوچھا کیا تھا کہ آپ اثناء تذکیر مین منبر سے اُتر آئے
اور آخری زینے پر بیٹھ گئے اور خلق کی طرف پیٹھ کردی فرمایا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو مین نے دیکھا کہ منبر پر بیٹھے میری کیا مجال کہ مین حضرت رسالت پناہ کے
برابر بیٹھون اور اُنکی طرف پشت کرون یہ ہے مشاہدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا اسکے بعد مشاہدہ حق کا طالع ہوتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ مکاشفہ کہ گفتم بنویسید پس نبشتم۔

بیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت تہجد

تلقین ذکر کلمہ طیبہ

کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے پہلوے راست مین مائل بٹھایا فرمایا فرزند
من مربع بیٹھ یعنے چار زانو جیسا کہ مین بیٹھا ہون خود بھی مربع بیٹھے جیسا کہ مین ذکر
کرونگا تو بھی ویسا ہی کر تین بار کلمہ کہا اول و آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
درود بھیجا لائے نفی مین مد کیا اور بائین طرف سے سیدھی طرف لیگئے وہانتک کہ دم
تمام ہوگیا پھر اثبات بائین طرف کیا فرمایا فرزند من مین نے یہ تلقین ذکر تجھکو کی تو بھی
اسی ہیئت پر کہہ مین نے ویسا ہی پہلوے مبارک مین بیٹھے ہوئے کہا پھر فرمایا کہ مین
اس تلقین ذکر کی تا حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسناد رکھتا ہون جسکو مین
تلقین کرون تو اُسکے اسناد صحیح ہوگی بعد اسکے دعا کی اللھم ربنا اختم امورنا
بھذہ الکلمۃ الطیبۃ اول و آخر درود شریف پڑھا پھر روے مبارک طرف اس

فقیر کے لائے فرمایا فرزند من اس تلقین ذکر کو لکھ مع اسناد اسامی مشائخ کے [illegible]
دعاگو کو تلقین ذکر کی اجازت پہونچی ہے قال شیخ الاسلام امین الله فی الارض امام
قطب المحققین امین الملة والدین محمد قدس الله روحه ترد سنداً عن علی
ابن ابی طالب رضی الله عنه و کرّم الله وجهه انه قال یا رسول الله دُلّنی علی
اقرب الطریق الی الله تعالی وافضلها عند الله واسهلها علی عباد الله فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم یا علی بما وصلتُ الی النبوة فقال علی ما ذلک
یا رسول الله قال بمداومة الذکر فی الخلوات قال یا رسول الله اهکذا فضیلة
الذکر وکل الناس ذاکرون قال علیه السلام یا علی لا تقوم الساعة وعلی
وجه الارض من یقول الله الله ثم قال علی وکیف اذکر یا رسول الله قال اسمع
منی حتی اقولها ثلثا وانت تسمع ثم قلها ثلثا وانا اسمع ثم قال رسول الله لا اله الا الله
فسمع علی من رسول الله ثم قال کما سمع منه ثلثا فاجاز له ان یلقن غیره فلقن
الحسن البصری مجیزا له فسمع الامام الحسن البصری من علی فقال مثل ما سمع
منه ثم سمع الامام الحبیب العجمی من الامام الحسن فقال مثل ما سمع منه ثم
سمع الامام داود الطائی من الامام الحبیب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع
معروف الکرخی من الامام الطائی فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام السری السقطی
من الامام المعروف فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام الجنید من الامام السری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام احمد ممشاد الدینوری من الامام الجنید

فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[9] الشيخ ابو حفص عمر بن محمد بن عمر بن السهروردی
من الامام احمد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[10] الشیخ ضیاء الدین ابو نجیب
عبد القاهر بن الامام عبد الله السهروردی من الامام ابی الحفص فقال
مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[11] الشیخ قطب الدین ابو رشید احمد بن محمد
الحنفی الابهری من الامام ابی النجیب فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[12]
الشیخ رکن الدین ابو الغنائم بن مفضل بن ابی القاسم الحسن السجانی من الامام الابهری
فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[13] الشیخ اصیل الدین ابو الحسن بن محمد الشیرازی
من الامام ابی الغنائم فقال مثل ما سمع منه ثم سمع الامام[14] الشیخ اوحد الدین
عبد الله بن مسعود البلیانی من الامام الاصیل فقال مثل ما سمع منه
ثم سمع الامام[15] شیخ شیوخ الاسلام امین الملة والدین محمد بن عمر من الامام
اوحد فقال مثل ما سمع منه ثم سمع امام[16] المسلمین قدوة المحققین امام الدین
محمد بن اخیه الامام امین الدین قدس الله ارواحهم ورحمة الله علیهم
اجمعین ثم سمع الامام[17] الهمام قطب الانام شیخی واستادی السید الجلیل الشریف
الشیخ الکامل والمکمل والواصل والموصل الی الله الغنی ابو عبد الله جلال الدین
حسین بن احمد بن محمد البخاری الحسینی ضاعف الله جلاله قدره ومد الله
ظلال عمره آمین ثم سمع هذا الفقیر المؤلف الحریق بسرائر الذنوب الغریق
فی امواج هرائر العیوب المحتاج الی الصمد المغنی ابو عبد الله علاء الدین

علی بن سعد بن اشرف بن علی القرشی الحسینی تاب اللہ علیہ واعانہ

بالطاعۃ من شیخہ واستادہ سلالۃ الانبیاء و بقیۃ الاولیاء المذکور المشہور

فقال مثل ما سمع منہ وکان ذلک فی لیلۃ الجمعۃ بوقت التہجد العشر من

شہر رمضان سنہ احدی وثمانین وسبعمائۃ یعنے شیخ امین گازرونی رحمۃ اللہ

علیہ نے کہا کہ ہمنے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی اُنہون نے فرمایا

کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ آپ مجھے وہ راہ بتائین

کہ جو نزدیک تر ہو طرف پہونچنے خدا کے اور فاضل تر ہو نزدیک اللہ کے اور آسان تر

ہو اللہ تعالے کے بندونپر پس آپنے فرمایا اے علی مین تجھکو وہ راہ بتاؤن کہ جس سے

مین درجۂ نبوت کو پہونچا ہون پس حضرت علی نے کہا وہ کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا

مداومت ذکر کی خلوتون مین حضرت علی نے کہا فضیلت ذکر کی ایسی ہے ذکر تو

سب لوگ کہتے ہین آپنے فرمایا اے علی تو خاموش رہ قیامت قائم نہوگی اور روے

زمین پر کوئی ذاکر ہو کہ اللہ اللہ کہے حضرت علی نے کہا یا رسول اللہ مین کیونکر ذکر کہون

آپنے فرمایا تو سن مجھسے یہانتک کہ مین تین بار کہون اور تو سن جب مین فارغ ہو جاؤن

تو تو تین بار کہہ اور مین سنون پس آپنے تین بار لا الہ الا اللہ کہا ساتھ مد کے حضرت

علی نے آپسے سُنا اور آپ کے روبرو تین بار کہا جیسا کہ سُنا پھر آپنے اجازت دی

کہ دوسرے کو تلقین کرین حضرت علی نے امام حسن بصری کو تلقین کی پس اُنہون

نے اُنسے سُنا پس کہا جیسا کہ اُنسے سُنا پھر امام حبیب عجمی نے امام حسن بصری سے سُنا

پس کہا جیسا کہ انسے سنا پہر امام داود طائی نے امام حبیب عجمی سے سنا پہر امام معروف کرخی نے امام داود سے سنا پہر سری سقطی نے امام معروف سے سنا پہر امام جنید نے امام سری سقطی سے سنا پہر امام ممشاد دینوری نے امام جنید سے سنا پہر امام ابو حفص عمرو نے امام احمد ممشاد سے سنا پہر امام ضیاء الدین ابو النجیب نے امام ابو حفص سے سنا پہر امام قطب الدین ابو رشید نے امام ابو نجیب سے سنا پہر ابو الغنائم نے امام قطب الدین سے سنا پہر امام اصیل الدین نے امام ابو الغنائم سے سنا پہر امام اوحد الدین نے امام اصیل الدین سے سنا پہر امام امین الدین گازرونی نے اپنے چچا امام اوحد سے سنا پہر امام امام الدین نے اپنے بہائی امام امین الدین سے سنا پہر امام ہمام قطب انام مشہور شیخ جلال الحق والدین دامت برکاتہ اس فقیر کے شیخ واستاذ نے امام امام الدین سے سنا پہر اس فقیر حقیر نے اپنے شیخ واستاذ مذکور سے سنا شب جمعہ وقت تہجد بیسوین ماہ مبارک رمضان ۸۱۰ھ ہجری کو جملہ مشائخ سترہ ہین اس فقیر نے سترہ واسطون سے تلقین ذکر کو سنا الحمد للہ علی ذلک **ایضا**

ایک عزیز نے پوچھا کہ جسوقت یہ دعا پڑہین اللھم یا دائم الفضل علی البریۃ تو آمین کہین جواب فرمایا کہ آمین کہین اسلیئے کہ امر کے معنے مین ہے ای ادم علینا فضلک یعنے اے اللہ تو اپنا فضل ہمپر دائم رکہہ **ایضا** فرمایا کہ مسبعات عشر مین جسوقت اس دعا مین پہونچین اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد تو جس شخص کے بہائی بہن اعیانی ہون وہ اسی طرح کہے کیونکہ مصدر تفاعل کا واسطے اشتراک کے ہے

اور جس شخص کے بہائی بہن اعیانی اور علاتی دونون ہون تو وہ ولس ولدا؟
پڑہے تاکہ علاتی خارج نہو جائین اور دعاگو کے اعیانی بہائی بہی ہین اور علاتی بہی
اسلیئے مین ولس ولدا پڑہتا ہون تاکہ وہ محروم نہ رہجائین پہر اس فقیر سے اور یاران
اعلی سے فرمایا کہ اس طرین کو لو یہ غریب ہے اسکو کم کوئی جانتا ہے **ایضا** فرمایا
من قرأ هذا الدعاء بعد صلوة الفجر حفظ من الفتن اللهم انت الخالق وانا
المخلوق فمن یدعو المخلوق الا الخالق وهو الله الواحد الباقی فسبحانه توحد
بالملک والعظمة والکبریاء والجبروت والسلطان والعز والشرف والحول
والقوة یا ودود یا غفور یا معین یا مستعان یا احد یا صمد یا فرد یا وتر
یا حی یا قیوم یا بدیع السموت والارض یا ذا الجلال والاکرام یا لا اله الا انت
اللهم صل علی محمد وعلی ال محمد الف الف صلوة وحی علی محمد وعلی ال
محمد الف الف تحیه وسلم علی محمد وعلی ال محمد السلام بعدد انفاس
الایام وقطرات الغمام یعنے جو کوئی اس دعا کو بعد نماز فجر کے پڑہے تو وہ بسبب برکت
اس دعا کے زمانے کے فتنون سے محفوظ رہے پہر اس فقیر سے فرمایا فرزند من لو
اور ہمیشہ بعد نماز فجر کے پڑہا کرو دعاگو ہمیشہ پڑہتا ہے اور مین نے سب یارون سے
کہدیا ہے اور مولانا سراج الدین امام سے بہی کہدیا ہے کہ باآواز بلند پڑہین **ایضا**
فائدہ بیان فرمایا کہ جب مسبعات مین اس دعا کو پہونچین اللهم یا رب افعل لی
وبهم عاجلا وآجلا فی الدین والدنیا والاخرة ما انت له اهل ولا تفعل

سایا مولانا ما نحن له اهل تو اس فارسی کو بہی مکرر پڑہین اسی سکے ہم معنی ہے
شیخ عارف صدر الحق والدین قدس سرہ کی کہی ہوئی ہے ؎ یارب تو بفضل
بد من کار مکن ٭ با من تو ہمان کن کہ بدان معروفی ٭ ان الله هو اهل التقوی
واهل المغفرة یعنے مین تو بدکردار ہون اور تو اہل مغفرت ہے پس تو اپنی مغفرت
مجہے ارزانی فرما پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لوین نے
سب یارون سے کہدیا ہے اُنہون نے اسکو لیا ہے یعنے یاد کر لیا ہے اور کبہی کبہی
مخدوم دامت برکاتہ اس منظوم کو بعد دعاے مذکور کے تین با تکرار کرتے ہین اور
اول و آخر درود شریف پڑہتے ہین اور گاہ گاہ روتے ہین نالہ وزاری کرتے ہین

ایضا فرمایا خبر مین ہے ان یوما جاء اعرابی الی رسول الله صلے الله علیه
واله وسلم فقال یا رسول الله نحن سکان البادیه و بعدنا من المصر لا
نقدر ان نصلی الجمعة ونحن محرومون من فضیلة الجمعة فقال علیه السلام
یا اعرابی صل یوم الجمعة بعد الاشراق عشرة رکعة علی هذا الترتیب
صل رکعتین تقرأ فی الاولی بعد الفاتحة الفلق وفی الثانیة الناس فاذا فرغت
اقرأ آیة الکرسی سبع مرات وفی روایة عشر مرات فبعد ثمان رکعات اخری
بسلامین فی کل رکعة بعد الفاتحه اذا جاء نصر الله وقل هو الله احد خمسا
وعشرین مرة وبعد الفراغ سبعین مرة سبحان رب العرش الکریم ولا حول
ولا قوة الا بالله العلی العظیم وسبعین مرة استغفر الله وسبعین مرة

دہ رکعت روز جمعہ بعد اشراق

الصلوة علی الذی علیه السلام فکانه اصلی فی کل مسجد من الا فالله وکم من حجة
مقبولة نسب فی دیوانه فکانما عمل علی اربعة کتب منزلة التوراة والزبور
والانجیل والفرقان پس آن امر بود که مهر بر بن فقیر آورد ند فرمودند فرزند من بگیرید
دعا گو ہر جمعه مدام میگزارد یعنے ایک دن ایک بدوی حضرت رسول الله صلی الله علیه
وآله وسلم کے آیا پس عرض کیا یا رسول الله ہم جنگل کے رہنے والے ہین اور شہر ہمسے
دور ہے ہم قدرت نہین رکھتے ہین کہ جمعے کی نماز پڑھین اور ہم جمعے کی فضیلت سے
محروم ہین پس آپنے فرمایا اے اعرابی تو جمعے کے دن بعد اشراق کے دس رکعتین پڑھ
اس ترتیب پر دو دو رکعتین پڑھ پہلی رکعت مین بعد فاتحه کے سوره فلق پڑھے اور
دوسری مین سوره ناس پہر جسوقت تو فارغ ہوجاے تو سات بار آیة الکرسی پڑھ اور
ایک روایت مین دس بار پہر بعد اسکے آٹھ رکعتین اور پڑھ دو سلام سے ہر رکعت
مین بعد فاتحه کے اذا جاء نصر الله اور قل ہو الله احد پچیس بار اور بعد فراغ کے ستر بار
سبحان رب العرش الکریم ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اور ستر بار استغفر الله اور
ستر بار نبی صلی الله علیه وسلم پر درود پس گویا اسنے اقالیم کے ہر مسجد مین نماز پڑہی اور
کتنے مقبول حج اسکے نامۂ اعمال مین ثبت ہوگئے پس گویا وہ عمل کرتا ہے چارون
کتابون منزل پر توراة وزبور وانجیل وفرقان **ایضا** فرمایا خبر مین ہے من
صلی الجمعة ثم قعد وقرأ الفاتحة سبعا وقل هو الله احد سبعا والمعوذتين
سبعا سبعا وقرأ بعد ذلك هذا الدعاء اللهم یا غنی یا حمید یا صمد یا معید

یا رحیم یا ودود اکفنی بحلالک عن حرامک و بطاعتک عن معصیتک و بفضلک عمن سواک فقال من داوم علی ہذا اعناہ اللہ تعالی عن خلقہ ویرزقہ من حیث لا یحتسب پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من بعد فراغ دوگانہ جمعہ مدام برین عمل کنید دعاگو مدام میخواند چنانکہ مے بیند اثر تمام ست

ایضا فرمایا کہ دعاگو نے چند حدیثین واقعہ یعنے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے واسطہ سُنی ہین اُسکا قصہ یہ ہے کہ مولانا شمس الدین مجاور مکہ واسطے غرض اپنے شیخ کے غلہ خریدنے اور رکہتے تہے لوگ اونکو محتکر کہتے اور احتکار نزدیک فقہا کے ممنوع ہے اور محتکر ملعون ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکہا کہ آپنے فرمایا لا المحتکر ملعون لو اضرّ یعنے ایسا نہین ہے جو کہ خلق کہتی ہے محتکر ملعون ہے اگر ضرر پہونچاوے وہ بہ نیت غرض پیر اپنے کے غلہ جمع کرتا ہے لکل امرئ ما نوی یعنے ہر مرد کے لئے وہ ہے جو اُسنے نیت کی دوسرا خواب یہ ہے کہ مین مکہ مبارک مین تہا مین نے واقعہ مین دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ایک جماعت خلق اُچہ کی آپ سے ساتہہ تیغ و تیر و سپر کے محاربہ کرتی ہے پس آپنے روے مبارک دعاگو کی طرف کیا اور فرمایا ولدی انظر کیف یفعلون یعنے اے فرزند دیکہہ تو کہ یہ خلق اُچہ کی کس طرح میرے ساتہہ محاربہ کرتی ہے اور یہ وہ بات تہی کہ اُچہ کے کچہہ لوگ بدعتین ظاہر کرتے تہے پس دعاگو نے مکے سے یہ حدیث خواب کی مع قصے کے بہیجدی اور اُس بدعت سے مین نے اُنکو منع کر دیا اُنہون نے اُن بدعتون کو چہوڑ دیا الحمد للہ

احادیث رسیدہ بحضرت صلعم (۱۰) در خواب

تیسرا خواب یہ ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ مین دیکہا کہ آپ طرف دعاگو کے متوجہ ہوئے اور فرمایا عظْ وعد طلع الشمس من مغربها یعنے اے فرزند تو وعظ کر مقرر قریب ہے کہ سورج مغرب سے نکلے حرف فد یہان واسطے تقرب کے ہے یہ بہی فرمایا کہ جسوقت دعاگو مدینۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین تہا تو مین روضۂ مقدسۂ نبوی مین جاتا پائینتی کی طرف سلام کرنا اور اُسی جگہہ مشغول ہوجاتا تہا زیارت کرنیوالے دعاگو کے آگے سے بتکلف گزر کرتے تہے مین نے روضے سے آواز سُنی ولدی لا تعبر بین یدی زُوّاری یعنے اے فرزند میرے تو کہڑا مت ہو واسطے نماز کے روبرو میرے زائرون کے پس مین اُس جگہہ سے دور ہوگیا اور گوشۂ روضہ مین دیوار کے آگے مشغول ہوگیا مین نے تحقیق کرلیا کہ آواز حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے اور یہ بات دن مین بحالت بیداری تہی پس اس بات کو مدینے کے شریفون نے سُنی یہ خبر منتشر ہوگئی لوگون نے یقین کرلیا کہ دعاگو سیّد ہے بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس آن امیر کبیر روئے منیر برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این احادیث بنویسید خدمت کردم نبشتم۔

حضرت مخدوم قدس سرہ کی سیادت بشہادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہے

ایضا فرمایا کہ تنگی کے وقت پڑہین کشائش کہین

یا خفی الالطاف ادرکنی فی وقتی ہذا اگر جمع ہو تو ادرکنا فی وقتنا ہذا کہین اول وآخر مین درود شریف پڑہین **ایضا** فرمایا کہ بیمارون کے اچہا ہونے کی نیت سے ایک سو گیارہ بار **یا سلام** کہین وہ مرض صحت سے بدل جائے شرح

نو و ۹ نام مین بہی ذکر کیا ہے درود شریف پڑہین اور توسل کرین الہی توسلت بھذا الاسم ان تعافی جمیع مرضی المسلمین والمسلمات ۔

ایضا ذکر فتوری کا نکلا

فرمایا جبکہ سالک مین بے ادبی آپڑتی ہے تو وہ محجوب ہو جاتا ہے اسفل السافلین مین جا گرتا ہے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ سید محمد طفادی دعاگو سے تعلق رکھتا ہے اہل مکاشفہ تہا ایک وقت رکہتا تہا اُس بار کہ مین شہر مین آیا وہ حج سے نزدیک میرے آیا کہا کہ مجھپر قرض بہت ہے تو مین نے اُسکے واسطے بادشاہ سے سعی کی کہ حاجی ہے چند حج کیے ہین اور سالک واہل مکاشفہ ہے بادشاہ نے اسکو کچھہ دیا مین نے سُنا کہ وہ تجارت مین پڑ گیا و ہانتک نوبت پہونچی کہ وقع نظرہ علے بعض الامارد یعنے اُسکی نظر کسی امرد بے ریش پر پڑ گئی تو وہ محجوب ہو گیا در نظر حال ہر ین جملہ ست یعنی دیکھنے مین تو حال اس سب پر ہے کہ محجوب ہو گیا اس بیچارے آدمی کی کس حد تک بعد و دوری اللہ سے ہو گی کہ جو وہ فعل کرے نزدیک ہے بات دین مین ہے اور اسوقت بہی وہ میرے پاس نہین آتا ہے کہ توبہ کرے اس رات یعنی بیسوین کو مین نے سارے یارون کے واسطے دعا کی ہرچند مین نے چاہا کہ نام محمد طفاری کا لون اصلا زبان پر نہین آیا ۔

حاشیہ: اصل کا یہ لفظ ہے ... بار در شہر ... اصل کا لفظ ہے ... اور ...

ایضا ذکر طلب کا نکلا

فرمایا کہ طالبین تین قسم ہے ایک تو دنیا کے طالب ہین وہ لاشئی ہین یعنے کچھہ نہین

ہین ایک عزیز نے عرض کیا کہ آپ لاشی فرماتے ہین فرمایا کہ لاشی تو شی سے ہے اور طالب
دنیا کا لاشے بہی نہین ہے دوسرے آخرت کے طالب ہین وہ حق کے طالب ہین
اسلئے کہ رؤیت حق تعالی کی بہشت سے ہے لیکن وہ طلب ہین خم رکہتے ہین طلب
محض اُسکی نہین رکہتے ہین تیسرے طالب محض اُسکی ذات کے ہین وہ لوگ معالی الہمم
یعنے عالی ہمت اور واصل ہین بعد اسکے فرمایا قال المشائخ الصوفیہ الناس علی
ثلث فرق رجل ونصف رجل ولا شئ فالرجل الواصل ونصف الرجل
الطالب ولا شئ طالب الدنیا لان الشئ اذا خلا عن المقصود جاز نفیه
کما قال الشاعر ع لا شئ عندی کل من طلب الدنیا ٭ والقاهرون
نفوسهم ابطال ٭ للطالبین تشابہ بحالهم ٭ والواصلون الی الحبیب رجال ٭
پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من اسکو لکھہ لو جو مین نے
کہا یعنے مشائخ نے کہا ہے کہ آدمی تین قسم ہین ایک تو پورا مرد ہے دوسرا نیم مرد ہے
تیسرا کچھہ چیز نہین ہے پس پورا مرد تو وہ ہے کہ واصل ہے اور آدہا مرد طالب ہے کہ
ہنوز طلب مین ہے مقام وصال کو نہین پہونچا ہے تیسرا کچھہ چیز نہین ہے وجود اُسکا
مثل عدم کے ہین دلیل یہ ہے کہ جب کوئی چیز مقصود سے خالی ہو تو دور کرنا اُسکا
روا ہے معنی عربی رباعی کے یہی ہین اور دُنیا اصل اسکی دنیا ہے وزن نظم کی جہت سے
یا کو حذف کر دیا اور ابطال جمع ہے بطل کی لسے شجاع یعنے شیر مرد اور اسی بیسوین
رات مین مسعود درویش شروع نماز تراویح سے فراغ تک رکوع مین رہا اور کچھہ

نہ پڑہا اور وہ منجملہ طعام کے جیسے گیہون چانول کچہہ نہین کہاتا تہا کچہہ میوہ کہا لیتا تہا
اسی پر کفایت کرتا اُسکے حق مین فرمایا لاتکن من جہال الصوفیۃ فانہم لصوص
الدین وقطاع الطریق علی المسلمین یعنے تو جاہل صوفیون سے مت ہو کیونکہ وہ تو
دین کے چور اور مسلمانونکے رہزن ہین ۔

اکیسوین تاریخ ماہ رمضان روز شنبہ وقت چاشت کے

بندہ خدمت مین حاضر تہا روے مبارک طرف فقیر کے لائے فرمایا فرزند من سبق
پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سالک نہ سوئے یہانتک کہ جو سورتین رات
مین روایت کی گئی ہین اُنکو نہ پڑہ لے قوت القلوب مین ذکر کیا ہے کہ جیسے سورہ یٰس
وحم دخان والم تنزیل وتبارک الذی اور اگر ان سورتون کا خیال نہ رکہے اور یاد
نہ ہون تو دو بست پنجاہ بار سورۂ اخلاص پڑہے کہ یہ ہزار آیتین ہین حدیث صحاح
مین ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے نہ سوئے لا تناموا حتی تختموا
القرآن ولا تناموا حتی تعروا فی سبیل اللہ ولا تناموا حتی تحجوا ولا تناموا
حتی ترضوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا تناموا حتی ترضوا ربہ
عز وجل فتحیر الصحابۃ وقالوا یا رسول اللہ کیف نفعل ہذا فی لیلۃ واحدۃ
فقال علیہ السلام من قرأ خمسا وعشرین مرۃ سورۃ الاخلاص فکانما
ختم القرآن ومن قال سبحان اللہ والحمد للہ الی آخرہ عشر مرات فکانما
جاہد فی سبیل اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم مائۃ مرۃ فکانما

نحر واعلم ومن صلی علی النبی مائۃ مرۃ فکانما ارضی رسول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ومن کثر لا الہ الا اللہ فکانما ارضی ربہ عزوجل تو پیغام یعنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحاح مین نقل ہے کہ جب تک رات مین پانچ کام نہ کرلے
نہ سوئے اول ختم قرآن شریف کا دوسرا غزا تیسرا حج چوتہا خوشنودی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے پانچوان خوشنودی اللہ عزوجل کی صحابہ متعجب رہگئے عرض کیا
یارسول اللہ یہ پانچ کام ایک رات مین کیونکر کرسکتا ہے فرمایا کرسکتا ہے جو کوئی پچیس بار
سورۂ اخلاص پڑہے تو ایسا ہو کہ اُسنے قرآن کا ختم کیا اور جو کوئی دس بار سبحان اللہ
والحمد للہ تا آخر کہے تو ایسا ہو کہ غزا کی ہو اور جو کوئی سوبار درود پڑہے تو اُسنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راضی کیا ہو اور جو کوئی رات مین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بہت
کہے تو وہ ایسا ہے کہ اُسنے خدائے عزوجل کو راضی کیا ہو پہر سورہے مخدوم سے پوچہا
گیا کہ بہت کسقدر رکہے فرمایا کہ اقل ستر بار مروی ہے اور یہ مخدوم کا معمول ہے اور
وسط تین سو ساٹہہ بار بعدد رگ اعضا اور اسکے اکثر کی حد نہین ہے باوضو کہے اور
ذاکر نہ سوئے یہانتک کہ نیند غلبہ نہ کرے جب سالک یہ کام بجالائے گا تو اُسکو عاقلون
سے لکہین گے اور حاضرون سے اُسکو شمار کرین گے یہ ساری ترتیب حق مین اس
فقیر کے تہی آغاز سبق سے فراغ تک۔

اسی روز مذکور مین ذکر لباس کا نکلا

فرمایا کہ جامۂ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اکثر یعنے موٹا ہوتا تہا آپ باریک

نہین پہنتے تھے آپ کا قول ہے کہ من رق ثوبہ رق دینہ یعنے جسکا کپڑا باریک ہوا
تو اُسکا دین باریک ہوا اور جب آپ نے کپڑا پہننے تو نیت کی دن پہننے واسطے تعظیم
کے تاکہ خلق کی نظر مین افترا علامہ نہ ہون اور دوستون کا دل مسرور اور دشمنونکا
دل محزون ہوجاوے یعنی دوستون کا دل خوش ہو اور دشمنون کا دل پہٹا ہوا بہتر
ہے بعد اسکے فرمایا خبر مین ہے کہ کسی رات کو راتون سے مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے سرخ کپڑا اپہنا تہا راوی کہتا ہے کہ مین نے روے مبارک کو دیکہا کہ چودہوین
رات کے چاند سے بہی زیادہ تر روشن تہا اور آپ پر حلۂ سرخ تہا ایک عزیز نے پوچہا
کہ فقہا نے تو لعل کپڑے کو مکروہ رکہا ہے جواب فرمایا فتاوی کامل مین ہے یکرہ
لبس الثوب الاحمر والاصفر یعنے لال وزرد کپڑا اپہننا مکروہ ہے آسی درمیان مین
مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ شیخ جمال الدین قدس سرہ موٹا کپڑا
پہنتے تہے ایک تنکہ بازار مین بہیجتے اُسکی ایک چادر لاتے تینون کپڑے پگڑی وکرتا اور
ازار اُسی چادر سے بناتے اُنسے پوچہا کہ تم موٹا کپڑا کیون پہنتے ہو جواب دیا کہ رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موٹا کپڑا اپہنا ہے مین کون ہون کہ موٹا کپڑا نہ پہنون بعد اسکے
بعد اسکے فرمایا کہ ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے آپکا کمل اور ازار صحابہ کے پاس باہر لائین اور کہا اے یاران پیغمبر
اسی مین پہنے ہوئے آپکی روح پر فتوح قبض ہوئی فرمایا کہ دعاگو نے مدینۂ مبارک
مین اُس گلیم وازار کی زیارت کی ہے اور مین نے بوسہ دیا اور سر وآنکہہ پر رکہا ہے

دوستون کا دل مسرور اور دشمنون کا دل محزون ہو جاوے

در بیان لباس سرخ

در بیان آنکہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کمل وازار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

یہ دلیل ہے آپ کے موٹا کپڑا پہننے پر اور وہ گلیم وازار سیدون شریفون کے پاس ہے اور
اکثر اُمیں سے روافض کا مذہب رکہتے ہین بد دین ہین اگر امیر المومنین
حضرت ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا نام سُنتے ہین تو لعنت کرتے ہین اور دشوار
سمجہتے ہین اسی درمیان مین ایک عزیز نے کہا کہ بندگی مخدوم یعنے حضرت مخدوم نے
بقوت علم اُنکو الزام دیا ہو تا فرمایا کہ مین نے اُنکو الزام دیا ہے مین ایک دن مدینۂ مبارک
مین اُنکے مدرسے مین حاضر ہوا مین نے دیکہا کہ قرآن شریف واحادیث متبرک سے
تمسک کرتے ہین اور بدون سماع کے اپنے طرف سے آیتون کی تاویل کرتے ہین
پس مین بزبان معذرت پیش آیا اور مین نے عربی مین کہا اناخ لکم اسألکم
مسئلۃً اسمعوا منی یعنے مین تمہارا بہائی ہون یعنی تم بہی سید ہو تم مجہپر خفا مت ہو
مین تمسے ایک مسئلہ پوچہتا ہون تم اُسکو مجہسے سن لو کہا قُل یعنی کہہ اور پوچہا اے
مذہبك یعنے تیرا کون مذہب ہے مین نے کہا مذھب ابی حنیفۃ الی اجدادی
فی عادتی یعنے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مع جملہ آباء واجداد کے ہمارا
مین پہر مین اُنپر ساتہ آیت کے پیش آیا اور مین نے کہا کہ انتم تقولون بمسح
الرجل لقولہ تعالی وامسحوا برؤسکم وارجلکم عطفا علی برؤسکم بالجر
وبرکتم النصب وہاتان القراءتان مشہورتان مرویتان اعنی النصب والجر
فترك القراءۃ المشہورۃ کترك الآیۃ ھی ھاتین القراءتین حالان الحالۃ
الاولی فی غسل الرجل وھو العطف علی قولہ وجوھکم وایدیکم بالنصب

والحالۃ الثانیہ فی الخفف وھو العطف علی فامسحوا برؤسکم بالجر فلماذا ترکتم
قراءۃ النصب فانھا مشھورۃ ومرویۃ فاس) جوابکم یعنے تم کہتے ہو کہ پانون پر
مسح کرنا جائز ہے اور پانون کے دہونے کو فرض نہین جانتے ہو اسلیئے کہ اللہ تعالی
فرماتا ہے کہ تم مسح کرو اپنے سرون کا اور پانون کا ارجلکم کو زیر سے پڑہتے ہو رؤسکم
پر عطف کرتے ہو اور زبر کی قرارت کو تمنے چہوڑ دیا ہے ارجلکم مین دو قرارتین ہین اور
یہ دونو مشہور و مروی ہین اسکو زیر سے بہی پڑہا ہے اور زبر سے بہی پس تمنے زبر کی
قرارت کو کیون چہوڑ دیا حالانکہ قرارت مشہورہ کا چہوڑ دینا مثل آیت کے چہوڑ دینے
کے ہے پہر ان دونو قرارتون مین دو حالتین ہین پہلی حالت یعنے ارجلکم کا زبر سے
پڑہنا اور عطف کرنا وجوہکم وایدیکم پر یہ پانون کے دہونے مین ہے پس پانون کا دہونا
فرض ہے اور دوسری حالت یعنی ارجلکم کو زیر سے پڑہنا اور رؤسکم پر عطف کرنا یہ
موزہ پہنے مین ہے کیونکہ موزے پر مسح روا ہے پس تمنے زبر کی قرارت کو جو کہ مشہور
و مروی ہے کیون ترک کر دیا اب تم اس سوال کا کیا جواب دیتے ہو وہ ساکت ہوگئے
خاموش ہوگئے اُنسے کچھہ جواب نہ بنا بند ہوگئے مین نے اُنکو الزام دیدیا پہر مین اوس
جگھہ سے اپنے حجرے مین جو کہ نزدیک کعبے کے تہا آگیا جبکہ مین نے اس قصے کو مشائخ
و علماء و فقہاء اہل سنت و جماعت سے کہا تو وہ بولے کہ تو اُنسے کہہ سکتا ہے ہم نہین
کہہ سکتے ہین مین نے کہا کہ پہلے مین نے معذرت کر دی تہی تاکہ وہ خفا ہون بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من بنویسید پس نشستم۔

بائیسوین ماہ مذکور روز دوشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین
قدس اللہ ارواحہما کے اوصاف مین باتین ہو رہی تہین
فرمایا کہ دعاگو مدینۂ مبارک روضۂ مقدسۂ نبوی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے سینۂ مبارک کے جانب مین سلام کہتا تہا شیخ مدینہ عبد اللہ مطری رحمۃ اللہ علیہ
نے دعاگو کا ہاتہہ پکڑا آپ کے پائنتی کی طرف لائے اور کہا کہ تو اس جگہہ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پڑہ اسلئے کہ یہ شیخ رکن الدین اور شیخ نصیر الدین کا
مقام ہے اُنہون نے پائنتی کی طرف سے سلام پڑہا ہے بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک
مین بہی نزدیک خانۂ کعبہ کے شیخ نصیر الدین محمود کا مصلے ہے شیخ مکہ عبد اللہ
یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے دعاگو سے کہا کہ بعد اسکے تو اسجگہہ مشغول ہوا اور ایک
اور جگہہ بتائی دعاگو دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوا مین نے اپنا قدم اُنکے
مصلے کے قدم پر نہین رکہا میری کیا مجال ہے کہ مین ایسا کرون شیخ عبد اللہ یافعی
اور دیگر مشائخ نے میرے واسطے دعا کی اسلئے کہ مین نے ادب نگاہ رکہا بعد اسکے
مین دونو مصلون کے عقب مین مشغول ہوتا تہا **حکایت** شیخ رکن الدین
قدس سرہ کی وفات ہو چکی تہی اور شیخ نصیر الدین زندہ تہے ایک رات مین نے
شیخ نصیر الدین کو دیکہا کہ آئے مین نے ملاقات کی مجہے منع کیا کہ میری زندگی مین

کسی سے نہ کہنا اور اسی طرح جمعے اور پیر کی راتون مین حاضر ہوتے تہے فوائد الفواد
مین ہے کل من صحت له ولاية يكون لیلة الجمعة وليلة الاثنين في مكة المباركة
والمدينة المشرفة یعنے جس شخص کی محبوبیت صحیح ہوتی ہے تو وہ جمعے کی اور پیر کی رات
مین مکۂ مبارک اور مدینۂ مشرف مین ہوتا ہے ذرا دیر مین جاتے ہین اور واپس آتے
ہین پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ نقل صحت
ولایت کی لکہہ لو غریب ہے مین نے اُس طرف سُنی ہے **حکایت** جبکہ دعاگو
مکۂ مبارک سے اُچہ مین آیا اور شیخ نصیر الدین شہر سے ٹہٹہ مین جاتے تہے سلطان محمد
نے طلب کیا تہا اُنپر خفا تہا تو وہ خانقاہ مین نزدیک والد مخدوم کے اُترے اور کہا
کہ تم مدد رہو کیونکہ میرے حق مین خفگی ہے مجہے ٹہٹہ مین لئے جاتے مین مخدوم والد
واسطے شیخ کے مدد ہوئے چنانچہ اثناے راہ مین لوٹ آئے سلطان محمد مر گیا مخدوم
والد کے خانقاہ مین اُترے ہمنے اُنکی ضیافت کی اُنکو مہمان رکہا شیخ نے دعاگو سے
کہا کہ یہ واقعہ یعنے شب جمعہ اور شب دوشنبہ کو خانۂ کعبہ مین حاضر ہونے کا میری
حیات مین مست کہو بعد موت کے کہو ایسا اخفا کرتے تہے **حکایت** یہ بہی
فرمایا کہ ایک دن مین نے مخدوم بزرگ اپنے دادا کو دامت برکاتہ خواب مین دیکہا
کہ تو شیخ کبیر اور شیخ فرید سے توسل کر اور تعویذ اس طرح لکہہ الٰهي بحرمة الشيخ الكبير
دامت بركاته ان تفعل كذا وكذا اگر وہ شخص سندی ہے اور اُنسے تعلق رکہتا ہے
تو مراد شیخ بہاء الدین ہونگے اور اگر وہ ہندی ہے اور شیخ فرید الدین سے تعلق

رکہتا ہے تو مراد وہی ہونگے اُس سے پہلے دعا کو تعویذ اس طرح لکھتا تہا جو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیٔ فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور مانند اسکے آب اس طرح لکھتا ہون کہ بحق الشیخ الکبیر
بفرمان مخدوم جد خود بعد اسکے فرمایا کہ یہ جو بحق کہتے ہین بر طریق کرم ہے نہ بر طریق
وجوب اور عوام کے حق مین بحق کہنا منع ہے کیونکہ جہال جانین گے کہ خدا پر البتہ واجب
اور خواص کے حق مین بحق کہنا منع نہین ہے اسلئے کہ وہ جانتے ہین کہ بر طریق کرم
ہے نہ بر طریق واجب اور بیت قصیدۂ لامیہ کی پڑہی **بیت** وَمَا اِنْ فِعْلُ
اَصْلَحٍ ذُو افْتِرَاضٍ ؛ عَلَے الْھَادِی الْمُقَدَّسِ ذِی التَّعَالِیْ ؛ ان زائدہ ہے اور ما
نفی کا ہے ای لیس فعل اصلح واجبا علی الباری تعالیٰ لان الا لوھیۃ ۔۔۔
تنافی الوجوب یعنے اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بر طریق کرم کے اسلئے کہ
خدائی منافی وجوب کے ہے اور یہ آیت پڑہی قولہ تعالیٰ وما من دابۃ فی الارض
الا علی اللہ رزقھا ای کرما لا وجوبا پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند
فرزند من این فائدہ بنویسید بین نشتم **ایضا** فرمایا کہ جسوقت شیخ نصیر الدین
وفات پائی تو دعا گو ماہ رمضان مین معتکف اربعین تہا اُسی دن شیخ مدینہ عبد اللہ
مطری قدس اللہ روحہ گزر کر رہے تہے مسجد کے حجرے مین میرے پاس آئے
سلام کیا مین نے پہچان لیا کہ شیخ عبد اللہ مطری ہین مین نے اُنکا اکرام کیا اور سلام
کا جواب دیا شیخ نے عربی زبان مین کہا فارسی نہین جانتے تہے کہ ما بقی التشیخ وطب الھند

مسئلہ بحق فلان گفتن

ان الوہیت کے واسطے کوئی چیز واجب نہین ہے مگر بطور کرم

وفات شیخ نصیر الدین قدس سرہ

الیوم وانا احیٔ فی صلوٰۃ جنازتہ وانت معتکف أعلق الباب وصل صلوٰۃ جنازتہ ھاھنا ولا تخرج والا اذھب بک یعنے شیخ مدینہ نے کہا کہ آج قطب ہند نرہا یعنے شیخ نصیر الدین اور مین مدینے سے آتا ہون واسطے نماز جنازے کے اور تو معتکف ہے باہر آنا درست نہین ہے ورنہ مین تجہے لیجاتا پس تو دروازہ مسجد کا بند کردے اور نماز جنازے کی پڑہ۔

اٹہارہوین ماہ رمضان وقت اشراق کے

صلوٰۃ علی المیت الغائب

مین نے یارون کو طلب کیا اور مسجد کا دروازہ بند کرا دیا تاکہ کوئی نہ دیکہے مذہب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مین درست نہین ہے مذہب امام شافعی رحمہ اللہ مین روا ہے پس مین نے نماز شروع کی اور تاریخ و وقت و ساعت لکہہ رکہی واقعہ اُسی طرح تہا اور میت غائب پر جنازے کی نماز پڑہنا آیا ہے اسلئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمراہ صحابہ کے نجاشی بادشاہ حبش پر نماز جنازہ پڑہی ہے اور اس باب مین حدیث صحاح کی ہے ان اخا لکم قد مات فقوموا وصلوا علیہ یعنے تمہارا ایک بہائی مرگیا ہے پس تم کہڑے ہو اور اُسپر نماز پڑہو ہمارے مذہب مین نہین ہے صاحب مذہب فرماتے ہین کہ اُنکے واسطے حجاب کہولدیا تہا اُنہون نے جنازے کو حاضر دیکہکر نماز پڑہی جس آدمی کا کہ یہ واقعہ ہو اُسکے واسطے ہمارے مذہب مین بہی روا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این طریق بنویسید

ایضا اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت مین حاضر تہے جواب فرمایا کہ حاضر نہ تہے وہ معتکف
اربعین تہے جیسا کہ دعاگو معتکف تہا اور نہ حاضر ہوتے ایک عزیز نے پوچہا کہ شیخ مدینہ
عبد اللہ مطری معتکف اربعین نہ تہے جواب فرمایا کہ وہ عشرہ اخیر مین معتکف ہوئے ہین
واسطے متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ معتکف اربعین نہین ہوئے
تہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے پوچہا کہ مشائخ چشت کے اخیر عشرے مین معتکف
نہین ہوتے ہین اسکی کیا حکمت ہے جواب فرمایا کہ اعتکاف عشرہ اخیر مین تین روایتین
ہین قیل واجب و قیل مستحب و الصحیح انہ سنۃ مؤکدۃ یعنے کسی نے کہا کہ واجب
ہے اور کسی نے مستحب بتایا اور صحیح یہ ہے کہ سنت مؤکدہ ہے خبر مین ہے کہ ایک وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر غزا مین تہے عشرہ اخیر کا اعتکاف فوت ہوگیا جب
آپ لوٹ کر تشریف لائے تو اور دنون مین اُسکی قضا کی دس دن معتکف ہوئے
بعد اسکے فرمایا کہ شاید مشائخ چشت مستحب کی روایت پر عمل کرتے ہین یا یہ ہے کہ
اُنہون نے نفس کا تزکیہ کر لیا ہے اور اعتکاف واسطے تزکیۂ نفس کے ہے ہم نیک
گمان کرتے ہین اسلئے کہ آپ کا قول ہے ظنوا بالمؤمنین خیرا یعنے تم ایمان والون سے
نیک گمان رکہو پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این سہ روایت
واین حدیث بنویسید پس نبشتم **ایضا** روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے
فرمایا فرزند من سبق پڑہ مین نے شروع کیا اثنائے سبق مین زائر لوگ پہونچے
خادمون سے فرمایا کہ زائرون کو وہین رکہو یہانتک کہ فرزند من سبق سے فارغ

ہو جاے خادمون نے انکو اُسی طرح رکہا اور فرمایا کہ فتاوے کامل میں ہے ینبغی للمعلم ان تقعد البواب علی الباب او یغلق الباب حتی الفراغ یعنے معلم کو چاہیئے کہ دروازے پر دربان بٹہائے یا دروازہ بند کرادے فارغ ہونے تک

ترتیب اسمین تہی کہ جسوقت سالک رات مین بیدار ہو تو صبح سے پہلے تہجد کی نماز پڑہے کام مین تازہ ہو دیر نکرے شاید صبح طلوع ہو جاے کیونکہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صریح امر ہے فتہجد بہ نافلۃ لک وہ وقت استغفار کا اور قرارت کلام اللہ کا ہے قولہ تعالی وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہوداً وروی انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی التہجد مل الصبح اور نگاہ رکہنا اسوقت کا سب وقتون سے فاضل تر ہے اور وہ سحر سے صبح کے نکلنے تک ہے مگر نماز درمیان رات کے کہ وہ وقت رات مین فاضل ترین اوقات ہے اسلئے کہ خبر مین ہے قال داود علیہ السلام فی مناجاتہ الٰھی انی احب ان اعبدک فای وقت ھو افضل فاوحی اللہ تعالی الیہ یاداود لا تقم اول اللیل ولا آخرہ فانہ من قام اولہ نام آخرہ ومن قام آخرہ لا یقوم اولہ وقم وسط اللیل حتی تخلوبی واخلو بک وارفع الی حوائجک یعنے حضرت داود علیہ السلام نے اپنی مناجات مین کہا الٰہی مین بیشک دوست رکہتا ہون کہ تجہے پوجون اور تیری عبادت وبندگی کرون سو کونسا وقت بہتر ہے پس اللہ تعالی نے طرف اُنکے وحی کی کہ اے داود تو اول رات مین مت کہڑا ہو اور نہ آخر رات مین اسلئے کہ جو شخص اول رات مین کہڑا ہوگا تو وہ آخر

رات مین سو رہیگا اور جو شخص کہ آخر رات مین کہڑا ہوگا وہ اول رات مین کہڑا ہوگا
لیکن اسے داود تو تو وسط لیل یعنے میانۂ شب مین کہڑا ہو وہ ایک خالی وقت ہے
تو میرے ساتہہ خلوت مین ہو اور مین تیرے ساتہہ خلوت مین ہوُن اور تو اپنی حاجتین
طرف میرے پہونچا اور اگر سالک آخر رات مین نماز کے ساتہہ مشغول ہوجاے تو
بہتر ہے اسلئے کہ نماز مین استغفار و تلاوت کے معنی موجود ہین یہ ساری ترتیب
شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی **ایضا** روز مذکور مین سید
صدرالدین محمد بہکری کی ایک اور حالت تہی اور روتے تہے اُنکے نزدیک آئے
اور یہ دعا کی اللهم قوّه فی سبیلک یعنے اے اللہ تو اُسکو اپنی راہ مین قوت دے
بعد اسکے فرمایا کہ بعد ہر فرض کے تین بار پڑہے اُسکو قوت ہوگی **ایضا** ایک
شخص بہ نیت اسلام آیا اُسکو اسلام کی تلقین کی زبان عربی مین کہا عرب مین تلقین
اسلام کی اس طرح کرتے ہین ما امرنی الله تعالی قبلته وما نهانی عنه فانتهیته
یعنے اللہ تعالی نے جسچیز کا مجہے حکم کیا مین نے اُسکو قبول کیا اور جسچیز سے اُسنے مجہکو منع کیا
مین اُس سے باز رہا پہر اُس مولا نے اسلام کو کپڑے دئے اور پوچہا کہ تو نے سر دہویا
ہے اُسنے کہا ہان دہویا ہے اگر جنب اسلام لاوے تو غسل اُسپر واجب ہوتا ہے ورنہ
مستحب ہے کتاب مین ہے و وجب لمن اسلم جنبًا والا ندب وقال مالک و
احمد بن حنبل رحمهما الله تعالی ان لم یکن جنبا وجب ایضا یعنے نزدیک امام مالک
اور امام احمد کے اگرچہ جنب نہو تو بہی غسل واجب ہے ایک یار سے فرمایا کہ اُسکو کچہہ

فا تلقین اسلام بعربی

فا مسئلہ اسلام [illegible] غسل واجب

قرآن سکہادے تاکہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے قول پر نماز درست و جائز ہوجائے قولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یہانتک کہ اور سیکہہ لے۔

تئیسوین رات ماہ رمضان شنبے کی رات

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ سال گذشتہ مین آج کی رات مین نے شب قدر پائی تہی اور سید شرف الدین نے بہی اور اُس عورت نے بہی جو کہ اُچہ مبارک مین ہے لیکن چونکہ آج کی رات نہین ہے تو طاق راتون مین پچیسوین مین یا ستائیسوین ہن یا اونتیسوین مین ہوگی **ایضا** فرمایا کہ مکہ و مدینہ و گازرون مین بعض لوگ ایک چلہ معتکف ہوتے ہین اور اہل علم محدث بہی عید کے دن کہانے سے افطار کرتے ہین اور چالیس دن پورے ہونے مین پانی سے افطار کرتے ہین یا خرما یا اور کسی میوے سے کفایت کرتے ہین اور بعض لوگ طے کرتے ہین اسی زمان مین فقاع لائے فرمایا کہ فقاع کے کہانے مین مخالفت روافض کی ہے اگر کہائیگا تو ثواب ہوگا وہ فقاع کو حرام جانتے ہین خمر کے ساتہہ تشبیہہ دیتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ روافض قرآن و احادیث سے تمسک کرتے ہین مین ایک دن اُنکے درس مین آیا اور اُنسے کہا کہ انا اخ لکم لا تعصوا علی اقول لکم دلیلا اسمعوا منی انکم تمسکون بهذه الآیة وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالکسر برکتم الفتح وجوزتم المسح علی الرجل وهاتان القراءتان مشهورتان والمعارضة بین القراءتین کالمعارضة بین الآیتین فلا یجوز ففی قراءة النصب غسل الرجل وفی قراءة الجر فی حالة

لبس الخف الممسح ولا يحب المسح على الخف الا قدر ثلثة اصابع من اصابع الید وعلی
روایة الحسن بن زیاد رحمہ اللہ تعالی مالم یمسح مقدار الربع لا یجوز کمسح الراس
فقلت لهم لما ذا ترکوا الفتح فسکتوا وما اجابوا یعنے جب مین مکہ و مدینہ مین روافض کے
پاس آیا تو مین نے کہا کہ مین جہت سیادت سے تمہارا بہائی ہون تم مجہپر خفا مت ہوتا کہ
مین تمسے ایک دلیل کہون تم مجہسے اسکو سُن لو وہ بولے کہ کہو مین نے کہا کہ تم اس آیت
کو وامسحوا برؤسکم وارجلکم کو ساتہہ زبر کے پڑہتے ہو اور زیر سے نہین پڑہتے ہو
اور دونو قراتین مشہور ہین اور معارضہ درمیان دو قراتون کے مثل معارضے کے ہے
درمیان دو آیتونکے اور یہ روا نہین ہے اور تم پانون پر مسح کرتے ہو اور دہوتے
نہین ہو پس جب ارجلکم کو زبر سے پڑہین تو یہ پانون کے دہونے مین ہو گا کیونکہ
وجوھکم پر عطف ہو گا اور معطوف مثل معطوف علیہ کے ہے یعنے حکم مین اور
جسوقت ارجلکم کو زیر سے پڑہین گے تو مسح موزے کا مراد ہو گا اور وہ جائز
ہے اور موزے پر مسح واجب نہین ہے مگر بمقدار تین انگلیونکے ہاتہہ کی انگلیون
سے اور حسن بن زیاد کی روایت پر بقدر چوتہائی کے جب تک مسح نہ کریگا جائز نہو گا
مثل مسح سر کے پس مین نے کہا کہ تم فتح کا جواب دو کہ تمنے کسواسطے قراءت کو ترک کر دیا
وہ چپ رہے جواب ندیا پس روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند
من یہ مباحثہ جو مین نے بیان کیا ملفوظ مین لکہہ لو بعد اسکے فرمایا کہ وہ ایسے روافض
وضو مین پانون نہین دہوتے ہین مسح کرتے ہین الحمد للہ کہ مذہب سنت وجماعت کو

نصرت ہے ورنہ دشواری ہو بعد اسکے فرمایا کہ تین شہر روافض سے بھرے ہوئے
ہین سُنی نادر ہین مگر یہ کہ کوئی مسافر ہوا ایک تو لہسہ دوسرا قطیف تیسرا بحرین لہسہ
نزدیک مکہ و مدینہ کے ہے اور قطیف دران بر دریا اور بحرین درمیان دریا کے
اور حاکم ان تینون شہرون کا بادشاہ ہرمز ہے وہ لوگ اُسکی رعیت ہین اور وہ سُنّی
ہے اور مقطع بھی سنیون سے ہوتا ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ وہ تو سُنی ہے اور رعیت
اُسکی روافض ہے وہ کیونکر اُنکو سلامت چھوڑتا ہے جواب فرمایا کہ مفضلہ ہین
حضرت علیؓ کو دیگر صحابہ پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین اہل بدعت ہین اگر
وہ مارے تو کتنون کو مارے حد نہین ہے تینون شہر پُر ہین اور وہ تائب ہونیوالے
نہین ہین بعد اسکے فرمایا کہ بادشاہ مکہ و مدینہ کا بھی رافضی ہے اور اُنکے سر پر مصر
مین خلیفہ ہے وہ سُنی ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ اُنسے ولایت کیون نہین کہینچ لیتا ہے
سنی کو ولایت دیدے جواب فرمایا کہ اس جہت سے دور نہین کرتا ہے کہ وہ شریف
یعنے سادات ہین از جہت روے پیغامبر یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لحاظ سے اُنکو دور نہین کرتا ہے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر و عمر
و عثمان و اصحاب دیگر رضی اللہ عنہم اجمعین پر تفضیل دیتے ہین اُنکے منکر نہین ہین
اور اگر منکر ہون تو لائق قتل کے ہو جائین گو شریف ہی کیون نہون بعد اسکے فرمایا
کہ اُس طرف عرب ملک یمن مین سید سُنّی نادر ہے یا کوئی مسافر ولایت خراسان و
ہندستان سے گیا ہو اور اکثر شریف روافض ہین اور سادات خراسان و ہندستان

وجہ تسمیہ روافض

اور دیگر ولایت کے سب سنی ہین اُنکو روافض اسلئے کہتے ہین کہ رفض ای ترک یعنے
رفض کے معنی ترک کے ہین امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے فرزندون مین سے
ایک فرزند تہے اُنہون نے اُنکو امام کیا اور کہا کہ تم حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کو ترک
کرو اور حضرت علی اپنے دادا کو مقتدا کرو مذہب سنت کو چہوڑ دو اون فرزند امام نے
فرمایا کہ مین ہرگز اُنکو دشمن نہیں رکہونگا وہ تو صحابۂ کرام مصطفے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
ہین اور مذہب سنت کو نچہورونگا فرضوہ پس اُن لوگون نے امام کو چہوڑ دیا اور
بہوائے نفس ایک مذہب پیدا کیا اور کہا کہ ہم وہ مسائل نکالین گے جو کہ مسائل
مذہب سنت کے برعکس ہونگے اور دین سنت کو اور اُن امام کو چہوڑ دیا ابتک وہ اُسی
مذہب پر ہین پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این فائدہ کہ
گفتم غریب است بنو بسید پس نوشتم۔

ملبوس نبوی ﷺ

تیئسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ وقت چاشت

کے بندہ خدمت مین حاضر تہا انحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لباس مبارک کا
ذکر نکلا فرمایا کہ جمعے کے دن وقت خطبے کے اور عید کے دن عمامۂ سیاہ اور کپڑے
سیاہ موٹے پہننے اسی سبب سے خطیب ہی پہنتے ہین اور طرہ یعنے شملہ عمامے کا کبھی تو
آگے ہوتا اور کبھی عقب مین پس بعد اسکے فرمایا کہ صوفیون نے سیاہ لباس اختیار
کیا ہے ایک تو متابعت حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوسری بات یہ ہے کہ اسمین دہونے
کی حاجت نہین ہے مگر ایک مدت مین تاکہ بفراغ خاطر طاعت کرین اور سفید کپڑا

جبکہ میلا ہو جاتا ہے تو اسکے دہونے کی حاجت ہوتی ہے صابون چاہیئے پس تشویش
مین پڑین بعد اسکے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید کپڑا ہی پہنتے تہے
کتاب مین مذکور ہے یستحب الثوب الابیض یعنے سفید کپڑا مستحب ہے ایک دن آپنے
ایسا کپڑا پہنا تہا کہ اُسکی قیمت ستائیس اونٹنیون کی تہی لیکن اکثر احوال بُرد یعنے موٹا
کپڑا پہنتے تہے پس اگر ہم کسی وقت اچہا کپڑا پہن لین تو روا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے پہنا ہے اور جب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑہے ہو گئے
تو صحابہ مین سے ہر کوئی دست مبارک کو پکڑتا تہا تا کہ تکیہ ہو جاوے جیسے کہ دعاگو کا
ہاتہہ پکڑتے ہین واسطے تکیہ کے اور یہ ہمارے واسطے حجت ہے بعد اسکے فرمایا کہ علم لغت
مین ہے اللبس بفتح اللام کار پوشیدن من ضرب یضرب نظرہ ملبسون الحق
بالباطل یعنے حق کام کو ناحق سے چہپاتے ہین واللبس بضم اللام جامہ پوشیدن
من حد سمع یسمع نظرہ فی قولہ تعالی یلبسون ثیابا خضرا اس روے مبارک
بر من فقیر آوردند فرمودند فرزند من بنویسید پس نشستم **ایضا** روز مذکور مین خان جہان
نے اپنے بہائی کو بہیجا کہ بادشاہ سے لکہا ہوا آیا ہے کہ برادر خان جہان کو معلوم ہو کہ
اس بار ہمکو مہم پیش آگئی اگر حضرت مخدوم دیر فرمائین یہانتک کہ ہم آئین یا یہہ کہ
جو عزیز لوگ اُچہ سے بسبب غرض کے اُنکے رکاب سعادت کے ہمراہ آئے ہین اونکے
انعام وادرار کے اغراض کو پورا کردے اور جو اُنکا مطلوب ہے وہ اُنکو دیدے تقصیر
نہ کرے تا کہ وہ سلامتی سے مع حصول غرض کے وطن مبارک مین لوٹ جائین برادر

سفید کپڑا مستحب ہے
معنی اللبس
بوڑہے آدمی کا ہاتہہ پکڑنا
معنی لبس

خان جہان نے عرض کیا کہ مخدوم کا کیا اشارہ ہے فرمایا کہ دعاگو بے ملاقات سلطان
کے نہ جائیگا شاید بار دگر ملاقات ہو یا نہو فرزند خان جہان سے کہدو کہ میری طرف
سے بادشاہ کو لکھہ بھیجے کہ دعاگو بہی لشکر منصور مین آئے یا یہ کہ مین یہین رہون یہانتک
کہ بادشاہ مع لشکر منصور بفتح و نصرت لوٹکر آئین کیونکہ ہمارے مخدومون نے سلاطین
کی رعایت کی ہے اور مخلص رہے ہین مین بہی اپنے مخدومون کے رعایت کو نگاہ
رکہتا ہون پس برادر خان جہان لوٹ گیا بعد اسکے فرمایا کہ یہ تو مین کہتا ہون لیکن سبب
رہنے کا اس شہر مین ایک اور چیز بہی ہے روے مبارک طرف اس فقیر کے اور یاران
دیگر کے لائے پوچہا کہ کوئی بیگانہ تو نہین ہے ہمنے جواب دیا کہ سب مخدوم کے یار لوگ
ہین کوئی بیگانہ نہین ہے فرمایا نزدیک آؤ ہم نزدیکتر گئے ہم چند یار تہے فرمایا کہ دعاگو
واسطے چند چیز کے اس شہر مین ٹہیرا ہوا ہے جب تک کہ وہ مرفوع یعنے پوری نہو جائینگی
واپس نہ جائیگا ایک یہ ہے کہ خضر علیہ السلام نے وعدہ کیا ہے وہ میرے واسطے ہدیۂ
رحمانی لائینگے مین منتظر ہون اور بعض یارونکو بہی پیش کرونگا اور ملاقات کراؤنگا
اور چار مقبرون مین چار رات رہونگا ایک تو مقبرہ شیخ قطب الدین دوسرا شیخ نظام الدین
تیسرا شیخ محمود یعنے حضرت چراغ دہلی اور مین تمکو بشارت دیتا ہون کہ تم حضرت خضر
علیہ السلام سے ملاقات کروگے بعد ظہر کے دس رکعت ظہریہ کو ساتہہ تین سلام کے
لازم کرو اور اسطرف بہی پڑہتے ہین البتہ ساتہہ حضرت خضر علیہ السلام کے ملاقات
ہوگی وہ سر قدر پر مطلع ہین اور اسکو علم لدنی کہتے ہین جیسا کہ انکا قصہ ہمراہ موسیٰ

رعایت سلاطین

ملاقات حضرت خضر علیہ السلام

صلوٰۃ ظہریہ ... حضرت خضر علیہ السلام

علیہ السلام کے مذکور ہے اور بعض اولیا بہی سر قدر پر مطلع ہوتے ہین جنکہ کمال کو
پہونچتے ہے حق سے ندا سنتے ہین خلق صوت افعل ولا تفعل کے منتظر رہتے ہین یعنے
یہ کرومت کر بعد اسکے فرمایا مین نے عہد کیا ہے کہ جب تک چند معتکف یارون کا
فتح باب نہو جائیگا مین واپس نہ جاؤنگا یہ فقیر شکر بجالایا کہ مین بہی خدمت مین اربعین
کا معتکف ہون الحمد للہ علی ذالک اور بعض یار جو کہ میرے پاس اربعین کے معتکف
ہوئے ہین وہ میرے ساتہہ شب قدر پائین گے امید ہے دعاگو کے رہنے کا سبب
اس شہر مین یہ ہے ورنہ مین چلا جاتا اسی درمیان مین روے مبارک طرف اس
فقیر کے لائے فرمایا سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ سلوک مشروع
ومحمود ومکتوب مرید کے ظاہر پر ہے تا کہ اس راہ شریعت کے برکت سے راہ باطن کی
کہ اسکو طریقت کہتے ہین اسپر کہل جاے جسوقت کہ راہ طریقت کی کشادہ ہو گئی سالک
پر تو یہ بات واجب ہو گئی کہ اگر راہ موافق شریعت کے نہو گی تو اسکو طریقت کی راہ
کچہہ فائدہ نہ دیگی بعد اسکے فرمایا شریعت کیا ہے دنیا مین رہنا اور عقبی کو لینا اول
اتباع ظاہر کا چاہیئے کہ ذرہ بہر اس سے تجاوز نہ کرے کہ جسکو شریعت کہتے ہین تا کہ
اس اتباع کے ثمرے سے اتباع باطن کا جو کہ یافت احوال ہے میسر ہو اسکو طریقت
کہتے ہین کیونکہ کوئی فاسق یا اہل بدعت یا عاصی گنہ گار کسی جگہہ نہین پہونچتا ہے بہید
بہ ہے طریقت کیا ہے عقبے مین رہنا اور مولے کے ساتہہ ہونا اور حقیقت دنیا و
عقبے کا ترک کرنا اور محض مولے کو اختیار کرنا ہے ف تارک دنیا نباشی طالب

خلق صوت افعل ولا تفعل

بیان شریعت و طریقت و حقیقت

فاسق و بدعتی و عاصی بجائے نرسد

عقبیٰ شوی ہوا اے عجب گوئی کہ عقبی جاے خانہ رہستی ہو یہ ساری ترتیب شروع سبق
سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی -

چوبیسوین ماہ رمضان شب چہار شنبہ

کو ایک عزیز نے طعام حاضر افطار کا بہیجا سید الحجاب نے بہت سے جلابی اور رقاع
بہی اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور اپنے نزدیک جگہہ دی بعادت قدیم اور
خادمون سے فرمایا کہ سب یاروںکے حجرون مین پہونچاؤ بعد فارغ ہونے کے کہانے
سے پوچہا کہ سب کو بمراد کہانا پہونچ گیا خادمون نے عرض کیا کہ سب نے بمراد کھایا
الحمد للہ کہا جیسے کہ اسوقت تفحص فرمایا اسی طرح سب وقت یارون کے تفحص و
اندیشے مین رہتے تہے **ایضا** فرمایا کہ جب آدمی نافرمان ہوجاتا ہے تو شیطان
اُس سے ایمن یعنے بیخوف ہوجاتا ہے اسلئے کہ وہ میرے قبضے مین ہوا اور میرے لشکر
ورعیت سے ہوگیا قولہ تعالی استحوذ علیہم الشیطان فانساہم ذکر اللہ اولئک
حزب الشیطان الا ان حزب الشیطان ہم الخاسرون یعنے غالب ہوگیا اُنپر شیطان پس بہلادی اُنسے
اللہ کی یاد وہی لوگ ہین شیطان کا گروہ خبردار بیشک گروہ شیطان کا وہی ہین
ٹوٹا پانیوالے اور شیطان اون لوگونکے وسواس و خیال مین ہے کہ جو طاعت کرتے ہین

ف نافرمان آدمی سے شیطان ایمن ہوجاتا ہے

شب مذکور مین تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا وہ دعا کہ بعد تہجد کے اوراد شیخ کبیر مین ہے اوسکو
پڑہتے تہے جب تمام کرچکے تو ایک عزیز نے مولانا مختار کے یارون مین سے پوچہا

کہ ہر دعا مستجاب ہے جواب فرمایا کہ نص کلام مجید کے حکم کے بنا پر مستجاب ہے قولہ تعالے
ادعونی استجب لکم یعنے تم مجھے پکارو میں تمہارے واسطے قبول کرونگا لیکن حدیث
مین شیخ عبدالقادر قدس سرہ نے چند شرطین قبولیت دعا کی ذکر کی ہین قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ فانہ لا یستجاب
الدعاء من قلب لاہ وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام للدعاء جناحان اکل الحلال
وصدق المقال وعنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام الدعاء یتوقف بین السماء
والارض فاذا صلے علی عرج الی السماء وشرط استجابۃ الدعاء حتی یرفع یدیہ
وان یبدی ضبعیہ اول حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالی سے دعا کرو اور تم
یقین کرنیوالے ہو قبولیت کا پس بیشک قبول نہین کیجاتی ہے دعا دل غافل سے
دوسری حدیث کے یہ معنی ہین کہ واسطے دعا کے دو بازو ہین ایک تو حلال کھانا
دوسرے سچ بات کہنا تیسری حدیث کا یہ ترجمہ ہے کہ دعا ٹھیرتی ہے درمیان آسمان
وزمین کے پس جسوقت مجھپر درود بھیجا تو وہ آسمان مین چڑھ جاتی ہے اور شرط قبولیت
دعا کی یہ ہے یہانتک کہ اپنے دونو ہاتھونکو اٹھائے اور اپنے دونو بغلون کو ظاہر کرے
کاتب الحروف عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جامع صغیر اور
اسکی شرح عزیزی مین حدیث اول بایں لفظ ہے ادعوا اللہ وانتم موقنون
بالاجابۃ قال العلقمی فیہ وجہان احدہما ان یقول کونوا اوان الدعاء علی
حالۃ تستحقون فیہا الاجابۃ وذلک باتیان المعروف واجتناب المنکر

الثانی ادعوه معتقدین لوقوع الاجابة لان الداعی ان لم یکن متحققا فی الرجاء
لم یکن صادقا واذا لم یکن رجاؤه صادقا لم یکن الدعاء خالصا والداعی مخلصا
وقال بعضهم لابد من اجتماع الوجهین اذ کل منهما مطلوب لرجاء الاجابة)
واعلموا ان الله تعالی لا یستجیب دعاء من قلب غافل لاہ) المراد ان الغفلة
استولی علیه اشتغل به عن الدعاء فلم یحضر الذل والخضوع والمسکنة
اللائق ذلك بحال الداعی) ت (فی الدعوات واستغرب ہ) لک (فی الدعاء)
عن ابی هریرة (قال لیس حدیث صحیح لغیره اور تیسری حدیث بایں لفظ
ہے الدعاء محجوب عن الله حتی یصلی) بالبناء للمفعول ای یصلی الداعی)
علی محمد واهل بیته (یعنی لا یرفع الدعاء الی الله تعالی رفع قبول حتی یصحبه
الصلوة علیه وعلیهم فهو الوسیلة الی الاجابة وفی الرسالة القشیریة
اختلف الناس فی ان الافضل الدعاء او السکوت والرضاء فمنهم من قال
ان الدعاء عبادة لحدیث الدعاء هو العبادة ولان الدعاء اظهار
للافتقار الی الله تعالی وقالت طائفة السکوت والجمود تحت جریان الحکم
اتم والرضاء بما سبق به القدر اولی وقال قوم یکون صاحب دعاء
بلسانه ورضا بقلبه فیاتی بالامرین جمیعا وآداب الدعاء کثیرة منها
تجنب الحرام والاخلاص الی الله تعالی وتقدیم عمل صالح وذکره
عند الشدة والتنظف والتطیب والثناء علی الله اولا وآخرا والوضوء واستقبال

القبلة والصلوة والجثي على الركب والصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم
اولاً وآخراً ووسطاً وبسط اليدين ورفعهما وان يكون رفعهما حذو المنكبين
وكشفهما وضمهما والتأدب والخشوع والتمسكن وان لا يرفع بصره الى السماء
وان يسأل الله باسماء الحسنى وصفاته العليا وان يجتنب السجع وتكلفه وان
يتوسل الى الله تعالى بانبيائه والصالحين من عباده وخفض الصوت
والاعتراف بالذنب واختيار الادعية الواردة عن النبي صلى الله عليه
وآله وسلم وان يدعو لوالديه واخوانه المؤمنين وان يحضر قلبه ويحسن
رجاءه وان لا يعتدي في الدعاء بان يدعو بمستحيل او ما فيه اثم وان لا يتحجر وان
يؤمن عقب دعائه وان يمسح وجهه بيديه بعد فراغه وان لا يستعجل بان لا
يستبطئ الاجابة او يقول دعوت فلم يستجب لي) ابو الشيخ عن علي رضي الله
تعالى عنه (قال الشيخ حديث حسن لغيره انتهى ما نقلت من شرح
الجامع الصغير للعزيزي۔

چوبیسوین ماہ رمضان روز سہ شنبہ

تعویذ آخر جمعہ ماہ رمضان

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک عزیز نے پوچہا کہ وہ تعویذ جو کہ آخر جمعۂ ماہ رمضان
مین درمیان سنت و فرض کے لکہتے ہین روا ہے جواب فرمایا کہ وقت خطبہ کے کچہہ حرکت
نہ کرنا چاہیئے جیسے کہ نماز مین مگر جسوقت کہ خطیب ذکر سلاطین کا کرے اسوقت درست
ہے کہ تعویذ لکہین یا نماز پڑہین یا تسبیح کہین یا ذکر و تلاوت کرین تا کہ ظلمہ کا ذکر کان مین

نہ پڑے اسلئے کہ وہ اُس صفت کے ساتھہ موصوف ہوتے ہین جو اُمین نہین ہے یہہ
بات فتاوی کامل مین مذکور ہے اذا خطب الخطیب خطبۃ تامۃ حُوز ان یصلی او
مذکر الله او سبح حتی لا سمع ذکر الطلبہ لانھم یوصفون بما لیس فیھم آور آخر
جمعۂ ماہ رمضان مین تعویذ مروی لکہین وہ یہ ہے و لوان قرآنا سیرت بہ الجبال
او قطعت بہ الارض او کلم بہ الموتی بل لله الامر جمیعا پس روے مبارک
برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من این حدیث و روایت و فائدہ تعویذ کہ گفتم
بنویسید **ایضا** یہ حدیث شریف پڑہی اور فرمایا کہ صحاح سے ہے قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا یکمل ایمان المرء حتی یظن الناس انہ مجنون یعنے پورا نہین ہوتا
ہے ایمان مرد کا یہانتک کہ لوگ گمان کرین کہ وہ مجنون ہے لوگونسے مراد یہان
وہ لوگ ہین کہ جنکو حُب دنیا کے نشے نے مست کر دیا ہے کہ وہ بسبب اپنی مستی کے
زاہد دنیا کو دیوانہ کہتے ہین ایک عزیز نے پوچھا کہ اس دیوانے سے کیا مراد ہے جواب
فرمایا مین سماع رکہتا ہون کہ مؤمن کامل دنیا اور دنیا کے کام سے یکسوئی کرتا ہے
اور آخرت کے اور اُسکے کام کے طرف متوجہ ہوتا ہے لوگ کہتے ہین مقرر وہ دیوانہ ہو گیا
کہ کوئی کام اور کوئی کسب نہین کرتا ہے یہ مراد نہین ہے کہ وہ دیوانہ ہو جاتا ہے اُسکا
تو خود ایمان کامل ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند من بنویسید
پس نبشتم **ایضا** فرمایا سالک کو چاہیے کہ ہمیشہ **با وضو رہے** اور باوضو
سوئے کیونکہ اگر بے وضو سوئے گا تو وعید ہے من نام طاھرا ثم شک بات ملک

لم یفقہ لہ قط یعنے جوشخص کہ بے وضو سوئیگا تو دروازہ سلوک کا اُسپر بند کر دیا جائے گا
اُسکے واسطے کبھی نہ کھولین گے اور اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے اور پانی موجود نہو یا یہ کہ
ہوا سرد ہو تو سالک کو چاہئے کہ تیمم کرلے اور سورہے کیونکہ تیمم بھی طہارت ہی مناسب
اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُسطرف دیکھا ہے کہ مشائخ و علماء
اگر اثنائے خواب مین جاگ اُٹھتے ہین تو اُسیوقت تیمم کرلیتے ہین کہ ذرا دیر بھی بے وضو
نہ رہین اور بعض اُنمین سے نزدیک خوابگاہ کے پانی کا برتن موجود رکھتے ہین جسوقت
اثنائے خواب مین بیدار ہوتے ہین تو فی الحال وضو کرلیتے ہین اور دوگانہ تحیۃ الوضو
کا ادا کرتے ہین اور لیٹ جاتے ہین دعاگو بھی ایسا ہی کرتا ہے پس روے مبارک
برین فقیر آورد و فرمودند کہ فرزند من اینکہ گفتم بگیر بدو بنویسید خدمت کردم **ایضا**
فرمایا کہ سالک کے دل مین جب تک **مدح و قدح خلق** کی مساوی نہو جائیگی
ہرگز کامل نہوگا اور ساتھہ دنیا و آخرت کے مداہنت نہ کرے فرمایا المداہنۃ
فی اللغۃ المیل یعنے مداہنت لغت مین میل ہے مناسب اس ترتیب کے اشعار
عربی فرمائے **ع** وما احد عن السن الناس سالما ؎ ولو انہ ذالک
النبی المطہر ؎ وان کان صوّاما وبالليل قائما ؎ یقولون زراق ترائی ویمکر ؎
وان کان سکتیاً یقولون انکم ؎ وان کان منطیقا یقولون مھذر ؎ وان
کان مقدامًا یقولون اھوج ؎ وان کان مفضالاً یقال مبذر ؎ فلا
تحتفل بالناس بالمدح والھجا ؎ ولا تخش غیر اللہ واللہ اکبر ؎ ترجمہ ان اشعار کا

جو کہ صفت سالک مین مخدوم نے تربیت فرمائی ہے یہ ہے کہ مانفی کا ہے لیعنے
لوگونکی زبانونسے کوئی شخص سالم نہین ہے اگرچہ پیغمبر پاک ہے کیون نہو چنانچہ
شاعر ساحر کاہن مجنون مسحور اگون نے انکو کہا۔ ہے دوسرا بیچارہ کہان کا ہے اگروہ
صائم الدہر قائم اللیل ہو تو کہین گے کہ مکار ہے ریا و مکر کرتا ہے سکیت مبالغہ ساکت
کا ہے جیسے صدیق مبالغہ ہے صادق کا یعنے اگر سالک خاموش رہے تو کہین گے
کہ گونگا ہے بات نہین کرتا ہے اور منطیق بہی مبالغہ ناطق کا ہے یعنے اگر وہ بہت سی
باتین کرے تو کہین گے کہ بدگو و شور انگیز ہے اور اگر وہ پیش قدمی کرنے والا ہے
تو کہین گے کہ ہرج ہے یعنے بڑا قتال ہے کیونکہ ہرج کے معنے قتل کے ہین اور اگر وہ
بہت سا دینے والا ہے تو کہین گے کہ مبذر مسرف ہے پس تو اے سالک لوگون کی
مدح و ہجو کرنے کے سبب سے مختلف مت ہو یعنے اپنے رنگ کو مت بدل اور سوا
اللہ کے کسی سے مت ڈر اور اللہ تعالی سب سے بڑا ہے اٹھہ اور تکبیر کہہ اور طاعت
مین مشغول ہو جا بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند و گفتند فرزند من این
اشعار عربی بنویسید کہ سالک را لابدست پس نبشتم۔

ایضا ٹوپی پہنے کا ذکر نکلا

فرمایا کہ قلنسوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم قلنسوۃ بیضاء یعنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سفید ٹوپی پہنتے تہے پس سفید ٹوپی پہنا سنت
ہے بعد اسکے فرمایا کان لرسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ثلاث قلنسوۃ

احدها بیضاء والثانیہ بردہ حبراء سوداء والثالثہ قلنسوۃ الاذنین یعنی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین ٹوپیان ہیں ایک تو سفید تہی دوسری
سیاہ و ستر یعنے موٹی تہی تیسری گرم گوش آور اپنے کان کی طرف اشارہ کیا کہ ایسی
تہی اور حال یہ تہا کہ خود گرم گوش پہنے ہوئے تہے سردی کا موسم تہا اور سفر مین
اور سرد ہوا مین بہی پہنتے تہے بعد اسکے فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مع جبّہ کے نماز پڑہتے تہے اور کبہی کبہی ازار سے اور با وطہ نہ ہوتے تہے اور
ایک دن آپنے قیمتی جبّہ پہنا تہا ایک سائل نے سوال کیا اُسی وقت کہینچکر دیدیا اور
فرمایا کہ مثل اوسکی واسطے میرے دوسرا بنائین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا
کہ وہ جبہ ہنوز تمام نہین ہوا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی
بعد اسکے روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ کلاہ
کا لکہہ لو اور سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ طریقت واسطے سالک
کے ایک سیدہی راہ ہے شریعت سے نکالی گئی ہے جیسے کہ کسی چیز کا مغز و خلاصہ
کہینچتے ہین جیسے گیہون سے میدہ پس اصل میدے کی وہی گیہون تہی شریعت
بیان ہے توحید و معاملات کا اور طریقت طلب کرنا اُس معاملات کی تحقیق کا
ہے اور اعمال ظاہر کا آراستہ کرتا ہے ساتہہ اوصاف باطن کے جیسے صفائی ضمیر و
تہذیب اخلاق طبعی کدورتون سے جیسے میل کرنا طرف دنیا کے اور ہوا و ریا و جفا
و شرک خفی و حقد و حسد و غل و غش و غضب و بغض و کینہ و خصومت و تکبر و عجب

وحرص ورغبت وطمع و منزلت وریاست وسری وجاہ وقبول وثناے مردم اور مانند
اسکے یہ جو مین نے شمار کیا جملہ چوبیس باتین ہین سالک کو چاہئے کہ ان سب کو یاد
کرلے یا صفحۂ کاغذ پر لکھہ رکہے اور ہر روز بے ناغہ دیکہے اور نفس سے محاسبہ لے اسلئے کہ
ان چوبیس مین سے اگر ایک اُسکے نفس مین موجود ہو تو توبہ واستغفار کرے اور
اگر موجود نہو تو حق کا شکر بجا لائے بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نماز شکرانہ اللہ تعالے ادا کرے
یہ جو مین نے کہا جو سالک کہ ان باتون سے صاف تر ہوگا وہ صوفی تر ہوگا اسلئے کہ اس
جملے کے ہر چیز مین تصفیہ قلب کا اور تزکیہ نفس کا ہے وہی طریقت ہے کہ طارف
رونده را گویند در آداب در سر حقیقت وشارع رونده ہست در آداب احکام یہ ساری
ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی اور فرمایا فرزند من لکھو کہ تمکو
اور دوسرونکو یہ ترتیب کام آئیگی تو مجھسے روایت کرنا۔

شب چہارشنبہ چھبیسوین ماہ رمضان کو تہجد کے وقت

بندہ خدمت مین حاضر تہا بعد خرچ مائدہ سحور کے یعنے بعد کہا چکنے سحری کے **ذکر عقل وسر کا نکلا** فرمایا کہ سر بالاتر قلب سے ہے اور عقل اُس سے فروتر ہے اور مرتبے
بہی دو ہین ایک علوی دوسرا سفلی اور آدمی بہی دو چیز سے مرکب ہے ایک نو علوی
دوسرے سفلی علوی عبارت اوپر سے ہے اور سفلی نیچے کو کہتے ہین بعد اسکے فرمایا کہ سر
چونکہ علوی ہے عالی مرتبہ چاہتا ہے اور سفلی کی طرف نظر نہین کرتا ہے یہ کہ کسی بندیکو
بندگان خدا سے علو ہمت ہوتا ہے اُسی کی قوت باعثہ کے سبب سے ہے اور عقل دونو چیز

۵

مین مائل ہے علوی کی طرف بھی میل رکھتی ہے اور سفلی کی طرف بھی دنیا اور دنیا کے کامون کی بھی عقل دیتی ہے اور آخرت اور اُسکے کامون کے بھی عقل دیتی ہے درمیان دونو کے مشترک ہے لیکن جبکہ یہ عقل اللہ تعالی کی توفیق سے سر کے موافق ہوجاتی ہے تو اُسی علوی کو چاہتی ہے مقام عقل کا قلب ہے جیسا کہ خبر مین ہے کہ سأل سلیمان بن داؤد علیہما السلام یا ربّ ما موضع العقل قال فی جوف ابن آدم یعنے حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اے میرے پروردگار عقل کی کون جگہہ ہے فرمایا کہ بنی آدم کے جوف مین اور قلب جوف مین ہے بعد ازان روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند بنویسید این را پس نبشتم۔

مقام عقل کا قلب ہے

پچیسوین تاریخ ماہ رمضان روز چہارشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا **ارادت و توبہ کا ذکر** نکلا فرمایا عوارف مین ہے لا یکون المرید مریدا حتی لا یکتب علیہ صاحب الشمال عشرین سنۃ شیئا یعنے حق کا طالب نہین ہوتا ہے یہانتک کہ بائین طرف کا فرشتہ بیس برس اُسپر کچہہ نہ لکھے یہ صفت ہنوز مریدی کی ہے بعد اسکے فرمایا مین نے اُس طرف مشائخ سے پوچھا اور جواب پایا کہ طالب کامل نہین ہوتا ہے جب تک کہ ایسا نہو بعد اسکے فرمایا کہ اگر مرید یعنے طالب کو کوئی لغزش پہونچے تو اُسی وقت اُٹھے پانی پر جاوے اور انابت کرے اسلئے کہ سیدہی طرف کے فرشتے بائین طرف کے فرشتونکو منع کرتے ہین کہ مت لکھو ذرا دیر تک ٹھہر جاؤ شاید وہ انابت کرلے اگر اُسنے جلد تر انابت کرلی

صفت مرید

تو نہایت خوب ہے ورنہ لکھہ لیتے ہین پس چاہیئے کہ جسوقت کوئی زلت ہو جاوے
تو اُسی وقت رجوع کرے اور چاہیئے کہ یہ زلت و لغزش عمداً و قصداً نہو اور اگر
بتقدیر الٰہی کچھہ وجود مین آجائے تو اُسی وقت توبہ کر ڈالے پھر فرمایا کہ فرزند من یہ
فائدہ لکھہ لو پس مین نے لکھہ لیا **ابضار وزمذکورین** قاضی علاء الدین
صدر جہان نے ایک عزیز کے ہاتھہ کہلا بھیجا کہ مین مشغول ہوا ہون مکاشفہ و کرامت
کچھہ ظاہر نہین ہوتی ہے جواب فرمایا من اشتغل لاجل المکاشفة لا یفتح له
قط و ینبغی ان یشتغل فی طلب الله تعالی فیکاشف له بطفیله یعنے جو شخص کہ
واسطے مکاشفہ و کرامت کے مشغول ہوتا ہے تو اُسکو کبھی کچھہ مکاشفہ نہین ہوتا ہے
تو توحق تعالی کا طالب ہو تو اُسکے طفیل مین سب کچھہ ہو جائیگا مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ ایک دن شیخی سیدی احمد کبیر قدس اللہ سرہ کنارۂ دریا پر کشتی طلب
کر رہے تھے تا کہ سوار ہون اور دوسرے کنارے پر جائین بعض لوگون نے عرض
کیا یا شیخ آپ کے مرید تو دریا کے پانی پر قدم رکھتے ہین اور گزر جاتے ہین جیسے کہ
زمین پر آپ کیون کشتی طلب کرتے ہین شیخ نے اُنکو جواب دیا کہ جس چیز مین کہ استدراج
کا احتمال ہو اُسکی کیا حاجت ہے کہ چند درم کے واسطے ہم اُسکے محتاج ہون اور
نظر کرین مناسب تو حق کے ساتھہ مشغول ہونا ہے یہ بھی **حکایت** بیان
فرمائی کہ ایک دن خانقاہ مین مخدوم والد دامت برکاتہ کے پاس ایک درویش
غریب مسافر اُترا اور کہا کہ تمہارے شہر یعنے اُچہ مین مین نے ایک ایسے شیخ کو پایا کہ

دل کے ساتھ تو حق سے توجہ گری رکھتا ہے اور تن سے بشاشت ساتھ خلق کے
رکھتا ہے کیا معظم آدمی ہے وہ شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ ہین بعد ازان
روے مبارک برین فقیر آورد ندو فرمودند فرزند ن بنویسد پس نبشتم۔

ایضاً ذکر اخلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکلا

فرمایا کہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جامۂ ستبر یعنے موٹا کپڑا پہنتے جب
پہٹ جاتا تو پیوند لگاتے اور اگر نعلین مبارک پہٹ جاتین تو خود سیتے اور نزدیک
اپنے حائک یعنے جامہ باف کے جاتے اور جہد یعنے مشقت کپڑا بننے کی فرماتے پس
مومن کو چاہیئے کہ اپنے رسولؐ کی متابعت کو نگاہ رکھے۔

شب پنجشنبہ چہبیسوین ۲۶ ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ درم مہر کو نیچے نہ رکہنا چاہیئے ممنوع ہے اسلیئے
کہ اُسمین حروف کے نقش ہین واسطے تعظیم کے بعضے نادان جیسے بازار والے
نہین جانتے ہین تو اُسکو پانون کے نیچے رکہتے ہین گنہ گار ہوتے ہین روے مبارک
طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من لکہ لو پس مین نے لکہ لیا اسی درمیان مین
حکایت سید صدرالدین محمد بہکری کا ذکر نکلا او نکو
جنون سا ہو گیا تہا پریشان باتین بکتے تہے فرمایا کہ وہ ایک وقت کسی مقام مین
پہونچا اور وہان دعوے کیا کہ مین سید جلال الدین کا رشتہ دار ہون میرے نام
سے کسی اصحاب دول کے لڑکے کا پیغام ہوا انہون نے مجہسے پوچہا تو مین نے کہدیا

کہ ہماری قرابت ہے اور مین کچہہ رنجیدہ نہین ہوا جبکہ اُسنے تکذیب کی تو وہ دیوانہ
ہوگیا بسبب کذب کے پس اُنکو معلوم ہوگیا کہ میرا قرابتی نہ تہا بعد اسکے فرمایا کہ تم
گمان مت کرو کہ مین سید صدرالدین سے رنجیدہ ہوا ہون مین تو ہرگز کسی سے رنجیدہ
نہین ہوتا ہون وہ تو خود ہمارا فرزند ہے جبکہ بادشاہ کے یہان سے کپڑے آئے
تو دعا گو کے پوتون نے اُسکے کپڑے دینے مین تاخیر کی تو اُسنے بُرا کہا مین اُس سے
بہی کچہہ رنجیدہ نہین ہوا لیکن اُس فرزند کو مالی خولیا ہوگیا ہے مین بہت سی دعائین
کرتا ہون اور کچہہ دوا دارو بہی کرونگا ان شاء اللہ تعالیٰ صحت دیگا۔

ستائیسوین تاریخ ماہ رمضان شب جمعہ وقت افطار کے

بندے کو حجرے سے طلب کیا بعادت قدیم جیسے کہ ہر بار طلب کرتے تہے نزدیک اپنے
جگہہ دی فرمایا یقین ہے کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے اسلئے کہ کُتا نہین بہونکتا ہے
اور پانی کے قطرے بہی ہین ومن علاماتِ لیلۃ القدر ان یمطر المطر بالتقاطر ولا
یکون کثیرا ولا یصوت الکلب یعنے لیلۃ القدر کے نشانیون سے ہے کہ تقاطر
بارش کا ہوا اور بہت نہ برسے اور کُتا آواز نہ کرے پہر روے مبارک طرف اس فقیر
کے لائے اور یاران دیگر سے باین عبارت فرمایا خذ وہا یا سیدی ہذہ اللیلۃ
لیلۃ القدر فاحیوہا ولا تنا موا فیہا یوفقنا و یرزقنا ان شاء اللہ تعالے
اس فقیر سے فرمایا فرزند من آج کی رات کو تو مین نزدیک تہا مین نے سُنا شاید کسی
دوسرے یار نے بہی سُنا ہو مجہسے جسقدر بنا مین بیدار رہا اکثر رات بیداری مین

گزری قرآن شریف کاختم ہوا آمام حافظ سورۂ تبت پڑہتا تہا جب فارغ ہوا تو پوچہا
کہ ذات لہب کو تونے سکون لام سے پڑہا یا لام کے زبر سے اُسنے عرض کیا کہ زبر سے
فرمایا کہ اگر کوئی ذات لہب کو سکون لام سے پڑہیگا تو نماز فاسد ہوجائیگی اسلئے
کہ ذات مضاف ہے اور لہب مضاف الیہ ہے جسوقت ختم تمام ہوگیا تو حافظ کو
بُلایا اور کپڑے دیئے دعا کی تقبل اللہ منک وجزاک اللہ خیرا اس رات مین
سو رکعت نماز جیسے کہ اوراد مین مسطور ہے ہمراہ جماعت کے ادا کی بعد نماز تسبیح و
تراویح کے آور حضرت مخدوم بعد ادا کرنے ہر دو رکعت کے چند خرقے پہنتے اور
اُتارتے تہے مین نے دریافت کرلیا کہ آج کی رات لیلۃ القدر ہے مین نے سُنا تہا
کہ ہر سال ماہ رمضان شب قدر مین خرقون کو ملبوس کرتے ہین اور صبح کے وقت
یارون کو دیتے ہین اسی رات مین تہجد کے وقت سحرے کے وقت اس فقیر کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادتِ قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی عربی زبان مین فرمایا چنانچہ
اہل علم نے سمجہہ لیا باین عبارت یا اصحابی و رفقائی ھذہ اللیلۃ لیلۃ القدر
ادرکتہا واتنان من اصحابی ایضًا رایت العجائب فی ھذہ اللیلۃ منہا
نظرتُ الی المکتوبات کلہا فی السجدۃ وکان ذلک فی النصف من ھذہ اللیلۃ
وکنتُ فی اٰخر الصلوۃ تلک اللیلۃ اردتُ ان اسبح الصلوۃ واقع فی السجدۃ
ما خالفتُ الامام حتی فرغ الامام ثم وقفتُ فی السجدۃ ودعوتُ فی سجدتی
دعاء اصحابی الذین اعتکفوا معی و رفقائی الذین جاؤا الی من اوطانہم

فدعوت جميع من تعلق بي ثم دعوت جميع اهل الاسلام فقمت من السجدة
كلما قمت قامت الاشياء المكونات كلها من السجدة وهذا ليس كرامة لي بل
ادراك هذه الليلة في كل سنة لنا ميراث الى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
یعنے اے میرے یارو اور اے میرے رفیقو یہ رات شب قدر ہے مین نے اُسکو پایا
اور دو شخص نے میرے یارون مین سے بہی مین نے اسی رات مین عجائب دیکھے
منجملہ اُنکے یہ ہے کہ مین نے ساری کائنات کو سجدے مین دیکہا اور یہ اس رات کے
نصف مین تہا اور مین اس رات آخر نماز مین تہا مین نے ارادہ کیا کہ نماز کو
توڑ ڈالون اور سجدے مین گر پڑون مین نے امام کی مخالفت نہ کی یہانتک کہ امام
فارغ ہوگیا پہر مین سجدے مین گرا اور مین نے اپنے سجدہ مین اُن یارون کی دعا
کی کہ جنہون نے میرے ساتہہ اعتکاف کیا اور اُن رفیقون کی کہ جو اپنے وطنون سے
طرف میرے آئے پہر مین نے دعا کی اُن سب کی کہ جنہون نے مجہسے تعلق کیا پہر سارے
اہل اسلام کی دعا کی پہر مین سجدے سے اُٹہا جسوقت مین اُٹہا تو سارے اشیاے
کائنات سجدے سے اُٹہے اور یہ میری کرامت نہین ہے بلکہ اس رات کا پانا ہر
برس مین ہمارے واسطے میراث ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جبکہ اس
فقیر نے بندگی مخدوم سے یہ سُنا تو مین پانؤن پر گر پڑا فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے
بہی نام لیکر دعا کی ہے اور فرمایا کہ باین عبارت مین نے دعا کی ہے الٰهی اجعل
ولدی المعنوی سید علاء الدین من المقربین لدیک واوصلہ الیک

واختم امره بالایمان واجعل عاقبته بالخیر مع الاهل واجعله شیخا کبیرا
واقض حوائجه المشروعة وان تعافی بدنه وان تحسن عمله وحاله وان
تقویه فی سبیلك وان ترزقه العفاف والکفاف وان تجعله محبوبا فی
قلوب المؤمنین وللمتقین اماما وطوّل عمره بفضلك وکرمك یا مولانا
وسیدنا یعنے اے میرے اللہ تو کر میرے فرزند معنوی سید علاء الدین کو اُن لوگون
مین سے کہ جو تیرے نزدیک مقرب ہین اور تجہہ تک پہونچ گئے ہین اور خاتمہ کر اُسکے
کام کا ساتہہ ایمان کے اور کر عاقبت اُسکی ساتہہ خیر کے مع گہر والونکے اور کر تو
اُسکو بڑا شیخ اور پوری کر اُسکی مشروع حاجتونکو اور عافیت دے اُسکے بدن کو
اور اچہا کر اُسکے عمل وحال کو اور قوی کر دے اُسکو اپنی راہ مین اور عطا کر اوسکو
پرہیزگاری اور روزی اور مومنون کے دلون مین اُسکو محبوب کر اور پرہیزگارونکا
اُسکو پیشوا بنا اور دراز کر اُسکی عمر کو اپنے فضل وکرم سے اے ہمارے مولے اور
اے ہمارے سید بعد اسکے فرمایا کہ مین نے تیرے واسطے اس عبارت سے دعا
کی مین شرمندہ ہو گیا مین نے اپنے جی مین کہا کہ مین کون ہون کہ میرے واسطے
اس قدر دعا فرمائیں لیکن یہ اُنکے مکارم اخلاق سے ہے پہر مین نے قدمبوسی
کی مجہے بغل مین لیا اور مین نے بہائی کو بہی قدمبوسی کرائی فرمایا کہ مین نے تمہارے
بہائی کے واسطے بہی دعا کی ہے پس اس فقیر نے اپنے جی مین کہا کہ اونکی دعا
مستجاب ہے خصوصا شب قدر اور حالت سجدے مین پس مین نے دو رکعت

سکر کی ادا کی اس نیت سے کہ انہون نے مجھکو بھی یاد فرمایا جبکہ یاران بزرگ نے میرے
حق مین ایسا کرم مخدوم سے سنا تو اس فقیر کو مبارکبادی دی اور مجھسے مصافحہ بھی
کیا مین نے یہ رباعی پڑہی اور لکھی ع رب ہے نمے روم وچارۂ نمی دانم ؏ مگر
کہ صحبتِ مردانِ مستقیم احوال ؏ سزد کہ صدر نشینانِ بارگاہ قبول ؏ نظر کنند بہ
بیچارگانِ صفِ نعال ؏ ع ہیزمے بودم بچنگل ناگہان ؏ ورکرہ آتش فتادم
جملگی آتش شدم ؏ صحبت ایسی اثر رکہتی ہے خصوصًا صحبت اُن بزرگوار قطب عالم
مخدوم جہانیان کی بعد اسکے دو خرقے ایک تو اس فقیر کو دوسرا اس فقیر کے
بھائی کو عطا کیا اور پہنایا اور فرمایا الھی توجہ تاج الکرامۃ والسعادۃ ووفقہ
بانواع العبادۃ یعنے اے میرے اللہ تو اُسکو کرامت وسعادت کا تاج پہنا او انواع
عبادت کی اُسکو توفیق دے بعد اسکے فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر
کیا ہے ای ثواب حاصل عبادۃ احیائہ واد راکہ الف شھر یعنے ثواب اُسکا
ہزار ماہ کی عبادت سے بہتر ہے بعد اسکے فرمایا قدر کے کیا معنے ہین یعنے تقدیر
الامور والفصل اما درمیان شب قدر اور شب برات کے فرق ہے برات کو جو
برات کہتے ہین اسلیئے کہ نامے لکھے جاتے ہین اُس رات مین ہر چیز کی برات
لکھی جاتی ہے وذلک قولہ تعالی حم والکتاب المبین انا انزلناہ فی لیلۃ
مبارکۃ انا کنا منذرین فیھا یفرق کل امر حکیم ای مقضے تفسیر مدارک مین
دو قول ذکر کئے ہین بقول اول شب قدر ہے اور یہ صحیح ہے اور دوسرے قول مین

ملاحظہ برات

شب برات ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ شب قدر مین کافر بہی سجدہ کرتے ہین فرمایا
حق مین جمادات کے ہے کہ انمین حیات پیدا کی جاتی ہے وہ سجدہ مین ہو جاتے
ہین اور آدمیون مین سے سجدہ نہین کرتا ہے مگر اُس آدمی کو کہ معلوم ہو وہ انکو
سجدے مین دیکہے تو وہ بہی سجدے مین ہو جاتا ہے بعد اسکے یہ بیت منظومہ کی پڑہی

(سجدہ کرنا دواب در شب قدر)

بیت ولیلة القدر بکل الشهر دائرة وعنّاها فادر ای لیلة القدر
بکل الشهر من رمضان دائرة عند ابی حنیفة رضی الله عنه وعندهما معین
لکن السماع لی فی مکة یعنے نزدیک امام اعظم رحمة الله علیه کے شب قدر تمام ماہ رمضان
مین گردش کرتی رہتی ہے اور نزدیک امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ تعالے
کے معین ہے مین نے اُس طرف مکۂ مبارک مین سُنا ہے آس کل شہر سے مراد تمام
ماہ رمضان ہے نہ تمام سال اگر بات یون ہوتی تو یہ کہتا و لیلة القدر بکل سنه
دائرة دلیل یہ ہے اور مکۂ مبارک مین فتوی بہی اسی پر دیتے ہین بعد اسکے روے
مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من یہ فائدہ جو مین نے کہا لکہہ لو پس
مین نے لکہہ لیا۔

(لیلة القدر در رای حضرت امام اعظم دائر است و در رای صاحبین معین)

ایضاً آخر جمعہ ستائیسوین ماہ مذکور

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا فرمایا کہ اذان کے وقت بات نہ کرنا چاہیے اور اُسکو سُننا
چاہیے اسلئے کہ فتاوے کامل مین ہے استماع اذان مسجد الحی واجب لمن کان
فی البیت وان کان حاضرا فی المسجد لا یجب لان اجابة الفعل اولی من القول

(اذان سننے کے وقت بات نکرنی)

یعنے مسجد محلے کی اذان کا سُننا واجب ہے واسطے اُس شخص کے کہ جو گھر مین ہے اور
اگر وہ مسجد مین حاضر ہے تو واجب نہین ہے اسلئے کہ اجابت فعل کی اولی ہے قول
سے اُسنے تو فعل مین اجابت کی اور مسجد مین حاضر ہو گیا یہ بہی فتاوے کامل مین مذکور
ہے کہ الکلام عند الاذان والاقامہ مکروہ لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من
تکلم فی الاذان خیف لہ زوال الایمان ومن تکلم فی الاقامہ منع عن السجدۃ
یوم القیامہ اذا امروا بالسجدۃ فسجد المؤمنون تحت العرش یعنے بات کرنا وقت
اذان واقامت کے مکروہ ہے اسلئے کہ آپنے فرمایا ہے کہ جو شخص اذان مین بات
کرے تو اُسکے زوال ایمان کا خوف ہے اور جو شخص اقامت مین بات کرے تو وہ
منع کیا جائیگا سجدے سے روز قیامت مین جسوقت کہ وہ سجدہ کا حکم کئے جائین گے
تو سارے مومن سجدہ کرینگے عرش کے نیچے وہ نہ کرسکے گا ہرچند چاہیگا اصلا اُسکی
پیٹھہ نہ جہکے گی گویا میخ ٹہونکدی ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند
فرزند من بنویسید این کہ گفتم پس نبشتم **ایضا** نبات یعنے مصری کے برتن
لائے ایک تو واسطے بندے کے اور دوسرا واسطے برادر بندے کے ارزانی فرمایا
اور یارون کو بانٹ دیا اور خود نے بہی کہایا اور فرمایا کہ کہانسی مجھے زحمت دیتی
ہے اور بعض یارون کو بہی نبات کہانسی کو پہاڑ دیتی ہے خادمون سے فرمایا کہ
صحنکین خرید کرو تاکہ عید کے دن کام آئین اُس رات مین دو سو اکین ایک تو اس
فقیر کو اور دوسری برادر اس فقیر کو ارزانی فرمائی بعد اسکے فرمایا کہ مکۂ مبارک مین

نماز عید سے پہلے حاضر ہوتے ہین اور نماز عید فطر سے پہلے افطار کرنا سنت ہے
اور عید الضحی مین قربانی کے گوشت سے افطار کرنا سنت ہے دعا گو خطبۂ عید اضحی
سے پہلے آدمیون کو بھیجدیتا ہے تاکہ قربانی ذبح کردین اور کھانا تیار کرلین جب
مین مع یارونکے پھرکر آتا ہون تو اُسی سے افطار کرتا ہون کیونکہ سنت ہے ایک
عزیز نے پوچھا کہ مکہ و مدینۂ مبارک مین شیر خرما بناتے ہین اور کھاتے ہین جواب
فرمایا کہ اگر شیر خرما مسنون ہوتا تو اُس طرف تو خرما کا جنگل بہت ہے ہر گھر مین باندازۂ
ہمت شیر خرما بناتے لیکن سنت نہین ہے ایک عزیز نے پوچھا کہ دست مالیدہ بھی اُس طرف
بناتے ہین جواب فرمایا کہ مکہ و مدینے مین یہ رسم نہین ہے یہ رسم دیار ہندستان کی ہے

اٹھائیسوین ماہ رمضان روز شنبہ

کو یہ فقیر خدمت مین حاضر تھا روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا
فرزند من سبق پڑھ پس مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تھی کہ شارع تو چلنے والا ہے
آداب احکام مین اور طارق چلنے والا ہے آداب ہر حقیقت مین مثلاً کپڑے کا
نگاہ رکھنا لوث نجاست سے اور بدن کا معصیت سے شریعت ہے آور دل کا
نگاہ رکھنا کدورات بشریت سے طریقت ہے آور خاطر کا نگاہ رکھنا غیر خدا سے
عزوجل سے حقیقت ہے آور مونہہ طرف قبلے کے لانا شریعت ہے آور دل کے مونہہ کو
طرف حضرت حق کے رکھنا طریقت ہے آور اسمین بلازم رہنا حقیقت ہے آنبیاء
علیہم السلام امت کو شریعت کا حکم دیتے ہین اور خود طریقت کی راہ چلتے ہین واسطے

تخفیفؔ انکے اور اپنے کے اگر کسی شخص کو اس مین سے ہمت عالی اُسکی یار و مددگار
ہو جائے اور چاہے کہ حقائق کو پہونچے تو وہ سلوک طریقت کو اختیار کرتا ہے تا کہ
درجۂ عوام سے نکلے اور درجۂ خواص مین داخل ہو بعد اسکے فرمایا کہ زکوۃ شریعت
کی دوسو درم شرعی سے پانچ درم شرعی واجب ہین اور زکوۃ طریقت کی دوسو
کے دوسو واجب ہین اور زکوۃ حقیقت کی یہ ہے کہ دل مین جو کچھ غیر اللہ ہے اُسکو
باہر پہینکدے ع یا خانہ جاے رخت بود یا محال دوست ؛ قلب المؤمن
حرم اللہ تعالی وحرام علے حرم اللہ ان یلج فیہ غیر اللہ یعنے مومن کا دل حرم
محترم اللہ سبحانہ ہے اور اللہ تعالی کے حرم پر حرام ہے کہ اُسمین غیر اللہ داخل ہو
بعد اسکے فرمایا کہ حقیقت شریعت ہے جب تک شریعت کو مضبوط نہ پکڑیگا ہرگز
حقیقت کو نہ پہونچیگا اور حقیقت بجالانا مندوبات کا ہے یعنے مستحبات کا نہ بجالانا
روایات رخصت کا اور حیلے کا اسلئے کہ شریعت مین رخصت وحیلہ جو کہ روا ہے
سو اُسکو واسطے ضعیف حالونکے رکھا ہے اور طریقت مین رخصت روا نہین ہے
اکثر چلنے والے اس سے غافل ہین کیونکہ رخصت وحیلہ ارباب طریقت کا ذنب جال
ہوتا ہے حسنات الابرار سیئات المقربین ای حسنات ارباب الشریعۃ
بالرخصۃ والحیلۃ عند المقربین سیئاتھم اسلئے کہ شریعت والے ساتھہ ہیئت
کے چلتے ہین اور مئیت مین رخصت روا ہے ورنہ گران بار ہون ہلاک ہو جائین
اور طریقت والے ساتھہ ہمت کے سلوک کرتے ہین اور ہمت مین رخصت روا

نہین ہے شارع نے شرع مین دو چیزین رکہی ہین رخصت مین ایک اجر اور عزیمت
مین دو اجر اور وہ ہمت ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند و فرمودند فرزند
من بنویسد کہ این ترتیب ترا کار خواہد آمد کہ دیگر ازا خواہی کرد اور مشیخت کی شرط
یہی تین علم ہین مسلی مین نے تجھکو تربیت کی اور تو نے مجھسے حاصل کئے جب تک
کہ یہ تین علم یعنے شریعت و طریقت و حقیقت نہون ہرگز وہ مقام مشائخ مین نہ پہونچیگا
اسلئے کہ یہ مقام ارشاد کا ہے جب تک خود نہ جانین گے دوسرے کو کب تا سکینگے
اور اگر کوئی صالح نیک آدمی ہو اور اُسمین یہ تین علم موجود نہون تو اُسکو ولی نہ کہینگے
جیسا کہ مین نے سنا ہے کہ ایک جاہل کو شیخ کہتے ہین جو آدمی کو علم شریعت سے
عاجز ہو وہ طریقت و حقیقت کو کیا جانیگا شریعت بمنزلۂ میوے کے ہے او طریقت
و حقیقت بمشابہ مغز کے ہے یہ بات مین نے سلطان سے بہی کہی تہی مین کیا جانون
ہنوز اُسکو شیخ کہتے ہیں یا نہین حاضرین مجلس نے کہا کہ اسوقت اُسکو کم کوئی علمار
و فقہار و اشراف سے شیخ کہتا ہے مگر جہال کہ وہ اُسکو شیخ کہتے ہین بعد اسکے فرمایا
سالک کو چاہیے کہ جن مقامات مین وہ نہ پہونچا ہو اُنکی بات نہ کرے کیونکہ وہ اونکو
نہین جانتا ہے اور اس کہنے مین شہرت طلب کرتا ہے تا کہ خلق جانے کہ یہ سالک
ہے حالانکہ وہ نہین ہے خدائے تعالے سے ڈرے مین نے مکۂ مبارک مین سنا ہے
کہ شیخ رکن الدین قدس سرہ اس بیت کو بہت پڑہا کرتے تہے اور زار زار روتے
اس محل مین وہ بہی روئے اور بار ہا پڑہتے تہے ؎ از ہیبت آن دو راہ خون

شد دل من تا خود بکدام رہ بود منزل من ؛ قولہ تعالی فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر یعنے ایک گروہ بہشت مین ہے اور ایک گروہ دوزخ مین بعد اسکے فرمایا مرید کو چاہیئے کہ پیر کی صحبت کرے اور اسکے افعال کو لیوے اور اگر یہ دولت میسر نہ آئے تو جو اوراد کہ پیر سے مروی ہین اُسی پر کام کرے اگرچہ تہوڑا ہو اور اگر خود سے کوئی چیز اختیار کریگا تو وہ ہوائے نفس سے ہوگی اگرچہ رات دن مین ہزار رکعت ہی کیون نہ پڑہے اور تمام سال ہی کیون نہ روزہ رکہے قولہ تعالی افرأیت من اتخذ الٰہہ ہواہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی یعنے کیا پس نہین دیکہا تو نے اُس شخص کو کہ ٹہیرایا اُسنے اپنے ہوا کو معبود اپنا اور روکا نفس کو ہوا سے پس بیشک جنت ہی ہے اسکا ٹہکانا بعد اسکے فرمایا کہ امام شبلی قدس اللہ روحہ سے پوچہا کہ زکوۃ کیا ہے اُنہون نے فرمایا کہ تم زکوۃ فقہا کا پوچہتے ہو یا زکوۃ اولیا کا پس زکوۃ فقہا کی تو دو سو درم سے پانچ درم ہین اور زکوۃ درویشون کی وہ چیز ہے جو کہ موجود ہے بعد اسکے فرمایا کہ قوت القلوب مین مذکور ہے لاتجوز الذخیرۃ للسالک الا لاجل قضاء الدین لوکان السالک مدیونا ولاجل انفاق خرج اہلہ ان کان متاہلا یعنے جائز نہین ہے ذخیرہ کرنا واسطے سالک کے مگر واسطے ادائے دین کے اگر سالک قرضدار ہو اور واسطے خرچ گہر والون کے اگر عیالدار ہو بعد اسکے اس فقیر سے فرمایا کہ فرزند من لکہو غریب ہے تیرے اور تیرے یارون کے کام آئیگا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین

اس فقیر کے تہی مین سبق سے فدع ہو گیا **ایضا** فرمایا کہ فرزند قاضی علاء الدین
صدر جہان نیک مخلص دعا گو تاہے مین اُسکے واسطے بہی دعا کرتا ہون ستائیسوین
رات سہ یکشنبہ ماہ رمضان کو وقت مائدہ یعنے خوان طعام کے بعد بندے کو حجرے
سے طلب کیا اور بعادت قدیم نزدیک اپنے جگہہ دی فرمایا کہ شب قدر مین سارے
اشیاء مکونات سجدہ کرتے ہین ایک عزیز نے پوچہا کہ کیونکر سجدہ کرتے ہین جواب
فرمایا کہ اُس رات مین واسطے جملہ جمادات کے حیات پیدا کیجاتی ہے پہر وہ سجدہ
کرتے ہین اور یہ بات علم کلام مین درست یعنے ثابت ہے مناسب اسکے **حکایت**
بیان فرمائی کہ نزدیک مخدوم بزرگ جد دعا گو دامت برکاتہ کے لکڑی کا پیالہ
تہا جسوقت وہ اندر حجرے کے ذکر مین مشغول ہوتے تو وہ لکڑی کا پیالہ بہی
اُنکے ساتہہ ذکر مین ہوتا یہ ہے خلق حیات جمادات کی ایک عزیز نے شیخ عارف
صدر الدین سے پوچہا کہ حجرے مین دوسرا سید نہین ہے اور آواز ذکر کی ایسی
نکلتی ہے جیسے دو آدمی ذکر کرتے ہین شیخ نے فرمایا کہ اُنکے پاس لکڑی کا پیالہ
ہے وہ موافقت کرتا ہے بعد اسکے فرمایا کہ وہ پیالہ لکڑی کا اس دعا گو کی میراث
مین پہونچا ہے مین نے اُسکو تبرک رکہا ہے اسی درمیان مین ایک عزیز نے
پوچہا کہ شب قدر مین آسمان سجدہ کرتے ہین بس فرمایا کہ آسمان تو جمادات سے
ہین سب سمت بیت المعمور مین سجدہ کرتے ہین جسدن کہ حضرت نوح علیہ السلام
کا طوفان ہوا تو اُسکو چوتہے آسمان پر رکہدیا اُس سے پہلے زمین کعبہ مین تہا

پیالۂ چوبین ذاکر

اب بہی محاذی و برابر خانہ کعبہ کے ہے ایسا کہ اگر کوئی پتہر اُس جگہہ سے ڈالین تو
بام کعبہ پر گرے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک دن دعاگو نزدیک
ایک عزیز کے اُترا ہوا تہا مین نے دیکہا کہ وہ سامنے سے غائب ہوگیا ذرا دیر کے
بعد آگیا مین نے پوچہا تو کہان تہا کہا کہ مین واسطے کسی مصلحت کے بیت المعمور
مین گیا تہا ایک وقت مین چوتہے آسمان پر گیا اور آگیا ایک عزیز نے پوچہا کہ
اتنی ہزار برس کی راہ کیونکر گیا اور پہر آیا جواب فرمایا کہ اُپر سطے ہو جاتی ہے قدم
قدم جاتے ہین آسمان کے طبقے مثل نردبان وزینے کے ہوجاتے ہین اور
سطے مثل سطے زمین کے ہے یعنے جس طرح زمین کی رگ کہینچ دیتے ہین اسی طرح
آسمان کی رگ بہی کہینچ دیتے ہین یہ بات عقیدۂ نسفی علم کلام کرامت ولی کے
بیان مین مذکور ہے الکرامۃ حق فیظہر الکرامۃ علی نقض العادۃ
للولی یطیر فی الھواء ویمشی علی الماء ویصعد علی السماء وعن ذلک
من الاشیاء فکل ذلک معجزۃ نبی من الانبیاء فیظہر لواحد من ولی منہ
لکن بشرط اتباع نبیہ قولا وفعلا وحالا ومن خالف ھذا افلس بولی
یعنے کرامت حق ہے پس کرامت ظاہر ہوتی ہے خلاف عادت پر سو ولی
ہوا پر اوڑتا ہے اور پانی پر چلتا ہے اور آسمان پر چڑہتا ہے اور جو اُسکے مانند ہے
اُس سے یہ سب معجزہ ہے پیغمبر کا پس ظاہر ہوتا ہے واسطے ایک کے اوسکی
امت کے ولی سے لیکن بشرط پیروی اپنے پیغمبر کے گفتار وکردار ورفتار مین

درجہ صدیقیت ولی سے بالاتر

اور اگر ان تین مین سے ایک کی مخالفت کریگا تو وہ ہرگز ولی نہوگا اور درجہ مشیخت کا
ولی سے بالاتر ہے اور درجہ ولایت کا بالاتر مشیخت سے ہے اور کوئی درجہ
بالاتر درجۂ صدیق سے نہین ہے کیونکہ درجہ صدیق کا درجہ نبی کے نزدیک ہے
کل من یحطأ بدرجة الصداقة حصل له درجة السوة ودلت فی
قوله تعالی اولئك الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء
والصالحین وحسن اولئك رفیقا اور ان شہداء سے مراد حاضرین حق ہین
تعالی ملائی شهدای حضرت بعد اسکے فرمایا کہ صدیق صیغہ مبالغہ ہے کیونکہ فعیل
واسطے مبالغے کے ہے وجہ اشتقاق صدیق کی مین نے دو طرح سنی ہین ایک
وجہ یہ ہے کہ صداقت سے مشتق ہے وهو ذکر المحبة پس معنی یہ ہونگے کہ
صدیق لوگ خدا کی یاد کثرت محبت وصدق سے کرتے ہین دوسری وجہ یہ ہے
کہ مشتق صدق سے ہے وهو کثرة التصدیق پس معنی یون ہونگے کہ بسیار
راست گو داشتن یعنے بہت سچ کہنے والے لیکن وجہ اول متفق علیہ ہے یعنی بہت سے
اسی پر ہین بعد اسکے فرمایا کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین
یہ دونو وجہین موجود تہین کثرت محبت بہی تہی اور کثرت تصدیق بہی یہانتک
کہ ایسا ذکر کیا ہے کہ جو کچہہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتے انکار
نہ کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انا وابوبکر کفرسان ساعیان
لو تقدم فامنت به ولکن تقدمت فامن بی یعنے مین اور ابوبکر دو گہوڑون کے

مشابہ ہین کہ وہ دوڑین اگر وہ آگے بڑہ جاتے تو مین اُنپر ایمان لاتا یعنے وہ پیغمبر
ہوجاتے ولیکن مین آگے بڑہ گیا پس وہ مجہپر ایمان لائے یعنے پیغمبری مجہکو ہوئی
قولہ علیہ السلام لو کان من بعدی نبی لکان ابوبکر و قولہ الآخر لو وزن
ایمان ابی بکر مع ایمان جمیع امتی لرجح و مثل ھذا کثیر فی ذات ابی بکر وھو
افضل الصحابۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین پس روے مبارک بین فقیر آوردند
و فرمودند فرزندمن این فوائد و ہر دو وجہ صدیق بنویسید پس نشستم بعد اسکے فرمایا
فرزندمن سبق پڑہ مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ فرزندمن جبکہ تونے
سلوک طریقت کو جان لیا تو تو جان کہ پہلے باطن کو صاف کرنا چاہیئے تا کہ
بتدریج مشکلات طریقت کا حل اُسکے دل مین پیدا ہو اور جانے کہ اولیاء عالم
ہین اور وہ علم باوجود ولایت کے بہی ہوتا ہے علم یہی طریقت ہے اُسکی طلب
مین دوڑے رات دن ظاہر و باطن درگاہ خداوند عالم پر حاضر رہے ایک وقت
بہی اُس سے غائب نہو اور زائد علاقون سے اور خلق کے دل دینے سے اعراض
کرے اور باطن کے صاف کرنے مین اور مراقبے مین مشغول رہے کیونکہ طریقت
کی شرط دل کی جمعیت ہے اسلئے کہ خاطر متصرف حق سے دور ہوتا ہے اگرچہ
نماز مین ہو جسوقت دل جمع ہو گیا تو متقی ہو جائیگا اور نسبت بندے کی درگاہ
خداوند تعالی پر یہی تقوی ہے قولہ تعالی ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم
ای اعدلکم عن التعلقات و افضل الاعمال ثلثۃ قطع العلائق و حفظ الدقائق

وادراك الحقائق وقطع العلائق مثل درس المدارس وختم المقابر

وامامة المساجد وكسب المكاسب وامثالها كل ذلك من العلائق یعنی

بزرگتر تمہارا نزدیک اللہ کے پرہیزگار تر تمہارا ہے یعنے دور تر تمہارا تعلقات سے

ذکر قطع علائق

اور بہترین اعمال تین ہین علائق کا قطع کرنا دقائق کا نگاہ رکہنا حقائق کا

دریافت کرنا علائق جیسے مدرسون کا درس دینا مقبرون پر ختم پڑہنا مسجدون

کی امامت کرنا پیشہ وری کرنا اور انکی مثل اور یہ سب امور منجملہ علائق ہین انکو

قطع کرے حفظ دقائق یہ ہے کہ سالک کے دل مین معانی ہوتے ہین ہر لحظہ

اونکو نہ نکالے ادراک حقائق یہ ہے کہ دقائق کی جو کچھہ ماہیت ہے اُسکو دریافت

کرے جس آدمی مین یہ تین خصلتین موجود ہین وہ صوفی ہے اور صوفی سے مراد

مقرب ہے لانہ مشتق من الصفة وهي القربة ارباب صفہ کو جو اصحاب

صفہ کہتے ہین سو اسی لئے کہ وہ بزبان طریقت ہین کوئی قربت نہین ہے مگر انا

فضیلت ذکر اللہ تعالی

جلیس من ذکرنی کفایت ہے یعنے اس سے بڑہکر اور کیا قربت ہوگی کہ اللہ جلشانہٗ

فرماوے کہ جو شخص مجہکو یاد کرے مین اُسکا ہمنشین ہون پس بنا اس راہ کی ذکر

کو رکہنا چاہیئے پہر روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے فرمایا فرزند من تو

کچہہ تعلق رکہتا ہے مین نے عرض کیا کہ اگر تعلق ہوتا تو دس مہینے کی مدت مین

صحبت مخدوم کی میسر نہ آتی فرمایا الحمد للہ کچہہ تعلق نہین ہے تمنے بمراد صحبت

کی ہے بعض یارون سے فرمایا جو کہ دعوی سلوک کا رکہتے ہین تم کیون صحبت کی

غنیمت نہین لیتے انہون نے جواب دیا کہ ہم تعلق رکھتے ہین بعض نے کہا امامت
مسجد کی بعض نے کہا تعلیم صبیان کی بعض نے کہا ختم مقابر کا بعض نے کہا درس
مدارس کا بعض بولے کہ ہم کسب مین مشغول ہین مین نے حق کا شکر ادا کیا اگر مجھکو
تعلق ہوتا اومین کیا اترتا کہ مثل انکے نہین ہوتا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے
فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی۔

اونتیسوین ماہ رمضان روز یکشنبہ

کو بندہ خدمت مین حاضر تہا ایک رائے پہول لایا خادمون سے فرمایا کہ سب کو دو
تاکہ سونگہین واسطے مخالفت روافض کے اسلئے کہ وہ پہول کا سونگہنا واسطے
روزہ دار کے ناقض صوم جانتے ہین پس جو کوئی اونکی مخالفت کریگا مثاب
ہوگا **ایضا** فرمایا نماز پڑہنے والے کو چاہیئے کہ نماز کے اندر قرآن شریف کے
معانی کو دل مین گزرانے ایسے کہ کوئی چیز معانی سے متروک نہ ہوجائے اور کلام
متکلم کی ہیبت اُسکے دل مین جمی ہوئی رہے اور اگر معانی نہین جانتا ہے
یعنے عامی ہوتو متکلم کی ہیبت تو ضرور دل مین رہے کہ کلام اُس خداوند کا
ہے کہ جسکی صفت متکبر وجبار ہے تو نہین دیکہتا ہے کہ اگر بادشاہ مجازی طرف
نائب غیبت کے یا طرف مقطع کے کوئی فرمان لکھکر بہیجے تو اُسکی اور اُسکے رعایا کے
دل مین کسقدر خوف پڑیگا اور سب حاضر ہونگے اور دل کا کان اسپر رکہینگے
کہ دیکہیئے کیا حکم ہوگا اور یہ قرآن شریف تو فرمان ہے بادشاہ حقیقی سے طرف

ہندون کے ایک حقیقی کتاب ہے اصل اُسمین یہ ہے کہ اُسکی یادمین رہین اور
اسکو لحظہ بہر غائب نہ جانین بلکہ حاضر جانین قولہ تعالی ولا تحسبن اللہ غافلا
عما یعمل الظالمون وھو اقرب الیہ من حبل الورید یعنے تو اللہ کو غافل مت
سمجھہ اُسچیز سے جو ظالم کر رہے ہین اور وہ قریب تر ہے طرف بندے کے جان کی
رگ سے پس جو ذات کہ اتنی نزدیک ہو کیونکر اُس سے غافل و غائب ہون اور
اسکا کفران و عصیان اختیار کرین اور حیلہ و رخصت ڈہونڈہین مناسب اسکے
حکایت بیان فرمائی کہ دعاگو نے اُس طرف مشائخ کبار سے شیخ جمال الدین
کی صفت سُنی ہے کہ وہ ظاہر مین تو خلق کے ساتہہ بشاش تازہ رو ہوتے اور
باطن مین حق کے ساتہہ انیس رہتے اور جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حکم ہوا وقل رب زدنی علما تو آپنے فرمایا اللھم اجعل لاثمۃ فی قلبی
نعلما للامۃ یعنے اے اللہ تو میرے دل مین اندوہ عشق اور درد شوق ڈال
سر اس معنی کا ہے جو کہ کسی شاعر نے کہا ہے ؎ از دوست بیادگار دردے
دارم ٭ آن درد بصد ہزار درمان ندہم ٭ بعد اسکے فرمایا فرزند من یہ فوائد جو
مین نے کہے لکہہ لو اور فرمایا فرزند من سبق پڑہو مین نے شروع کیا ترتیب اسمین تہی
جان کہ مبتدی کو بعد تحقق الارادۃ ای الطلب وصحۃ التجرید ای التجرید
من العلائق یعنے بعد تحقیق طلب اور صحت تجرید علائق کے مبتدی کو چاہیے
کہ ایسا پیر طلب کرے جو کہ پختہ و مشفق و کار دیدہ اور آفات راہ کو پہچانتا ہوا ہو

اور اُسکی صحبت کا ملازم ہو جائے جبسا کہ تو دعا گو کا ملازم رہتا ہے اور اقل صحبت
ایک چلہ ہے اور اکثر کی کوئی حد نہین ہے اسلئے کہ جو درخت کہ خودرو ہوتا ہے
اُسکا میوہ حلاوت و شیرینی نہیں دیتا ہے کیونکہ مرید ابتدا مین غلبہ طلب کرتا ہے
اور شوق کی حرارت سے متحیر ہو جاتا ہے اور اپنی صلاح و فساد بھلائی بُرائی کو
نہین جانتا ہے یہانتک کہ کوئی کامل پیر مرید کے احوال مین تصرف کرے اور
اُسکے احوال باطن کو اپنی صفائی انوار سے پہچانے اور نیک و بد سے اُسکو آگاہ
کرے اور فوائد کو روزگار مرید کے طرف عائد فرمائے کیونکہ راہ مین خطر بہت ہے
پس پیر مانند بدرقہ کے ہے جو کہ رہبری کرتا ہے تاکہ راہ کے امن و خوف کو پا جائے
اور مقام مین پہونچے مشائخ کبار نے فرمایا ہے کہ جو کوئی طریقت مین اپنی راے
و فکر پر کفایت کرتا ہے تو وہ ایک بت پرست مغرور ہوتا ہے پس واسطے طلب
کرنے ان معانی کے شیخ کی صحبت چاہیئے اور کم سے کم صحبت ایک چلہ تو ہو جسنے
یہ بھی نکیا وہ اور کیا دعوی کرے اور ارادت سچی چاہیئے کیونکہ ارادت طریقت
مین ایسی ہے جیسے عبادت مین نیت ہوتی ہے پس جسطرح عبادت بے نیت کے
کچھ قدر نہین رکھتی ہے اسی طرح طریقت مین جو مرید کہ ارادت سے خالی ہے
وہ کوئی مرتبہ حاصل نکریگا بعد اسکے فرمایا کہ سلوک مین جس جگہہ ارادت کا ذکر ہو
معنی اُسکے طلب حق کے ہوتے ہین اصل سلوک مین فرزند من اگر تو چاہے کہ
راہ چلی جائے تو پہلے پیش نہاد خاطر یہ بات رکھہ کہ خود سے دست بردار ہو جا

اُسوقت راہ مین قدم رکھہ کیونکہ یہ کام ساتھہ ہمت کے ہے نہ ساتھہ منیت یعنی آرزو
کے قولہ تعالی ام للانسان ما تمنی یعنے کیا واسطے انسان کے ہے جو وہ تمنا
کرے اور درون کو برون سے پہچان اور برون کو درون سے معلوم کر کیونکہ
جب تک یہ معلوم نہوگا سلوک میسر نہوگا اور یہ علم ذوقی ہے من لم یذق لم یدر قال
لن یلج فی ملکوت السموات من لم یولد مرتین اعنی مرۃ بولادۃ الطبیعۃ
ومرۃ بولادۃ المعنویۃ وھو من لا رہبہ محمد السید الذی اہلہ نائب النبی
کیونکہ مشائخ صوفیہ پیغمبر کے نائب ہین تصوف کے تین مرتبے رکھے ہین جب تک
کہ تینون جمع نہون تب تک تصوف نہوئی اور کمال کو نہ پہونچے قال المشائخ الصوفیۃ
التصوف اولہ علم ای بالعلوم الثلثۃ المذکورۃ وھی علم الشریعۃ وعلم
الطریقۃ وعلم الحقیقۃ واوسطہ عمل واخرہ موھبۃ یعنے اول مرتبہ
تصوف کا علم ہے نہ یہ کہ مجرد علم شریعت مراد ہے بلکہ تینون علم مذکور کہ جنکی مین نے
تربیت کی اور تونے مجھسے حاصل کئے اور مرتبہ وسط یعنے درمیان تصوف کا عمل
ہے اور تیسرا مرتبہ موہبت من اللہ ہے لا من الکسب یعنے وہ مرتبہ نرے اللہ کے
دین ہے کسبی نہین ہے اسلئے کہ علم بے عمل کے ناقص ہے اور عمل بے علم کے
ناتمام اور عمل و علم بے موہبت یعنے بخشش حق کی رسم ہے اور آفات مذکورہ جملہ
چوبیس جو کہ مین نے تجھسے بیان کی ہین علم و عمل ان آفتون سے صاف پاک چاہیئے
تاکہ خاصیت اسکی ظاہر ہو نفس خسیس ہے ایک اخسّت یعنی ایک جہان بیچ ڈالتا ہے

تصوف سہ مرتبہ است

بعد اسکے فرمایا اگر مرید یعنے طالب ایک چلہ اپنے پیر کی صحبت مین مشغول ہوجائے
جیسا کہ تم ذکر کہتے ہو تو حق تعالی اُسکو مکاشفہ و مشاہدات روزی کرے اول کشف
مشاہدہ روے زمین کا ہوتا ہے تمام دنیا کو شرق سے غرب تک معاینہ کرتا ہے
بعد اسکے برک النظر الیہا باطن زمین کا کشف ہوتا ہے جیسے اہل قبور اور زمین کے
خزانے اور زمرد و مروارید اور مانند انکے بعد اسکے بترک النظر الیہا مکاشفہ آسمانونکا
مشاہدہ ہوتا ہے اور اوپر بہی عرش و کرسی تک جاتا ہے اور بیت المعمور کا طواف
کرتا ہے اور بہشت و دوزخ مین پہونچتا ہے قولہ تعالی وما یلقاہا الا ذو حظ
عظیم اوپر سے نیچے آتے ہین گرفتاران دنیا کی طرف نظر کرتے ہین کہ عاجز
رہے ہوئے ہین کہتے ہین کاش اگر دنیا کو ترک کرین تو وہ بہی مرتبے پر صاعد ہون
یعنے اوپر چلے جائین مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ ایک درویش
کو یہ واقعہ تہا کہا جبکہ مین اوپر سے نیچے آیا تو مین نے گرفتاران دنیا کو دیکہا اونکے
حال کی گرفتاری سے شفقت آئی کا تسکے وہ بہی بالا تر جائین بعد اسکے لوح کا
کشف ہوتا ہے جملہ تقدیرات نظر مین آتی ہین مناسب اسکے **حکایت** بیان
فرمائی کہ دعا گو ایک دن مجلس مین شیخ قطب عالم رکن الحق والدین کے حاضر تہا
اونکی خدمت مین ایک لشکری یعنے سپاہی آیا اور پابوسی کی بیٹہہ گیا التماس بیعت
کا کیا شیخ توبہ کی تلقین اُسکو نہین کرتے تہے وہ الحاح و زاری بہت کرتا تہا ایک
عزیز شمس الدین نام جد مادری شیخ الاسلام کے تہے وہ گستاخ تہے اُنہون نے شیخ سے

کہا کہ یہ عزیز الحاح کرتا ہے کس واسطے تم تلقین توبہ نہین کرتے ہو شیخ نے ایسی بلند
آواز سے کہا کہ سب اہل مجلس نے سن لیا ابو الفتح بیچارہ کیا کرے کہ مین لوح محفوظ
مین دیکھہ رہا ہون کہ ہنوز چند گناہ کریگا بعد اسکے مشاہدہ انبیا علیہم السلام کا پھر
مشاہدہ اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کا ہوتا ہے آخری مشاہدہ اسی کو کہا ہے بعد اسکے
حق تعالی کا مشاہدہ ہوتا ہے کہ دل کی آنکھہ سے دیکھتا ہے اور اکثر احوال نماز مین
دیکھتا ہے اور یہ بات اہل سنت وجماعت مین ظاہر ہے قولہ تعالی وان الی
ربک المنتہی اور یہ مرتبہ نہایت کا ہے کہ منتہی اسوقت کہتے ہین کہ جب اس جگہہ
پہونچتا ہے اور اس بات کو پہونچتا ہے جو کہ مشائخ صوفیہ رحمہم اللہ تعالی نے فرمائی
ہے الطہارۃ فصل والصلوۃ وصل فمن لم ینفصل فی الطہارۃ عن الکونین
لم یتصل فی الصلوۃ الی صاحب الکونین اگرچہ کام اس جگہہ تک پہونچ جاتا ہے
توبھی خوف مین رہنا چاہیئے مناسب اسکے **حکایت** بیان فرمائی کہ دعاگو نے
مکہ مبارک مین مشائخ سے سنا ہے کہ جسوقت شیخ رکن الحق والدین قطب عالم قدس اللہ
روحہ جمعہ و پیر کی راتون کو خانہ کعبہ مین حاضر ہوتے تو اسوقت کے مشائخ کے
روبرو یہ بیت پڑھتے اور گریہ وزاری فرماتے **بیت** از ہیبت آن دو راہ خون
شد دل من ٭ تا خود بکدام رہ بود منزل من ٭ فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر
اور خود بھی روتے اور یار لوگ بھی روتے حزن و خوف ظاہر ہوا بعد اس کے
روے مبارک طرف اس فقیر کے لائے اور فرمایا فرزند من لکھہ لو یہیں مین سنے

لکہہ لیا یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ تک حق مین اس فقیر کے تہی ۔

شب سی ام ماہ رمضان

فائدہ

کو وقت خوان طعام کے اس فقیر کو حجرے سے طلب کیا اور بعادت قدیم اپنے نزدیک جگہہ دی نمک منگایا اور فرمایا کہ شیخ نے عوارف مین ایک حدیث جو کہ صحاح سے ہے منجملہ وصایا کے ذکر فرمائی ہے یا علی ابدأ بالملح واختم به فان الملح دواء من سبعين داء یعنے اے علی تو کہانے مین نمک سے شروع کر اور ختم بہی اُسی سے کر کیونکہ نمک ستر بیماریونکی دوا ہے ۔

تیسوین ماہ رمضان روز دوشنبہ کو

بندہ خدمت مین حاضر تہا پوچہا کہ ہلال طالع نہین ہوا ہے رات کو کوئی آیا اور کہا کہ طالع ہوگیا اور چاند نہ ہوا یارون نے کہا کہ طالع نہین ہوا ہے بعد اسکے فرمایا کہ ایک درویش نے رات کو جبکہ سُنا کہ ہلال عید فطر کا طالع ہوگیا تو مین نے سُنا کہ وہ روتا تہا اور یہ حدیث یاد آئی من فرح بدخول رمضان واغتم بخروجه خرج من ذنوبه کيوم ولدته امه یعنے جو شخص کہ خوش ہو رمضان کے آنے سے اور غمگین ہو اُسکے جانے سے تو وہ نکلتا ہے اپنے گناہون سے مثل اُسدن کے کہ جنا اُسکو اُسکی مان نے **ایضاً** فرمایا عالم کو چاہئے کہ عامل ہو اسلئے کہ حدیث صحاح مین ہے کل عالم لم یعمل بعلمه فهو سخرة الشیطان یعنے جو عالم کہ اپنے علم پر عمل نکرے تو وہ مسخرہ ہے شیطان کا پس عالم کو عمل سے کوئی چارہ نہین ہے

فائدہ

تاکہ اس تہدید و وعید سے خارج ہو جاوے **ایضاً** فرمایا فرزند من پڑھ پس مین نے
شروع کیا ترتیب اسمین تہی کہ مشائخ صوفیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نظر بحکم صفا
قرآن شریف اور حدیث شریف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آثار کے اسرار
پر پڑی ان لکل آیۃ ظہراً و بطناً یعنے ہر آیت کے واسطے ایک ظاہر ہے اور ایک
باطن ہے تو وہ طریقہ دل و راہ کا چلے و مریدان را برغبت و اعزاز کردند انکے اس
درمیان مین تجربہ حاصل ہوا انہون نے اپنے احوال اور مریدون کے احوال سے
مقدمات بنائے اور اُن مقدمات سے نتائج نکالے اور اون نتائج پر احکام رکہے
حکم اول یہ ہے کہ حق تعالے ایک شخص کی آنکہہ کو افعال پر کہولدے
تو وہ نیک کو نیک جانے اور بد کو بد پہچانے اور اُسکے ارادے کو جانے ناگاہ ایک
شخص مقبلان درگاہ سے اور اللہ کا مقبول اقبال کرے یعنے متوجہ ہو اور تبدیل
احوال کا قصد فرمائے پس وہ مقبول اللہ کا اس گرے ہوئے کو اٹہائے اور اس
گم شدہ کو بغل مین لے اور اُسکو نفس امارہ کے ہاتہہ سے چہوڑائے اور اون مکارہ
و تکالیف کے چنگل سے خلاصی دے **دوسرا حکم** یہ ہے کہ اگر اُسکو کوئی
فتور یعنے کسل و کاہلی پیش آئے اور کوئی قصور معلوم ہو تو براہ لطف اُسکو ترغیب
کرے کیونکہ نفس نے بحکم مجاورت دنیا کے اُسپر غلبہ پایا ہے اور بقضیہ مصاحبت
اہنائے دنیا کی استعداد ہونڈہا ہے **تیسرا حکم** یہ ہے کہ املاک و اموال
سے خلوت کرنیکا حکم دے اور بر مثال احوال ترغیب کرے **چوتہا حکم** یہ ہے

کہ بدرستہ دارون اور ہمنشینون سے اُسکو منع کرے اور اُنکی باتین سننے سے باز
رکھے کیونکہ جس چیز کو مرید سال بہر مین خود سے دور کرتا ہے وہ لوگ گہڑی بہر مین
اُسکے دل مین بٹہادیتے ہین وہ کہتے ہین کہ ہمراہ نفس کے رہے قولہ تعالے
الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین و قولہ الاخر و یوم
یعض الظالم علی یدیہ یقول یالیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا یاویلتا
لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا لقد اضلنی عن الذکر بعد اذ جاءنی وکان
الشیطان للانسان خذولا یعنے دوست قیامت کے دن دشمن ہوجائینگے
مگر متقی پرہیزگار لوگ اور اُس دن ظالم اپنے ہاتہہ کاٹے گا کہیگا اے کاش مین پکڑتا
ہمراہ رسول کے راہ اے میری خرابی کاش مین نہ بناتا فلان کو اپنا دوست البتہ
مقرر اُسنے بے راہ کر دیا مجھکو ذکر سے بعد اسکے کہ وہ میرے پاس آیا اور ہے شیطان
واسطے انسان کے زیان کاری کرنیوالا یعنے وہ دوست میرا بمنزلہ شیطان کے
تہا کہ اُسنے خذلان و زیان کاری کی پس جبکہ مرید کو یہ بات محقق ہوگئی تو نفس کو
قید مین رکھے اور اُسکو کسی حال مین باہر نہ چہوڑے اور کہے اے نفس اگر اس بار
تو باہر ہوگیا تو پہر لانا تیرا دشوار ہے کیونکہ اول وہ نہین جانتا تہا کہ مجھکو اس طلب سے
کیا پیش آئیگا اور کیا رنج پہونچیگا اب کہ یہ بلا دیکہہ لی اور آفتون کو جان چکا باگ
کہینچ لے اگر تو بعد رنج کے چاہے تو پہر تجھکو نہ لا سکینگے ؎ زنہار دلا چو
آمدی باز مرو ۔ دشوار بود کہ رفتہ را باز آرند ۔ جب شیخ کو مریدون کی ملازمت سے

ع دوستان تو دشمن اند و دشمنان دوست

معلوم ہوگیا تواب وہ کسی طرح روا نہ رکہیگا کہ بجز اللہ کے نام کے اور کچھ زبان سے
نکالے اور بجز اس نام کے کچھ سُنے اور بجز اللہ کی مراد کے اُسکی آنکھہ مین آئے
اور بجز اللہ کے اُسکے نفس سے نکلے یہانتک کہ وہ استغراق مین ایسا ہو جائیگا کہ اگر
اُس مرید صادق سے پوچہین کہ تو کیا کہتا ہے تو وہ کہے اللہ اور تو کہان سے آتا ہے
کہے اللہ اور تو کہان جاتا ہے کہے اللہ اور تو کیا کریگا کہے اللہ اُس سے جو کچھ
پوچہین تو وہ کہے اللہ اس نام کا استغراق اُسپر ایسا غالب ہوا کہ وہ خود سے فانی
ہوگیا ؎ خصم بے طعنہ نہ دوست بے پند داد ؛ عقل و دلم بر ربود گوش
پریشان نرفت ؛ پس روے مبارک برین فقیر آوردند فرمودند فرزند من این
تمام سبق بنویس با فوائد **ایضاً** فرمایا کہ واسطے تزکیۂ نفس کے اور تزکیۂ باطن کے
یہی **کلمۂ طیب** ہے طیب پاک کو کہتے ہین جسچیز مین اسکا استعمال کرتے ہین
اُسکو بہی پاک کر دیتا ہے **ایضاً** فرمایا کہ بعض سالکون کو جو فتح باب نہین ہوتا
ہے شاید بے وضو سوتے ہین پس سالک کو چاہیئے کہ با وضو سوئے قولہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام الطہارۃ نصف الایمان یعنے وضو آدہا ایمان ہے
فرمایا کہ مین نے بیان اس حدیث شریف کا اُس طرف کے محدثون سے عجب
سُنا ہے کہ ہندوستان مین نہین سُنا تہا یعنے جسوقت کہ کوئی کافر ایمان لاتا ہے تو
وہ دو چیزون کا ماحی ہوتا ہے ایک تو کفر کو مٹا دیتا ہے دوسرے گناہون کو محو
کر دیتا ہے پس مؤمن جبکہ با وضو رہتا ہے اور کفر نہین رکہتا ہے تو وہ سیئات کا

ناجی ہوگا کیونکہ اگر وہ وضو رکہتا ہے تو اس معنی کے بنا پر آدہا ایمان ہوگا جبتک
کہ سالک سے گناہ نہ مٹ جائینگے تب تک اُسکا فتح باب نہوگا کیونکہ مسئی یعنی گنہگار
کسی چیز کو نہین پہونچتا ہے بعد اسکے فرمایا من نام بغیر الوضوء لا یفتح علیہ
ابواب السماء ولا یؤمر بالسجود تحت العرش یعنے جو شخص کہ بے وضو سوتا ہے
تو اُسکے واسطے آسمان کے دروازے نہین کہولے جاتے اور نہ اُسکے واسطے
عرش کے نیچے سجدہ کرنیکا حکم دیا جاتا ہے پس روے منبر برین فقیر آورد مد فرمودند
فرزندمن معنی این حدیث بنویس غریب ست **ایضا** فرمایا کہ مین نے بیان
اس آیت شریف کا **شیخ مکہ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالے**
سے عجب سُنا ہے یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم
ای لدیغ یعنے جسدن کہ نفع نہ دے مال اور نہ بیٹے مگر وہ شخص کہ آوے اللہ
کے پاس دلِ دردناک مار گزیدہ لیکر بعد اسکے فرمایا کہ اُسوقت دعا گوکو روبروے
شیخ عبد اللہ یافعی رحمہ اللہ تعالی کے یہ بیت جامع صغیر کی پیش آگئی تو مین نے پڑہ دی

بیت تروّح مالی قد نعتتُ سطوره . وبتُّ کما بات السلیم مسلّدا

یعنے صاحب جامع صغیر دیباچے مین کہتے ہین کہ تو راحت کے ساتہہ پڑہنے
اس کتاب کے پس بیشک مین نے رنج دیکہا ہے بسبب نظم کرنے اس کتاب کے
اور مین نے اس طرح شب بسر کی ہے کہ جسطرح دردناکِ مار گزیدہ رات بسر
کرتا ہے پس روے مبارک برین فقیر آوردند وفرمودند فرزندمن این فوائد

جامع الاصول تصنیف بقیہ ...

سوبس ہیں مسنم **ایضا** فرمایا فرزند من سبق پڑھ مین نے شروع کیا ترتیب
اسمین تہی کہ **اول** اس کام سلوک کا کہ روز بہار عاشقان و نور روز
اسرار صادقان ہے **تجرید و تفرید** ہے تجرید یہ ہے کہ جو کچہہ تو آج رکھتا ہے
اُس سے آزاد آئے اور تفرید یہ ہے کہ کل کے خیال مین نہ رہے **ف** امروز
و پریروز وی و فردا ہاہر چار یکے بود تو فرد آ یعنے تو اس سے فرد یعنے تنہا آ
دوسرا کام خلوت ظاہر و باطن ہے ظاہر خلوت یہ ہے کہ موہہ
طرف دیوار کے لائے اُسوقت تک کہ جان دے اور دنیا کو مع اُسکے اہل کے
چہوڑ دے اور باطن خلوت یہ ہے کہ غیر خدا کے اندیشہ و خیال کو دل سے
دہو ڈالے اور اظہار و اسرار کے غبار کو جہاڑ دے **تیسرا کام** یہ ہے کہ
ایک ذکر اور ایک فکر ہو جائے اور یہ بات قطع علائق سے حاصل
ہوتی ہے کیونکہ دل صاحب علائق کا متفرق ہوتا ہے پس متفرق حق سے
متفرق ہوتا ہے یہ اشارہ ہے طرف اُسچیز کے جو کہ آتی ہے جائے کہ از کار مولے
بر صنعت وضیعت ویگر نگنجد و در میانے کہ جز فکر افکار دیگر نسنجد از کار اغیار
واز کار اسرار حرام بود **چوتہا کام** کم کہنا کم کہانا کم سونا اختیار کرے اسلئے کہ
یہ تینون کام مدد ہین واسطے نفس کے یہ ساری ترتیب شروع سبق سے فراغ
تک حق مین اس فقیر کے تہی فرمایا فرزند من اس سب کو کہ جو مین نے تجہے تربیت
کی علوم ثلثہ یعنے علم شریعت و طریقت و حقیقت سے لکہہ لے کہ تیرے واسطے اور